فہرست سوئم مخطوطات عربیہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۸۰۵	۱۰۲	۱	البسط الوافر فی حساب التاجر	السید عبد الباسط بن السید شیخ حسن افندی الانسی	سنہ ۱۳۰۵ھ در عہد سلطان عبد الحمید خان	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۰ھ بیروت	۱۹۱	

اس کتاب میں علاوہ قواعد حسابیہ کے تجارتی معاملات کے داد وستد کے متعلق اصول حسابیہ بتائے گئے ہیں۔ معاملات تجاریہ کے واسطے مفید کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الموضح سبل الرشد والصواب۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۴۔ انہ اکرم الاکرمین۔ آخر میں چند تقاریظ بھی مع فہرست مضامین منضم ہیں۔ (مولف کتاب اسی صدی کے مولفین میں ہیں۔)

۵۵۷۳	۸۶	۲	تحریر اقلیدس کامل مع ثلثہ رسائل اخر محشی بحواشی کثیرہ	العلامہ محقق نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی المتوفی سنہ ۶۷۲ھ		مطبوع سنہ ۱۲۷۱ھ و قلمی سنہ ۱۲۷۸ھ	صفحات مطبوعہ و قلمیہ ۴۷	

تقطیع کتابت ۶½ × ۳½ انچہ۔ سطور ۱۳ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ کاتب مولوی حکیم عماد الدین خان ولد ملا نظام الدین خاں ساکن محلہ مدرسہ رامپور۔ اثر کرم و پیوند کاری قلیل۔ اصول ہندسیہ میں مشہور ومتداول کتاب ہے۔ پوری کتاب پندرہ مقالوں پر منقسم ہے۔ یہ پندرہ مقالے چارسو اُنہتر اشکال پر مشتمل ہیں اس کتاب کا اکثر جگہ درس میں صرف پہلا ہی مقالہ رکھا گیا ہے۔ بیشتر مطابع میں یہی پہلا مقالہ طبع بھی ہوا ہے مجلد ہذا میں پورے پندرہ مقالے ہیں۔ پہلا مقالہ مطبوعہ علی بخش خاں۔ باقی چودہ مقالے قلمی۔ مقالہ مطبوعہ پر مولوی برکت الہ آبادی کے حواشی ہیں۔ قلمی مقالات پر مختلف اور کثیر محشیون کے حواشی تحریر ہیں۔ عبارت آغاز مقالہ مطبوعہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی منہ الابتداء والیہ الانتہاء الخ عبارت آغاز مقالات قلمیہ صفحہ ۱۱۷۔ المقالۃ الثانیۃ اربعۃ عشر شکلا ۱ الخ۔ خاتمہ مقالہ مطبوعہ صفحہ ۱۱۶ فانمہ لقیام ا ومع الثانیۃ قائمۃ لانہا۔ خاتمہ مقالات قلمیہ صفحہ ۳۵۴۔ واذ وفقنی اللہ تحریر ہذا الکتاب . . . .

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			بطلاب الہندسۃ والحساب لبے بو مر الحساب۔ اس مجلد میں تحریر اقلیدس ختم ہونے کے بعد تین رسالے مفصلۂ ذیل اور بھی ہیں۔ (محقق طوسی کا ترجمہ فن اوراد عربی نمبر ۱۶۳ مجلد ۲ پر تحریر ہے)					
			رسالہ نامعلوم الاسم	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی سنہ ۱۲۸۱ھ	~~قلمی سنہ ۱۲۸۱ھ~~	
			یہ مختصر رسالہ ہے۔ سات صفحات کا۔ ابن ہیثم کی کتاب سے کچھ عبارت قوانین ہندسیہ وغیرہ کے متعلق نقل کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۴۳۶۔ ان اجل الحیل الہندسیۃ التی الخ خاتمہ صفحہ ۴۴۲ وہذہ صورۃ الآلۃ ۱۲ من کلام ابن ہیثم۔					
			رسالہ نامعلوم الاسم	لم یصرح المولف باسمہ				
			یہ مختصر تحریر ہے صرف اڑہائی صفحات پر بعنوان فصل اس کو لکھا ہے۔ ظاہرا کسی دوسری کتاب کی عبارت ہے اس میں بھی مسائل ہندسیہ کے متعلق تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۴۴۴ فصل فی ذکر المسائل التی لا یمکن ان توتی بجواب واحد ۃ منہا۔ خاتمہ صفحہ ۴۴۶۔ ثم یوٴخذ عشرۃ اجذار۔					
			تحریر کتاب المناظر لاقلیدس	العلامۃ المحقق نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی المتوفی سنہ ۶۷۲ھ				
			یہ کتاب علم مناظر میں ہے۔ پوری کتاب چونسٹھ اشکال پر مشتمل ہے۔ نسخہ ہذا آخر سے ناتمام ہے آغاز صفحہ ۴۵۱۔ تحریر کتاب المناظر لاقلیدس وہی اربعۃ وستون شکلا۔ عبارت ختم صفحہ ۴۷۰۔ وذلک ما اردناہ۔ (محقق طوسی کا ترجمہ فن اوراد نمبر (۱۶۳) مجلد ۲ پر ہے۔)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۵۴	۸۷	۳	الحساب العقلی	لم یصرح المولف باسمہ		مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ع بیروت	۷۲	
			مختصر کتاب ہے۔ قواعد ابتدائیہ حسابیہ ہیں۔ مبتدی طلباء کے واسطے سوال وجواب کے طرز پر تالیف ہوئی ہے۔ حساب کے متعلق ضوابط قدیمہ وجدیدہ دونوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ لما کانت غایۃ الدروس توسیع العقل وتمرین القوی الخ خاتمہ صفحہ ۷۲۔ فکم کانت اجرۃ کل منہم۔ (مؤلف نے اپنا نام نہیں لکھا۔)					
۵۶۶۳	۱۰۷	۴	حساب نظری وعملی	مترجم محمد حامد المہندس		مطبوعہ مصر	۲۵۲	
			اس کتاب کا اصل مولف (البکالوریا) ہے۔ کتاب کے جامع قواعد حسابیہ ہونے کی وجہ سے حامد مہندس نے اس کو معرب کیا اور آخر میں بطور تکملہ کچھ فوائد جدیدہ کا بھی اضافہ کیا ہے۔ اس کتاب میں مسائل خمسہ وغیرہ کے متعلق تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی الآئہ والصلوۃ والسلام علی جمیع انبیائہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۲۔ وما مقدار ذلک بالتقریب۔ (ج ۲ ۱۴۲ و ۲) (مولف ومترجم اسی زمانہ کے لوگوں میں ہیں۔)					
۱۷۶۵	۷۱	۵	حساب الیسیرا	مولانا سید احمد بن مسعود الحسینی الہرکامی المشہور بالشیخ المدیہ	سنہ ۱۱۴۸ھ	قلمی	۲۳۸	
			تقطیع کتابت مختلف۔ طولاً آٹھ انچہ کے درمیان عرضاً تین چار انچہ کے مابین۔ سطور اکثر صفحات میں ۱۲ ہیں۔ بعض صفحہ میں سترہ سطریں بھی لکھی ہیں خط نستعلیق پختہ اوسط درجہ کا۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب کرم خوردہ پیوندکاری کثیر۔ علم حساب میں یہ کتاب مفید اور سہل ہے مصنف نے پہلے صرف متن بطور رسالہ کے لکھا پھر خود ہی					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								اُس کی شرح کی۔اب یہ کتاب شرح کے ساتھ ہی لکھی جاتی ہے۔متن علیحدہ دیکھا نہیں گیا۔اس قلمی کتاب میں جو آخری عبارت سال تصنیف کے متعلق لکھی ہے۔ وہ گیارہ سو پچاس ہجری ہیں مطبوعہ کتاب میں گیارہ سو اڑتالیس ہجری سال تالیف تحریر ہے۔عبارت آغاز صفحہ اوّل۔احمد لجمل حمداً فھو حامد۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۸۔ برحمتك یاارحم الراحمین۔
۲۰۳۰	۷۲	۶	حساب الیسیرا	مولنا سید احمد بن مسعود الحسینی الرکامی المشہور الشیخ الدبہ	سنہ ۱۱۴۸ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۴ھ لکھنؤ	۱۵۲	
								مطبوعہ کتاب ہے باقی بشرح سابق۔ حضرت مولف بارہویں صدی کے فضلا میں ہیں۔کتاب باہر البرہان شرح نادر البیان بھی انہیں کے مولفات میں ہے۔اور اصل متن نادر البیان بھی انہیں کا ہے۔باہر البرہان کو غلام احمد خاں بن عز الدولہ خاں عالم بہادر بن عمدة الملک خان جہان عالمگیری کے واسطے تالیف کیا ہے۔ اس سے زیادہ حضرت مولف کے تفصیلی حالات پر اطلاع نہیں ہوئی۔
۴۵۳۹	۸۳	۷	حلیة الطلاب فی علم الحساب	اغسطینوس ترزی الیسوعی	سنہ ۱۸۹۶ع	مطبوعہ بیروت	۲۸۳	
								یہ کتاب مصنفات جدیدہ میں ہے۔تمام مسائل حساب کو تفصیل سے منضبط کیا ہے۔پوری کتاب چھ ابواب پر منقسم ہے۔ الباب الاول فی الاعداد الصحیحة البسیطة۔ الباب الثانی فی الاعداد المرکبة۔ الباب الثالث فی الکسور العشریة۔الباب الرابع فی الکسور الدارجة۔الباب الخامس فی النسبة وما یتعلق بہا۔ الباب السادس فی الجذور وفی بعض قواعد المساحة۔آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی یعجز الحساب عد الائہ خاتمہ صفحہ ۲۸۰۔نقل ۹۰۳۷۰ ذرشاوہ ۳۵ بارہ (مصنف کتاب اسی زمانہ کے محاسبین میں ہیں)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۶۸	۸۸	۸	الدرر البہیۃ فی الاصول الحسابیۃ (الجزء الاول)	محمد افندی ادریس مدرس الریاضیہ بمدرسۃ الناصریۃ الجامع الازہریہ		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۶ھ مصر	۱۱۶	
فوائد حسابیہ کی جامع کتاب ہے۔ مولف نے بسط وشرح کے ساتھ تمام مسائل حسابیہ کا استیعاب کیا ہے۔ جدید فوائد جو اس فن میں ایجاد ہوئے ہیں اُن کو بھی داخل کر دیا ہے۔ پوری کتاب کے تین حصے رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ آغاز حصہ اوّل صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی احصےٰ کل شیٔ عدداً۔ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۱۱۴۔ و اولہ الکسور الاعتباریہ۔ فہرست مضامین بھی آخر میں منضم ہے۔								
۵۶۱۸	۸۹	۹	الدرر البہیۃ فی اصول الحساب الجزء الثانی	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۳۲۶ھ	۱۶۰	
دوسرا حصہ ہے۔ آغاز حصہ دوم صفحہ ۲۔ ذو الکسور الاعتباریہ (۱۳۱) تعریف الکسر الاعتباری الخ خاتمہ صفحہ ۱۵۸۔ و اولہ النسبۃ۔ باقی بشرح سابق۔								
۵۶۳۵	۹۰	۱۰	الدرر البہیۃ فی اصول الحساب الجزء الثالث	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۳۲۶ھ	صفحہ ۱۸۲ صفحہ ۳۲	
تیسرا حصہ ہے۔ آغاز حصہ سوم صفحہ ۲۔ النسبۃ ھی العدد الناتج من مقارنۃ الخ خاتمہ صفحہ ۱۸۲۔ وفاح مسلک ختامہ آخر میں جدول اعداد ایک سے دس ہزار تک لکھی گئی ہے۔ (مؤلف کتاب زمانہ حال کے فضلا میں ہیں۔)								
۵۸۰۱	۱۰۴	۱۱	دروس الہندسۃ۔ الجزء الثالث	الفاضل حسن صدیق	سنہ ۱۹۰۹ء	مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۰۹ء	۸۷	
یہ کتاب قواعد ہندسیہ میں ہے۔ نسخہ ہذا پوری کتاب کا تیسرا حصہ ہے۔ اس حصہ میں نسبت۔ تناسب خطوط متناسبہ۔ مثلثات۔ مضلعات۔ مساحت۔ اشکال وغیرہ کی تحقیق کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ مقدمہ بعد حمد اللہ اقدم الخ خاتمہ صفحہ ۸۷۔ فی عدد الاضلاع ھو المضلع المنتظم۔ (مؤلف کتاب اسی زمانہ کے ماہرین میں ہیں۔)								

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۶۹۵	۱۰۹	۱۲	الدروس الهندسية المقررة للسنة الثالثة والرابعة الابتدائية	الفاضل محمد افندی ادریس مدرس الریاضی بمدرسة الناصرية فی مصر		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۵ھ مصر سنہ ۱۹۰۷ء	۷۷	

یہ کتاب بھی مسائل ہندسیہ ہیں۔ تلامذۂ مدارس ابتدائیہ کے واسطے لکھی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ حمداً لک اللّٰهم جلت الائك عن العد والقياس۔ خاتمہ صفحہ ۷۷۔ ثم نتمم الاعمال السابقة۔ انتہی
(مؤلف کے متعلق اس سے قبل اسی فن کے نمبر ۱۱ مجلد ہذا میں پر تحریر ہو چکا ہے)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۲۳	۷۶	۱۳	رسالة فی البراهين على مسائل الجبر والمقابلة	الحکیم غیاث الدین ابی الفتح عمر بن ابراهیم الخیامی النیشاپوری۔ المتوفی سنہ ۵۱۷ھ وقیل سنہ ۵۱۵ھ		قلمی سنہ ۱۳۲۷ھ	۶۹	

تقطیع کتابت ۱۰×۵½ انچ۔ سطور ۱۶۔ کاغذ گندہ انگریزی۔ خط بطریق عرب۔ کاتب مولوی محمد طیب عرب مکی۔ حسب موقع و محل متعدد اشکال بھی کھنچی ہوئی ہیں۔ کمیاب و نادر رسالہ ہے۔ مسائل جبر و مقابلہ میں ہر ایک مسئلہ کی دلائل و براہین کے ساتھ تصویر کھینچی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للّٰه رب العالمين والعاقبة للمتقين۔ خاتمہ صفحہ ۶۹۔ بمنه وكرمه۔ اقول۔ واللّٰه الهادی۔ تمام شد۔

عمر خیام کا مولد و منشا نیشاپور رہے۔ علوم عقلیہ و نقلیہ اور معارف و حقائق ظاہریہ و باطنیہ سے کامل طور پر واقف تھے عظماء حکماء اسلام اور کبار صوفیہ کرام میں ان کا شمار ہے۔ خواجہ ابوعلی اسحاق (جو نظام الملک) کے ساتھ مشہور ہیں اور حسن صباح۔ ان کے ہمدرس تھے۔ ابو الحسن عشرقی کا بھی انکو شاگرد بتایا گیا ہے۔ قوت حافظہ کا یہ حال تھا کہ کتاب مجسطی کو صرف ۷ ایک بار دیکھا تھا۔ پوری کتاب کو

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحے	کیفیت
			فقط حافظہ کی معاونت سے کتابت میں لے آئے سلطان سنجر غایت قدر افزائی سے اپنے ساتھ تخت شاہی پر ان کو بٹھاتا تھا۔ نظام الملک وزیر ارسلان نے چند دیہات معافی کے عطا کر رکھے تھے جس سے قوت لیسری بخوبی ہوتی۔ اوائل عمر میں زیادہ زہد و عبادت کے سبب بڑی رفعت و وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے آخر میں ان کی حالت کے متغیر ہو جانے سے عام و خاص کے خیالات ان کی طرف سے مبدل ہو گئے نظم کلام پر بھی بڑی قدرت تھی۔ بالخصوص فارسی رباعیات ان کی زیادہ مشہور ہیں۔ وفات ۵۱۷ھ یا ۵۱۵ھ میں ہوئی۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء۔ آتشکدۂ آذر و غیرہما)					
۲۷۶۰	۸۵	۱۴	رسالہ فی البراہین علے مسائل الجبر و المقابلۃ	الحکیم غیاث الدین ابی الفتح عمر بن ابراہیم الخیامی النیشاپوری المتوفے ۵۱۷ھ وقیل ۵۱۵ھ		قلمی ۱۳۲۹ھ	۸۴	
			تقطیع کتابت ۹½ × ۵½۔ انچ۔ سطور پندرہ۔ کاغذ کشمیری خط نسخ خوشخط پہلے صفحہ پر لوح اور پوری کتاب پر جدول بیل۔ دندان موش۔ باریکا۔ طلائی۔ لاجوردی شنجرفی۔ کاتب آغا محمد علی صاحب کشمیری۔ ملازم کتب خانہ۔ (یہ نسخہ کتاب نمبر ۶ ۷ سے نقل کیا گیا ہے۔ کتاب کی کیفیت اور مصنف کی حالت نمبر مذکور بالا پر تحریر ہو چکی)					
۲۱۸۳	۷۹	۱۵	الروضۃ الزہریہ فی الاصول الجبریہ	کرنیلیوس فان ڈیک	۱۸۵۲ء	مطبوعہ بیروت ۱۸۹۱ء	۲۶۴	
			یہ کتاب مصنفات جدیدہ میں سے ہے مسائل و اصول جبریہ کو بڑی تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الملک الوہاب الذی بیدہ الجبر و العکس .... اما بعد فیقول العبد الفقیر خاتمہ صفحہ ۲۶۴۔ والحمد للہ الذی لا یحاط بہ علما انتہٰی اسلے ق ل سنہ ۱۸۵۲ مسیحیہ					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۶۱۵	۱۰۹	۱۲	الدروس الهندسية المقررة للسنة الثالثة والرابعة الابتدائیہ	الفاضل محمد افندی ادریس مدرس الریاضی بمدرسة الناصریہ فی مصر		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۵ھ مصر سنہ ۱۹۰۷ء	۷۷	

یہ کتاب بھی مسائل ہندسیہ ہیں تلامذہ مدارس ابتدائیہ کے واسطے لکھی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ حمداً لك اللّٰھم جلت الآئك عن العد والقیاس۔ خاتمہ صفحہ ۷۷۔ ثم نتم الاعمال السابقة۔ ا تلك
(مؤلف کے متعلق اس سے قبل اسی فن کے نمبر ۱ مجلد ہذا میں پر تحریر ہو چکا ہے)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۲۳	۷۶	۱۳	رسالہ فی البراهين على مسائل الجبر والمقابلہ	الحکیم غیاث الدین ابی الفتح عمر بن ابراهیم الخیامی النیشاپوری۔ المتوفی سنہ ۵۱۷ھ وقیل سنہ ۵۱۵ھ		قلمی سنہ ۱۳۲۷ھ	۶۹	

تقطیع کتابت ½۱۰ × ۵۔ انچہ سطور ۱۶۔ کاغذ گندہ انگریزی خط بطریق عرب۔ کاتب مولوی محمد طیب عرب مکی۔ حسب موقع ومحل صنوبر شکال بھی کھنچی ہوئی ہیں۔ کمیاب ونادر رسالہ ہے۔ مسائل جبر ومقابلہ میں ہر ایک مسئلہ کی دلائل وبراہین کے ساتھ تصویر کھینچی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبة للمتقین۔ خاتمہ صفحہ ۶۹۔ بمنه وکرمه۔ اے قول۔ واللّٰہ الهادی۔ تمام شد۔
عمر خیام کا مولد ومنشا نیشاپور ہے۔ علوم عقلیہ ونقلیہ اور معارف وحقائق ظاہریہ وباطنیہ سے کامل طور پر واقف تھے۔ عظما حکماء اسلام اور کبرا صوفیہ کرام میں ان کا شمار ہے۔ خواجہ ابو علی اسحاق (جو نظام الملک) کے ساتھ مشہور ہیں اور حسن صباح۔ ان کے ہمدرس تھے۔ ابو الحسن عشرقی کا بھی انکو شاگرد بتایا گیا ہے۔ قوت حافظہ کا یہ حال تھا کہ کتاب مجسطی کو صرف دو ایک بار دیکھا تھا۔ پوری کتاب کو

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">فقط حافظہ کی معاونت سے کتابت میں لے آئے سلطان سنجر غایت قدر افزائی سے اپنے ساتھ تخت شاہی پر ان کو بٹھاتا تھا۔ نظام الملک وزیر ارسلان نے چند دیہات معافی کے عطا کر رکھے تھے جس سے قوت بسری بخوبی ہوتی۔ اوائل عمر میں زیادہ زہد و عبادت کے سبب بڑی رفعت و وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے آخر میں ان کی حالت کے متغیر ہو جانے سے عام و خاص کے خیالات ان کی طرف سے مبدل ہو گئے نظم کلام پر بھی بڑی قدرت تھی۔ بالخصوص فارسی رباعیات ان کی زیادہ مشہور ہیں۔ وفات سنہ ۵۱۵ھ یا سنہ ۵۱۷ھ میں ہوئی۔
(اخبار العلما باخبار الحکما۔ آتشکدہ آذر وغیرہما)</td></tr>
<tr><td>۲۷۶۰</td><td>۸۵</td><td>۱۴</td><td>رسالہ فی البراہین علے مسائل الجبر والمقابلۃ</td><td>الحکیم غیاث الدین ابی الفتح عمر بن ابراہیم الخیامی النیشاپوری المتوفی سنہ ۵۱۷ھ وقیل سنہ ۵۱۵ھ</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۳۲۹ھ</td><td>۸۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ½۹ × ½۵ انچہ۔ سطور پندرہ۔ کاغذ کشمیری۔ خط نسخ خوشخط۔ پہلے صفحہ پر لوح اور پوری کتاب پر جدول بیل۔ دندان موش۔ باریکا۔ طلائی۔ لاجوردی شنجرفی۔ کاتب آغا محمد علی صاحب کشمیری۔ ملازم کتب خانہ۔ (یہ نسخہ کتاب نمبر ۲۷ سے نقل کیا گیا ہے۔ کتاب کی کیفیت اور مصنف کی حالت نمبر مذکور بالا پر تحریر ہو چکی)</td></tr>
<tr><td>۲۱۸۳</td><td>۷۹</td><td>۱۵</td><td>الروضۃ الزہریہ فی الاصول الجبریہ</td><td>کرنیلیوس فان ڈیک</td><td>سنہ ۱۸۵۲ء</td><td>مطبوعہ بیروت سنہ ۱۸۹۱ء</td><td>۲۲۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب مصنفات جدیدہ میں سے ہے مسائل و اصول جبریہ کو بڑی تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الملک الوہاب الذی بیدہ الجبر والکسر ... اما بعد فیقول العبد الفقیر خاتمہ صفحہ ۲۲۲۔ والحمد للہ الذی لا یحاط بہ علما انتہٰی اسلے ق ل سنہ ۱۸۵۲ مسیحیہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(مولف کتاب اِسی زمانہ کے محاسبین میں ہیں۔)					
۲۵۱۲	۷۴	۱۶	صناعۃ الحساب مع القصیدہ للشیخ الرئیس	ملا عبد الرحیم گورکھپوری الدھری المذہب المعروف بالعبید	سنہ ۱۲۳۹ھ مطابق سنہ ۱۸۲۳ء	قلمی سنہ ۱۲۵۱ھ مطابق سنہ ۱۸۳۵ء	صفحہ ۱۸۳ صف ۴	

تقطیع کتابت۔ $\frac{1}{8}$ ۶ × $\frac{1}{9}$ ۳-انچہ سطور ۱۷ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ دہلی۔ کاتب محی الدین رامپوری۔ اثر کرم وپیوند کاری خفیف۔ اول کتاب میں فہرست ابواب بھی لکھی ہے۔ آخر کتاب میں مصنف نے لکھا ہے۔ کہ اوائل ستمبر سنہ ۱۸۴۳ء میں حسب فرمایش مسٹر لسڈن یہ کتاب تصنیف کی گئی۔

اِس کتاب میں حساب کے جمیع اقسام مذکور ہیں۔ کتاب کے نام کے متعلق تحقیق نہیں ہوئی۔ آخر میں مؤلف اس قدر لکھتے ہیں۔ ولیکن ھذا اخر الکلام فی الجزء العمل من صناعۃ الحساب۔ اس عبارت سے اس امر کا جزم نہیں ہوتا کہ کتاب کا نام بھی صناعۃ الحساب ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا الخ خاتمہ صفحہ ۱۸۳۔ بین افاضل البراطنۃ والکتاب۔ مجلد ہذا کے آخر میں قصیدہ دو ورقی منضم ہے جس کی نسبت کاتب کی یہ عبارت تحریر ہے۔ ھذہ قصیدۃ للشیخ ابن سینا فی احوال الروح۔ اس نسخہ کے کاتب نے آخر میں یہ عبارت لکھی ہے۔ قد نقل من نسخۃ المسودۃ بید المصنف المسمی بعبد الرحیم المعروف بعبید والدھری علیہ اللعنۃ ملا عبد الرحیم گورکھپوری کی نسبت فہرست کتب خانہ پٹنہ (محبوب الالباب فی تعریف الکتب والکتاب) مرتبہ خدابخش خاں میں لکھا ہے۔ کہ شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمۃ کا شاگرد۔ اور بڑا ادیب ومتبحر شخص تھا۔ ملحدانہ خیالات رکھتا تھا تیس سال کے قریب ہوئے۔ کہ کلکتہ میں فوت ہوگیا۔ فہرست مذکور سنہ ۱۳۱۴ ہجری میں طبع ہوئی ہے۔ اس حساب سے تقریباً سال وفات سنہ ۱۲۸۴ھ معلوم ہوتا ہے۔ بہت سی انگریزی کتابوں کا ترجمہ کیا ہے۔ ایک تاریخی کتاب فارسی میں بھی ہے جس کا نام کارنامہ حیدری ہے نہایت قابلیت سے لکھی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فہرست کتب قلمیہ عربی و فارسی موجودہ کتاب خانہ کلکتہ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۹۰۵ء میں لکھا ہے کہ عبد الرحیم گورکھپوری نے خود کو عبد مدد کے ساتھ مشتہر کیا تھا۔					
۴۱۹۶	۸۱	۱۷	قاموس المسائل الحسابیہ ثلثہ اجزاء من عشرون اجزاء	مولانا حسین حمدی		مطبوعہ مصر	صفحہ ۹۶ صفحہ ۹۶ صفحہ ۹۳	
			اس کتاب میں تمام مسائل حسابیہ کا حل کیا گیا ہے پہلے مسائل کے متعلق سوالات کی صورت قائم کی گئی ہے پھر ہر ہر مسئلہ کے تحت میں اس کا حل بڑی توضیح کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ پوری کتاب بیس اجزاء پر منقسم ہے۔ مجلد ہذا میں منجملہ بیس اجزاء کے صرف تین اجزاء ہیں۔ ہر جزء کو علیحدہ عنوان سے لکھا ہے۔ پہلے جزء میں وہ مسائل لکھے ہیں جو مخصوص قطارات سے ہیں۔ دوسرے جزء میں سوالات مع حل متعلق اعمال تحریر ہیں تیسرے جزء میں اشکال مع اجوبہ متعلق ساعات و نقادیم لکھے گئے ہیں۔ اس موضوع میں یہ کتاب بیحد نافع ہے۔ ابتداء میں تمام اجزاء کی فہرست بھی منضم ہے۔ عبارت آغاز جزء اول۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالاولین والآخرین سیدنا محمد ... اما بعد فیں جد لکل لغۃ۔ خاتمہ جزء سوم صفحہ ۹۳۔ واختلاف النوی۔ (مولف کتاب زمانہ حال کے فضلاء میں معلوم ہوتے ہیں)					
۵۰۰۶	۹۲	۱۸	کتاب الحساب (الجزء الاول)	مولانا حوش خلیل ناظر مدرسۃ الاجتہادیۃ الوطنیۃ والاتحاد الاسلامیۃ ببولاق مصر		مطبوعہ ۱۳۳۳ھ مصر ۱۹۱۴ء	۹۲	
			یہ کتاب طلباء سال اول مدرسہ اجتہادیہ مصریہ کے واسطے تالیف ہوئی ہے حساب کے متعلق ضروری ضوابط					

نمبر موجودات	نمبر فہرست بمطابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کے ساتھہ قواعد جدیدہ کو بھی ملایا ہے طلبا کی تمرین و امتحان کے واسطے تصویر مسائل کے ساتھہ سوالات بھی لکھے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ ابتداء کتاب سے ضرب کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ علی مزید نعمائہ والصلوۃ والسلام علی جمیع انبیائہ۔ خاتمہ صفحہ ۷۰۔ وما یاخذ کل منہما۔					
۵۴۷۷	۹۳	۱۹	کتاب الحساب (الجزء الثانی)	مولانا عوض خلیل ناظر مدرسۃ الاجتہادیۃ الوطنیہ والاتحاد الاسلامیۃ ببولاق مصر		مطبوعہ ۱۳۲۸ھ مصر سنہ ۱۹۱۰ء	۱۲۸	
			دوسرا حصہ ہے۔ تعریف قسمت سے کسور مرکبہ کے بیان تک۔ اس کتاب کے متعدد حصص رکھے گئے ہیں۔ اس وقت تک صرف پہلا اور دوسرا حصہ دیکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ القسمۃ عملیۃ الغرض منہا معرفۃ عدۃ مرات۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۸۔ تم الجزء الثانی ویلیہ الجزء الثالث۔ (مؤلف زمانہ حال کے محاسبین میں ہیں)					
۵۶۴۳	۹۶	۲۰	کتاب الحساب للمدارس الابتدائیۃ المصریہ (الجزء الاول)	مترجم۔ محمد افندی خالد حنین مدرس ریاضی مدرسہ مصریہ		مطبوعہ سنہ ۱۹۰۹ء مصر	۹۳	
			اس کتاب کا اصل مصنف مسٹر نویدی مدرس مدرسہ خدیویہ مصریہ ہے۔ افندی خالد نے اصل کتاب کی تعریب کی ہے۔ پوری کتاب چار حصوں پر منقسم ہے جملہ مسائل حسابیہ کو ان حصص میں اصول قدیمہ و جدیدہ کے ساتھ منضبط کیا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے شروع سے اصول ضربیہ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین..... وبعد فان العلوم الریاضیۃ الخ۔ خاتمہ صفحہ ۹۳۔ تم الجزء الاول ویلیہ الجزء الثانی اولہ القسمۃ۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۹۷۳۸	۹۷	۲۱	کتاب الحساب للمدارس الابتدائیۃ المصریہ (الجزء الثانی)	مترجمہ محمد افندی خالد حسنین مدرس ریاضی مدرسہ مصریہ		مطبوعہ ۱۹۱۲ء مصر ۱۳۳۱ھ	۱۰۰	
			دوسرا حصہ ہے۔ قواعد قسمت سے اصول کسوریہ تک۔ آغاز صفحہ ۳۔ القسمۃ قسمۃ ۱۵ علے ۳ عبارۃ عن ایجاد العدد الذی۔ اذا ضرب فی ۳۔ انتج ۱۵۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۰۔ تم الجزء الثانی ویلیہ الجزء الثالث و اولہ الکسور المرکبۃ					
۵۸۱۹	۹۸	۲۲	کتاب الحساب للمدارس الابتدائیۃ المصریہ (الجزء الثالث)	ایضاً		ایضاً ۱۹۱۵ء ۱۳۳۳ھ	۱۴۲	
			تیسرا حصہ ہے۔ کسور مرکبہ کے بیان سے شروع ہوکر جدول مقاییس پر ختم ہوا ہے۔ ابتدا صفحہ ۳۔ تنبیہ یحسن بالمعلم ان یعید مع تلامیذہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۲۔ اذا کانت السنۃ کبیسۃ۔					
۵۲۴۸	۹۹	۲۳	کتاب الحساب للمدارس الابتدائیۃ المصریہ (الجزء الرابع)	ایضاً		ایضاً ۱۹۱۳ء	۱۴۸	
			چوتھا حصہ ہے۔ طریقۃ الوحدۃ سے ختم کتاب تک۔ آغاز صفحہ ۳۔ طریقۃ الوحدۃ ھی طریقۃ خصوصیہ تستعمل فی حل المسائل۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۸۔ ۲۸ یوما اذا کانت السنۃ بسیطۃ و ۲۹ یوما اذا کانت السنۃ کبیسۃ تمّ (مؤلف و مترجم اسی زمانہ کے محاسبین میں ہیں)					
۲۵۱۴	۴۵	۲۴	کتاب فی الجبر والمقابلہ ناقص الطرفین	لم اقف		مطبوعہ کلکتہ	از صفحہ ۵ تا صفحہ ۱۶۰	
			یہ کتاب اوّل و آخر سے ناقص ہے۔ اسی وجہ سے کتاب کا نام اور مصنف کا حال متحقق نہیں ہوا۔ کوئی دوسرا					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">نسخہ بھی کتب خانہ ہذا میں نہیں ہے جس سے تحقیق کی جاتی۔ اس کتاب میں مسائل جبر و مقابلہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۵۔ الاعداد الموضوعۃ علی تبیین الخ۔ عبارت آخر صفحہ ۱۶۰۔ و مضروب تفاوتہما فی الاعظم</td></tr>
<tr><td>۱۸۸۴</td><td>۴۳</td><td>۲۵</td><td>کتاب فی علم الریاضی</td><td>علامہ تفضل حسین خان کشمیری ثم الکھنوی مشہور بخان علامہ المتوفی سنہ ۱۲۱۵ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۷۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۷×۳۔ انچہ۔ سطور مختلف کہیں بارہ کہیں چودہ کہیں اس سے کم و بیش۔ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام کتاب پر کرم خوردگی کا اثر ہے۔
مختصر کتاب ہے۔ جر ثقیل کے قواعد تفصیلی بیان میں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المحمود بعظمتہ۔ خاتمہ صفحہ ۶۹۔ فی ان التفضیل علی التکافی۔
خان علامہ مؤلف کتاب مذہباً اثنا عشری تھے۔ تاریخ شاہیہ مؤلفہ قاسم علی ہمدانی الاصل سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے آبا و اجداد سنی المذہب حنفی المشرب تھے۔ خان علامہ منفرداً مذہب اثنا عشری کے پابند ہوئے۔ منشا و مولد ان کا کشمیر بالا ہو رہے۔ شاہجہان آباد میں نشو و نما پایا۔ تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر تھے۔ بالخصوص فنون ریاضی و حکمت میں ید طولے رکھتے تھے۔ شاہجہان آباد میں کملا عصر سے اور بنارس میں شیخ علی حزیں سے علمی کمالات کا استفادہ کیا۔ طباع، ذہین، خلیق، متواضع شخص تھے۔ مشاغل علمیہ سے خاص دلچسپی تھی۔ رات دن تعلیم و تالیف میں مستغرق رہتے۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ لاطینی۔ زبانوں سے پورے باخبر تھے۔ کتب فرنگ کی بہت سی کتابوں کے ترجمے بھی کئے ہیں۔ اہل فرنگ کی نظروں میں ان کی قدر و قیمت بہت زیادہ تھی۔ نواب آصف الدولہ کے عہد میں منصب نیابت پر بھی ممتاز رہے۔ آصف الدولہ کی</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">وفات کے بعد باوجود ان کے بھائی کے اصرار کے نیابت کو ترک کرکے کلکتہ چلے گئے۔ وہاں آزادانہ شب و روز علمی مشاغل میں منہمک رہتے۔ بہت سی کتابیں ریاضی و دیگر فنون میں ان کی مولفہ ہیں۔ کتاب مخروطات ایلونیوس کی بھی شرح لکھی ہے۔ کثرت مطالعہ اور کتب بینی سے عمر کے آخری حصہ میں مالیخولیا و فالج میں مبتلا ہوگئے۔ تبدیل آب و ہوا کی غرض سے لکھنؤ آنے کے ارادہ سے کلکتہ سے روانہ ہوئے۔ اثناء راہ میں۔ ماہ شوال بارہ سو پندرہ ۱۲۱۵ ہجری میں انتقال ہوگیا۔ (نجوم السما فی تراجم العلماء فارسی۔ مؤلفہ غلام محمد بن صادق لکھنوی)</td></tr>
<tr><td>۴۴۹۸</td><td>۸۴</td><td>۲۶</td><td>کتاب الہندسۃ العملیہ</td><td>محمد ادریس بک مدرس ریاضی بمدرسۃ المعلمین الناصریہ</td><td>سنہ ۱۳۳۰ھ
سنہ ۱۹۱۲ء</td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۳۱ھ
سنہ ۱۹۱۳ء</td><td>۱۳۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب بھی مصنفات جدیدہ میں ہے۔ اعمال ہندسیہ کو بڑی صراحت کے ساتھ لکھا ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم۔۔۔۔ وبعد فلما رایت۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۷۔ وفرغت من تحریرہ فی ۲۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۳۰ھ ہجریہ۔ اول اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء الی قول محمد ادریس۔ (مؤلف کتاب مدرسۂ قاہرہ میں علم ریاضی کے معلم ہیں۔ اس سے زیادہ ان کا حال معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td>۵۷۸۲</td><td>۱۰۵</td><td>۲۷</td><td>کتاب الہندسہ للمدارس الابتدائیہ</td><td>الفاضل حسن فہمی امین</td><td>•</td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۳۱ھ
سنہ ۱۹۱۳ء</td><td>۱۲۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب بھی مسائل ہندسیہ میں ابتدائی جماعت کے طلبا کے واسطے تالیف ہوئی ہے۔ قواعد ہندسیہ کو مختصر عبارت میں جامعیت کے ساتھ لکھا ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی علم الانسان مالم یعلم۔۔۔۔ امابعد فہذا اسفر فی علم الہندسۃ خاتمہ صفحہ ۱۱۸۔ شکل (۱۰۴)
(یہ مؤلف بھی نئے لوگوں میں ہیں)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۸۱۲	۱۰۰	۲۸	اللآلی السنیۃ فی الاصول الحسابیۃ (الجزء الاول)	العالم الفاضل محمد افندی شکری مدرس الریاضیۃ بمدرسۃ عابدین الامیریہ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۹ھ سنہ ۱۹۰۱ء	۴۱۱	

یہ کتاب قواعد و مسائل حسابیہ و تمرینات و امثلہ کی جامع ہے شرح و بسط کے ساتھ اس علم کے ضوابط کو بیان کیا ہے۔ یہ پہلا جزء ہے۔ اور اس وقت تک اسی قدر دیکھا گیا ہے۔ گر مصنف نے اس جزء کے ختم پر یہ عبارت لکھی ہے۔ وھذا اٰخر ما قصدنا ایرادہ فی الجزء الاول ویلیہ ان شاء اللہ الجزء الثانی۔ یہ جزء تعریفات اولیہ سے شروع ہوا ہے۔ اور مسئلہ سنہ ۱۹۰۱ء کے بیان پر ختم ہو گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ نحمدک اللھم یا من جمعت الملایین من الناس علی توحیدک۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۴۔ والسلام علی من ھو للانبیاء ختام۔ (مؤلف علام اسی صدی کے فضلا میں ہیں)

۵۶۲۰	۱۰۱	۲۹	مختصر ترویض الالباب فی علم الحساب	الفاضل سلیم بن ابراھیم صادر		مطبوعہ سنہ ۱۸۵۹ء بیروت	۵۱	

مؤلف نے فن حساب میں ترویض الالباب طویل کتاب تالیف کی۔ اس کا یہ اختصار ہے۔ علم حساب کے ابتدائی مسائل مبتدیین کے واسطے سوال و جواب کے طریق پر لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواحد الاحد۔ خاتمہ صفحہ ۵۱۔ وعلی اللہ الاتکال فی سائر الاحوال۔

(اس کتاب کے مؤلف بھی اسی زمانہ کے ناسبین میں سے ہیں)

۲۹۹۳	۸۰	۳۰	مد الراحۃ لاخذ المساحۃ	علامہ طاہر بن صالح بن احمد الجزائری الدمشقی		مطبوعہ سنہ ۱۳۰۱ھ مجلس معارف ولایۃ سوریہ	۲۰۸	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں مساحت کے بیان کو بڑی توضیح کے ساتھ سوال وجواب کے عنوان سے لکھا ہے۔ ایک مقدمہ اور پانچ ابواب پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا صفحہ اول۔ الحمد للہ الکبیر المتعال المنزہ عن الانظار ... وبعد فہذہ رسالۃ۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۸۔ وعلی نبیہ الصلوۃ والسلام۔
(فاضل مؤلف اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں)</td></tr>
<tr><td>۵۷۰۷</td><td>۹۴</td><td>۳۱</td><td>مرشد الطلاب۔ الجزء الاول</td><td>مولنا رشدی کمال</td><td></td><td>مطبوعہ مصر</td><td>۳۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب بھی اول کتاب کے ہمرنگ ہے۔ ابتدائی جماعت کے طلبا کے واسطے تالیف ہوئی ہے۔ کئی حصوں پر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے قواعد ضرب کے ختم تک۔ اس کتاب کا سال طبع نہیں لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ اشار علی کثیرون بان اضع کتابا۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۔ تم الجزء الاول بعونہ تعالی۔</td></tr>
<tr><td>۵۷۶۴</td><td>۹۵</td><td>۳۲</td><td>مرشد الطلاب
(الجزء الثانی)</td><td>ایضاً</td><td></td><td>ایضاً</td><td>۴۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا حصہ ہے قسمت کے بیان سے مسائل کسور تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ القسمۃ۔ تعریف۔ القسمۃ ہی عملیۃ حسابیۃ۔ ختم صفحہ ۴۸۔ تم بعونہ تعالی الجزء الثانی ویلیہ الثالث۔ حصہ دوم کے ختم کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ اور بھی حصص اس کے ہیں۔ مگر دیکھنے میں اس وقت تک صرف دو ہی حصے آئے ہیں۔ (مؤلف کتاب کے اہتمام سے یہ کتاب طبع ہوئی ہے۔)</td></tr>
<tr><td>۳۱۸۶</td><td>۷۷</td><td>۳۳</td><td>مطول فی الحساب</td><td>یفنث التنشرانی</td><td>سنہ ۱۸۶۶ء</td><td>مطبوعہ بیروت
سنہ ۱۸۶۶ء</td><td>۴۰۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں مسائل حسابیہ کو بڑے شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے۔ بڑی خوبی اس کتاب میں یہ ہے کہ روش بیان نہایت آسان ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ اما بعد فانی لما رایت کثیرا من الشبان یمیلون .... والعملیا الحسابیۃ۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۲۔ کمل واحد منہا الی قول۔ فی مدینۃ بیروت۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودہ فہرست	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		(مولف کتاب موجودہ زمانہ کے محاسبین میں ہیں۔ اس کتاب کے طبع کے زمانہ تک بقید حیات تھے)						
۵۰۱۳	۹۱	۳۴	مفتاح الحساب مع الذیل	غیاث الدین جمشید بن مسعود بن محمود الطبیب الکاشی من فضلاء القرن التاسع	۸۱۸ھ	مطبوعہ ۱۳۰۶ھ ایران	۳۱۳	

قواعد حسابیہ اور ضوابط ہندسیہ میں یہ کتاب بڑے پلے کی ہے۔ مؤلف نے قوانین حسابیہ میں اکثر جگہ استنباط کیا ہے۔ اور حقائق اعمال ہندسیہ میں بڑی وضاحت سے کام لیا ہے۔ کتاب ایک مقدمہ اور پانچ مقالات پر منقسم ہے۔ مقدمہ تعریف حساب اور تحدید و تقسیم عدد میں۔ مقالہ پہلا[۱] حساب صحیح کے بیان میں۔ دوسرا[۲] مقالہ حساب کسور میں۔ تیسرا[۳] مقالہ حساب منجمین میں۔ چوتھا[۴] مقالہ مساحۃ کے بیان میں۔ پانچواں[۵] مقالہ استخراج مجہولات میں۔ مولف نے کتاب ختم کرنے کے تقریباً گیارہ[۱۱] سال بعد ۸۲۹ھ میں اس فن کے دیگر فوائد کتاب کے آخر میں بطریق ذیل ملحق کیے ہیں۔ یہ الحاق صفحہ ۲۸۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۱۳ پر ختم ہوا ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی توحد بابداع الاحاد و تفرد بتالیف صنوف الاعداد۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۸۰۔ و فرغت من تالیفہا یوم الجمعۃ ثمان وعشرین ثمانمائۃ ہجریۃ۔ ابتداء عبارت ذیل صفحہ ۲۸۹۔ و بہ نستعین۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اما بعد فاز احوج خلق اللہ تعالی غفرانہ۔ خاتمہ ذیل صفحہ ۳۱۳۔ فی منتصف شعبان المعظم سنۃ تسع وعشرین وثمان مائۃ ہجریۃ نبویۃ۔ مؤلف علام سلطان مرزا الغ بیگ کے زمانہ کے ممتاز فضلاء میں ہیں۔ علم ہیئت و ریاضی و نجوم دانی میں اپنے وقت کے بے عدیل شخص تھے جس وقت الغ بیگ نے رصد کی تیاری کا کام شروع کیا تھا تو صاحب ترجمہ بھی مولانا معین الدین اور مولانا صلاح الدین موسے مشہور بقاضی زادہ رومی کی معیت میں اس کام کی انجام دہی میں شریک تھے۔ حاجی خلیفہ اور دیگر مولفین کو مولف کی وفات کی تاریخ کا پتہ نہیں چلا۔ بہر کیف نویں صدی کے نامور فضلاء میں ہیں۔ (فہرست پٹنہ وغیرہ)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۱۹۰	۷۸	۳۵	منتخب التحریر	مولنا حسن علی الماہلی من ابنا قرن الثالثۃ عشر	سنہ ۱۲۳۰ھ	قلمی سنہ ۱۲۴۶ھ	۳۰۰	

تقطیع کتابت ۶ ½ × ۳ - انچہ سطور نیرہ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ آسمانی و بادامی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کرمخوردگی کا اثر کم۔ اوراق پر آب ریزی کے دھبے پائے جاتے ہیں۔ اس کتاب میں مسائل ہندسیہ کو مع ضروری اشکال کے لکھا ہے۔ نافع اور مفید کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی سمک السماء دائرۃ حول مرکز الجزاء .... وبعد فیقول العبد الضعیف۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۰۔ وقع الفراغ من تالیف ہذہ الرسالۃ الی قول۔ الصلوۃ والتحیۃ۔ (مؤلف کتاب کا حال معلوم نہیں ہوا۔)

۴۳۶۶	۸۲	۳۶	منتخب التحریر	ایضا	ایضا	قلمی سنہ ۱۲۴۰ھ	۱۴۲	

تقطیع کتابت ۸ ½ × ۴ ½ - انچہ سطور انیس ۱۹۔ خط نسخ پختہ۔ کاغذ انگریزی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اثر کرم خفیف۔ اس نسخہ کو خود مصنف نے تصحیح کیا ہے۔ دوائر وغیرہ بھی اپنے ہاتھ سے بنائے ہیں۔

.... کتابت کے اعتبار سے یہ نسخہ پہلے نسخہ سے بہتر ہے۔

۵۶۰۱	۱۰۳	۳۷	ہدایۃ الطلاب الی حل مسائل الحساب	الفاضل عبد العزیز فہمی		مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۰۵ء	۵۵	

مختصر کتاب ہے ابتدائی جماعت سال اول و دوم مدرسہ مصریہ کے واسطے تالیف کی گئی ہے۔ اس مختصر میں ۱۲۶ مسائل ریاضیہ اور بارہ ۱۲ قوانین حسابیہ رکھے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ اول۔ نحمد اللّٰہم علی نعمک التی لا تعد۔ خاتمہ صفحہ ۵۵۔ والثالث د ایام۔ (اس کتاب کے مولف بھی زمانہ حال کے لوگوں میں ہیں۔)

نمبر فہرست موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td rowspan="4">۴۳۱۳</td><td rowspan="4">۲</td><td rowspan="4">۱</td><td>الرسالة الشہابیة فی الصناعة الموسیقیة</td><td>الدکتور میخائیل بن جرجس مشاقة اللبنانی</td><td></td><td>مطبوع بیروت سنہ ۱۸۹۹ء</td><td>۹۰</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="6">اس کتاب میں علم موسیقی کی حقیقت۔ انغام والحان کی کیفیت۔ واضح طور پر لکھی ہے۔ ایک مقدمہ دو باب۔ خاتمہ پر کتاب کو منقسم کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل قانون الطرب ضماما من دائرة العلوم الادبیة ۔۔۔۔ اما بعد فان فن الطرب۔ خاتمہ صفحہ ۹۰۔ من لا عیب فیہ وعلا۔
(مؤلف کتاب کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا)</td></tr>
<tr><td>رسالہ فی الموسیقی</td><td>الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td colspan="6">یہ رسالہ ایک جزو سے کچھ زیادہ ہے فن حکمت (مجلد ۲) کے مجموعہ نمبری ۱۷۳ میں مجلد ہے۔ اس رسالہ میں تالیف نغمہ۔ ازمنة متخللة بین النغم والنقرات۔ کو ذکر کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ دوم ورق ۵۰۔ قال ان صناعة الموسیقی تشتمل علی جزئین۔ عبارت خاتمہ صفحہ اول ورق ۶۷۔ وباللہ التوفیق اعلی فی ل۔ من املاء الشیخ الرئیس علی سبیل المد خل۔ (شیخ کا ترجمہ فن تفسیر عربی (مجلد ۲) نمبر ۳۱۵ پر لکھا گیا)۔</td></tr>
<tr><td rowspan="2">۴۵۱۲</td><td rowspan="2">۴</td><td rowspan="2">۲</td><td>المغنی المصری</td><td>محمود حمدی البولاقی</td><td></td><td>مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۰ھ سنہ ۱۹۰۳ء</td><td>۱۶۰</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="6">اس کتاب میں مغانی جدیدہ وقدیمہ کو منضبط کیا ہے۔ چار ابواب پر کتاب کی تقسیم کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ حمدا لمن علینا بنور الایمان تفضل وباسمہ مبتدء ۔۔۔ وبعد لما اطلعنا۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۰۔ فی ہناء وسلام۔ (مؤلف اسی زمانہ کے لوگوں میں معلوم ہوتے ہیں)۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۴۷	۵	۳	مفرح النفس اللطيف وصور مشاهير الرقاصين	محمود حمدی البولاقی		مطبوع سنہ ۱۳۲۲ھ مصر سنہ ۱۹۰۴ء	۱۰۴	

اس کتاب میں مغانی وسرود جدیدہ وسندیمہ کے اقسام و انداز بتائے گئے ہیں۔ اور مشاہیر رقاصات مصریہ وغیرہ کے عکسی فوٹو بھی دکھائے گئے ہیں۔ تین فصول پر پوری کتاب منقسم ہے۔ الفصل الاول فی معانی الرقص۔ الفصل الثانی فی مغانی عوالم المصریہ۔ الفصل الثالث فی مغانی عوالم الشام۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الكريم العليم غافر الزلات الرؤف الرحيم۔ خاتمہ صفحہ ۹۹ لیسوی الفین مجیدی۔

(مؤلف کتاب دور موجود کے مؤلفین میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۷۴	۱	۴	الموسيقى الشرقي	الموسيقار محمد كامل الحلعي بن سليمان افندی المولود سنہ ۱۲۹۶ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۲ھ	۲۰۰	

یہ کتاب اس فن میں مصنفات جدیدہ میں ہے۔ اس فن کے مصطلحات (جو موسیقی مشرقی سے تعلق رکھتے ہیں) کیفیت اصوات والحان وغیرہ کو مفصل اور مشرح طور پر لکھا ہے بعض مسائل میں اساتذۂ فن کا طریقہ مع ان کی تصاویر اور تراجم کے کتاب میں درج کیا ہے۔ ظاہرا کتاب بے حد مفید اور نافع معلوم ہوتی ہے۔ آخر کتاب میں چند تقاریظ بھی لکھی ہوئی ہیں۔ جو مؤلف کے کمال کی پوری شہادت ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۔ حمدا لمن جعل سلطان المحبة مستوليا على قلوب العشاق..... اما بعد فلما كان الفن الموسيقى۔

مؤلف کتاب کا تولد اسکندریہ میں ۱۶ رجب بارہ سو چھیانوے (۱۲۹۶) ہجری میں ہوا۔ ان کی صغرسنی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ہیں ان کے والد مصر میں لے آئے اور وہیں ان کی تعلیم وتربیت ہوئی۔علاوہ تکمیل فنون ادبیہ کے فن موسیقی میں پوری پوری مہارت پیدا کی۔اور اس فن میں بڑے بڑے ماہرین سے سبقت لے گئے۔اس کتاب کے طبع کے وقت تک مسند آرائے حیات مستعار تھے۔نسخہ ہذا کے صفحہ ۱۸۲ پر ان کا مفصل ترجمہ مرقوم ہے۔ یہ مختصر حال وہیں سے اخذ کیا گیا۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۲۷	۳	۵	نشر الخزام فی ضبط الانغام	لم یصرح المولف باسمہ		مطبوعہ	۳۴	

اس کتاب میں کیفیت انغام کو ضبط کیا ہے۔یہ کتاب آخر سے ناتمام معلوم ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ مطبع اور مولف کتاب کا نام تحریر نہیں۔عبارت ابتدائی صفحہ اوّل مقدمہ فی طبیعۃ الموسیقی وتاثیرھا عبارت ختم صفحہ ۳۴ فکری من بعید۔

فہرست کتب عربیہ جلد اول مطبوعہ میں قدیمی رسائل وکتب موسیقیہ کو فن ریاضی میں شامل کر دیا ہے۔ جو چنداں بےموقع نہیں ہے۔اس تیسری جلد میں مناسب معلوم ہوا کہ گو موسیقی علم ریاضی کی فرع ہے تاہم اس کا علحدہ ہونا مناسب ہے۔اسی وجہ سے دیگر فنون کی طرح اس فن کی بھی جدید کتب علحدہ عنوان سے قائم کی گئیں۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۸ فہرست اوّل فن ہیئت

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۵۸	۹۱	۱	اصول علم الہیئۃ	کرنیلیوس فندیک متوفی ۱۸۹۵ء		مطبوعہ ۱۸۷۴ء بیروت	۲۸۸	

اس کتاب میں تحقیق قدیم وجدید دونوں کے لحاظ سے اصول علم ہیئت کو تفصیل کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ آغاز صفحہ اوّل مقدمہ (۱) کالاسترنومیہ لفظۃ یونانیۃ معناھا قوانین النجوم۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۸۔ تنبیہ اذا کانت السنۃ کبیسۃ یزاد یوم من اوّل اذار فصاعدًا والحمد للہ دائمًا۔

مؤلف کتاب مولدًا امریکانی مسکنا بیروتی ہیں ۱۸۱۸ء میں بلدۂ کدہورمیں آپ کا تولد ہوا۔ تعلیم کا سلسلہ بطرس بستانی۔ ناصیف یازجی شیخ یوسف الاسیر کی خدمت میں ختم ہوا۔ علم ریاضی۔ لغت عربی وسریانی وعبرانی۔ علم طب۔ علم صرف ونحو۔ وغیرہ سے پورے باخبر تھے۔ ان سب فنون میں آپ کے مولفات بطریق متون وشروح وحواشی موجود ہیں۔ اور اکثر مطبوع بھی ہوچکے ہیں۔ علاوہ مادری وجدی زباندانی کے لاتینی۔ یونانی۔ سریانی۔ عبرانی۔ عربی وغیرہ زبانوں سے بھی پوری واقفیت رکھتے تھے۔ آپکے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ (۱) محیط الدائرہ فی علمی العروض والقوافی۔ (۲) الاصول الہندسیۃ (۳) الروضۃ الزہیۃ فی الاصول الجبریۃ (۴) المرآۃ الوضیۃ فی الکرۃ الارضیۃ (۵) اصول الکیمیا۔ (۶) اصول الباثولوجیا (۷) التشخیص الطبیعی۔ (۸) اصول علم الہیئۃ۔ (۹) النقش علی الحجر چند رسائل صغیرہ کا مجموعہ ہے۔ (۱۰) الانساب ای اللوغارثمات ومساحۃ المثلثات۔ یہ سب کتابیں بیروت میں طبع ہوچکی ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ توریت وانجیل کا ترجمہ عبرانی ویونانی سے عربی میں کیا ہے۔ ۱۳۔ نومبر۔ اٹھارہ سو پچانوے (۱۸۹۵) عیسوی کو ''۷۷'' برس کی عمر میں بیروت میں وفات پائی۔ (اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۳۴	۸۸	۲	تحریر المجسطی	الحکیم المحقق نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی المتوفی ۶۷۲ھ		قلمی	۴۱۸	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تقطیع کتابت - ۷×۶½ - ۲-۱ انچہ سطور تیئیس ۲۳ خوشخط نسخ - کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں - کتاب کا اکثر حصہ پیوندکار اور کرم خوردہ ہے -

اس فن میں یہ مشہور کتاب ہے - اصل کتاب کا مؤلف بطلیموس القلوذی ہے - جو علم ریاضی میں کامل اور علماء یونان میں بہت بڑا فاضل ہے - یہ کتاب تیرہ ۱۳ مقالوں پر منقسم ہے - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ مبدء کل مبدء وغایۃ کل غایۃ - خاتمہ صفحہ ۱۷۴ - خصوصا علی خاتم انبیائہ والبررۃ من الہ واحبائہ - اس کتاب کے دو نسخے قلمی (مجلد اول) نمبر ۶ - اور نمبر ۷ - پر بھی درج ہیں -

(محقق طوسی کا حال (مجلد) فن اور ادب عربی نمبر ۱۶۳ پر ہے -)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۵۶۶	۹۰	۳	توضیح الافلاک فی شرح تشریح الافلاک	علامہ شمس الدین علی بن محمد بن علی الحسنی الخلخالی		قلمی	۱۰۶	

تقطیع کتابت ½۷×۶½ - ۳-۱ انچہ سطور پندرہ ۱۵ خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ دیسی - کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں - کرم خوردگی و پیوندکاری قلیل ہے - خطبہ کے اوراق میں سرخی کی جگہ بیاض چھوڑی گئی ہے -

تشریح الافلاک مصنفہ بہاؤ الدین عاملی متوفی سنہ ۱۰۳۱ھ کی موجز و مختصر شرح ہے - شارح نے تفصیل و تشریح عبارت متن میں قدر ضروری پر اکتفا کیا ہے - جو مسائل اصل متن میں متروک تھے انکا اضافہ بھی کیا ہے - عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی خلق السموات خباء الغبیر و رفع سمکہ فوق علم الکون بغیر عمد - خاتمہ صفحہ ۱۰۵ - آمین یارب العالمین - (شارح کا تفصیلی ترجمہ دریافت نہیں ہوا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۲۸	۸۳	۴	حاشیہ جغمینی المعروف بحاشیہ شرح الملخص	مولانا عبد العلی بن محمد بن حسین البرجندی - المتوفی بعد قرن تسعمائۃ و ثلاثین سنہ ۹۳۰ھ		قلمی سنہ ۹۷۵ھ	۲۱۴	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تقطیع کتابت مع جدول ۷×۳½ انچہ سطور ۲۱ خط نسخ معمولی۔ کاغذ دہلی۔ جدول سرخ و سبز۔ کاتب ابراہیم بن یحیٰے بن محمود۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی اور پیوندکاری کثیر ہے۔ اول صفحہ پر ایک مہر مٹی ہوئی ہے۔ شرح ملخص معروف بشرح چغمینی مولفہ قاضی زادہ رومی کا نفیس حاشیہ ہے محشی محترم نے اجمالی مقامات کی بڑی خوبی سے تفصیل کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب المشارق والمغارب مزین السماء الدنیا۔۔۔ وبعد فہذہ تعلیقات۔ خاتمہ صفحہ ۲۱۳۔ والیہ المرجع والمآب۔ الی قولہ خمس وسبعین وتسعمائۃ۔ (علامہ برجندی کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۱۵۶ جلد ۲ کے تحت میں لکھا گیا)					
۱۱۶۸	۷۹	۵	رقائق الحقائق فی حساب الدرج والدقائق	الشیخ محمد بن محمد المعروف بسبط المارديني الشافعي		قلمی سنہ ۹۴۴ھ	۴۰	
			تقطیع کتابت ۵×۳½ انچہ سطور ۲۱ خط بطرز عرب۔ کاغذ ولایتی۔ کاتب محمد بن احمد بن عبدالعزیز قنوجی حنبلی پیوندکاری قلیل۔ ابتدائی صفحہ پر مہر سجع (بندہ اولاد محمد احمد) کی چسپاں ہے۔ یہ رسالہ (کشف الحقائق فی حساب الدرج والدقائق) کا اختصار ہے جو شیخ شہاب الدین احمد بن المجدی المتوفے سنہ ۸۵۰ھ نے بطریق مقدمہ تالیف کیا ہے۔ مولف رسالہ ہذا نے مقدمہ مذکور میں بعض مقام پر ایضاح بعض موقع پر حذف کرکے اس رسالہ کو اخذ کیا ہے۔ جو ایک مقدمہ۔ دس ابواب۔ خاتمہ پر مرتب ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ اول۔ الحمد للہ حمد الشاکرین واشہد ان لا الٰہ الا اللہ ۔۔۔۔ وبعد فیقول فقیر رحمۃ ربہ۔ خاتمہ ورق ۲۰ صفحہ اول۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ فہرست خدیویہ مصریہ وغیرہ میں اس کتاب کا نام دقائق الحقائق دال مہملہ کے ساتھ لکھا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ (فہرست عربی برٹش موزیم)۔					

نمبر موجودہ سنہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			رسالہ ہذا کے مولف کی حالت دریافت نہیں ہوئی۔ اسی رسالہ کی عبارت سے اس قدر پتہ چلتا ہے کہ مولف نے صاحب کشف الحقائق کو شیخنا سے تعبیر کیا ہے جس سے ظاہر اصاحب کشف الحقائق کا استاد ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ اس عبارت سے مولف رسالہ نویں صدی کے فضلا میں معدود ہو سکتے ہیں۔					
۱۰۴	۸۱	۶	زیج الغ بیگ	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	۲۷۲	
			تقطیع کتابت مع جدول ½ ۷ × ۵۔ انچہ خط و کاغذ عرب۔ کاتب نے اپنا نام اور سال کتابت نہیں لکھا۔ اس کتاب میں ابتدائی خطبہ وغیرہ نہیں ہے۔ اسی وجہ سے کتاب کی پوری تحقیق نہ ہو سکی۔ کتاب کے ابتدائی ورق پر تحریر ہے۔ (زیج الغ بیگ) مولف نے کتاب میں ان جداول کا ذکر کیا ہے۔ تعدیل زحل اوّل۔ تعدیل زحل ثانی۔ اختلاف زحل۔ تعدیل مشتری اول۔ تعدیل مشتری ثانی۔ دقائق الحصص للمشتری۔ اختلاف المشتری۔ تعدیل مریخ الاول والمریخ الثانی۔ دقائق الحصص للمریخ۔ تعدیل الزہراء الاول تعدیل الزہراء الثانی۔ اختلاف الزہراء۔ تعدیل العطارد الاول تعدیل العطارد والثانی۔ دقائق الحصص العطارد۔ اختلاف العطارد یوخذ بالخاصۃ المعدلۃ بالرصد السلطان الشہید الغ بیگ۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ تعدیل زحل اوّل یوخذ بالمرکز المطلق۔ (مؤلف کتاب کا پتہ نہیں چلا)					
۵۱۳۵	۸۹	۷	شرح التذکرۃ النصیریہ	مولوی عبد العلی بن محمد بن حسین البرجندی المتوفی بعد سنہ ۹۳۰ھ		قلمی سنہ ۱۲۶۹ھ	۶۰۶	
			تقطیع کتابت مع جدول ½ ۸ × ½ ۴۔ انچہ سطور تیئیس ۲۳۔ لوح طلائی۔ جدول و باریکا شنجرفی و حنائی و سیاہ۔ خط نستعلیق معمولی۔ کاتب کا نام نہیں ہے۔ کرم خوردگی کا اثر اور پیوند کاری قلیل ہے۔ تذکرہ نصیریہ جو علم ہیئت میں مختصر و مشہور کتاب ہے اسکی شرح ہے۔ فاضل شارح نے بڑی توضیح و تفصیل کے ساتھ شرح لکھی ہے۔ اصل کتاب چار ابواب پر منقسم ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ					

الذی خلق السّموات والارض وجعل الظلمات والنور ...... وبعد فیقول المفتقر الی رب المشرقین والمغربین۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۶ ۔ وعلی اٰلہ واصحابہ الی یوم التناد۔ الی قولہ۔ وعن المسلمین فی یوم الدین۔ (فاضل برجندی کا ترجمہ فن فقہ عربی نمبر ۲۵۱ بجلد ۲ پر لکھا گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۳۲۴	۸۰	۸	شرح جغمینی	المحقق موسےٰ بن محمد محمود المعروف بقاضی زادہ من اعیان القرن التاسع	۸۱۵ھ	قلمی	۱۴۲	

تقطیع کتابت ۹ × ۴½ انچہ۔ سطور ۱۳۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کرم خوردگی اور پیوندکاری کثیر کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ ہر موقع پر دوائر مناسب مقام سے بنے ہوئے ہیں ملخص فی الہیئۃ البسیطۃ کی مشہور و متداول شرح ہے۔ علم ہیئت میں بیشتر اسی کتاب کا درس رکھا گیا ہے۔ کتاب ملخص علامہ محمود بن محمد جغمینی خوارزمی کی موسومہ ہے۔ جو ایک مقدمہ اور دو مقالوں پر مشتمل ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الشمس ضیاءً و القمر نوراً ...... و بعد فلا اقسم بمواقع النجوم۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۴ علی من لہ دربۃ فی الحساب وھو اسرع الحاسبین قد تم بعون اللہ کشف الظنون اور بعض دیگر کتب میں بجائے جغمینی کے جغمینی بھی لکھا ہے جغمین ایک قریہ ملحقات بخارا میں ہے۔ (قاموس الاعلام ترکی۔)

فاضل شارح رومی الاصل ہیں میرزا الغ بیگ متوفی ۸۵۳ھ بن شاہرخ بن تیمور گورگان کی استدعا پر ملک عجم میں مقیم ہوے۔ علوم ریاضیہ وغیرہ میں میرزا موصوف نے انسے بہت کچھ استفادہ کیا۔ اس شرح کو بھی میرزا مسطور الصدر ہی کے نام گرامی پر معنون کیا ہے اس شرح کا سال تالیف صاحب کشف الظنون نے ۸۱۵ھ لکھا ہے صاحب کشف الظنون کے علاوہ دوسرے لوگوں نے ۸۱۵ھ کو سال تالیف اعتبار کیا ہے۔ انکا سال وفات محقق نہیں ہوا اور نہ کہیں تفصیلی ترجمہ انکا دیکھا گیا متفرق طور پر جستہ جستہ لوگوں نے انکے متعلق کچھ لکھدیا ہے اسمیں شبہ نہیں کہ ریاضیات میں اپنے ہمعصروں سے بہت آگے ہیں تیاری زیج کی ۸۲۳ھ سے شروع ہوئی اور ۸۴۱ھ تک ختم ہوئی ۸۳۱ھ اور ۸۴۱ھ کے درمیان مؤلف کا انتقال ہوا ہے (فہرست کتب قلمیہ برٹش میوزیم جلد دوم صفحہ ۴۵۶)

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>[illegible]</td><td>[illegible]</td><td>۹</td><td>کتاب علم المیقات</td><td>الشیخ احمد موسےٰ الزرقاوی الفلکی من اعیان القرن الرابع عشر</td><td></td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۱۲ء</td><td>۴۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب مصر میں لغات جدیدہ میں علم میقات میں لکھی گئی ہے۔ یہ علم بھی ہیئت ہی میں شمار کیا جاتا ہے تا علم میقات کی تعریف اس طرح کیگئی ہے ھو العلم الذی یعرف بہ ازمنۃ الایام و اللیالی و احوالہا۔ اس علم کا موضوع الکواکب و البرج من حیث سیرہا۔ غایۃ اس علم کی۔ معرفۃ اوقات العبادات و الادلۃ الموصلۃ لمعرفۃ القبلۃ۔ اس موضوع میں یہ چھوٹی سی کتاب نہایت مفید تالیف ہوئی ہے۔
عبارت آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ الذی سیر الکواکب و جعل فی سیرہا... و بعد امتثالا لامر الملیک المعظم خاتمہ صفحہ ۴۸۔ والحمد للہ اولاً و آخراً۔
مولف کتاب اسی زمانہ کے فضلا ار و جامع ازہر مصر کے مدرس ہیں۔ یہ کتاب انہی کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے۔ کتاب کے اول میں آپ کے نام کی مہر بھی چسپاں ہے جس میں یہ عبارت کندہ ہے۔ (مولفات الزرقاوی۔)</td></tr>
<tr><td>۲۹۰۶</td><td>۸۲</td><td>۱۰</td><td>کتاب المخروطات</td><td>الحکیم ابلونیوس النجار</td><td></td><td>قلمی</td><td>۲۶۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ½۶ × ½۲-۲ انچہ۔ سطور ۲۰ بیس۔ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ پوری کتاب جابجا سے کرم خوردہ و پیوند کار ہے۔ ابتدائی ورق پر مہر (ظفر مہدی) نام کی چسپاں ہے۔
یہ نہایت نادر اور کمیاب کتاب ہے۔ تاریخ الحکما میں لکھتے ہیں۔ کہ مامون رشید کے وقت میں حکماء یونان کی کتابیں جب بلاد روم سے نکالی گئیں تو اس کتاب کا صرف جزو اول جو سات مقالات پر مشتمل تھا دستیاب ہوا۔ یونانی زبان سے ترجمہ کرتے وقت مقدمہ کتاب سے اس بات کا پتہ چلا کہ جزو اول میں آٹھ مقالے ہیں۔ آٹھواں مقالہ مقالات سبعہ کے تمام معانی پر مشتمل ہے۔ اور اس کے علاوہ اور بھی مفید باتیں اس میں لکھی ہیں۔ مگر یہ مقالہ تمام و کمال کسی جگہ پایا نہیں جاتا۔ البتہ اس مقالہ کا کچھ حصہ بعض کتب خانوں میں موجود ہے۔ نسخہ ہذا میں بھی سات ہی مقالے ہیں جو صفحہ ابتدائی سے شروع ہو کر ورق ۱۲۷ کے دوسرے صفحہ پر ختم ہوا ہے۔ ورق ۱۲۸ کے دوسرے صفحہ سے عنوان جدید سے عبارت</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								شروع کی گئی ہے۔جو ورق ۱۳۳ کے صفحۂ اوّل کے اوّل حصّہ میں ختم ہوگئی ہے۔ظاہرًا اس عبارت کا تعلق بھی مضامین ماسبق سے مفہوم ہوتا ہے عجب نہیں کہ یہ مقالۂ ثامن کا کچھ حصّہ ہو۔اس کتاب میں خطوط منحنیہ کے احوال بڑے بسط وتفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔آغاز کتاب صفحہ اوّل۔المقالۃ الاولےٰ من کتاب ابلونیوس النجار فی المخروطات۔آخر الکتاب ورق ۱۳۳ صفحہ اول۔من ثامن ثانیۃ الاصول۔ ابلّونیوس اسکندریہ کا رہنے والا فلاسفۂ ریاضیین میں بہت پُرانا شخص ہے۔اس کا زمانہ اقلیدس سے بہت پہلے ہے۔علاوہ اس کتاب کے اس کے مصنفات میں یہ کتابیں بھی معدود ہیں۔کتاب قطع الخطوط علی نسبۃ مقالتان۔کتاب فی النسبۃ للمحدود۔مقالتان کتاب قطع السطوح علی نسبۃ مقالہ۔کتاب الدوائر المماسۃ۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء) مطبوعہ مصر صفحہ ۴۴
۳۲۱۸	۸۴	۱۱	مبادی علم الہیئت	الیزا افسٹرت رئیس المدرسۃ السوریہ الانجیلیہ للبنات فی بیروت		مطبوعہ بیروت ۱۸۷۵ء	۱۸۴	مختصر کتاب ہے۔مبادی ومسائل علم ہیئت جدیدہ کو ضروری قدر لکھا ہے۔ابتدا صفحہ اوّل۔مختصر تاریخ علم الهیئۃ اعلم ان علم الهیئۃ علم مداره الخ خاتمہ صفحہ ۱۷۹۔فی اسعار لوازم الحیاۃ۔ (فاضل مصنف اسی دور کے فضلاء میں ہیں)
۳۴۸۰	۸۵	۱۲	المتوسطات	علامہ نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی المتوفی سنہ ۶۷۲ھ		قلمی سنہ ۷۲۳ھ	۱۹۵	تقطیع کتابت ۸ × ۵½ انچہ۔سطور پچیس ۲۵ خط وکاغذ عرب باستثناء صفحۂ اول۔کاتب کا نام تحریر نہیں۔

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">بہت پرانی لکھی ہوئی کتاب ہے ۱۰۳۳ھ ہجری میں اس کی کتابت ہوئی ہے پوری کتاب پر پیوندکاری و کرمخوردگی موجود ہے کہیں زیادہ کہیں کم۔
آٹھ رسائل مفصلۂ تحت کا مجموعہ ہے۔ المتوسطات۔ کے نام سے یہ مجموعہ موسوم کیا جاتا ہے۔ المتوسطات کے نسخے مختلف دیکھے گئے کسی میں آٹھ یا سات رسائل کسی میں اس سے زیادہ پائے گئے متوسطات کی تفصیل میں خود علامہ طوسی (تحریر کتاب الاکرلما بالاوس) میں۔ اس طرح تحریر کرتے ہیں۔ انی کنت ارید ان احرر الکتب الموسومۃ بالمتوسطات اعنی الکتب التی من شانہا ان یتوسط فی الترتیب التعلیمی بین کتاب الاصول لاقلیدس وبین کتاب المجسطی لبطلیموس۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں اس مجموعہ کے رسائل کو مع دیگر رسائل کے (کتاب تحریر ہندسیات) کی تفصیل میں داخل کیا ہے۔ حیث قال (تحریر ہندسیات) للعلامۃ المحقق نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی المتوفی ۶۷۲ھ منہا تحریر اقلیدس۔ وتحریر المجسطی۔ وتحریر کتاب المغطیات۔ وتحریر اکرثاوذوسیوس۔ الی قول۔ تحریر کتاب المساکن لثاوذوسیوس۔ ان تمام رسائل کا تعلق علم ہندسہ سے زیادہ چسپاں معلوم ہوتا ہے۔ اس نام کا ایک دوسرا نسخہ جس میں تقریباً سترہ ۱۷ رسائل ہیں (مجلد اول) نمبر ۳ ہ۔ فن ریاضی عربی پر بھی درج ہے۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td></td><td>تحریر کتاب المغطیات
لاقلیدس</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ پہلا نمبر ہے۔ جو صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳ کے نصف حصہ پر ختم ہوا ہے۔ اس کی اصل اقلیدس کی مولفہ ہے۔ (جو فلاسفہ ریاضیین میں مشہور و معروف شخص ہے۔) اسحٰق بن حنین طبیب متوفی ۲۹۰ھ نے اس کا ترجمہ۔ ثابت بن قرۃ متوفی ۲۸۸ھ نے اس کی درستی۔ علامہ طوسی نے اس کو مرتب و مہذب کیا۔ اس رسالہ میں پچانوے شکلیں مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ تحریر کتاب المغطیات لاقلیدس</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ترجمہ اسحٰق واصلحہ ثابت۔ عبارت ختم صفحہ ۳۱۔ وذلک ما اردنا تم الکتاب المعطیات وللّٰہ الحمد والمنۃ۔				
			٢ کتاب الاکر لثاذوسیوس				
			دوسرا نمبر ہے صفحہ ۳۲ سے شروع ہوا ہے اور صفحہ ۷۱ کے ختم پر ختم۔ اصل کتاب (ثاذوسیوس) کی مولفہ ہے۔ جو کہ ریاضیین یونانیین میں مشہور حکیم ہے۔ اس کتاب میں تین مقالے ہیں جن میں نسٹھ اشکال مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۲۔ کتاب الاکر لثاذوسیوس وھی ثلث مقالات وتسعۃ وخمسون شکلا۔ خاتمہ صفحہ ۷۱۔ وذلک ما اردناہ الی قول۔ والحمد للہ وحدہ۔				
			٣ تحریر کتاب الکرۃ المتحرکہ لاوطولوقس				
			تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۷۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۷۹ کے ختم پر تمام ہوا ہے۔ اصل کتاب (اوطولوقس) مہندس یونانی کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں صرف ایک مقالہ ہے۔ جو بارہ اشکال پر مشتمل ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۷۲۔ وللہ الحمد دائما تحریر کتاب الکرۃ المتحرکہ خاتمہ صفحہ ۷۹۔ وذلک ما اردناہ الی قول والہ وسلم۔				
			٤ تحریر کتاب المساکن لثاذوسیوس				
			چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۸۰ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۰۵ پر ختم ہوا ہے۔ یہ کتاب بھی اصلاً ثاذوسیوس کی مولفہ ہے۔ جس کو قسطا بن لوقا بعلبکی نے نقل کیا ہے۔ جو بنی عباسیہ کے زمانہ میں بڑا فیلسوف مشہور تھا۔ اس کتاب میں بارہ اشکال مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۸۰۔ وبہ نستعین قال صناعت اللہ جلالہ ھذہ تحریر کتاب المساکن۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۵۔ وذلک ما اردناہ۔ الی قول۔ والہ وصحبہ۔				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			[٥] کتاب الطلوع والغروب لاوطولوقس					
			پانچواں نمبر ہے صفحہ ١٠٦ سے شروع ہوکر صفحہ ١٢٨ پر ختم ہوا ہے یہ کتاب بھی اصلا اوطولوقس مہندس یونانی کی ہے۔ اس میں دو مقالے ہیں جس میں چھتیس ٣٦ اشکال مذکور ہیں آغاز صفحہ ١٠٦ کتاب اوطولوقس فی الطلوع والغروب من اصلاح ثابت وھی مقالتان۔ خاتمہ صفحہ ١٢٨۔ وبہ انتھی الکتاب والحمد للہ حق حمدہ۔ الی قولہ۔ افضل الصلوۃ والتسلیم۔					
			[٦] کتاب ظاہرات الفلک لاقلیدس					
			چھٹا نمبر ہے صفحہ ١٣٠ سے شروع ہوکر صفحہ ١٥٦ پر ختم ہوا ہے۔ اصل مصنف کتاب کا اقلیدس ہے تئیس ٢٣ شکلیں اس کتاب میں ذکر کی گئی ہیں۔ آغاز صفحہ ١٣٠ کتاب ظاھرات الفلک لاقلیدس وھی ثلثۃ وعشرون شکلا۔ خاتمہ صفحہ ١٥٦ والبرھان والشکل کما مر الی قولہ ونعم الوکیل۔					
			[٧] کتاب فی الایام واللیالی لثاذوسیوس					
			ساتواں نمبر ہے صفحہ ١٥٠ سے شروع ہوکر صفحہ ١٧٩ پر ختم ہوا ہے۔ یہ کتاب بھی اصلا ثاذوسیوس حکیم کی مؤلفہ ہے۔ اس میں دو مقالے ہیں جن میں ٣٣ شکلیں مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ١٥٠ کتاب ثاذوسیوس فی الایام واللیالی وفی بعض النسخ فی اللیل والنہار۔ خاتمہ صفحہ ١٧٩۔ فاذن الحکم الثابت وذلک ما اردناہ اولا قول۔ مبارکا فیہ۔					
			[٨] کتاب فی جرمی النیرین لارسطرخس					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">آٹھواں نمبر ہے صفحہ ۱۰۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۹۵ پر ختم ہوا ہے۔ اصل کتاب کا مصنف (ارسطرخس) حکیم یونانی اسکندرانی ہے۔ یہ کتاب شمس و قمر کے حالات میں ہے سترہ ۱۷ شکلیں اس میں لکھی گئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۰۱ کتاب ارسطرخس فی جرمی النیرین وبعدیہما۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۵ وذلک ما اردناہ تم کتاب ارسطرخس الی قول۔ وصحبہ الاکرمین۔ (محقق طوسی کا ترجمہ فن اور ادعربی نمبر ۱۶۳ جلد ۲ پر لکھا گیا)</td></tr>
<tr><td>۴۶۱۴</td><td>۸۶</td><td>۱۳</td><td>نہایت الادراک فی درایۃ الافلاک</td><td>العلامہ قطب الدین محمود بن مسعود الشیرازی المتوفی سنہ ۷۱۰ ہجری</td><td></td><td>قلمی</td><td>۳۸۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">تقطیع کتابت ۶½×۳½ انچہ سطور تیئیس ۲۳۔ اول و آخر میں کچھ اوراق نستعلیق ہندوستانی خط میں لکھے ہوئے ہیں۔ باقی پوری کتاب کا خط و کاغذ عرب کا ہے۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ پوری کتاب پر پیوند کاری قلیل ہے۔ کرم خوردگی کا اثر بھی بہت کمی کے ساتھ پایا جاتا ہے۔
یہ کتاب اس فن میں نہایت نادر و مفید ہے۔ پوری کتاب میں چار مقالے رکھے گئے ہیں۔ پہلا مقالہ بطریق مقدمہ۔ دوسرے مقالے میں ہیئۃ اجرام علویہ کا ذکر۔ تیسرے مقالے میں ہیئۃ ارض اور اُس کی تقسیم۔ چوتھے مقالے میں مقادیر اجرام و ابعاد کو بتایا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ یقول احوج خلق اللہ الیہ محمود الی قول۔ امابعد حمد اللہ فاطر السموات فوق الارضین عبرۃ للناظرین..... امابعد فانی قد کنت۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۲۔ ومفاتیح الکلام۔ الی قول۔ زانکہ من بندۂ گنہگارم۔
مؤلف رحمہ اللہ کا تولد چھ سو چونتیس (۶۳۴) ہجری میں شیراز میں ہوا۔ پہلے اکتساب علوم اپنے والد سے جو بہت بڑے طبیب تھے۔ اور چچا بزرگوار سے کیا۔ پھر نصیر الدین طوسی کی خدمت میں پہنچکر علوم عقلیہ کی تکمیل کی۔ دمشق میں بھی کچھ زمانہ علوم کی خدمت میں صرف کیا۔ تمام علوم میں عموماً تبحر اور ریاضیات میں خصوصاً کمال</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

دستگاہ رکھتے تھے۔ بغداد۔ مصر۔ شام۔ روم۔ وغیرہ میں بھی قیام کا اتفاق رہا جس وقت روم میں پہنچے وہاں کا والی وحاکم بڑی تعظیم وتوقیر سے پیش آیا۔ ہیواس مطایبہ کی قضابھی آپ کے سپرد کی ظریفانہ مزاج رکھتے تھے۔ ہمیشہ نماز کو جماعت سے ادا کرتے۔ مذہبا شافعی تھے۔ شطرنج کھیلنے کا بھی شوق تھا۔ تلامذہ کے ساتھ شفقت سے پیش آتے اپنے مال سے اُن کی ہرطرح کی آسایش وخبرگیری کرتے۔ مال کو ذخیرہ بناکر نہیں رکھتے۔ کتاب کی تصنیف کے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے۔ بہت سی درسی وعلمی کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس کتاب کے علاوہ بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ شرح المختصر لابن الحاجب۔ شرح المفتاح للسکاکی۔ شرح الکلیات للشیخ الرئیس۔ غرۃ التاج۔ شرح کتاب الاسرار للسہروردی۔ وغیر ذلک۔ آخر عمر میں امراء وملوک سے انقطاع کرکے تبریز میں متوطن ہوئے۔ چودہ رمضان المبارک سات سو دس (۷۱۰) ہجری میں رحلت فرمائی۔ علامہ قطب الدین محمود بن محمد الرازی مصنف شرح شمسیہ وغیرہ ان سے متاخر ہیں۔ اُن کی وفات ۷۶۶ھ میں ہے۔ اسی وجہ سے قطب تحتانی کہے جاتے ہیں۔ اسکا ایک نسخہ برٹش میوزیم میں بھی ہے۔ (الطبقات للسبکی۔ بغیۃ الوعاہ۔ وغیرہا۔)

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۲۶۹) فہرست اول فن منطق

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۶۶۸	۳۰۶	۱	اقامۃ المحسرفات	مولوی محمد طیب عرب مکی ثم الرامفوری المتوفی سنہ ۱۳۳۴ھ		مطبوعہ افتخار عالم رامپور	۱۲	
			شرح سلم مولوی حمد اللہ میں جو وجود رابطی مشکل مقام مشہور ہے اس کی شرح ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ کما ینبغی بجلا لہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد و آلہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۔ وتقلب فی الحدس الوت الاحداف۔ (فاضل شارح کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر (۳۲۹) جلد ۲ پر لکھا گیا۔)					
۲۹۶۰	۲۹۹	۲	البصائر النصیریہ	الامام القاضی الزاہد زین الدین عمر بن سہلان الساوی		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۶ھ	۱۹۱	
			اس کتاب میں تمام مسائل تصوریہ و تصدیقیہ ضبط کئے گئے ہیں۔ تمام کتاب پر صفحات کے ذیل میں مفتی دیار مصریہ شیخ محمد عبدہ متوفی سنہ ۱۳۲۳ھ کا تحشیہ بھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ امابعد حمد اللہ المنعم بهد ایتہ والصلوٰۃ علی محمد خیر خلقہ..... فقد کانت دواعی الہمۃ۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۵۔ لجمیع ما فقدمن من القواعد۔ (حضرت مولف کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
۵۰۷۴	۳۱۷	۳	التحقیقات المرضیہ لمحل حاشیۃ الزاہد علی الرسالۃ القطبیہ	مولوی عبد الحلیم بن مولوی امین اللہ اللکہنوی الفرنگی محلی المتوفی سنہ ۱۲۸۵ ہجری	سنہ ۱۲۶۳ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۰ھ لکھنؤ مطبع یوسفی	۱۷۰	
			میر زاہد رسالہ کا مبسوط حاشیہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لمن بیدہ ازالۃ الموجودات وفی قدرتہ اعادۃ المعدومات..... امابعد فیقول العبد المفتاق۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۰۔ مادام					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			القمران۔ (محشی علام کا ترجمہ فن فقہ عربی نمبر ۶۲۳ مجلد ۱ پر تحریر ہوچکا۔)					
۲۹۱۳	۲۹۷	۴	تحقیق جواب الاشکال المسمیٰ بجذر الاصم	مولوی خلیل الرحمن ابن مولوی محمد عرفان المصطفےٰ آبادی وطناً وگلشن آبادی مسکناً من علماء القرن الثالث		مطبوعہ ۱۲۶۸ھ المطبع الحنفی	۲۶	

کتب منطقیہ میں ایک مغالطہ (کلامی ھذا کاذب) مشہور ہے۔ جس کی بہت سے فضلا رنے تقریریں لکھی ہیں۔ اس رسالہ میں بھی اسی مغالطہ کی تقریر اور حل لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔
الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ محمد ..... وبعد فہذہ عدۃ سطور
خاتمہ صفحہ ۲۶۔ نعم المولےٰ ونعم النصیر۔

مولوی خلیل الرحمن۔ اصلاً سوانی مولداً رامپوری ہیں۔ ان کا مکان رامپور میں محلہ گوئیا تالاب میں تھا۔ وہاں اب بھی ملا عرفان کی مسجد مشہور ہے۔ کتب متداولہ مولوی غلام جیلانی رفعت سے پڑھیں مولوی عبدالقادر خاں اپنے روزنامچہ میں آپ کی نسبت لکھتے ہیں کہ باپ کے نعم البدل ہیں۔ علاوہ فضائل موروثی کے فن ریاضی۔ تاریخ۔ علوم ادبیہ۔ علم طب۔ تحریر عبارت فارسی۔ وغیرہ میں پوری مناسبت رکھتے تھے۔ نواب امیر الدولہ بہادر کے آخر عہد میں ٹونک گئے۔ وہاں ملازم ہوگئے ٹونک میں مولوی حیدر علی صاحب اور صاحب ترجمہ کے مابین کسیقدر رشکر رنجی پیدا ہوگئی تھی جس کا سبب غالباً مولوی صاحب موصوف کا عامل بالحدیث ہونا۔ اور صاحب ترجمہ کا سخت مقلد ہونا ہوا ہو۔ اسیوجہ سے ان دونوں صاحبوں کے مابین اکثر مباحثہ بھی رہتا تھا۔ آپ کے چار فرزند تھے۔ سب سے بڑے بیٹے مولوی حکیم [illegible] انکا انتقال ہوا۔ ان سے چھوٹے بیٹے مولوی عبدالحئی جو پورے عالم تھے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ان کی آمد و رفت کا سلسلہ جاورہ میں رہا۔ انہوں نے بھی جاورہ ہی میں وفات پائی تیسرے بیٹے حکیم مولوی عبد العلی جو دوسرے سے چھوٹے تھے۔ ان کا انتقال بھی جاورہ میں ہوا سب سے چھوٹے فرزند مولوی عبد العزیز تھے۔ ان کی رحلت بھی جاورہ ہی میں ہوئی۔ صاحب ترجمہ جس زمانہ میں ٹونک سے رامپور آئے وہ جناب نواب سید یوسف علی خاں صاحب بہادر کا عہد تھا۔ نواب صاحب بہادر اہل علم کے قدر دان تھے بہنگام ملاقات صاحب ترجمہ نے نواب صاحب سے اس امر کا دعوے کیا کہ میں ہر چیز کو قرآن شریف سے نکالتا ہوں۔ یہ ذکر نواب صاحب نے افضل الفضلا جناب مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی سے فرمایا۔ آپ نے فرمایا یہ اُن سے کہا جاوے کہ معجون فلاسفہ کے اجزا تو قرآن سے نکالدیجئے چنانچہ دوسری ملاقات میں یہی سوال اُن سے کیا گیا۔ جس کو سُن کر صاحب ترجمہ سخت پریشان ہوے اور اپنے اظہار علمی کے واسطے موقع کے منتظر رہے۔ آخر ایک روز نواب صاحب کے حضور میں حضرت مولنا صاحب مرقوم الصدر سے مسائل علم اصول میں گفتگو کر بیٹھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مقابلہ کی تاب نہ لاکر بند ہوگئے۔ علاوہ اس کتاب کے حاشیۃ الدوار علے الدائر بھی آپ کے مولفات سے سنا گیا ہے۔ مولوی رضا علی خاں ولد کاظم علی خاں بریلوی نے کتب درسیہ ٹونک میں آپ سے پڑھی ہیں۔

(تذکرہ کاملان رام پور)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۴۸	۳۰۵	۵	التدریب لمانی التہذیب	مولنا محمد شفیق بن عبد القادر للملک الطرابلسی الحنفی		مطبوعہ مصر	۹۶	

تہذیب المنطق کی مختصر شرح ہے۔ شارح نے ضروری مطالب پر نظر رکھی ہے حشو و زوائد کی طرف توجہ نہیں کی۔ آغاز صفحہ ۲۔ تہذیب کل [illegible] و تہذیب کل منطق فصیح البیان۔ خاتمہ صفحہ ۹۶۔ وسلم تسلیما۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(شارح علام اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ نسخۂ ہذا آپ ہی کے اہتمام سے طبع ہوا ہے۔ کتاب کے اول وآخر کہیں طبع کتاب کا سال نہیں لکھا۔)					
۵۷۵۵	۳۲۸	۶	الجوابات المولویہ فی التحقیقات المعقولیہ	مولٰنا المحتشم الشہیر بمولوی ابن الحاج عبدالرحمٰن العوضی	سنہ ۱۳۱۱ھ	مطبوعہ ۱۳۱۱ھ بمبئی	۴۴	
			نفیس رسالہ ہے چند سوالات عقلیہ کے جوابات میں تالیف ہوا ہے۔ مولوی داؤد بغدادی نے مولف رسالہ سے جبکہ وہ بصرہ میں مقیم تھے۔ بعض اہم مسائل عقلیہ کا بطریق امتحان تحریراً استفسار کیا تھا جن کے شافی جوابات دیے گئے اور اس کے ساتھ ہی حضرت مجیب نے کچھ مسائل صعبہ لکھ کر بغرض جواب مستفسر کے پاس بھیجے تھے۔ اس رسالہ میں سوالات مستفسر مع اجوبہ اور سوالات مجیب جمع کئے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ نحمدک یا من لا یسئل فی فعلہ عما یفعل الخ خاتمہ صفحہ ۴۴۔ ادسلوا جوابنا کما ارسلنا جوابکم۔ (مولف رسالہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
۱۴۴۲	۲۷۴	۷	جوہر النضید فی شرح منطق التجرید	جمال الدین ابی المنصور الحسن بن یوسف بن علی بن مطہر الحلی المتوفی سنہ ۷۲۶ ہجری		قلمی	۵۲۲	
			تقطیع کتابت ½۵×½۲ انچ۔ سطور چودہ۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوند کاری اور کرم خوردگی کا اثر ہے۔ کتاب التجرید فی المنطق۔ مولفہ محقق طوسی کی شرح ہے۔ شارح علام نے بڑی خوبی کے ساتھ فاضلانہ شرح لکھی ہے۔ اصل کتاب میں نو فصول رکھی گئی ہیں۔ جن میں مباحث تصورات و تصدیقات کو نہایت تحقیق					

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ یہ شرح طہران میں طبع بھی ہوگئی ہے مطبوعہ نسخہ اس کا نمبر ۲۹۵ پر موجود ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتفرد بوجوب الوجود المتوحد بالکرم والجود ..... وبعد یقول الحسن بن یوسف۔ خاتمہ صفحہ ۲۱۵۔ ولیکن هذا آخر ما نورده فی شرح هذا الکتاب واللہ اعلم بالصواب۔					
۲۸۹۴	۲۹۵	۸	جوہر النضید فی شرح منطق التجرید مع الرسالہ فی التصور والتصدیق	علامہ جمال الدین ابی المنصور الحسن بن یوسف بن علی بن مطہر الحلی المتوفی ۷۲۶ھ		مطبوعہ طہران ۱۳۲۹ھ	۲۶۷	
			تجرید فی المنطق مولفہ محقق طوسی کی شرح ہے۔ مسائل تصوریہ و تصدیقیہ کی نہایت مناسب انداز پر شرح لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتفرد بوجوب الوجود۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۷۔ فی شرح هذا الکتاب۔ (علامہ حلی کا ترجمہ فن فقہ عربی نمبر ۲۰۶ پر لکھا گیا۔ مجلد ۲)					
۲۴۷۱	۲۸۷	۹	حاشیۃ الحاشیہ میر علی شرح المطالع	ملا احمد جند وغیرہ		قلمی	۱۰۶	
			تقطیع کتابت ۵¼×۱¼-۲ انچہ سطور ۱۹ خط نسخ پختہ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں پیوندکاری وکرم خوردگی کا اثر زیادہ ہے۔ اس مجلد میں ۲ دو حاشیے ہیں۔ پہلا حاشیہ سید شریف کے حاشیہ پر ہے جو شرح مطالع پر لکھا گیا ہے۔ یہ حاشیۃ الحاشیہ صرف تصورات کا ہے۔ محشی علام نے بڑی تحقیق و تدقیق سے تحشیہ کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قولہ الفیاض الوهاب اعلم ان الفیاض ههنا۔ خاتمہ صفحہ ۶۹۔ کل واحد منها علیه فتامل (ملا جند کے ترجمہ کے متعلق تحقیق نہیں ہوئی۔)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنۂ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			حاشیہ شرح الشمسیہ	ملا جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی المتوفی ۹۰۸ھ				

مجلد مسطورۂ بالا کا دوسرا حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ قطبی شرح شمسیہ کے اول کے چند اوراق پر لکھا گیا ہے جس قدر بھی لکھا گیا ہے بیحد مفید ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۷۰۔ جل من ظهرت على حواشي الاكوان اسرار قدرته۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۶۔ الصادر عن الفاعل المختار۔

(محقق دوانی کا ترجمہ فن سلوک عربی نمبر ۲۷۰ مجلد ۱ پر لکھا گیا۔)

۲۰۸۶	۲۷۹	۱۰	حاشیۃ الحواشی الزاهدیة المتعلقة بحواشی التهذیب الجلالیة	مولانا المفتی محمد ظہور اللہ بن مولانا محمد ولی اللکھنوی الفرنگی محلی المتوفی ۱۲۵۶ھ		مطبوعہ ۱۲۹۴ھ لکھنؤ مطبع مجمع العام	۳۷۲	

میر زاہد ملا جلال کا مبسوط حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ بہت سے دقائق و لطائف پر مشتمل ہے۔ کملا و طلبہ دونوں کے واسطے نافع اور مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ قوله المراد بالحمد المعنى المصدری فی الحاشية المنهية المعنى المصدری۔ خاتمہ صفحہ ۳۷۱۔ لعدم التكلف فيه۔

محشی علام کی ولادت گیارہ سو چوہتر (۱۱۷۴) ہجری میں ہوئی۔ اپنے والد ماجد اور عم بزرگوار مولانا محمد حسن سے اکتساب علوم کیا۔ علوم عقلی و نقلی و فروعی و اصولی میں تبحر تام رکھتے تھے۔ یمین الملک سعادت علیخاں نواب لکھنؤ کے زمانہ میں عہدۂ قضاء و افتاء آپ کے متعلق کیا گیا۔ ایک زمانہ تک نہایت سنجیدگی خوبی کے ساتھ اس کام کو انجام دیا۔ مگر بعض خاص وجوہ سے نواب سعادت علی خاں کے عہد میں اس کام سے معزول ہوگئے۔ نواب موصوف کی وفات کے بعد ان کے بیٹے غازی الدین حیدر نے پھر اسی عہدہ پر مامور کر دیا۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اس حاشیہ کے علاوہ آپ کے مولفات میں یہ کتابیں بھی ہیں۔ الحاشیہ علی الحاشیۃ الزاہدیۃ المتعلقۃ بالرسالۃ القطبیہ۔ الحاشیہ علی الحاشیۃ الزاہدیۃ المتعلقۃ بشرح المواقف۔ شرح الدوحۃ المیادہ لصاحب الشمس البازغۃ۔ ہمیشہ تدریس وتصنیف میں مشغول رہتے بہت سے لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا ہے۔ اپنے زمانہ میں بڑی شہرت واعتبار پیدا کر لیا تھا۔ اسی کتاب کے آخر میں مولوی عین القضاۃ صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۷ ربیع الاول سال بارہ سو چھپن (۱۲۵۶) ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔ (تذکرہ علماء الہند۔) مولوی عبد الباری صاحب لکھنوی نے "آثار الاول من علماء فرنگی محل" میں بھی صاحب ترجمہ کی تاریخ وفات یہی لکھی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۸۱	۳۰۸	۱۱	حاشیہ شرح التہذیب لعبد اللہ یزدی	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	۱۲۰	

تقطیع کتابت ۷½ × ۴ انچہ۔ سطور ۱۹۔ کاغذ دہلی خط نستعلیق معمولی۔ کاتب نے اپنا نام اور سال کتابت نہیں لکھا۔ جا بجا کرم خوردگی اور پیوندکاری موجود ہے۔ بعض بعض جگہ حواشی بھی تحریر ہیں۔ شرح تہذیب ملا یزدی کا مختصر حاشیہ ہے محشی نے ضروری قدر پر اکتفا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ سبحانک لا علم لنا۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۹۔ الی العلم والعمل آمین رب العالمین۔

(محشی نے اس کتاب میں اپنا نام نہیں لکھا۔ دوسرے کسی طریق سے بھی محشی کی تحقیق نہیں ہوئی۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۴۱۰	۳۲۶	۱۲	حاشیہ شرح تہذیب لملا جلال	میر ابوالفتح سعیدی المتوفی سنہ ۹۵۰ ہجری تقریباً		قلمی سنہ ۱۰۹۷ھ	۲۰۰	

تقطیع کتابت مع جدول ۷ × ۳ انچہ۔ سطور ۲۱ کہیں خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ دہلی۔ جدول سرخ۔ کاتب میر لطف اللہ بن میر عبد اللہ بن میر خورد بخاری پیوندکاری وکرم خوردگی خفیف ہے۔ اول ورق پر

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دو چھوٹی مہریں چسپاں ہیں جو صاف پڑھی نہیں گئیں۔
شرح تہذیب ملا جلال کا حاشیہ ہے۔ ملا جلال نے تہذیب المنطق کی شرح صرف قضایا موجہات بسائط تک لکھی ہے۔ محشی علام نے اسی مبحث تک حاشیہ تمام کرنے کے بعد بطریق تکملہ بقیہ شرح کو بھی ملا جلال ہی کے طرز پر پورا کر دیا ہے یہ حاشیہ صفحہ ۱۴۶ پر ختم ہوگیا ہے۔ صفحہ ۱۴۷ کے تقریباً نصف حصہ سے تکملۂ شرح شروع ہوا ہے۔ جو صفحہ ۱۹۹ پر تمام ہوا ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ علے تہذیب المنطق والکلام من غیابئب الشکوک والاوہام.... فہذہ تعلیقات بل تحقیقات۔ ختم حاشیہ صفحہ ۱۴۶۔ وہذہ صورۃ الجدول۔ ابتدا رشرح تہذیب المنطق صفحہ ۱۴۷۔ واذ قد تمت الحواشی الجلیلۃ الجلالیۃ ہنالک۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۹۔ والیہ المرجع وحسن مآب۔ اسلی قول۔ این نحیف نوشتہ است۔
میر ابو الفتح کی نسبت (تہذیب المنطق والکلام) کے تحت میں حاجی خلیفہ کشف الظنون میں اس طرح لکھتے ہیں۔ وعلیہ حواشی منہا حاشیۃ الفاضل الشہیر بمیر ابی الفتح السعیدی المتوفی خمسین وتسعمائۃ۔ (۹۵۰) تقریبا کتبہا مع تکملۃ شرح الجلال ووعد فی اخرہ لشرح کلا میہ واعتذر بعدم وصولہ الیہ۔ باقی تفصیلی ترجمہ میر ابو الفتح کا کہیں دیکھا نہیں گیا۔</td></tr>
<tr><td>۳۷۲۶</td><td>۳۰۳</td><td>۱۳</td><td>حاشیہ مرزاہد علے شرح السلم لقاضی مبارک</td><td>مولانا فضل بن فدا محمدؐ الیوسف زوی جدّاً والمیرزدی مولداً۔ والصرخوی مسکناً۔</td><td>معنون باسم امیر دوست محمد خان متوفی ۱۲۷۹ھ ۱۸۶۳ء</td><td>مطبوعہ ۱۲۹۴ھ دہلی</td><td>۳۱۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">شرح سلم قاضی مبارک کا مشہور حاشیہ ہے۔ محشی علام نے اس حاشیہ میں بڑی جانکاہی کی ہے۔ کابل وغیرہ کے اطراف میں یہ حاشیہ بڑی وقعت سے دیکھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بھی</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								فضلاء کا مطرح انظار ہے۔ آغاز صفحہ ۲- یا اسفی علی منام القلوب وقیاد الالسنۃ..... فاقول مبسملا خاتمہ صفحہ ۳۰۷- ناقص فی ذاتہ۔ اس کتاب کے حواشی پر اکثر جگہ مولوی حبیب اللہ ابن محشی کا تحشیہ ہے۔ یہ حاشیہ عام طور پر بین العلماء والطلباء (حاشیہ صریخ بخاغجمہ مشہور ہے۔ اور فہرست کتب مطبوعہ عربیہ برٹش موزیم کی جلد دوم صفحہ ۴۰۶ پر صریح جارحلی کے ساتھ لکھا ہے۔) فاضل محشی افغانستان کے علماء میں مشہور شخص ہیں۔ علوم عقلیہ میں ان کا پایہ بہت بڑھا ہوا ہے۔ اس حاشیہ کو امیر دوست محمد خاں متوفی ٧٩ / ١٢٦٣ھ کے نام پر معنون کیا ہے۔ محشی علام کا سال وفات محقق نہیں ہوا۔
۶۰۶م	۲۹۱	۱۴	حاشیہ علی الحاشیۃ الزاہدیۃ علی شرح التہذیب المعروف بہ ملا جلال	مولوی محمد حسین الحنفی پشاوری معروف بہ خان ملا۔ المتوفی سنہ بضع عشرۃ ومائتین والف		مطبوعہ قزان ۱۳۰۶ھ سلطنت روس	۴۱۹	
								میر زاہد ملا جلال کا مفصل حاشیہ ہے۔ فاضل محشی نے اپنی لیاقت علمی کے موافق اس حاشیہ میں بہت زور دیا ہے۔ مدرسین وطالبین کی نظر میں اس حاشیہ کی بڑی وقعت ہے۔ آغاز صفحہ ۲- الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین..... وبعد فان للتعلقات الاینقۃ الرافعۃ- خاتمہ صفحہ ۴۱۹- فقد طلع الصباح- (فاضل محشی اسی دور کے فضلاء میں ہیں۔ انکا تفصیلی ترجمہ دریافت نہیں ہوا)
۵۴۰۱	۳۲۴	۱۵	الحاشیہ علی حاشیہ عبد الحکیم المعروف بہ قل احمد علی القطبی (الجزء الاول)	الفاضل الاوحد ملا قل احمد بن ابی الحسن الشہید		مطبوعہ ۱۲۹۴ھ دہلی مطبع محمدی	۵۲۰	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

فاضل لاہوری نے جو قطبی و میر قطبی پر تحشیہ کیا ہے نسخہ ہذا اس حاشیہ کا حاشیہ ہے۔ اس حاشیۃ الحاشیہ میں محشی نے اصل حاشیہ کے مشکلات کو حل کیا ہے۔ یہ جلد اول ہے۔ صرف تصورات کے متعلق تحشیہ لکھا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ از بن حلی نشاط بنیاط اللسان واجل لؤلؤ لج فی آذان الاذہان۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۵۔ من اجزاء متمائز الوجود الے قول یا ارحم الراحمین۔

(محشی علام کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۱۰	۲۷۰	۱۴	حاشیہ علی میر زاہد علی الرسالۃ القطبیہ	مولوی فضل امام بن محمد ارشد الفاروقی الخیرآبادی المتوفی سنہ ۱۲۴۳ ہجری		قلمی	۱۶۶	

تقطیع کتابت مع جدول ۶ ۱/۴ × ۳ ۱/۴ انچہ۔ سطور پندرہ۔ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ دہلی۔ جدول بارہا سرخ و آسمانی۔ کتابت سیاہی سے۔ متن پر خطوط شنجرفی کشیدہ ہیں۔ کاتب مولوی ظہیر الدین۔ اثر کرم دیپوند کاری قلیل۔ ابتدائی صفحہ پر دو مہریں مولوی سلطان حسن صاحب بریلوی اور ایک مہر ظہیر الدین نام کی چسپاں ہیں۔

میر زاہد رسالہ کا حاشیہ ہے۔ جو میر محمد زاہد ہروی متوفی سنہ ۱۱۰۱ ہجری نے بطریق شرح قطبیہ مصنفہ علامہ قطب الدین رازی متوفی سنہ ۷۶۶ھ تالیف کیا ہے۔ فاضل محشی نے اس تحشیہ میں تفصیل و تسہیل کو ملحوظ رکھا ہے۔ یہ حاشیہ مبتدی و منتہی دونوں کے واسطے مفید ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۔ یا من لا یجد عظمتہ قیاس ارباب الالباب الخ۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۵۔ وجعل آخرتی خیرا من الاولی الے قول۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اس جلد کے اول و آخر کے دو تین اوراق میں بعض مقام پر رسالہ میر زاہد کے متعلق حضرت مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی کی تقریر بطریق فوائد لکھی ہوئی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فاضل محشی نسباً فاروقی بموطناً خیرآبادی۔ ارشد تلامذہ مولوی سید عبدالواجد صاحب خیرآبادی کے ہیں۔ شاہ جہاں آباد میں ایک مدت تک منصب صدر الصدوری پر سرکار انگریزی کی طرف سے مامور رہے۔ علوم عقلیہ میں آپ کو ید طولے حاصل تھا۔ آپ کے مولفات میں علاوہ اس حاشیہ کے۔ حاشیہ میرزاہد ملاجلال۔ آمدنامہ متضمن قواعد فارسی۔ مرقات وغیرہ بھی ہیں۔ پانچویں ذیقعدہ بارہ سو تینتالیس (۱۲۴۳) ہجری میں اس جہان سے رحلت فرمائی۔ (تذکرۂ علماء ہند۔)					
۱۲۰۱	۲۷۱	۱۷	حاشیہ علے میرزاہد علے الرسالۃ القطبیۃ	مولنا محمد حسن بن قاضی غلام مصطفےٰ لکھنوی ثم الرامفوری المتوفی سنہ ۱۱۹۸ الہجری		قلمی	۵۶	
			تقطیع کتابت مع جدول ۶ ۱/۸ × ۴ ۱/۲ انچہ۔ سطور سترہ۔ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ دہلی۔ جدول و باریکا سرخ و آسمانی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ اثر کرم و پیوندکاری قلیل۔ حواشی اوراق پر روغن ریزی کے کسی قدر دھبے ہیں۔ یہ حاشیہ بھی میرزاہد رسالہ پر لکھا گیا ہے۔ آخر سے تقریباً ایک ورق کے قدر کم ہے۔ ایک نسخہ مطبوعہ کامل اس حاشیہ کا اسی فن کی نمبر ۷۹ پر بھی موجود ہے۔ یہ حاشیہ بڑے ربط و ضبط تحقیق و تنقیح کی ساتھ تالیف ہوا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قولہ کان المراد بالعلم المتجدد الخ الظاہر من کلام المحشی من الحاشیۃ و حاشیۃ الحاشیۃ ..... فان صفتہ التی۔ عبارت آخر صفحہ ۷۴۔ قولہ خال عن التحصیل الخ۔ اس مجلد کے آخر میں بھی بعض تقاریر متعلق عبارات سلم وغیرہ مصنفہ حضرت مولنا فضل حق خیرآبادی۔ مولوی ظہیر الدین کے قلم کی لکھی ہوئی منضم ہیں۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

محشی علامہ اکابر علما اور سرآمد فضلا فرنگی محلی ہیں ذکاوت وذہانت میں بے مثل اور معقولات ومنقولات میں یگانۂ عصر تھے۔ لکھنؤ میں آپ کا تولد ہوا عنوان شباب میں کتب درسیہ سے فراغت حاصل کی آپ کے اساتذہ میں اُستاذ العلماء قدوۃ المدققین ملا نظام الدین وزبدۃ المحققین ملا کمال الدین وغیرہما ہیں۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں زیادہ مشہور ہیں شرح سُلّم فی المنطق شرح مسلم الثبوت فی اصول الفقہ معارج العلوم۔ حواشی علے الحواشی الثلثۃ الزاہدیہ۔ غایۃ العلوم۔ الحاشیۃ علی شرح ہدایۃ الحکمۃ للصدر الشیرازی۔ الحاشیہ علے الشمس البازغۃ للمحمود الجونپوری۔ اوقات شریف کو تعلیم طلبہ میں صرف فرماتے بعض وجوہ سے لکھنؤ کا قیام ترک کرکے ریاست رامپور میں اقامت اختیار فرمائی تھی۔ رامپور ہی میں سال گیارہ سو اٹھانوے (۱۱۹۸) ہجری میں انتقال فرمایا۔ محلہ مدرسہ قدیم مقبرہ نواب سید محمد علیخان صاحب بہادر میں مدفون ہوے۔ (فہرست محبوب الالباب وغیرہ۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۰۸	۲۰۸	۱۸	حاشیہ علے میر زاہد علے الرسالۃ القطبیہ	مولوی فضل امام بن محمد ارشد الفاروقی الخیرآبادی المتوفے ۱۲۴۳ہجری		مطبوعہ گورکھپور ۱۳۲۵ھ	۱۱۴	

ایک نسخہ قلمی اس حاشیہ کا مع ترجمہ محشی مرحوم نمبر (۳۴۷/۱۶ جلد ہذا) فن منطق عربی پر تحریر ہو چکا۔ اس حاشیہ کی ابتدا میں دو ورق کا رسالہ مسمے ارشاد الحکیم مولفہ مولوی عطاء اللہ الکرد ہنی النہوئی منضم ہے جسمیں شرح سلم مولوی حمد اللہ سندیلی کی عبارت متعلق وجود رابطی کی تحقیق لکھی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۸۴	۲۷۲	۱۹	حاشیۃ القطبی علے الشمسیہ الجزء الاول والثانی	ملا عصام الدین ابراہیم بن محمد بن عربشاہ الاسفرائینی المتوفی ۹۵۱ھ		مطبوعہ ۱۳۰۷ھ استنابول	صفحہ ۳۰۷ صفحہ ۱۹۲	

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر فہرست سابق	نمبر موجودات

قطبی شرح الشمسیہ۔ مولفہ قطب الدین الرازی متوفی سنہ ۷۶۶ھ کا حاشیہ ہے۔ جو پوری کتاب (تصورات وتصدیقات) دونوں حصّوں پر لکھا گیا ہے۔ مفید اور کارآمد حاشیہ ہے۔ دونوں حصے علیحدہ علیحدہ طبع ہوے ہیں۔ اس جلد میں دونوں حصّے مجلد ہیں۔ حصہ دوم کا ایک نسخہ مطبوعہ مطبعہ مکتب الحربیہ جو سنہ ۱۲۷۹ھ میں سلطان عبد العزیز خاں کے عہد میں طبع ہوا ہے۔ اس فن کی نمبر (۷۰) پر بھی (جلد بندی میں) درج ہے۔ عبارت آغاز حصہ اول صفحہ ۲۔ خیر منطق یعصم عن الخطاء سہام الدّ عاء۔ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۳۰۷۔ بناء ا علے کون النار نظریہ۔ ابتدا حصہ دوم صفحہ ۲۔ قولہ المقالۃ الثانیۃ فی القضایا واحکامہا۔ خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۱۹۲۔ فی الاقطار والآفاق۔

ملا عصام بڑے پایہ کے شخص تھے۔ صاحب حبیب السیر لکھتے ہیں کہ لطف طبع اور حدت ذہن تکمیل علوم محسوس ومعقول اور مہارت فنون مفہوم ومنقول کی بنا پر سر آمد علما، عالی شان تھے۔ نبیرۂ دختر مولانا عصام الدین داود خانی کہے جاتے ہیں۔ شذرات الذہب میں ابی اسحٰق اسفرائینی کی اولاد میں ان کو بتایا گیا ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ باپ انکے قاضی تھے۔ علم وفضل انکا خاندانی حصہ ہے۔ تمام علوم میں پوری دستگاہ حاصل تھی۔ ایک مدت تک مدرسۂ شاہ رخ میرزا میں مدرس رہے۔ بعض حوادث کی وجہ سے سنہ ۹۲۶ ہجری میں دار السلطنت ہرات سے بخارا چلے گئے۔ تصنیف وتالیف میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ ان کے مصنفات بیحد نافع اور مفید ہیں۔ شذرات الذہب میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آخر عمر میں حضرت شیخ عارف باللہ خواجہ عبید اللہ نقشبندی کی زیارت کے قصد سے بخارا سے سمرقند پہونچے۔ وہاں پہونچکر بیمار ہوگئے۔ بائیس روز بیمار رہ کر بہتر سال کی عمر میں۔ نوسو اکیاون (۹۵۱) ہجری میں رحلت فرمائی۔ آخری کلام ان کا لفظ اللہ تھا۔ سمرقند ہی میں حضرت شیخ ممدوح کے قرب میں مدفون ہوے۔ اس حاشیہ کے سوا حاشیہ تفسیر بیضاوی۔ حاشیہ شرح ملا جامی وغیرہ بھی ان کے مؤلفات مشہور ہیں۔ کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۱۲۸ میں کافیہ ابن حاجب کے تحت میں ملا عصام الدین کا سال

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			وفات سنہ ۳۴۳ھ ہجری تحریر ہے جو تعجب خیز ہے۔					
۲۶۱۲	۲۹۰	۲۰	حاشیہ مولوی عبدالحق علی حمد اللہ	الامام المحقق شمس العلماء مولوی عبدالحق بن مولوی فضل حق خیرآبادی۔ المتوفی سنہ ۱۳۱۶ھ	سنہ ۱۳۱۳ھ	مطبوعہ لکھنؤ سنہ ۱۳۱۴ھ	۴۴۰	
			شرح سلم مولوی حمد اللہ کا مبسوط و مفصل حاشیہ ہے۔ اس حاشیہ میں مقاصد و مطالب شرح کو بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ حل کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اعطے کل شئ خلقہٗ خاتمہ صفحہ ۴۴۰۔ وھو من المبادی التصوریۃ۔ الے قولہ۔ واصحابہ اجمعین۔ (محشی محقق کا ترجمہ فن اصول فقہ عربی نمبر ۱۲۶ جلد ۲ پر لکھا گیا۔)					
۲۶۸۹	۲۹۲	۲۱	حاشیۃ المیر علی شرح المطالع	علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی المتوفی سنہ ۸۱۶ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۳ھ	۲۰۴	
			شرح المطالع مولفہ علامہ قطب الدین رازی متوفی سنہ ۷۶۶ھ کا مشہور حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ صرف مباحث تصوریہ کا ہے۔ دو نسخے قلمی اس حاشیہ کے نمبر ۲، ونمبر ۳، فن منطق عربی جلد اول پر بھی درج ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قال وجد زمانہ تغمدہ اللہ بغفرانہ الحمد للہ فیاض ذوارف العوارف الفیاض الوھاب من فاض الماء فیضا۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴۔ والعرضی اذا کان افرادہ محسوسۃ۔ (سید شریف کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۳۲۳ جلد ۲ پر لکھا گیا۔)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۳۹	۳۱۰	۲۲	حاشیۃ المیر علے شرح مطالع الانوار	علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی المتوفی ۸۱۶ھ ہجری		قلمی	۳۴۲	

تقطیع کتابت ۸ × ۴ انچہ۔ سطور اکیس ۲۱ خط نسخ معمولی۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوند کاری موجود ہے۔

یہ کتاب ابتدا سے کسی قدر ناقص ہے۔ ابتدائی صفحہ جس میں خطبۂ کتاب تھا موجود نہیں ہے۔ ایک مطبوعہ نسخہ اس کتاب کا نمبر ۱۲ منطق عربی پر (مجلد اول) مع کیفیت کتاب و ترجمہ محشی تحریر ہو چکا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ اوّل عرفاً وجعل التقیید شاملاً۔ خاتمہ صفحہ ۳۴۲۔ اذا کان افرادہ محسوسۃ الی قول محمد شفاعت ہونے پر لوا۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۸۰۰۴	۳۰۹	۲۳	حل عقد مطالع الانوار ناتمام	مولٰنا بدر الدین محمدؐ بن اسعد الیمنی المشہور ببدر الدین التستری		قلمی	۱۴	

تقطیع کتابت ۸ × ۴½ انچہ۔ سطور ۲۳ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی کا اثر ہے۔ کتاب آخر سے ناتمام ہے۔ کاتب کی عدم اہلیت سے کتابت میں زیادہ غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

شرح مطالع الانوار کا تقریباً ایک جزو ہے۔ ان چند اوراق میں تخمیناً اصل متن کے دو ورق کی شرح ہوگی۔ اس متن کی یہ شرح غیر مشہور اور کمیاب ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی نمجودہ وقدم وجودہ الخ۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۔ لا یوجب استغناء الاول۔ (شارح علام کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۸۵۰	۳۲۳	۲۴	خاتم الحواشی المعلقہ علے شرح السلم للقاضی	الامام المحقق شمس العلماء مولٰنا عبد الحق بن مولوی فضل حق خیرآبادی المتوفے ۱۳۱۶ سنہ ہجری		مطبوعہ دہلی سنہ ۱۳۲۴ھ	۵۸۸	
شرح سلم قاضی مبارک کا بیمثل حاشیہ ہے محشی علام نے۔ قولہ اذ لا یتصور لہ تعالےٰ اجزاء احدیۃ الخ سے اِس حاشیہ کی ابتدا کی ہے۔ اس وجہ سے صفحہ ۲۔ سے صفحہ ۶ تک لفظ سبحان کی تحقیق میں تحشیہ کی عبارت الحاقی ہے۔ آغاز صفحہ ۷۔ قولہ اذ لا یتصور لہ تعالےٰ خاتمہ صفحہ ۵۸۲۔ فیلزم کون مجازًا فیہما او فی احدہما۔ (حضرت محشی علیہ الرحمہ کا ترجمہ جلد ۲ فن اصول فقہ عربی نمبر ۱۲۶ پر تحریر ہے۔)								
۴۹۰۱	۳۱۲	۲۵	الدر المنتظم فی حل الجذر الاصم	مجتہد العصر والزمان حضرت مولٰنا مولوی ظہور الحسین صاحب بارہوی ثم اللکنوی		مطبع لکھنؤ	۳۶	
اس رسالہ میں مشہور شبہہ (کلامی ھذا کاذب) کا حل بڑی خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ کفاء افضالہ والصلوٰۃ علی نبیہ محمد و آلہ وبعد فلما کانت الشبہۃ المسماۃ بالجذر الاصم۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۔ و حنزنہ الغرالمیامین۔								
۴۹۰۱	۳۱۳	۲۶	الدر المنتظم فی حل الجذر الاصم	ایضًا		ایضا	۳۶	
یہ دوسرا نسخہ ہے۔ نسخہ سابق کے موافق۔								

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			حضرت مولف اصلاً بارہوی مسکناً لکھنوی ہیں۔ایک مدت تک مدرسۂ عالیہ ریاست ہذا کے ڈائرکٹر رہے اب کچھ زمانہ سے لکھنؤ میں مدرسہ متعلق شیعہ کانفرنس میں مدرس اعلےٰ ہیں۔ سلمہ اللہ تعالےٰ۔					
۵۱۳۳	۳۲۰	۲۷	رسالہ تشکیک موسوم بالتنبیہات	مولوی ولی اللہ بن ملا حبیب اللہ اللکنوی المتوفی سنہ ۱۲۷۰ھ		مطبوعہ محمدی سنہ ۱۲۵۱ھ	۲۸	
			یہ رسالہ تحقیق تشکیک میں لکھا ہے۔مشائین واشراقین کے اختلاف کو تفصیل کے ساتھ واضح کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی وہب النفوس العالیۃ للاذکیاء.....و بعد فیقول العبد الرا خاتمہ صفحہ ۲۸۔ واصحابہ العظام۔ الے قولہ۔ بالتنبیہات۔					
			رسالہ تشکیک موسوم بالتنبیہات	ایضاً		قلمی		
			یہ قلمی رسالہ ہے۔جو مجموعہ نمبر ~~۳۳۳~~ ۲۸ منطق عربی میں مجلد ہے۔ (حضرت مولف کا ترجمہ فن حکمت عربی نمبر ۲۰۲ پر تحریر ہوچکا)					
۱۸۲۹	۲۷۶	۲۸	رسالہ فی تحقیق التصور والتصدیق مع الرسالۃ الدوانی	علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصدر الملۃ والدین الشہیر بصدرائے شیرازی المتوفی سنہ ۹۰۳ھ علی الخلاف		قلمی	۳۲	
			تقطیع کتابت ۷½ × ۴½ ۳۔ انچہ سطور اکیس ۲۱ خط نستعلیق اور کسی قدر نسخ معمولی۔ کاغذ دہلی۔ کاتب محمد عبد القادر۔ اوراق کے حواشی پر بادامی نیا کاغذ ڈالا گیا ہے۔ درمیان اوراق رنگین پیوند کاری					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اور کرم خوردگی کا اثر ہے۔ ابتدائی صفحہ پر کاتب کے نام کی چھوٹی سی مُہر بھی چسپاں ہے۔ اس مجلد میں دو رسالے ہیں پہلا رسالہ صدرا شیرازی کا۔ اس رسالہ میں تصور و تصدیق کے متعلق ضروری مباحث لکھے گئے ہیں۔ رسالہ با وجود مختصر ہونے کے بہت سی مفید باتوں پر مشتمل ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ تصورنا اياتك وصدقنا برسالاتك۔ خاتمہ صفحہ ۲۷۔ والله ولی الهداية والتوفيق۔ اس رسالہ کا ایک قلمی نسخہ فہرست اول کے اسی فن کے نمبر ۱۲۵ پر درج ہے۔ (صدرا شیرازی کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۳۷ مجلد ۲ پر تحریر ہو چکا۔)					
			رسالہ فی تحقیق کلمۃ التوحید	ملا جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی المتوفی سنہ ۹۰۸ ہجری				
			مجلد مسطور الصدر کا دوسرا رسالہ ہے۔ اس رسالہ میں کلمہ توحید (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) میں جو حرف لا ہے۔ اس کی خبر کے متعلق تحقیق کی گئی ہے۔ مفید اور نافع رسالہ ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۸۔ الحمد لمن تفرد وتعالیٰ ان توحد۔ عبارت ختم صفحہ ۳۱۔ و لاتجعلنا فی سلك الغاوین۔ (محقق دوانی کا حال فن سلوک عربی نمبر ۳۷ مجلد ۲ کے تحت پر تحریر ہے۔)					
			رسالہ فی التصور والتصدیق	علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصدر الملۃ والدین الشہیر بصدرا شیرازی المتوفی سنہ ۹۰۳ھ علی الخلاف			۳۰	
			یہ مختصر رسالہ کتاب نمبر ۲۹۵ مجلد اول کے آخر میں منضم ہے۔ جس کی حالت نمبر ۲۹ پر تحریر ہو چکی ...... آغاز صفحہ ۲۔ تصورنا ایاتك وصدقنا برسالاتك					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">خاتمہ صفحہ ۳۰- واللہ ولی الہدایۃ والتوفیق-
(علامہ صدر الدین شیرازی کا ترجمہ فن کلام عربی مجلد ۲ نمبر ۳۰ پر لکھا گیا)</td></tr>
<tr><td>۳۳۰۴</td><td>۳۰۱</td><td>۲۹</td><td>رسالہ متعلق کلامی ہذا کاذب</td><td>ملا کمال الدین محمد سہالوی المتوفی سنہ ۱۱۵۵ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۲۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ½۶×۴ انچ- سطور ۱۳- کاغذ سفید انگریزی- کتابت سیاہی و قدرے سرخی ست- کاتب کا نام تحریر نہیں مختصر رسالہ ہے- سلم العلوم میں جو عبارت کلامی ھذا کاذب بطریق مغالطہ مذکور ہے- اس رسالہ میں اس کی تشریح اور حل عمدہ بیان ست کیا گیا ہے- عبارت آغاز صفحہ ۲- قوله فقول القائل کلامی ھذا کاذب الخ- خاتمہ صفحہ ۲۲- فیسمی جنسا-
(ملا کمال الدین کا ترجمہ مجلد ہذا کے اس سے قبل نمبر ۵ فن منطق عربی پر لکھا ہے)</td></tr>
<tr><td>۲۲۵۰</td><td>۲۸۴</td><td>۳۰</td><td>سعدیہ شرح الشمسیۃ</td><td>العلامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی المتوفی سنہ ۷۹۱ ہجری وقیل سنہ ۷۹۲ ہجری وقیل سنہ ۷۹۳ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ المطبعۃ الفخر و رامپور</td><td>۱۴۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">کتاب شمسیہ جو فن منطق میں مشہور متن ہے اور نجم الدین کاتبی کا مولفہ ہے اس کی نایاب شرح ہے- آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی بصرنا بنول الہدایۃ والتوفیق- خاتمہ صفحہ ۱۴۸- و آلہ اجمعین-
(علامہ تفتازانی کا ترجمہ فن اصول فقہ عربی جلد دوم نمبر ۱۳ پر لکھا گیا-)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۳۱۵	۲۸۳	۳۱	شرح ایساغوجی المعروف بہ یکروزی وبالفوائد الفناریہ	العلامہ شمس الدین محمد بن حمزہ بن محمد بن محمد الرومی الفنری المتوفی سنہ ۸۳۴ ہجری		قلمی سنہ ۱۰۳۳ھ	۵۸	

تقطیع کتابت ۵½ × ۳½ انچہ - سطور سترہ - خط نسخ - کاغذ دہلی - کاتب علاء الدین محمد بن شیخ بدر اسحٰق بن حضرت شیخ بہاء الدین - اوراق پر کرم خوردگی کا زیادہ اثر ہے - ابتدا میں علم مناظرہ کے کسی فارسی رسالہ کے تقریبا تین ورق منضم ہیں -

کتاب ایساغوجی مولفہ اثیر الدین الابہری کی مختصر شرح ہے - شارح نے صرف ایک روز میں اس شرح کو قلمبند کیا ہے - اسی وجہ سے یہ شرح یکروزی کے نام سے مشہور ہے - الفوائد الفناریہ بھی اس کا نام ہے - عبارت آغاز صفحہ ۲ - حمداً لك اللھم علی ما لخصت لی - خاتمہ صفحہ ۵۷ - وعلی آلہ اجمعین - الی قول - تم بالخیر - (قاموس الاعلام ترکی میں لفظ فنری کو فناری لکھا ہے -)

(شارح کا ترجمہ فن تفسیر عربی مجلد دوم نمبر ۲ مد ۲ کے تحت میں تحریر ہو چکا -)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۸۲۹	۲۷۷	۳۲	شرح تہذیب المنطق	الفاضل الکامل القاضی نور اللہ بن شریف شستری المتوفی سنہ ۱۰۱۹ ہجری		قلمی	۵۸	

تقطیع کتابت ۸½ × ۴ انچہ - سطور مختلف اکیس ۲۱ سے چبیس ۲۶ تک - خط نستعلیق پختہ - کاغذ دہلی - کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں - اوراق کے حواشی بادامی کاغذ سے جوڑے گئے ہیں - کتاب کے درمیان میں بھی پیوندکاری اور کرم خوردگی موجود ہے -

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تہذیب المنطق مولفہ علامہ تفتازانی متوفی ۷۹۲ھ کی شرح ہے۔ شارح علام کے مولفات میں یہ کتاب زیادہ مشہور نہیں ہے۔ کمیاب اور مفید شرح ہے۔ یہ شرح بڑی خوبی کے ساتھ لکھی گئی ہے تفسیر مطالب میں نہایت آسانی رکھی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ تہذیب للمنطق والکلام تذهیبه بحمد الملك العلام..... امابعد فیقول العبد المعیوب۔ خاتمہ صفحہ ۵۸۔ لاطائل تحته الی قول بفضله وتوفیقه۔ (فاضل شارح کا ترجمہ مجلد ۲ فن کلام عربی نمبر ۳۳ پر لکھا گیا۔)					
۲۰۶۰	۲۸۰	۳۳	شرح الحواشی الزاہدیہ علی ملا جلال	الامام المحقق شمس العلماء جناب مولنا مولوی عبدالحق بن مولوی فضل حق خیرآبادی المتوفی ۱۳۱۶ھ ہجری		مطبوعہ ۱۳۱۶ھ مطبع مجتبائی	۱۹۶	
			یہ حاشیہ (میرزاہد ملا جلال) پر بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ فی له الحمد المراد بالحمد المعنی المصدری الذی یعتبر فیه الاضافة الی الفاعل بالتصافه به فی لحاظ العقل۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۴۔ و الیه المرجع والمآب۔ (مولف علام کا ترجمہ مجلد ۲ فن اصول فقہ عربی نمبر ۱۲۶ کے تحت میں تحریر ہے۔)					
۵۰۶۲	۳۱۵	۳۴	شرح سلم بحر العلوم مع منہیات	مولنا بحرالعلوم ابوالعیاش عبدالعلی اللکنوی الانصاری بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفی ۱۲۳۵ ہجری		مطبوعہ ۱۲۵۶ھ مجتبائی دہلی	۲۷۸	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			سلم العلوم کی مشہور ومتداول شرح ہے۔شارح علام نے پورے متن کی بالاستیعاب تحقیق وتدقیق کیساتھ شرح لکھی ہے۔پوری کتاب پر منہیات لکھے ہوے ہیں۔آغاز صفحہ ۲۔الحمد للہ الذی بعث نبینا براھین قاطعۃ۔خاتمہ صفحہ ۲۷۵۔واسئالہ اللہ۔(بحر العلوم کا ترجمہ فن فقہ عربی نمبر ۳۲۰ مجلد ۲ پر لکھا گیا۔)					
۵۱۴۰	۳۱۹	۳۵	شرح سلم بحر العلوم مع منہیات	مولنا بحر العلوم ابو العیاش عبد العلی اللکنوی الانصاری بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفی سنہ ۱۲۳۵ ہجری		قلمی	۴۸۶	
			تقطیع کتابت ۷ $\frac{1}{9}$ × ۴ انچہ۔سطور انیس ۱۹۔خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔کاغذ دہلی۔کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔جابجا اوراق پر پیوند کاری اور آب رسیدگی کا اثر ہے۔ نسخہ ہذا میں منہیات کو مستقل طور پر کتاب کی صورت میں لکھا ہے۔ آغاز شرح صفحہ ۲۔الحمد للہ الذی بعث نبینا ببراھین قاطعۃ۔ خاتمہ شرح صفحہ ۳۱۵۔ان لاینسانی من الدعوات۔آغاز منہیات صفحہ ۳۱۸۔سبحان الذی توحد فی وجوبہ۔خاتمہ منہیات صفحہ ۴۸۶۔تمت بفضل سبحانہ تعالی الی قول منہیہ شرح حامی اسلام					
۱۸۱۵	۲۷۵	۳۶	شرح سلم العلوم	الفاضل احمد عبد الحق بن ملا سعید بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفی سنہ ۱۱۶۷ ہجری	سنہ ۱۱۳۶ھ	قلمی سنہ ۱۲۴۲ھ	۵۳۳	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تقطیع کتابت ۵ × ۳ ۱/۲ انچ۔ سطور اٹھارہ۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ کاتب امیر اللہ بن شیخ محمد قائم گورکھپوری۔ کتاب پیوندکاری سے سالم۔ کسی قدر کرم خوردہ ہے۔

سلم العلوم۔ مولفہ محب اللہ بہاری متوفی ۱۱۱۹ھ ہجری کی بہت قدیمی اور غیر معروف شرح ہے۔ شارح علام نے اصل متن کے دونوں حصے تصورات۔ تصدیقات کی بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ شرح لکھی ہے۔ مبتدی اور منتہی دونوں کے واسطے نہایت مفید کتاب ہے۔ غالباً یہ شرح طبع نہیں ہوئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی نبعث الیہ جمیع المعنوی عانت وفی ال عصمہ البدایات والنہایات..... اما بعد فیقول العبد الضعیف الراجی الی الحق احمد عبد الحق خاتمہ صفحہ ۵۳۲۔ بحسب استعداد اسے قول۔ گود کہیوں۔

فاضل شارح ملا قطب الدین شہید سہالوی کے پوتے۔ ملا نظام الدین کے بھتیجے۔ بحر العلوم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ۱۹ یا ۲۷۔ رجب ۱۱۰۳ھ ہجری میں جس روز ان کے دادا ملا قطب الدین کی شہادت ہوئی۔ سہالی میں پیدا ہوئے۔ عم بزرگوار ملا نظام الدین سے علوم متداولہ کو حاصل کیا۔ اور انہیں کی موجودگی میں کار تدریس میں مشغول ہوئے۔ ارباب علوم و اراکین لکھنؤ میں بڑا اعتبار و شہرت پیدا کی۔ علاوہ اس شرح کے حواشی زواہد ثلثہ بھی آپ سے یادگار ہیں۔

علم ظاہری کے توغل کے علاوہ علم باطنی سے بھی باخبر تھے۔ حضرت سید شاہ عبد الرزاق صاحب بانسوی متوفی ۱۱۳۶ھ ہجری کے خلیفہ تھے۔ آپکے ریاضات۔ عبادات۔ چلہ کشی۔ خرق عادات۔ وغیرہ کا مفصل حال کتاب عمدۃ الوسائل مصنفہ مولوی ولی اللہ لکھنوی میں لکھا ہے۔ ۹۔ ذی الحجہ جمعہ کے روز گیارہ سو ستاسٹھ (۱۱۶۷) ہجری میں لکھنؤ میں وفات پائی۔ اور ملا انوار الحق قدس سرہ کے باغ میں مقبرہ کے اندر مدفون ہوئے۔ (تذکرۃ العلماء۔ آثار الاول من علماء فرنگی محل۔)

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی و سنہ</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۵۱۳۳</td><td>۳۲۱</td><td>۳۷</td><td>شرح سلم ملاحسن
مع شرح سلم
مولوی حمد اللہ</td><td>رئیس اذکیا زمن مولوی
محمد حسن بن قاضی
غلام مصطفیٰ اللکنوی
ثم الرامفوری المتوفی
سنہ ۱۱۹۸ ہجری</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۲۵۳ھ</td><td>۳۰۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت - ۷ × ۳½ - انچہ - سطور ۱۸ اٹھارہ - کاغذ دہلی - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاتب ملا احمد مشہور بہ شیخ الاسلام دہلوی - تقریبا تمام اوراق پر کرم خوردگی و پیوندکاری موجود ہے -
اس مجلد میں سلم العلوم کی دو شرحیں ہیں پہلی شرح ملاحسن کی جو ابتدا سے محصورات کی بحث تک ہے - دوسری شرح صرف تصدیقات کی - مولفہ مولوی حمد اللہ سندیلی متوفی سنہ ۱۱۶۰ھ یہ دونوں شرحیں مشہور و متداول ہیں - متعدد مطابع میں طبع بھی ہو چکی ہیں - ان دونوں شرحوں کے چند نسخے قلمی و مطبوع فہرست عربی جلد اول میں نمبر ۵۳ فن منطق عربی سے نمبر ۷۰ تک مندرج ہیں - آغاز کتاب اول صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین - خاتمہ کتاب دوم صفحہ ۳۰۲ - بفضلك یا ارحم الراحمین و الصلوٰة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین ..... سبحانہ الظاهر الی قول - وشفاعة النبی المختار -
(دونوں مولفین کا حال نمبر ۱۷ - و نمبر ۴۹ منطق عربی مجلد ہذا پر تحریر ہے -)</td></tr>
<tr><td></td><td>۳۰۴</td><td>۳۸</td><td>شرح ضابطة التهذيب</td><td>لم يصرح المولف باسمه</td><td></td><td>قلمی</td><td>۲۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مختلف طولاً کہیں ۷ انچہ کہیں اس سے کسیقدر زیادہ - عرضاً دو تین انچہ کے درمیان - سطور تیرہ ۱۳ سے چودہ ۱۴ تک - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی - کاتب کا نام تحریر نہیں - تمام اوراق پر پیوندکاری و کرم خوردگی کا اثر ہے -
ضابطۂ تہذیب المنطق کی مختصر شرح ہے - آغاز صفحہ اول قال العلامة التفتازانی روح اللہ روحہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			وفتح فتوحہ وضابطة شرائط الاربعة انہ لابد. خاتمہ صفحہ ۲۳۔ المسمی بشرح الضابطة فی المنطق۔ (شارح نے کتاب میں کہیں اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔)					
۲۸۹۲	۲۹۶	۳۹	شرح لآلی منتظم مع شرح منظومہ غرر الفرائد	الحاج ملا ہادی بن الحاج ملا مہدی سبزواری من فضلاء القرن الثالث عشر		مطبوعہ ۱۳۱۶ھ طہران	۳۵۷	
			اس مجلد میں دو کتابیں ہیں پہلی کتاب منطق میں۔ دوسری حکمت میں حضرت مولف نے ان دونوں کتابوں میں دو ارجوزوں کی جن کو خود منظوم کیا ہے شرح لکھی ہے۔ صفحات کے ابتدائی جدول میں دونوں منظوم کلام بھی درج ہیں پہلی نظم کا نام لآلی منتظمہ ہے۔ دوسرے کلام منظومہ کو غرر الفرائد سے مسمے کیا ہے۔ آغاز کتاب اول صفحہ اول نحمد من علمنا البیانا اقتباس من القرآن عظیم الشان خلق الانسان علمہ البیان۔ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۱۲۲۔ والحمد للہ علی الاتمام ابتدا کتاب دوم صفحہ ۱۲۳۔ الحمد للہ المتجلی بنور جمالہ۔ خاتمہ کتاب دوم صفحہ ۲۵۶۔ محمد بن رسول اللہ۔ دونوں کتابیں محشی ہیں۔ حضرت مولنا متاخرین علماء شیعی میں مستند فاضل ہیں۔ آپ نے فلسفہ اصفہان میں مولنا اسمعیل اصفہانی اور ملا علی سوری سے حاصل کیا۔ فراغت علمی کے بعد اصفہان سے واپس آکر اپنے وطن میں سکونت پذیر ہوے۔ آپ نے اس کتاب کے علاوہ صدر الدین شیرازی کی کتابوں کی بھی شروح لکھی ہیں۔ شرح نبراس الہدیٰ بھی آپ کے مولفات میں ہے۔ کلام منظوم پر بھی پوری قدرت حاصل تھی۔ آپ کا تخلص اسرار ہے۔ گوبی نیو ۱۸۶۵ء میں بیان کرتا ہے۔ کہ حضرت مولف ۱۲۷۰ھ میں جبکہ شرح نبراس لکھی ہے اس وقت تک زندہ تھے۔ گوبی نیو نے ایک کتاب وسط ایشیا کے علماء،					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کے حال میں لکھی ہے۔اس کتاب میں حضرت مولف کا بھی حال تحریر ہے۔ (ضمیمہ فہرست کتب عربیہ قلمیہ برٹش میوزیم مرتبہ ریو صفحہ ۲۱۴)					
۲۲۸۹	۲۹۳	۴۰	شرح مطالع الانوار المسمے بلوامع الانوار	المحقق الکامل قطب الدین محمود بن محمد الرازی المتوفے سنہ ۷۶۶ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۳ھ	۳۵۲	
			مطالع الانوار مولفہ قاضی سراج الدین الارموی متوفے سنہ ۶۸۹ہجری کی شرح ہے۔بڑی مستند ومقبول کتاب ہے۔شارح محقق نے نہایت تحقیق وتنقیح کے ساتھ مطالب متن کی تشریح وتفصیل کی ہے۔ایک نسخہ قلمی خوشخط اس شرح کا نمبر ۵ فن منطق عربی (جلد اول) پر بھی درج ہے۔عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ فیاض ذوارف العوارف وملہم حقائق المعارف واہب حیات العالمین.....وبعد فان العلوم علے تشعب فنونہا۔خاتمہ صفحہ ۳۵۲۔والحمد للہ رب العالمین۔ (علامہ قطب الدین رازی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۴۹ (بجلد ہذا میں) پر تحریر ہوچکا ہے۔)					
۵۰۷۲	۳۱۶	۴۱	شمس الضحے لازالۃ الدجے	رکن الدین ابوالبرکات مولوی تراب علی اللکنوی بن شیخ شجاعت علی بن محمد فقیہ الدین بن محمد دولت المفتی الدہلوی المتوفے سنہ ۱۲۸۰ہجری وقیل سنہ ۱۲۸۱ہجری	سنہ ۱۲۴۶ھ	مطبوعہ سنہ ۱۲۵۰ھ مصطفائی	۱۰۰	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنۂ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			میرزاہد رسالہ کے مشہور حاشیہ غلام یحییٰ پر تحشیہ کیا گیا ہے حضرت محشی نے اس حاشیہ میں ضروری قدر پر اکتفا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ نحمدک یا من اعطانا من حقائق العلوم الحکمیۃ..... اما بعد فان العبد المفتاق۔ خاتمہ صفحہ ۹۹۔ بعد د الشہور والاعوام۔ محشی علام کا سال ولادت بارہ سو تیرہ (۱۲۱۳) ہجری اور مادۂ تاریخ ولادت لفظ (برخوردار) ہے۔ آپ کے بزرگ اور اجداد دہلی کے رہنے والے تھے سلسلۂ نسب آپکا حضرت مصعب بن زبیر پر منتہی ہوتا ہے۔ آپ نے علوم رسمیہ اور فنون درسیہ کا اکتساب ان فضلا سے کیا۔ مولوی سید مخدوم لکھنوی۔ مولوی اسمعیل لندنی۔ مولوی مظہر علی لکھنوی۔ مولوی ظہور اللہ لکھنوی۔ جملہ علوم میں اقران و امثال سے فائق سمجھے جاتے تھے۔ عمر کا پورا حصہ درس علوم و افادۂ طلبہ میں صرف کیا۔ تالیف و تصنیف کا بھی کامل ذوق رکھتے تھے۔ سلسلۂ تالیف آپ کا زیادہ ہے۔ چند مولفات کے اسماء یہ ہیں۔ الکلمۃ العلیا للوار الہدی۔ القراضۃ الغالبہ۔ مصفاۃ الاذہان فی تحقیق السبحان۔ شمس الضحیٰ لازالۃ الدجیٰ۔ العشرۃ الکاملہ۔ منبہ صفاۃ الاذہان۔ التحقیقات البدیعۃ الشوکیۃ فی توہین الہفوات السعدیہ۔ التحقیقات الزکیہ فی توہمات السعدیہ۔ حاشیہ شرح ملاجامی ناتمام۔ ازالۃ الفضل عن اشعار المطول۔ الترشیح المجلی فی مسائل المرور امام المصلی۔ القول الصواب فی مسائل الخضاب۔ العجالۃ الدقیقہ فی مسائل العقیقہ۔ سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح۔ التحقیق المرضی علی شرح القاضی۔ التعلیق الاحسن علی شرح ملاحسن۔ حاشیہ شرح سلم مولوی حمد اللہ سندیلی۔ ہدایۃ الانام فی آداب الاحرام۔ فوائد القرب فی آداب الاکل والشرب۔ درک المآرب فی آداب اللحی والشوارب۔ شرح شمس بازغہ ناتمام۔ ہدایۃ النجدین الی مسائل العیدین۔ حاشیہ جلالین فی شرح تفسیر جلالین وغیرہ۔ حضرت محشی رحمہ اللہ کی وفات کی نسبت حدائق الحنفیہ میں مولوی فقیر محمد جہلمی نے بارہ سو اسی (۱۲۸۰) قرار دیے ہیں۔ اور تذکرۂ علماء ہند میں مولوی رحمان علی بارہ سو اکیاسی (۱۲۸۱) ہجری لکھتے ہیں۔ والعلم الحقیقی عند اللہ۔					

نمبر موجودات	نمبر سابق مسلسل	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	٣٢٥	۴۲	الصحیفة الملکوتیة الملقب بالتحفة الحسامدیہ	مولوی ابو الخیر عبد الوہاب بن شیخ احسان علی بہاری المتوفی ۱۳۳۵ ہجری تقریباً	سنہ ۱۳۱۸ھ	قلمی	از صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۱۳۶	

تقطیع کتابت ½ ۹ × ¼ ۵ - انچہ - سطور پندرہ - خط نسخ معمولی - کاغذ انگریزی - کاتب کا نام تحریر نہیں میرزاہد رسالہ کا حاشیہ ہے - اول سے دو جز کم ہیں محشی علام نے رامپور آکر بندگان عالی دام اقبالہم دملکہم کے حضور اقدس میں اس حاشیہ کو نذر گزران کر طبع ہو جانے کی درخواست کی تھی پیش گاہ اقدس میں یہ استدعا منظور فرمائی گئی - اور بارہ سو نسخے طبع ہو جانے کا حکم صادر فرمایا گیا - حضرت محشی بوقت رخصت رامپور یہ دو جز اپنے ہمراہ بغرض تصحیح ونظر ثانی لیتے گئے - اور وطن میں پہونچ کر تھوڑے عرصہ کے بعد راہی ملک بقا ہوئے - دو جز رکھے ہوئے واپس نہیں آئے - اسوجہ سے کتاب ابتدا سے ناقص رہی - عبارت آغاز صفحہ ۳۳ - قولہ لا یقال التصدیق ادراک وقوع النسبۃ الخ

عبارت خاتمہ صفحہ ۱۳۶ - ولا یدل جلالہ والحمد للہ رب العالمین -

حضرت محشی موضع سرہد ی علاقہ بہار ضلع عظیم آباد پٹنہ کے رہنے والے تھے - ابتدائی کتابیں اپنے ہی قرب وجوار میں مولوی عبد اللہ بایزید پوری وغیرہ سے پڑھیں - پھر لکھنؤ آکر متوسط وانتہائی جملہ درسیہ کتابیں مولوی عبد الحی صاحب فرنگی محلی متوفی ۱۳۰۴ ہجری کی خدمت میں پوری کیں - آپ حضرت مولنا مرحوم کے ممتاز و نامور تلامذہ میں شمار کئے جاتے تھے - علم حدیث کی سند دہلی میں مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متوفی سنہ ۱۳۲۰ھ اور بھوپال میں شیخ حسین عرب یمنی متوفی ۱۳۲۷ھ سے حاصل کی بعد تکمیل جملہ فنون اولاً قصبہ سندیلہ میں کار تدریس پر مامور رہے اس کے بعد مدرسہ کانپور و گولاؤ گھاٹ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

حیدرآباد کے مدارس میں مدرس اعلے رہے۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں مدرسہ عالیہ کلکتہ میں مقرر ہوئے۔ ذکاوت طبع کے ساتھ مقرر اور بڑے لسان تھے۔ مثنوی مولوی روم کا وعظ بڑی خوبی سے فرماتے۔ گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے شمس العلماء کے خطاب کے ساتھ بھی ممتاز تھے۔ اکثر اہل علم ان کی جامعیت کے مقر ہیں۔ ان کے مصنفات میں اس کتاب کے علاوہ۔ رسالہ تعلیق محمودیہ۔ رسالہ سماع موتے۔ شرح ہدایۃ الحکمۃ وغیرہ بھی مسموع ہوئے ہیں۔ ریاست رامپور میں کئی کچھ روز وں سرکاری مہمان رہے۔

ماہ رمضان المبارک تقریبا تیرہ سو پینتیس (۱۳۳۵) ہجری میں رامپور سے بقصد وطن روانہ ہو کر مقام (گیا) میں مقیم ہوئے۔ وہاں دفعۃً دردگردہ کے عارض ہونے سے انتقال فرمایا۔ یہ ترجمہ کچھ تو شمس العلماء مولوی محمد یحیےٰ صاحب نائب صدر مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ تلمیذ حضرت محشی مرحوم اور کسی قدر اپنے مشاہدہ وسماعت سے لکھا گیا ہے۔ (جامع الاوراق)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۱۱	۲۸۶	۴۳	القول المسلم علی شرح السلم	المفتی والمولوی محمد عبدالحق الکابلی ثم البھوپالی	۱۳۰۶ھ	مطبوعہ فی المطبع الشاہجہانی بھوپال	۲۹۳	

شرح سلم قاضی مبارک کا حاشیہ ہے محشی علام نے نہایت عرق ریزی سے شرح سلم کے مباحثہ درسیہ کا (جس قدر درس میں ہیں) تحشیہ کیا ہے۔ اپنی استعداد علمی کے موافق بہت خوب کام کیا ہے۔ شاہجہان بیگم رئیسۂ بھوپال کے نام پر اس حاشیہ کو معنون کیا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ سبحان من تقدست سبحات جمالہ عن سمۃ الحدوث والزوال۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۲۔ وسلم تسلیما کثیرا۔

محشی علام کی نسبت مولوی محمد ادریس نگرامی تذکرۂ علماء حال مولفہ ۱۳۱۳ ہجری میں یہ عبارت لکھتے ہیں "مولوی مفتی عبدالحق صاحب کابلی۔ فی الحال آپ کا قیام بھوپال میں ہے۔ اور آپ رئیسہ کی طرف سے وہاں کے مفتی ہیں۔ جزئیات فقہ اور معقولات میں آپ کو تبحر ہے۔ صاحب تصانیف ہیں۔ آجکل

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			توضیح تلویح کا تحشیہ فرما رہے ہیں۔ نہایت متواضع اور منکسر المزاج ہیں" سلمہ اللہ تعالیٰ۔					
۳۰۰۰	۲۹۸	۴۴	المبادی المنطقیہ	العلامۃ الشیخ عبد اللہ وانی الفیومی		مطبوعہ مصر ۱۳۱۷ھ	۴۵	
			مختصر کتاب ہے مسائل منطقیہ ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ حمد الواجب نضوع النعم والصلوٰۃ علی حجۃ الامم..... ھذا اوان الشروع فی العلوم۔ خاتمہ صفحہ ۴۵۔ بہدیہ وعصمتہ۔ (مؤلف علام اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔ انکا تفصیلی حال دریافت نہیں ہوا۔)					
۳۴۰۸	۳۰۲	۴۵	متن متین	نواب علی قاسم خان بن نواب محمد علیخان متخلص بہ نجم	۱۲۹۹ھ	مطبوعہ ۱۳۰۲ھ لکھنؤ	۶۸	
			مختصر ومجمل کتاب ہے۔ مسائل منطقیہ کو اجمال واختصار کے ساتھ بطریق متن بیان کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں چند تقاریظیں بھی لکھی گئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ھو احد لم یلد ولم یولد ..... اما بعد فیقول العبد الآثم المفتاق۔ خاتمہ صفحہ ۶۰۔ وآلہ الکرام واصحابہ العظام۔ حضرت مولف اسی دور کے فضلا میں ہیں۔ مولوی عبد الحی صاحب مرحوم لکھنوی کے بھی شاگرد ہیں۔ کتاب کے آخر میں حضرت موصوف نے ایک تقریظ بھی عربی عبارت کی چند سطروں میں لکھی ہے۔ (ان کا تفصیلی حال دریافت نہیں ہوا۔)					
۱۲۰۹	۲۷۳	۴۶	مجموعۃ الرسائل وغیرہ	مصنفین مختلفین		قلمی ۱۱۰۰ھ	۹۶	
			تقطیع کتابت ۵½ × ۲½ انچہ۔ سطور کہیں انیس (۱۹) کہیں بیس (۲۰)۔ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ مرادآبادی۔ کاتب نے اپنا نام تحریر نہیں کیا۔ اوراق پر پیوندکاری زیادہ کرم خوردگی قلیل ہے۔ اس مجموعہ میں					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تین کتابیں مفصلہ تحت ہیں۔ اور سب کا تعلق علم منطق سے ہے۔					
			۱ رسالہ فی الموجہات	ولی بن جنید علی بن محمد سلیم بن امیر عبد العلی السفی				
			یہ پہلا رسالہ ہے۔ مباحث قضایا موجہہ میں تحقیق موجہات میں بڑی تنقیح و توضیح کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لمن علم بیان منطق الحکمۃ۔ خاتمہ صفحہ ۴۹۔ قد وقع الفراغ من تسوید ھذہ البیاض فی یوم الثلثا فی شہر رجب المرجب سنہ ۱۱۱۱ھ۔ (مؤلف کتاب کا حال معلوم نہیں ہوا۔)					
			۲ رسالہ فی المغالطات	مولنا محمود بن نعمۃ اللہ البخاری				
			دوسرا رسالہ ہے۔ پہلے مغالطہ کی تعریف لکھ کر چند مغالطات مع اُن کے حل کے تحریر کئے ہیں (یہ رسالہ ایک مقدمہ دو مقصدوں پر مرتب کیا گیا ہے۔ آخر سے ناتمام ہے۔ آغاز صفحہ ۵۲۔ حمداً للحکیم الکاشف لاسرار الحقائق۔ خاتمہ صفحہ ۶۳۔ فی حاشیتہ علی شرح الرسالۃ بذ انہ تلک۔ (مؤلف رسالہ کی تحقیق نہیں ہوئی۔)					
			۳ مطالع الانوار ناتمام	الشیخ سراج الدین ابو الثنا محمود بن ابی بکر بن احمد الأرموی المتوفی ۶۸۲ھ ہجری				
			تیسری کتاب ہے۔ جو علم حکمۃ و منطق میں مشہور متن ہے۔ بڑے بڑے فضلاء و کملاء نے اس متن کے شروح لکھے ہیں۔ یہ کتاب مہتم بالشان ہونے کی وجہ سے درس میں رکھی گئی ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے علیحدہ علیحدہ کر دئے گئے ہیں۔ پہلا حصہ منطق ہیں۔ دوسرا حصہ حکمۃ میں۔ زیادہ تر مشہور و متداول پہلا ہی حصہ ہے۔ اور یہی درس					

نمبر موجودات فن	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ہیں بھی رکھا گیا ہے۔ نسخہ ہذا بھی پہلا ہی حصہ ناتمام ہے۔ صرف ابتدا بحث عکس مستوی تک ہے۔ پہلا حصہ پورا اسی کتاب کا جلد اول نمبر ۲۳ پر درج ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۶۶۔ اللّٰھم انا نحمدک و الحمد من الائک۔

عبارت آخری صفحہ ۹۶۔ و الدائمۃ تنعکس کنفسہا بالوجوہ المتقدمۃ۔

علامہ اُرمَوی مولفہ کتاب ہذا پانسو چورانوے (۵۹۴) ہجری میں پیدا ہوئے۔ اعلےٰ درجہ کے فاضل ہیں۔ موصل میں علامہ کمال الدین بن یونس سے علوم متداولہ کی تکمیل کی۔ اس کتاب کے علاوہ ان کے مصنفات میں اور کتب بھی ہیں تحصیل مختصر المحصل فی اصول الفقہ۔ اللباب مختصر الاربعین فی اصول الدین شرح الوجیز فی الفقہ وغیر ذلک شہر قونیہ میں چھ سو بیاسی (۶۸۲) ہجری میں انتقال فرمایا۔ (طبقات السبکی)

الأرموی۔ بضم الالف وسکون الراء وفتح المیم وفی اخرھا الواو۔ وھذہ النسبۃ الی أرمیۃ وھی من بلاد اذربیجان (انساب سمعانی)

کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۴۸۱ میں مطالع الانوار کے تحت میں مصنف کی وفات ۶۸۹ھ میں لکھی ہے۔ جو ناسخین کی غلطی ہے اسلیے کہ دوسرے مقامات پر اسی کشف الظنون میں کتاب التحصیل وغیرہ کی تحت میں علامہ اُرمَوی کی وفات ۶۸۲ھ میں تحریر ہے اور یہی صحیح بھی ہے۔ اس کتبخانہ کی جلد اول مطبوعہ میں بھی مطالع الانوار کے تحت میں باتباع کشف الظنون علامہ موصوف کی وفات کے متعلق ۶۸۹ھ طبع ہو گئی ہے جو غلط ہے۔

نمبر موجودات فن	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۵۱۵	۳۲۷	۴۷	مجموعہ شرح تہذیب المنطق لملا جلال و میر زاہد ملا جلال وغیرہ	ملا جلال الدین محمد بن اسعد الدوانی الصدیقی المتوفی ۹۰۸ھ		مطبوعہ ۱۳۱۱ھ یوسفی لکھنؤ	صفحہ ۱۸۴ صفحہ ۵۶	

اس مجموعہ میں چار کتابیں ہیں۔ شرح تہذیب لملا جلال۔ حاشیہ ملا جلال لمیر زاہد ہروی۔ التعلیق العجیب حاشیۃ الجلال المنطق التہذیب۔ القول المحیط فیما یتعلق بالجعل المولف والبسیط۔ ملا جلال اور اس کا حاشیہ دونوں مشہور و معروف کتابیں ہیں۔ ان دونوں کتابوں کی تفصیل حال جلد اول نمبر ۴۹ منطق عربی کے تحت میں تحریر ہو چکی۔ التعلیق العجیب یہی شرح ملا جلال کا حاشیہ ہے جسکو مولوی عبد الحی صاحب فرنگی محلی متوفے ۱۳۰۴ھ نے بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ القول المحیط۔ یہ مختصر رسالہ مولوی عبد الحلیم فرنگی محلی متوفے ۱۲۸۵ھ کا مولفہ ہے۔ اس رسالہ میں جعل کے معنی اور اس کے اقسام کی تحقیق کیگئی ہے۔ (چاروں مولفین کے حالات اس سے قبل فنون سابقہ میں لکھے گئے۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۳۸	۳۲۲	۴۸	مجموعہ شرح سلم العلوم مع عدۂ رسائل اخر	قاضی احمد علی بن سید فتح محمد سندیلی المتوفی فی اواخر سنہ ۱۲۰۰ھ		قلمی سنہ ۱۲۵۰ھ	۴۹۶	

تقطیع کتابت مختلف۔ طولاً کہیں آٹھ نو کہیں نو دس انچہ کے درمیاں۔ عرضاً بھی کسی جگہ پانچ چھہ اور بعض مقام پر چھ سات انچہ کے مابین بسطور صفحات میں ۱۹ سے پچیس ۲۵ تک۔ سطریں کہیں سیدھی کہیں آڑی۔ متعدد کاتبوں کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہیں۔ کاغذ دہلی۔ کاتب عبدالرحیم وغیرہ۔ اوراق پر رفعہ دوزی کیگئی ہے۔ اس مجموعہ میں چھوٹے بڑے تیتیس ۳۳ رسائل وغیرہ ہیں۔ پہلا نمبر ۱ شرح سلم العلوم ہے۔ یہ شرح صرف تصورات کی ہے۔ شارح رحمہ اللہ نے صرف متن کی پیچیدگیوں کو مع بعض فوائد کے واضح کیا ہے۔ یہ پہلا نمبر صفحہ ۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۷ کے تقریباً ثلث حصہ پر ختم ہوگیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ ان اولی حدیث یتحلی اللسان
خاتمہ صفحہ ۱۷۔ والیہ المنتہی تمت بید العاصی عبدالرحیم سنہ ۱۲۵۰ ھجری مقدسہ۔

فاضل شارح قصبۂ سندیلہ کے رہنے والے ہیں۔ مولوی حمد اللہ سندیلی کے داماد اور شاگرد خاص۔ عالم متبحر اور کثیر الدرس اور تصانیف ہیں۔ ذکاوت اور ذہانت میں یگانۂ زمانہ تھے۔ سلاطین دہلی کی طرف سے قصبہ سندیلہ کے عہدۂ قضا پر مامور رہے۔ مولوی حیدر علی بن مولوی حمد اللہ بھی آپ کے ہی فیض علمی سے مستفیض ہوے۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ حاشیہ میرزاہد رسالہ۔ حاشیہ میرزاہد ملا جلال۔ حاشیہ میرزاہد شرح مواقف۔ شرح سلم العلوم۔ منہیات شرح سلم العلوم۔ رسالہ فرائض حنفی۔ بارہویں صدی کے آخر میں آپ کی رحلت ہوئی۔ قصبۂ سندیلہ میں سید غلام حسین کے امام باڑہ کی صحن میں مدفون ہوے۔ (تذکرۂ علماء ہند۔)

			۲ رسالہ فی الفرق بین الفاعلہ والعنایۃ	علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی المتوفی سنہ ۸۱۶ھ				

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا نمبر ہے۔ تقریباً ایک صفحہ کا صفحہ ۷۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۷۲ کے ثلث حصہ پر ختم ہو گیا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں غایۃ وفائدہ میں فرق بیان کرکے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ افعال واجب معلل باغراض نہیں ہیں۔ ابتدا صفحہ ۷۱۔ اذا ترتب علی فعل اثر۔ خاتمہ صفحہ ۷۲۔ علی عدد عقولہم الی قول قدس سرہ۔
(سید شریف کا ترجمہ فن کلام عربی مجلد اول نمبر ۳۲۲۳ پر لکھا گیا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>درۃ التاج فارسی[3]
ناقص</td><td>العلامہ قطب الدین محمود بن مسعود الشیرازی المتوفی ۷۱۰ھ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۷۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۸۹ پر ختم ہوا ہے۔ کتاب درۃ التاج کے فن منطقیات کے آخری کچھ اوراق ہیں توابع اقیسہ کے بیان میں۔ اس کتاب کا ایک کامل نسخہ فن حکمت فارسی میں موجود ہے عبارت آغاز صفحہ ۷۳۔ مقالہ ششم از فن اول در منطق در توابع اقیسہ۔ خاتمہ صفحہ ۸۹۔ آخر فن منطق۔
(قطب الدین شیرازی کا ترجمہ فن ہیئت عربی جلد اول نمبر ۱۳ پر لکھا گیا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>العقود الاربعہ مع حل العقود[4]</td><td>مولوی احمد علی عباسی چریاکوٹی المتوفی ۱۲۷۳ھ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۸۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۹۲ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ کا تعلق علم کلام سے ہے۔ ایک نسخہ اس کا فن کلام عربی جلد اول میں مع ترجمہ مولف نمبر ۸۷۴ پر لکھا گیا ہے۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>المرشاد[5]</td><td>مولنا محمد[3] بن لاد</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۹۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۹۶ پر ختم ہوا ہے۔ یہ مختصر رسالہ فن صرف عربی میں</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			لکھا گیا۔					
			رسالہ عدم انتاج اللزومیتین	میرزا معز موسوی خاں تخلص فطرت بن میرزا فخرا خاں المتوفی سنہ ۱۱۰۱ ہجری				

چھٹا نمبر ہے۔ صفحہ ۹۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۰ پر ختم ہوا ہے۔ ایک ورقی رسالہ ہے۔ اس مختصر رسالہ میں اسکی تحقیق ہے کہ لزومیتین شکل اول میں منتج نہیں ہوتے ہیں۔ شروع صفحہ ۹۹۔ قد استدل شارح المطالع۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۰۔ کما لا یخفیٰ الی قول۔ موسوی خاں۔

میر معز مولف کتاب سادات موسوی قسم سے تھے۔ میر محمد زماں مشہدی کے نواسے ہیں سال ایکہزار چھپن ۱۰۵۶ ہجری میں آپ کا تولد ہوا۔ (افضل اولاد زمانہ) تاریخ ولادت ہے۔ شروع جوانی میں والد کی شکر رنجی کے سبب اصفہان چلے آئے۔ یہاں علامہ آقا حسین خوانساری کی خدمت میں تحصیل علوم میں مشغول ہوئے۔ اِدہر علامہ موصوف کی حُسنِ تعلیم اُدھر ان کی جدت طبع و ذہن رسا کی قوت و معاونت۔ بہت جلد جملہ علوم میں یگانۂ زماں ہو گئے۔ خوش خیالی و دقت آفرینی۔ انشا پردازی کے ساتھ شعر گوئی میں بھی شعراء زمانہ سے ممتاز تھے۔ ابتدا مشق شعر میں فطرت تخلص کیا تھا۔ مگر آخر میں موسوی خاں تخلص دل نشین و دلپسند ہوا۔ سنہ ۱۰۸۲ ہجری میں اصفہان سے ہندوستان کا رخ کیا۔ استعداد ذاتی و بلندی طبع کیا تھی ستارۂ بخت بھی ترقی پر تھا۔ عالمگیر بادشاہ کی قدر دانی سے مناصب جلیلہ اور مراتب عالیہ پر معزز و ممتاز فرمائے گئے۔ صوبۂ بہار۔ پٹنہ۔ دکن کی خدمت دیوانی پر مامور ہوئے! ور کام مفوضہ کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا۔ شاہ نواز خاں صفوی کی دختر کے ساتھ آپ کا ازدواج ہوا۔ ایک مرتبہ شیخ عبد العزیز سے علمی مباحثہ اور حکمی مناظر کا اتفاق ہوا اور اس مناظرہ نے بہت طول کھینچا۔ بالآخر صاحب ترجمہ کو

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			غلبہ رہا۔ آپ کے نظم کلام کا نمونہ یہ ہے ؎ نقاب از چہرہ بردار و ز حیرت ساز خاموشم — چراغ خلوت آئینہ کن منقار طوطی را نگاہ حسرت امشب بمژگاں آشنا کردم — برنگ خامۂ نقاشش رنگیں گریہ ہا کردم سال ایک ہزار گیارہ (۱۰۱۱) ہجری میں آپ کی رحلت ہوئی۔ (کجا شد موسوی خاں) تاریخ وفات ہے۔ (مآثر الامراء جلد سوم صفحہ ۲۳۳۔ شمع انجمن صفحہ ۳۲۰۔)					
			رسالہ فی المغالطات	ملا محمود بخاری				
			ساتواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۰۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۴ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ فارسی زبان کا ہے۔ چند مغالطات لکھے گئے ہیں۔ حاشیہ پر ایک مغالطہ کا جواب بھی تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۱ مغالطہ۔ بدانکہ واجب الوجود عین زید می باید کہ باشد۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۴۔ و حال اینکہ باطل است۔ اے قول محمود بخاری					
			رسالہ شبہہ استلزام	مولانا سید جار اللہ				
			آٹھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۰۴ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۹ کے ثلث پر تمام ہوا ہے۔ شبہہ استلزام مشہور مغالطہ ہے۔ اس رسالہ میں اس شبہہ کی تقریرات اور اجوبہ بیان کئے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۰۴۔ سبحان من حکمت الالسن فی تقریر کنہ ذاتہ۔ خاتمہ ۱۰۹۔ و یبین ما التزم من نقیض الصغریٰ۔ حضرت مؤلف غالبًا بنارس کے رہنے والے ہیں۔ مفتی کے لقب سے بھی یاد کئے جاتے ہیں۔ فاضل محب اللہ بہاری صاحب سلم العلوم کے ہمعصر یا اُن سے کسیقدر متاخر ہیں۔ تذکرۃ المیزان فن منطق کی ایک کتاب سلم العلوم کے ہمرنگ ان کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں محصورات کی بحث میں ایک منہیہ میں لکھتے ہیں۔ والذات الموجودۃ التی۔ لم تتصف بالعنوان دائمًا ففی دخولہا اختلاف قال شارح المطالع بالدخول و صاحب السلم بعدمہ والظاہر ہو الاول۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(ان کا اور تفصیلی حال معلوم نہیں ہوا۔)					
			۹ رسالہ مغالطہ عامۃ الورود	مولٰنا سید جار اللہ				
			نواں نمبر ہے صفحہ ۱۱۱ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۱۳ کے نصف پر ختم ہوا ہے مختصر رسالہ ہے مغالطہ عامۃ الورود کا بیان اور اس کا حل مختلف تقریروں سے کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۱۱۔ المغالطۃ العامّۃ الورود تقریرہا۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۳۔ فی ضمن النقیض وغیرہ۔					
			۱۰ حل المغالطۃ العامۃ الورود	مولٰنا محمد فیاض				
			دسواں رسالہ ہے صفحہ ۱۱۳ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۱۴ کے ثلث حصہ پر ختم ہوا ہے۔ نہایت مختصر رسالہ ہے ایک صفحہ سے کم کا۔ اس رسالہ میں بھی مغالطہ عامۃ الورود کا حل ذکر کیا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۱۱۳ رب لا احصی ثناءً علیك۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۴۔ الی شرطیۃ المغالطۃ۔ (اس رسالہ کے مؤلف کی تحقیق نہیں ہوئی۔)					
			۱۱ رسالہ علی شبہۃ نقیض الاعم اخص	مولٰنا سید جار اللہ				
			گیارھواں نمبر ہے صفحہ ۱۱۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۱۵ پر ختم ہوا ہے۔ یہ مختصر رسالہ تقریباً ایک ورق کا ہے۔ اس مسئلہ مشہور پر کہ نقیض عام کی خاص۔ اور نقیض خاص کی عام ہوتی ہے شبہ کیا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۱۱۴ ھنتو کلا علی الحق المبین۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۵۔ ق الحمد للہ رب العالمین الی قولہ قدس سرہ۔					
			۱۲ رسالہ جذر اصم	لم یصرح المولف باسمہ				
			بارھواں نمبر ہے صفحہ ۱۱۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲۰ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں ایک مشکل اور مشہور مغالطہ کی تقریر لکھ کر جوابات دیے گئے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۱۱۶۔ یا من لا شارح للصدور					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			الا ھو۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۰۔ ففیہ حجبۃ موجبۃ الی نول۔ ذو الفضل العظیم۔					
			[۱۳] رسالہ فی اثبات وجود کلی طبعی	حافظ امان اللہ بن نور اللہ بن حسین بنارسی۔ المتوفی سنہ ۱۱۳۳ ہجری				

تیرھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۲۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲۳ کے تقریبا دو ثلث پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں کلی طبعی کا وجود خارج میں ثابت کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۲۱۔ نحمدک یا من وفقنا للتحقیق المسائل الحقۃ بالبراھین۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۳۔ فی الوجود الواحد۔

مولف علام منقول و معقول میں ماہر خصوصًا فن اصول فقہ میں متبحر تھے۔ قرآن شریف کے حافظ تھے۔ کچھ زمانہ عالمگیر بادشاہ کی طرف سے صدارت لکھنؤ پر مامور فرمائے گئے۔ اس زمانہ میں قاضی محب اللہ بہاری بھی وہاں کے قاضی تھے۔ اسی یکجائی کی وجہ سے آپ کے اور قاضی صاحب کے مابین مذاکرہ علمی بڑی شد و مد کے ساتھ رہتا۔ آپ نے اصول فقہ میں مفتسر نام ایک کتاب تصنیف کی اور خود ہی اس کی شرح بھی لکھی جس کا نام محکم الاصول ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی آپ کے مصنفات ہیں۔ حاشیہ تفسیر بیضاوی۔ حاشیہ عضدی۔ حاشیہ تلویح۔ حاشیہ قدیمہ۔ حاشیہ شرح مواقف۔ حاشیہ حکمۃ العین حاشیہ شرح عقائد دوانی۔ حاشیہ رشیدیہ مناظرہ۔ محاکمہ مابین امیر باقر استرآبادی و ملا محمود جونپوری فی حدوث الدھری۔ رسالہ وجود کلی طبعی۔ آخر ایام حیات میں الہ آباد تشریف لے گئے اور شاہ خوب اللہ صاحب سے طریقۂ نقشبندیہ کا استفادہ فرمایا۔ سال گیارہ سو تینتیس (۱۱۳۳) ہجری بنارس اپنے وطن میں رحلت فرمائی۔ (آر البشر کاخ) تاریخ وفات ہے۔

(مآثر الکرام)

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>14 رسالہ فی بحث الہیولے والصورۃ</td><td>قاضی محمد پناہ المعروف بہ مستعد خاں جونپوری من اعیان القرن الثانی عشر</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">چودھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۲۳ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۲۵ پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ جلد دوم نوکتب عربی ہیں مع ترجمہ مصنف بعد نمبر ۲۲۴ لکھا گیا۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>15 رسالہ فی حل شبہ ابن کمونہ</td><td>علامہ محمد شریف کشمیری من تلامذہ میر باقر داماد</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">پندرھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۳۱ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۳۲ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ ایک مشہور اشکال جو ابن کمونہ سے منقول ہے۔ اس رسالہ میں تقریر اشکال مع حل لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۳۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلَیْكَ الاعتماد۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۲۔ والتحیات الوافیات مفضیۃ الی قول۔ کتبہ عبد الرحیم۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>16 شرح خطبہ شمسیہ</td><td>لم یصرح المولف باسمہ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">سولھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۴۱ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۴۴ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ شمسیہ جو فن منطق میں مشہور متن ہے۔ صرف اُس کے خطبہ کی شرح ہے۔ آغاز صفحہ ۱۴۱۔ الحمد للہ الذی ابدع نظام الوجود بدء بالثناء خاتمہ صفحہ ۱۴۴۔ انہ خیر موفق ومعین الے قول۔ بہ [illegible]</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>17 شرح ضابطۃ التہذیب</td><td>المحقق الصمدانی مولٰنا عبد الرحمٰن بن احمد الجامی المتوفی ۸۹۸ھ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			سترھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۴۴ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۴۶ کے ثلث حصّہ ختم ہوا ہے۔ ضابطۃ التہذیب کی مختصر شرح ہے۔ آغاز صفحہ ۱۴۴۔ وضابطۃ ھذا انما یتفرد بہ المصنف۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۶۔ العلماء الراسخین الی قول۔ عبد الرحیم عفی عنہ۔ (مولوی جامی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ مجلد دوم فن سلوک عربی تحت نمبر ۱۴۵ لکھا گیا۔)					
			۱۸ رسالہ فی تحقیق علم الباری تعالےٰ	ملا کمال الدین محمد السہالوی المتوفی ۱۱۷۵ھ ہجری				
			اٹھارہواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۴۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۲ پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں علم باری تعالےٰ بنفسہ اور بالممکنات کی تحقیق اور مخالفین کے مظنونات واہیہ کی تردید کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۴۹۔ اتفق الملل والنحل علے انہ تعالےٰ عالم بنفسہ ولسائر الممکنات۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۲۔ وھو مسلک العرفاء الکرام الی قول مولوی غلام یحییٰ صاحب۔					
			۱۹ رسالہ فی تحقیق العلم والمعلوم	ایضاً				
			اُنیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۵۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۶ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں علم ومعلوم کی تحقیق کی گئی ہے۔ ابتدا صفحہ ۱۵۳۔ المعلوم اذا نسب وجوده۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۶۔ نفس الممکنۃ والنسبۃ (ملا کمال الدین کا ترجمہ [illegible] اسی فن کے [illegible] پر لکھا گیا۔)					
			۲۰ رسالہ جذر اصم	علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصدر الملۃ والدین الشہیر بصدر شیرازی۔ المتوفی ۹۰۳ سنہ ہجری				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			بیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۶۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۶۷ کے ثلث حصہ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالے میں اعتراض مشہور (کلام هذا الکاذب) کی تقریر اور حل عمدہ طریقہ سے بیان کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۶۴ - قیل لو قال قائل۔ خاتمہ ۱۶۷۔ غیر لازم لان - آخر سے ناتمام۔ (صدرا ے شیرازی کا ترجمہ مجلد دوم فن کلام عربی ۷۰۳ پر لکھا گیا۔)					
			۲۱ رسالہ شبہۃ الاستلزام	مولوی نجم الدین				
			اکیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۶۸ سے شروع ہو کر اسی صفحہ کے ختم پر ختم ہو گیا ہے۔ بہت مختصر رسالہ ہے صرف ایک صفحہ کا۔ شبہہ استلزام کی تقریر اور اس کا حل لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۶۸ - لہ الحمد والتحیۃ خاتمہ صفحہ ۱۶۸ - والکتبہ بماء الذهب المذاب۔ (مؤلف رسالہ کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا)۔					
			۲۲ حواشی سلم العلوم	مصنفین مختلفین				
			بائیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۷۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳۶ پر تمام ہوا ہے۔ سلم العلوم کے مختلف حواشی کا مجموعہ ہے۔ بعض جگہ حاشیہ کے ختم ہونے پر محشی کا نام بھی تحریر ہے۔ بعض مقام حاشیہ کے ختم پر کچھ نہیں لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۷۷ - الحمد للہ رب العالمین۔ الی قول - قولہ سبحانہ ای تنزیہہ خاتمہ صفحہ ۲۳۶ - موقوفۃ علیہا هو الخ۔					
			۲۳ رسالہ فی التعریفات المنقولۃ فی ماہیۃ العلم	مولوی برکت اللہ				
			تئیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۲۵۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶۳ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ مطلق علم کے معنے اور اُس کے اقسام وغیرہ کی تحقیق کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۵۹ - اعلم ان لفظ العلم یطلق۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۳ - وکن من الشاکرین الی قول - مدظلہ العالی۔					
			۲۴ رسالہ فی حل المغالطہ	ایضاً				

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر عدد داخلات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">چوبیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۲۶۳ کی نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۲۷۸ پر تمام ہوا ہے۔ اِس رسالہ میں مشہور مغالطہ لو قال قائل کُل کلامی فی ھذہ الساعۃ کاذب کی تقریر و دفع کسیقدر تفصیل سے لکھی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۶۳۔ اما بعد حمد اللہ مفتاح ومفاتیح المعضلات۔ خاتمہ صفحہ ۲۷۸ باختلاف الحیثیات والاعتبارات۔ (مؤلف رسالتین کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>العروۃ الوثقیٰ [25]</td><td>ملا کمال الدین محمد سہالوی المتوفے ۱۱۷۵ھ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">پچیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۲۷۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۰۸ پر ختم ہوا ہے۔ نادر اور بےمثل کتاب ہے۔ بہت سے مسائل مہمہ کا بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ حل کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۷۹۔ الحمد للہ الذی اعطیٰ کُل شی خلقہ ثم ھدی۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۸۔ والنفوس المجردۃ کما مرّ۔ (ملا کمال الدین کا ترجمہ مجلد ہٰذا میں اِسی فن کے نمبر ۵۰ کے تحت میں تحریر ہے۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ فی الفصوص [26]</td><td>المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد اوزلغ بن طرخان الفارابی الترکی المتوفے ۳۳۹ھ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">چھبیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۳۷۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۸۷ پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ مجلد دوم فن حکمت عربی میں تحت نمبر ۲۲۰ لکھا گیا۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ تحقیق ایمان فرعون [27]</td><td>لم یصرح المؤلف باسمہ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ستائیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۳۸۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۱۰ پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ آخر سے ناتمام ہے۔ اِس رسالہ میں فرعون کا ایمان لانا ثابت کیا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۳۸۹۔ الحمد للّٰہ الذی وسع رحمتہ ملئن بترو فجرا۔ ختم صفحہ آخر۔ موعدی۔ (اِس رسالہ میں مؤلف نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی)					
			حاشیہ[۲۸] دائر الوصول الی علم الاصول	مولوی غلام نبی				
			اٹھائیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۴۳۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۴۹ پر ختم ہوا ہے۔ دائر الوصول جو اُصول فقہ کی مشہور کتاب ہے۔ اُس کا نہایت مختصر حاشیہ ہے۔ آغاز صفحہ ۴۳۹۔ قولہ ای دلیل الشارع۔ خاتمہ صفحہ ۴۴۹۔ لا قبلہ فافہم تصنیف مولوی غلام نبی صاحب عفی عنہ یہ حاشیہ مجلد دوم فن اصول فقہ عربی بعد نمبر ۱۴۵ لکھا گیا۔					
			رسالہ[۲۹] فی تحقیقات الکلیات	المحقق الکامل قطب الدین محمود بن محمد الرازی المتوفی ۷۶۶ھ				
			اُنتیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۴۴۹ کے آخری حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۵۶ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ نادر رسالہ ہے۔ مفہوم کلی کو جزئیات میں مشترک کہا جاتا ہے۔ اسکی تفصیل اور تحقیق نہایت خوبی کے ساتھ کی ہے۔ آغاز صفحہ ۴۴۹۔ الحمد للّٰہ مخترع ماہیات الاشیاء۔ خاتمہ صفحہ ۴۵۶۔ وبالاجابۃ جدیر۔ (علامہ رازی کا ترجمہ مجلد ہذا میں اِسی فن کے نمبر ۴۹ کے تحت میں لکھا گیا)					
			الرسالۃ[۳۰] الوجودیہ	لم یصرح المولف باسمہ				
			تیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۴۵۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۵۸ پر ختم ہوا ہے۔ یہ مختصر رسالہ تقریباً					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ایک ورق کا ہے۔ وجود کے متعلق اس میں بحث کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۴۵۷۔ الوجود ای ما بالضمامہ الی الماہیات۔ خاتمہ صفحہ ۴۵۸۔ فلا یجدی نفعاً تحت الرسالۃ الوجودیۃ۔					
			۳۱ حواشی متفرقہ شرح ہدایۃ الحکمۃ للمیبذی	محشیین مختلفین				
			اکتیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۴۵۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۷۰ پر ختم ہوا ہے۔ چند اوراق پر علامہ میبذی کی شرح ہدایۃ الحکمۃ کے مختلف حواشی لکھے ہوئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۴۵۹۔ قولہ الحمد ابتدا امر من لدیہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۷۰۔ لا رتفاع الانعکاس۔					
			۳۲ رسالۃ التشکیک موسوم بالتنبیہات	مولانا ولی اللہ بن ملا حبیب اللہ لکھنوی فرنگی محلی المتوفی سنہ ۱۲۷۰ھ				
			بتیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۴۷۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۸۰ پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ اسی مجلد میں اس فن کے نمبر ۲۷ پر تحریر ہو چکا۔ (حضرت مؤلف کا ترجمہ مجلد دوم فن حکمت عربی نمبر ۲۰۳ کے تحت میں لکھا گیا)					
			الارجوزہ	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ ہجری				
			یہ رسالہ مجلد دوم فن حکمت عربی مجموعہ نمبری ۱۷۳ میں مجلد ہے۔ مشہور رسالہ ہے۔ مسائل منطقیہ کو نظم میں بیان کیا ہے۔ (شیخ کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۳۱۸ پر تحریر ہے۔)					
۲۴۶۲	۲۸۵	۴۹	مجموعہ شرح سلم و حواشی میر زاہد رسالہ وغیرہ	مؤلفین مختلفین		قلمی سنہ ۱۲۳۳ و ۳۴ھ	۴۸۸	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تقطیع کتابت باستثنار رسالہ اول ۷½ × ۴ انچہ یسطور پچیس (۲۵)۔ علاوہ رسالہ اول کے خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پیوند کاری و کرم خوردگی قلیل ہے۔ اوراق پر سیاہی و روغن ریزی کے کہیں کہیں دھبے ہیں۔ رسالہ اول معمولی نستعلیق خط میں بادامی کاغذ پر تحریر ہے۔ پندرہ کتب مفصلہ ذیل کا مجموعہ ہے۔					
			تقریر متعلق سبحانٗ اللہ اعظم	مولوی محمد امام شاہ				
			پہلا نمبر ہے سلم العلوم کی ابتدائی عبارت کے متعلق تحقیق و تقریر لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ سبحانہٗ السبحان اما مصدر۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۔ بعد ذلك امرًا۔ (اس رسالہ کے مولف کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔)					
			شرح تصورات سلم العلوم (ناتمام)	الفاضل مولوی حمد اللہ بن فضل اللہ بن شکر اللہ السندیلوی المتوفی سنہ ۱۱۶۰ھ				
			دوسرا نمبر ہے سلم العلوم کے تصورات کی ناتمام شرح ہے۔ صرف متن وھذا شك مشہور۔ کے حل کی تقریر پر ختم ہے۔ یہ شرح اس وقت تک طبع نہیں ہوئی ہے۔ اس وجہ سے زیادہ وقعت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۱۔ سبحانہ الظاہر ان سبحان مصدر۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۔ یستدعی مقاما اوسع من ذلك۔ فاضل شارح ہندوستان کے زبردست فضلا اور ملا نظام الدین سہالوی کے ارشد تلامذہ میں ہیں۔ علوم عقلی و نقلی و فروعی و اصولی میں پوری پوری دستگاہ رکھتے تھے۔ تمام عمر درس و افادہ طلبہ میں مصروف رہے۔ خاص سندیلہ میں ایک بڑا مدرسہ بنا گیا تھا جس کے پورے مصارف بادشاہ وقت					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">کیطرف سے منفرد تھے۔ نواب ابوالمنصور خاں صوبہ دار اودھ سے بڑا ربط واتحاد تھا۔ آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے نامدار فضلا ہوئے ہیں۔ جیسے قاضی احمد علی سندیلی۔ مولوی احمد حسین لکھنوی۔ ملا آب اللہ جونپوری۔ مولوی محمد اعظم قاضی زادہ سندیلہ۔ مولوی عبد اللہ بن مولوی زین العابدین مخدوم زادہ سندیلہ۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ شرح سلم العلوم۔ حاشیہ شمس بازغہ۔ حاشیہ صدرا۔ شرح زبدۃ الاصول عاملی وغیرہ۔ آپ کی وفات بقول مولوی رحمان علی مولف کتاب تذکرہ علماء ہند گیارہ سو ساٹھ ہجری (۱۱۶۰) دہلی میں ہوئی۔ صاحب کشف الحجب آپ کی نسبت لکھتے ہیں۔ الظاہر انہ کان شیعیًا وان کان بعض کلماتہ فی مصنفاتہ الاخر لایخلو عن جنوح ظاہر الی المتصوفۃ۔ خدا بخش خاں اپنی فہرست میں شرح زبدۃ الاصول کے تحت میں لکھتے ہیں "تحقیق فقیر انیست کہ صاحب ترجمہ مذہب اثنا عشری داشت۔ در زمان ابی المنصور خان بود۔ وے از علماء قرن ثانی عشر بودہ۔ واللّٰہ اعلم بحقیقۃ الحال۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>حاشیہ علے میرزاہد علے الرسالۃ القطبیۃ ۳</td><td>رئیس اذکیاء الزمن مولنا محمد حسن بن قاضی غلام مصطفٰی لکھنوی ورامپوری" المتوفی ۱۱۹۸ھ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تیسرا نمبر ہے۔ میرزاہد رسالہ پر یہ حاشیہ لکھا گیا ہے جو طبع بھی ہو چکا ہے۔ ایک نسخہ قلمی اس حاشیہ کا اسی جلد کے نمبر ۱ کے نمبر ۷ پر مع ترجمہ محشی تحریر ہو چکا۔ عبارت آغاز صفحہ ۳ قولہ کان المراد بالعلم المتجدد الظاہر من کلام المحشی الخ خاتمہ صفحہ ۵۸۔ وھو الموفق فی کل حال۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			٤ حاشیہ میرزاہد ملا جلال	بحر العلوم مولوی عبد العلی لکھنوی الانصاری بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفی سنہ ۱۲۳۵ ہجری				

چوتھا نمبر ہے۔ میرزاہد ملا جلال کا مشہور حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ درس میں بھی رکھا گیا ہے مختلف مطابع میں متعدد بار طبع ہو چکا ہے۔ نسخہ ہذ خطبہ سے معرا ہے صفحہ ۵۸ پر اس عبارت سے شروع کیا ہے۔ قوله المراد بالحمد۔ تفصیله انه اذا قام۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۳۔ و علے من تبعهم باحسان۔

(مولنا بحر العلوم کا ترجمہ جلد دوم فن فقہ عربی نمبر ۲۳۸ پر لکھا گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			٥ حاشیہ میرزاہد ملا جلال (ناتمام)	رئیس اذکیا ر الزمن مولنا محمد حسن بن قاضی غلام مصطفےٰ لکھنوی و رامپوری المتوفی سنہ ۱۱۹۹ ہجری				

پانچواں نمبر ہے۔ یہ حاشیہ بھی میرزاہد ملا جلال کے متعلق ہے۔ آخر سے تقریبا بقدر ڈیڑھ ورق کم ہے۔ عبارت شروع صفحہ ۱۶۵۔ لله الحمد والمنة۔ اعلے تی ل۔ قوله المعنى المصدری۔ الخ۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۲۔ یطلق عند هم الے قول۔ سنہ ۱۲۳۳ھ۔

(اس حاشیہ کا ایک کامل قلمی نسخہ مجلد اول فن منطق عربی نمبر ۱۵ پر بھی درج ہے۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			حاشیہ میرزاہد ملا جلال	ملا کمال الدین محمد سہالوی المتوفی سنہ ۱۱۷۵ ہجری				
			چھٹا نمبر ہے۔ یہ حاشیہ بھی۔ حاشیہ میرزاہد ملا جلال پر لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۴۳۔ اعلم ان القول قد یطلق الخ۔ خاتمہ ۲۵۳۔ ومعتبر فتدبر۔ ایک قلمی نسخہ اس حاشیہ کا مجلد اول فن منطق عربی نمبر ۱۱ پر بھی موجود ہے۔ (حضرت محشی کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۵۰ کے تحت میں لکھا گیا)					
			حاشیہ علے میرزاہد علے الرسالۃ القطبیہ	بحر العلوم مولوی عبد العلی لکھنوی الانصاری بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفی سنہ ۱۲۲۵ ہجری				
			ساتواں نمبر ہے۔ میرزاہد کا مشہور حاشیہ ہے۔ آخر سے ناتمام۔ ایک مطبوعہ نسخہ کامل اس حاشیہ کا مجلد اول نمبر ۸۵ منطق عربی پر بھی تحریر ہے۔ اس قلمی نسخہ میں خطبہ نہیں لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۵۴۔ قولہ کان المراد بالعلم المتجدد الخ یحتمل وجہین۔ عبارت ختم صفحہ ۲۹۰۔ وسلب سلبہا۔					
			شرح تہذیب المنطق	الفاضل الکامل القاضی نور اللہ بن شریف ششتری المتوفی ۱۹ سنہ ہجری				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			آٹھواں نمبر ہے۔ ایک نسخہ اس کتاب کا مع کیفیت مجلد ہذا کے اسی فن کے نمبر ۳۲ پر تحریر ہو چکا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۰۵۔ تہذیب المنطق والکلام۔ خاتمہ صفحہ ۳۷۸۔ مما لا طائل تحتہ۔					
		۹	شرح ضابطۃ التہذیب	المولی المحقق میرزاجان حبیب اللہ الشیرازی المتوفی سنہ ۹۹۴ ہجری				
			نواں نمبر ہے۔ ضابطۃ التہذیب کے متعلق مختصر سی شرح کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۳۷۹۔ وضابطۃ ھذا امما تقربہ للمصنف۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۲۔ ومکارم الوفا۔ فاضل مرزاجان شیرازی الاصل ہیں۔ سلسلۂ تلمذ ان کا ایک واسطہ سے محقق دوانی پر منتہی ہوتا ہے۔ علمائے فحول اور کملائے معقول ومنقول میں ان کا شمار ہے۔ اکثر کتب پر ان کے حواشی وشروح موجود ہیں۔ شاہ اسماعیل ثانی صفوی کے عہد میں تھے۔ اپنے اکثر مصنفات کو انہیں کے نام پر معنون کیا ہے۔ (ضمیمہ فہرست عربی برٹش میوزم صفحہ ۴۹۷) شیراز سے جب بخارا پہونچے ہیں تو عبداللہ خاں اوزبک نے ان کی بیحد توقیر وتعظیم کی۔ مولٰنا یوسف کوسج انہیں کے شاگرد ہیں۔ سال نوسو چورانوے (۹۹۴) ہجری بخارا میں فوت ہوئے۔ صبح گلشن۔ فہرست پٹنہ					
		۱۰	الرسالۃ القطبیہ	المحقق الکامل قطب الدین محمود بن محمد الرازی المتوفی سنہ ۷۶۶ ہجری				
			دسواں نمبر ہے۔ علم منطق میں مشہور رسالہ ہے۔ درس وتدریس میں رکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۳۸۵۔ ھذہ رسالۃ مشتملۃ علی تحقیق۔ خاتمہ صفحہ ۳۹۴۔ ومطابقۃ لما فی نفس الامر۔ اس رسالہ کا ایک نسخہ قلمی مجلد اول نمبر ۱۲۶ فن منطق عربی پر بھی درج ہے۔					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">علامہ قطب الدین رازی علم منطق وحکمت میں امام تفسیر ومعانی وبیان کے بڑے عارف اور اکابر علمائے اسلام میں سے تھے۔ ان کا زمانہ قطب الدین شیرازی کے کچھ بعد ہے۔ اسی وجہ سے یہ قطب تحتانی کہے جاتے ہیں۔ شیخ تقی الدین سبکی شافعی سے اِس حدیث کے متعلق بڑا مباحثہ رہا کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ علٰی فِطْرَۃٍ الخ شیخ موصوف ان کی ذکاوت اور جلالت شان کے بیحد معترف ہیں۔ ان کے مصنفات میں یہ کتابیں زیادہ مشہور رہیں۔ محاکمات۔ رسالۃ القطبیہ۔ شرح الحاوی۔ شرح المطالع۔ شرح الشمسیہ۔ حاشیۃ الکشاف وغیرہ۔ علامہ سبکی نے ان کو امام شافعیؒ کے متبعین میں معدود کیا ہے۔ سبکی نے ان کا نام (محمد) اور سیوطی وحاجی خلیفہ نے (محمود) لکھا ہے۔ سولہ ذی القعدہ سات سو چھیاسٹھ ہجری۔ چوہتر سال کی عمر میں دمشق میں انتقال فرمایا۔ (طبقات الشافعیۃ الکبرے۔ بغیۃ الوعاہ)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>میر زاہد رسالہ</td><td>میر محمد زاہد بن قاضی محمد اسلم الہروی الکابلی۔ المتوفے ۱۱۰۱ سنہ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">گیارھواں نمبر ہے۔ پورے رسالہ قطبیہ کا حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ اسقدر طبع نہیں ہوا ہے۔ صرف قطبیہ کے اِس قول لان الانتساب فعل والعلم انفعال تک مطبوع دیکھا گیا ہے۔ اور جس قدر مطبوع ہے۔ درسًا بھی اسی قدر لنک مروج ہے۔ آغاز صفحہ ۴۹ ۳ ۔ الحمد للہ ذی الحکمۃ البالغۃ۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۲۔ مطابقۃ للواقع الی قول من شہر صیام سنہ ۱۲۳۳ھ۔

میر زاہد اصلًا ہروی کابلی ہیں۔ ان کے والد قاضی محمد اسلم ہراۃ میں متولد اور کابل میں متوطن تھے۔ جہانگیر بادشاہ کی طلب پر ہندوستان آئے قضائے عسکر پر ممتاز فرمائے گئے۔ میر زاہد ہندوستان ہی میں پیدا ہوئے۔ علم کو اپنے والد اور دوسرے علمائے زمانہ سے اخذ کیا۔ ذہن ثاقب اور فکر صائب کی وجہ سے میدان</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تحقیق وتدقیق میں اپنے اساتذہ سے بہت آگے بڑھے رہے۔ سابقین ولاحقین میں متفرد مانے گئے سنہ ۱۰۶۲ھ میں صاحب قران ثانی شاہ جہاں بادشاہ نے واقعہ نویسی کابل کی خدمت آپ کے سپرد کی۔ جب عالمگیر تخت نشین ہوئے تو سنہ ۱۰۶۶ھ میں آپ کو عسکر کا محاسب مقرر کیا چند مدت بعد کابل کی صدارت آپ کو تفویض ہوئی۔ اس تقریب کی وجہ سے وطن مالوف میں گوشۂ جمعیت کو غنیمت سمجھکر ہنگامۂ افادہ کو گرم کیا۔ اور متاع گرانمایہ علم کو اطراف عالم میں رواج دیا۔ بہت سے طلبہ نے آپ سے فیض علمی حاصل کیا۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں یادگار ہیں۔ حاشیہ شرح مواقف۔ حاشیہ شرح تہذیب علامہ دوانی۔ حاشیہ قطبیہ۔ حاشیہ شرح الہیاکل۔ سال گیارہ سو ایک (۱۱۰۱) ہجری کابل میں وفات پائی اور وہیں آپ کا مرقد ہے۔
(مآثر الکرام۔ حدائق الحنفیہ۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>۱۲ تحقیقات الحسن والقبح
(ناتمام)</td><td>لم یصرح المولف باسمہ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">بارہواں نمبر ہے۔ افعال کے حسن وقبح کے متعلق مفصل تقریر لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۴۷ حصل الاختلاف فی حسن الافعال وقبحہا۔ عبارت ختم صفحہ ۲۳۴۔ لقضاء الضا ودنۃ۔ آخر سے ناتمام ہے۔
(مولف کا حال دریافت نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>۱۳ شرح تہذیب المنطق</td><td>المحقق جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی۔ المتوفی سنہ ۹۰۸ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تیرہواں نمبر ہے۔ تہذیب المنطق کی پوری شرح ہے۔ ملا جلال نے تو صرف قضایا موجہات بسائط</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تک شرح لکھی تھی۔ میر ابوالفتح نے قضایا موجہات مرکبہ سے آخر قسم اول تک بطریق تکملہ شرح کو پورا کر دیا ہے۔ اس قلمی نسخہ میں اصل شرح اور تکملہ کو ایسا مخلوط کیا ہے کہ ما بہ الامتیاز نہیں رہا۔ بلکہ خاتمہ میں تو اور بھی خبط کیا ہے۔ کہ میر ابوالفتح نے جو شرح ملا جلال پر تحشیہ کیا ہے۔ اُس حاشیہ کی آخری عبارت بڑی بے ربطی کے ساتھ شرح کی عبارت میں لکھدی ہے۔ یہ پوری شرح کیا ہے۔ بحث موضوع تک درس میں رکھی گئی ہے۔ اور اسی قدر طبع بھی ہوئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۲۴ تہذیب المنطق والکلام توشیحہ بذکر المفضل المنعام۔ خاتمہ صفحہ ۴۹۴۔ وحسن ماب الی قول من شہر رمضان سنہ ۱۲۳۳ھ قدسی۔

(محقق دوانی کا ترجمہ مجلد دوم فن سلوک عربی تحت نمبر ۳۷۰ تحریر ہو چکا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			حاشیہ میر زاہد[14] علی شرح التہذیب لملا جلال	میر محمد زاہد بن قاضی محمد اسلم الہروی الکابلی۔ المتوفی سنہ ۱۱۰۱ ہجری				

چودھواں نمبر ہے۔ یہ حاشیہ شرح تہذیب المنطق ملا جلال کا بحث تصورات تک ہے۔ طبع صرف بحث موضوع تک ہوا ہے۔ اور درس میں بھی موضوع ہی تک رکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۴۹۰۔ قولہ۔ الحمد هی اہ المراد بالحمد۔ ختم صفحہ ۵۵۷۔ لاعتبار الفرض فیہ۔

(میرزاہد کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر (۴۹) پر درج ہے۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			شرح[15] سلم العلوم المعروف بقاضی مبارک	قاضی محمد مبارک بن شیخ محمد دائم الفاروقی الگوپاموی المتوفی سنہ ۱۱۶۲ ہجری	۱۱۴۳ھ			

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			پندرھواں نمبر ہے جو اس مجموعہ کا آخری ہے سلم العلوم کی پوری شرح تصورات و تصدیقات کی ہے اس شرح کے صرف تصورات طبع ہوئے ہیں۔ شرح تصدیقات مطبوعہ دیکھی نہیں گئی۔ درس میں بھی اس شرح کے تصورات ہی مروج ہیں۔ آغاز صفحہ ۵۶۱۔ سبحانك اللهم انا نحمدك بالائك خاتمہ صفحہ ۷۸۸۔ من المقدمات کما عرفت۔ الی قولہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم فاضل شارح ماہر علوم عقلیہ ہیں معدود اور مولوی حمد اللہ و قاضی احمد علی سندیلوی کے ہمعصر ہیں۔ ان حضرات سے اکثر مناظرہ و مذاکرۂ علمی رہا کرتا تھا۔ گیارہ سو تینتالیس (۱۱۴۳) ہجری میں اس شرح کو تالیف کیا۔ اس شرح کے علاوہ اور بھی ان کے مولفات ہیں۔ گیارہ سو باسٹھ (۱۱۶۲) ہجری میں اس جہان فانی سے کوچ فرمایا۔ (تذکرۂ علماء فارسی۔)					
۲۱۱۳	۲۸۲	۵۰	مجموعۂ منطق	مصنفین مختلفین		مطبوعہ ۱۸۹۸ء قیومی کانپوری	۱۴۰	
			یہ مجموعہ اسی نام سے مشہور ہے۔ اس مجموعہ میں علم منطق کی ابتدائی کتابیں ہیں جن کو شروع درس منطق میں طلبا پڑھتے ہیں۔ نسخہ ہذا میں چھوٹے بڑے رسائل سترہ مفصلہ تحت ہیں۔ بعض دیگر نسخوں میں رسائل میں کم و بیشی بھی رکھی گئی ہے۔					
			ضروب اشکال اربعہ [۱]	مولنا مولوی قدرت احمد				
			یہ پہلا رسالہ ہے۔ جدول کے طور پر صرف ایک صفحہ لکھا ہے۔ اس میں اشکال اربعہ کو مع ضروب و شروط و امثلہ کے منضبط کیا ہے۔ (اس جدول کے مولف کی تفصیلی تحقیق نہیں ہوئی۔)					
			شرح الضابطہ [۲]	مولنا ابو الفتح				
			یہ دوسرا رسالہ تقریبا اڑھائی صفحہ کا ہے۔ ضابطۃ التہذیب جو کتاب تہذیب المنطق مولفہ علامہ سعد الدین تفتازانی متوفی ۷۹۱ھ ہجری میں مقام مغلق و مشکل مشہور ہے اُس کی شرح ہے۔ شارح نے ہر مقام کا حل					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			عمدہ عنوان سے کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۔ فی لہ وضابطۃ شرائط الاربعۃ الخ تحریرہ الضابطۃ۔ خاتمہ صفحہ ۵۔ مطرداً ومنعکساً۔ (اس کتاب میں شارح کا نام صرف "ابو الفتح" لکھا ہے۔ یہ نہیں معلوم ہوا کونسے ابو الفتح ہیں)					
			[۳] شرح الضابطہ	مولنا شیخ الاسلام				
			یہ تیسرا[۳] رسالہ بھی ضابطۃ التہذیب کی شرح ہے حجماً وشرحاً دوسرے رسالہ کے مثل ہے۔ آغاز صفحہ ۵۔ وضابطۃ شرائط الاشکال الاربعۃ۔ خاتمہ صفحہ ۷۔ علی ما سبق تامل۔ (مولنا شیخ الاسلام کی تحقیق نہیں ہوئی۔)					
			[۴] حاشیۃ الضابطہ	مولنا ابی الخیر				
			یہ چوتھا رسالہ تقریباً ڈیڑھ صفحہ کا ہے۔ شرح تہذیب المنطق میں جو ملا یزدی نے ضابطۃ التہذیب کی شرح کی ہے۔ اس پر تحشیہ کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۷۔ قولہ الی وصف الاکبر۔ خاتمہ صفحہ ۸۔ عویصۃ لا یرجی دفعہا۔ (مولنا ابی الخیر کا مفصل حال دریافت نہیں ہوا۔)					
			[۵] صغریٰ	علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی المتوفی سنہ ۸۱۶ ہجری				
			پانچواں نمبر ہے۔ یہ رسالہ فارسی عبارت میں سید شریف کے مصنفات میں معدود ہے علم منطق کی ابتدائی تعلیم میں مشہور کتاب ہے۔ مسائل منطقیہ کو اختصار و اجمال کے ساتھ بطریق متن ضبط کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۹۔ بدانکہ ہرچہ در ذہن در آید۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۳۔ فہو نا وج۔ (سید شریف کا ترجمہ مجلد دوم فن کلام عربی نمبر ۲۲۳ پر لکھا گیا ہے۔)					
			[۶] اوسط	لم یصرح المولف باسمہ				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			چھٹا نمبر ہے۔ یہ رسالہ بھی فارسی زبان کا ہے۔ اس میں بھی مسائل منطقیہ کا بیان رسالۂ ماسبق کے طرز پر ہے۔ ابتدا صفحہ ۱۴۔ بدانکہ علم بر دو نوع است۔ خاتمہ صفحہ ۱۹ فبعض الجیوان ناطق۔					
			کبریٰ	علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی المتوفی ۸۱۶ھ				
			ساتواں نمبر ہے۔ یہ رسالہ بھی فارسی زبان کا رسالہ صغریٰ کے انداز پر ہے مگر صغریٰ سے اس میں مسائل کی تفصیل و تحقیق زیادہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۰۔ بدانکہ آدمی را قوتیست دراکہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۷ الی الحجر باشند (اس رسالہ کو بھی سید شریف کی تصنیف کہا گیا ہے۔)					
			ایساغوجی	الشیخ اثیر الدین مفضل بن عمر الابہری المتوفی۔ فی حدود سنہ ۶۶۰ ہجری				
			آٹھواں نمبر ہے۔ ابتدا التعلیم منطق کی مشہور و قدیمی کتاب ہے۔ مسائل تصوریہ و تصدیقیہ کو اختصار و اجمال کے ساتھ لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۴۔ قال الشیخ الامام العلامہ۔ الیٰ قولہ نحمد اللہ علی توفیقہ۔ خاتمہ صفحہ ۷۵ والیہ النہایہ شیخ اثیر الدین ساتویں صدی کے اکابر علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ علوم عقلیہ میں کامل مہارت، علم ادب میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ سلیمان شاہ رکن دولت خلیفہ معتصم باللہ کے مصاحب خاص تھے۔ ہدایۃ الحکمۃ جو فلسفہ میں مشہور و مقبول متن ہے انہیں کی تصنیف ہے۔ ان کی تاریخ وفات صحیح طور پر محقق نہیں ہوئی۔ البتہ متفق علیہ ہے کہ حدود ساتسو ہجری میں آپ کی وفات ہے۔ (اکتفاء القنوع) —					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			۹ میزان المنطق	لم یصرح المولف باسمہ				

نواں نمبر ہے۔ یہ کتاب بھی قدیمی ہے۔ شروع درس منطق میں پڑھائی جاتی ہے۔ منطق کی دونوں قسمیں یعنی تصورات وتصدیقات ہمیں مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۸۰ ۔ ھٰذہ رسالۃ مترجمۃ بمیزان المنطق ۔ خاتمہ صفحہ ۸۰ ۔ فھذا امتعفن الاخلاط ۔

اِس کتاب کے مصنف کا پتہ نہیں چلا۔ نہ تو اِس کتاب کے کسی شارح نے لکھا اور نہ کسی فہرست میں دیکھا گیا۔ بعض قدیمی مصنفین کی یہ عادت بھی دیکھی گئی ہے کہ اپنے نام کو مخفی رکھتے ہیں عجب نہیں کہ اِس کتاب کے مصنف نے بھی اِسی مسلک کو اختیار کیا ہو۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			۱۰ تہذیب المنطق	العلامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی المتوفی ۷۹۱ھ وقیل ۷۹۲ھ وقیل ۷۹۳ھ ہجری				

دسواں نمبر ہے۔ یہ متن فن منطق میں مشہور ومقبول ہے۔ بڑے معرکہ کی کتاب ہے۔ اس متن کے بہت سے شروح اور حواشی مشہور ہیں۔ ابتدا صفحہ ۸۱ - الحمد للہ الذی ھدانا سواء الطریق ۔ خاتمہ صفحہ ۹۶ ۔ وھو بالمقاصد اشبہ ۔

(اِس کتاب کے مؤلف کا ترجمہ مجلد دوم فن اصول فقہ عربی نمبر ۱۳۴ پر تحریر ہے۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			۱۱ منطق منظوم	مولانا مسعود				

گیارہواں نمبر ہے۔ اس کتاب میں مسائل منطقیہ کو فارسی میں نظم کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۹۷ ۔ سرایم زمزمہ در حمد باری چوں آغازم ۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۳ ۔ کہ از فصل قضایا آمدہ ختم الکتاب بحمد اﷲ ۔ کتاب کی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			آخر میں ناظم نے اپنا نام اس طرح لکھا ہے۔ محمد ناظم ابن چند اشعار آمد داعی۔ (مفصل ترجمہ ناظم کتاب کا دریافت نہیں ہوا۔)					
			۱۲ مختصر المیزان	لم یصرح المولف باسمہ				
			بارہواں نمبر ہے۔ چھوٹا سا رسالہ ہے مسائل منطقیہ کو نہایت اجمال و اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۰۴۔ حامداً اللہ تعالیٰ و مصلیاً و مسلماً۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۹۔ فی ذلک العلم					
			۱۳ رسالہ تعریف الاشیاء	لم یصرح المولف باسمہ				
			تیرہواں نمبر ہے۔ اس رسالہ میں مصطلحات منطق وغیرہ کی تشریح و تعریف بیان کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۱۰۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۸۔ فی ذلک العلم۔					
			۱۴ صغریٰ	مولوی ابو الکرم محمد اکرم بن مولوی محمد نعیم لکھنوی فرنگی محلی المتوفی سنہ ۱۳۱۱ ہجری				
			چودھواں نمبر ہے۔ رسالہ صغرائے فارسی جو پہلے تحریر ہو چکا ہے اس کو معرب کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۱۹۔ اعلم ان کل ما یحصل۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۲۔ فھو نوع ج۔ مؤلف رسالہ مولوی محمد نعیم صاحب فرنگی محلی متوفی سنہ ۱۳۱۸ھ کے خلف اکبر اور ابو البقا مولٰنا محمد عبد الحکیم صاحب کے پوتے حضرت مولٰنا قطب الدین شہید سہالوی کے اولاد میں ہیں۔ آپ کا تولد ۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۹ ہجری میں لکھنؤ میں ہوا۔ حفظ کلام مجید سے فارغ ہو کر کتب درسیہ و نحویہ جد امجد سے پڑھیں۔ باقی تمام علوم و فنون کی تکمیل اپنے والد صاحب کی خدمت میں کی۔ جد امجد کے دست حق پرست پر سلسلۂ قادریہ میں بیعت کی زمانہ طالب علمی میں والد ماجد کی ہمراہی میں حج					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کا بھی شرف پایا- مکہ مکرمہ میں حضرت مولنا سید احمد دحلان مکی اور حضرت مولنا حسین ازہری مکی سے حدیث شریف کے اسناد حاصل کئے مدینہ طیبہ میں مولنا سید محمد رضوان مدنی نے دلائل الخیرات کی اجازت آپ کو عطا کی- نواب خلد آشیاں نور اللہ مرقدہ کے عہد میں چند سال تک مدرسہ عالیہ ریاست رامپور میں مدرس بھی رہے- ریاست سے تعلق جاتے رہنے کے بعد اپنے وطن میں گوشہ گیری فرمائی اور اپنے بزرگوں کے آستانہ پر حضرت والد ماجد صاحب کے ظل عاطفت میں تدریس کا سلسلہ جاری رکھا- اس کتاب کے علاوہ مختلل شرح وقایہ کی شرح بھی آپ نے تالیف کی ہے- چالیس سال کی عمر میں ۲ شعبان تیرہ سو گیارہ (۱۳۱۱) ہجری میں اپنے والد کی حیات میں مرض فالج سے لکھنؤ میں وفات پائی اور اپنے جد اعلے ملا نظام الدین کی درگاہ میں مدفون ہوے- آپ کی اولاد ذکور میں صرف مولوی محمد اسلم صاحب موجود ہیں- یہ ترجمہ بھی انہیں سے معلوم ہوا ہے-</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>الجواہر المضیئۃ فی شرح الدرۃ البہیہ [۱۵]</td><td>مولوی مقبول احمد</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">پندرھواں نمبر ہے- الدرۃ البہیہ رسالہ مختصر مولفہ شیخ عبدالحق دہلوی متوفی ۱۰۵۲ ہجری کی شرح ہے- تمام مسائل منطقیہ کو اختصار کے ساتھ لکھا ہے- شارح نے [illegible] الفاظ کیا ہے- عبارت آغاز صفحہ ۱۲۲-۱ الحمد للہ عز و جل- خاتمہ صفحہ ۱۳۱ [illegible] الیقینیات (شارح کا حال کچھ معلوم نہیں ہوا)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ مقولات عشر [۱۶]</td><td>ملا کمال الدین محمد سہالوی المتوفی ۱۱۷۵ھ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">سولھواں نمبر ہے- مقولات عشر کی نہایت اختصار کے ساتھ تعریف لکھی ہے عبارت آغاز صفحہ ۱۳۲ المعلوم اذا انتسب وجوده الیہ- عبارت خاتمہ صفحہ ۱۳۷-۱ وکیفیۃ النسبۃ-</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ملا کمال الدین (فتحپور میں) سہالی سے تین کوس پرے پیدا ہوئے۔ ان کے والد وہاں کے قاضی تھے۔ اور شادی بھی وہیں کی تھی۔ ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین شہید سہالوی کے ممتاز شاگرد تھے۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ میں مہارت کامل رکھتے تھے۔ استاد کے زمانہ حیات اور انتقال کے بعد برابر تدریس و تالیف میں مستغرق رہے۔ ان کے سلسلہ تدریس و تعلیم نے ایسی ترقی پکڑی کہ بہت سے لوگ مرتبہ فضیلت کو پہونچے۔ ان کے مولفات میں یہ مصنفات مشہور رہیں۔ العروۃ الوثقیٰ۔ حاشیہ شرح عقائد جلالیہ۔ شرح کبریت احمر۔ رسالہ مقولات عشر۔ تعلیقات حاشیہ زاہدیہ علے شرح تہذیب الجلالی۔ تیرہ محرم الحرام گیارہ سو پچھتر (۱۱۷۵) ہجری کو رحلت فرمائی۔ "برد اللہ مضجعہٗ" مادۂ تاریخ ہے۔ (مآثر الکرام وغیرہ)					
			الرسالہ فی انتاج الشکل الرابع	مولوی محمد علی بن بخشی یار محمد الدکنی الملیابادی				
			سترہواں نمبر ہے۔ یہ مختصر رسالہ چوتھی شکل کے منتج ہونے کے شرائط اور ضروب میں لکھا گیا ہے۔ ابتدا بعد بسملہ: اعلمو ایہا الاحلام۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۰۔ الذی نطق الفصیح۔ (مولف رسالہ کی تفصیلی حالت نہیں معلوم ہوئی۔)					
۴۸۶۸	۳۱۰	۵۱	مجموعہ منطق	مصنفین مختلفین		مطبوعہ ۱۳۲۲ھ مطبع رزاقی کانپور	۱۴۰	
			ایک نسخہ اس مجموعہ کا اس سے قبل نمبر ۵۰ پر تفصیل و شرح کے ساتھ درج ہو چکا ہے۔					
۴۸۵۱	۳۱۱	۵۲	مجموعہ منطق	ایضاً		مطبوعہ ۱۳۲۲ھ مطبع نول کشور لکھنؤ	۱۴۰	بشرح صدرا

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۹۰	۳۱۴	۵۳	المحقق الدوانی علیہ حاشیہ الشریف الجرجانی	ملا جلال الدین محمد بن اسعد الدوانی التمیمی المتوفی سنہ ۹۰۸ ہجری		مطبوع سنہ ۱۳۱۵ھ مجتبائی دہلی	۴۰	

میر قطبی کا نفیس حاشیہ ہے۔ ابتدا صفحہ اول جل من ظہر بشعوہ علیہ انتہی الاکوان اسرار نقدہ ..... وبعد فیقول الفقیر الی عفو ربہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۰ الی یوم الدین آمین۔ (محقق دوانی کا ترجمہ مجلد دوم فن سلوک عربی نمبر ۳۰۷ پر لکھا گیا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۱۷۶	۲۸۱	۵۴	مرآۃ الشروح معروف بشرح سلم العلوم	مولنا محمد مبین لکھنوی بن ملا محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفی ۱۲۲۵ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۰۸ھ کانپور	۳۶۸	

سلم العلوم کی دونوں قسموں تصورات۔ تصدیقات کی مختصر شرح ہے۔ فاضل شارح نے ضروری قدر پر اکتفا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی رفع درجات الاذکیاء وجعل منہم انبیاء اصفیاء ..... اما بعد فیقول العبد الضعیف۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۸۔ والعطاء والنوال۔

شارح فاضل لکھنؤ کے مشاہیر فضلا اور ملا قطب الدین شہید سہالوی کی اولاد میں ہیں۔ ملا حسن کے خاص تلامذہ میں تھے علوم عقلی و نقلی کے بڑے ماہر و عالم تھے جودت طبع اور طاقت ذہن میں معروف اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ منجملہ تصنیفات کے یہ مصنفات زیادہ مشہور ہیں۔ شرح سلم۔ شرح مسلم الثبوت حاشیہ میرزاہد رسالہ۔ حاشیہ میرزاہد ملا جلال۔ حاشیہ میرزاہد شرح مواقف وسیلۃ النجاۃ۔ ترجمہ حکایات الصالحین۔ شرح اسماء حسنے۔ شرح تبصرہ۔ زبدۃ الفوائد۔ کنز الحسنات فی ایتاء الزکوۃ۔ بائیس ۲۲ ربیع الثانی بارہ سو پچیس ۲۵ (۱۲۲۵) ہجری میں رحلت فرمائی۔ (تذکرۂ علماء ہند۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۰۵	۲۹۴	۵۵	معیار العلم	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی سنہ ۵۰۵ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۹ھ	۲۰۰	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اس کتاب میں مسائل منطقیہ کو بیان کیا ہے۔ ترتیب بیان اس کی دوسرے اس فن کے مصنفین سے کسی قدر اختلاف رکھا گیا ہے۔ فن منطق میں مفید کتاب ہے۔ ابتدا کتاب میں حضرت مصنف کا ترجمہ بسط و تفصیل کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ کتاب کے صفحات کے پچھلے حصہ میں اصل کتاب کا تحشیہ ہے۔ محشی کا نام معلوم نہیں ہوا۔ عبارت آغاز کتاب صفحہ ۲۰۔ وَصَلّی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم تسلیماً اللّٰھم ارنا الحق حقًا و وفقنا علی اتباعہ ..... اعلم وتحقق ایھا المقصود خاتمہ صفحہ ۱۹۵۔ واللہ ولی التایید والتسدید۔ (امام غزالی علیہ الرحمہ کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۲۷ پر لکھا گیا۔)					
۲۰۵۶	۲۷۸	۵۶	المنطق الجدید	ابی الحسن مولوی محمد حسن سنبھلی المتوفی ۱۳۰۵ھ		مطبوعہ لکھنؤ مطبع انوار محمدی	۳۷۶	
			کتاب مختصر المیزان کی مبسوط شرح ہے۔ شارح علام نے اس کتاب کے صرف مباحث تصورات کی شرح لکھی ہے۔ تصور مسائل میں اس قدر تفصیل و تشریح کی ہے کہ اس فن کی دوسری کتاب میں یکجائی ایسی تحقیق شرح و بسط کے ساتھ دیکھی نہیں گئی۔ اس شرح پر نظر غور کرنے سے فاضل شارح کی دقت فہم اور وسعت نظر کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لمن احصی ثناءً اعلیہ والصلوٰۃ علی من ترجع الصلوات الیہ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۷۰۔ فی البدایۃ و النہایۃ۔ (شارح علام کا ترجمہ مجلد دوم فن فرائض عربی نمبر ۳۵ پر تحریر ہوا۔)					
	۳۰۰	۵۷	منطق المشرقیین مع ارجوزہ و مع ترجمہ مصنف	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا۔ المتوفی ۴۲۸ھ ہجری		مطبوعہ ۱۳۲۸ھ مصر	صفحہ ۳۹ صفحہ ۱۸ صفحہ ۵۳	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">اس مجلد میں دو کتابیں ہیں پہلی منطق المشرقین- دوسری ارجوزہ فی المنطق- دونوں کتابیں شیخ کی مصنفہ ہیں- اور دونوں کا تعلق مسائل منطق سے ہے- ارجوزہ کا ایک قلمی نسخہ مجلد اول فن منطق عربی نمبر ۲۶ کے مجموعہ میں مجلد ہو- ابتدا میں ۹ صفحات پر شیخ کے حال اور اس کے مصنفات وغیرہ کا بیان مذکور ہے- آغاز ارجوزہ صفحہ ۱- الحمد للہ الذی لعبدہ - نیل السئول لا لہ فی حمدہ- خاتمہ ارجوزہ صفحہ ۱۹- فقد نظمنا العلم فیہ نظما- شروع کتاب منطق المشرقین صفحہ ۲- الحمد للہ اھل ان یحمد لعزتہ وجبروتہ ونسألہ التوفیق لسبیل مرضاتہ- خاتمہ صفحہ ۸۳- والواھب العقل الحمد بلا نہایۃ-
(شیخ کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۳۱۷ پر لکھا گیا-)</td></tr>
<tr><td>۲۶۰۵</td><td>۲۸۹</td><td>۵۸</td><td>منہاج المعراج شرح معارج العلوم</td><td>مولنا محمد احسن بن محمد ابی الحسن صدر الصدور بریلوی</td><td></td><td>مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ</td><td>۹۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">رسالہ معارج العلوم مولفہ ملا حسن لکھنوی ثم الرامپوری متوفے ۱۱۹۸ھ ہجری کی شرح ہے- اس شرح میں تحقیق وتنقیح سے کام لیا گیا ہے- عبارت آغاز صفحہ ۲- حمد بدیع سرمدی بلا امد- خاتمہ صفحہ ۹۶- ان اشتہیت فارجع الیہا-
حضرت شارح بڑے ذکی اور ذہین مولوی سلطان حسن خان صاحب مرحوم بریلوی کے حقیقی بھائی ہیں- ان کا تفصیلی حال دریافت نہیں ہوا-</td></tr>
<tr><td>۴۵۰۰</td><td>۳۰۷</td><td>۵۹</td><td>میزان العلوم</td><td>الفاضل الشیخ عبد السلام القویسنی</td><td>سنہ ۱۳۲۱ھ</td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۲ ہجری</td><td>۵۸</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								مسائل منطقیہ میں یہ بہت مختصر کتاب ہے۔ اس میں جملہ مسائل کو سوال و جواب کی صورت میں نہایت اختصار و انضباط کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الشکر لمن صور الانسان فی احسن تقویم و ابدی الدلائل للعقل السلیم..... وبعد فاقول انی لما رایت۔ خاتمہ صفحہ ۵۵۔ کانک قد خلقت کما تشاء۔ (مصنف کتاب اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں —)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوع یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td rowspan="2">۳۹۰۳</td><td rowspan="2">۳۳۱</td><td rowspan="2">۱</td><td>الاربطۃ الجراحیۃ</td><td>ابراہیم الافندی النبراوی</td><td></td><td>مطبوع سنہ ۱۲۵۴ھ مصر</td><td>۱۷۹</td><td>۱</td></tr>
<tr><td colspan="6">فرانسیسی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جراحت کے متعلق ڈاکٹری طور پر تحقیقات جدیدہ کے ساتھ بحث کی ہے۔ اعضاء کی مختصر تشریح لکھنے کے بعد آپریشن و بندشس و قطع وغیرہ کا طریقہ بتایا ہے۔ ابتدا کتاب میں مقدمہ کے انداز پر محمد الہراوی نے کچھ لکھا ہے جس کا آغاز یہ ہے۔ یامن حمدہ للمنکسر بن جابر۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ کتاب الاجهزة الجراحيّة مرتب على بابين۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۹۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع و المآب۔ کتاب کے اول میں فہرست مضامین موجود ہے۔ مترجم تیرھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔</td></tr>
<tr><td rowspan="2">۴۵۵۳</td><td rowspan="2">۳۴۶</td><td rowspan="2">۲</td><td>اصول الفیسیولوجیا</td><td>الدکتور یوحنا ورتبات</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۸۷۷ء بیروت</td><td>۵۶۳</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="6">یہ کتاب علم فیسیولوجیا میں ہے۔ جس میں حیات اجسام اور اُن کے احکام ظاہریہ سے بحث کیجاتی ہے۔ اس کا موضوع حیات انسان ابتدا تکوین سے موت کے وقت تک ہے۔ یہ علم بھی طب ہی کی ایک شاخ ہے۔ اصل کتاب مولفہ علامہ کرکس و علامہ باکر انگریزی زبان میں ہے۔ یہ عربی ترجمہ اُسی سے منقول ہے۔ اس کتاب میں اصول قدیمہ کے ساتھ تحقیقات جدیدہ سے بھی کام لیا ہے۔ اعضاء کی اصلی حالت۔ اُن کی ساخت۔ اُن کے وظائف۔ اُن کے باہمی اتصال وانفصال کی تصویر۔ اُن کے بقاء حیات کی تدبیر بڑی وضاحت کے ساتھ دکھائی ہے۔ اعضاء کی تشریح کے متعلق دو سو سینتالیس ۲۴۷ شکلیں بہت واضح طور پر لکھی ہیں۔ مفید و کار آمد کتاب ہے۔ اول میں فہرست مضامین اور آخر میں غلطنامہ منضم ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۵۔ الفصل الاول فی صفات الاجسام الحیة العامة والخاصة۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۵۵۷۔ افراز الغدة البروستتا وغدتی کوپر۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
(مترجم کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔)								
۳۰۶۲	۳۰۹	۳	اقوم الدلائل علے خمسۃ مسائل	الطبیب الفاضل حکیم محمد ایوب الاسرائیلی العلیگڈھی		مطبوعہ دہلی	۸۱	
یہ کتاب "رسالہ ابانۃ الحجۃ" مولفہ حکیم عبد المجید صاحب لکھنوی کے رد میں لکھی گئی ہے مولف کتاب نے پہلے مسائل خمسہ خلافیہ حکیم اجمل خاں صاحب کی تصویر پر کھینچی ہے۔ اس کے بعد صاحب ابانۃ الحجۃ کے اعتراضات کو نقل کرکے اُن کا قلع قمع کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول نسئالك یا معید عیش الاجسام بالتدبیر الحمید۔ خاتمہ صفحہ ۸۱۔ انہ مفیض الجود والانعام۔ (فاضل مؤلف اسی دور کے اطبا میں ہیں۔)								
۱۲۷۴	۲۶۷	۴	الکحل الصناعۃ کامل	حاذق الملک الحکیم محمد کاظم بن ملا حیدر علی التستری النجفی الدہلوی۔ المتوفی ۱۱۴۹ھ		قلمی ۱۲۴۳ھ	۸۵۴	
تقطیع کتابت ½ ۱۱×۷- انچہ۔ سطور اکیس ۲۱ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب یوسف بن ہدایت اللہ متوطن بستان سلیمان پوری۔ کتاب کے حاشی پر پیوند کاری اور کرم خوردگی کا اثر ہے پہلے ورق کے ابتدائی صفحہ پر علی مظفر خان فدوی بادشاہ غازی محمد شاہ کی بڑی مُہر اور اسی ورق کے								

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

دوسرے صفحہ پر دو چھوٹی مہریں اور آخر کتاب میں صفحہ ۸۵۲ پر ایک چھوٹی مہر اسی سجع کی (براعداے دین شد مظفر حسین) چسپاں ہیں۔

یہ کتاب کامل الصناعۃ مولفہ علی بن عباس المجوسی۔ کے انداز پر لکھی گئی ہے۔ کامل الصناعۃ سے اسمیں کسی قدر تفصیل و وضاحت زیادہ رکھی گئی ہے۔ اسی وجہ سے اکمل الصناعۃ کے نام سے موسوم ہوئی۔ اس کتاب میں طب کے دونوں جز علمی و عملی بڑی خوبی کے ساتھ لکھے گئے ہیں مجلد ہذا دونوں جزؤں کا مجموعہ ہے۔ اِس کتاب کا ایک قلمی نسخہ کامل دو جلدوں میں مجلد اول نمبر ۱۴ و نمبر ۱۵ فن طب عربی پر تحریر ہے۔ عبارت آغاز جزو اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلیم الحکیم المصول۔ خاتمہ جزو اوّل صفحہ ۲۹۹۔ فی التاریخ سبع و عشرین من شہر ربیع الاول فی یوم الخمیس سنہ ثمان واربعین و مائتہ بعد الالف۔ ابتدا جزو دوم صفحہ ۳۰۲۔ الحمد للہ القدیر الشافی الخبیر الکافی۔ خاتمہ جزو دوم صفحہ ۸۵۴۔ مائۃ وعشرون وفیہ تم الجزء الثانی من کتاب اکمل الصناعۃ۔

مؤلف کتاب اصلاً تستری نجفی اور مولداً دہلوی تھے۔ اپنے والد ماجد اور دوسرے فضلاء ہند سے اکتساب علم کیا۔ جملہ علوم رسمیہ میں عموماً اور فن طب میں خصوصاً مہارت تام رکھتے تھے معلومات طبیہ میں اقران و امثال سے فائق شمار کئے جاتے۔ محمد شاہ بادشاہ دہلی کے ملازم خاص اور مورد مناصب جلیلہ تھے۔ حاذق الملک کا خطاب بھی اسی بارگاہ سے مرحمت ہوا تھا۔ ایک مدت تک دارالشفاء خاص کا اہتمام بھی ان کے متعلق رہا۔ سلطانی اجازت سے حرمین محترمین (زاداللہ عظمتہا) کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ حج سے فارغ ہونے کے بعد جب ہندوستان واپس آئے تو لاہور میں سال گیارہ سو انچاس (۱۱۴۹) ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ ان کا ترجمہ کسی تاریخ وغیرہ میں دیکھا نہیں گیا۔ اس کتاب کا ایک دوسرا نسخہ جو مجلد اول فن طب نمبر ۱۴ پر ہے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اس کے ابتدائی صفحہ پر مولوی غلام علی آزاد بلگرامی کے دست خاص سے مولف کے متعلق تھوڑی سی عربی عبارت تحریر ہے جس میں وہ مولف کا مختصر حال لکھکر تحریر کرتے ہیں کہ حکیم قدرت اللہ بدایونی سے جو مولف کے ہمصحبت رہے ہیں میں نے یہ حال سنا ہے۔ آزاد بلگرامی کی عبارت بلفظہ یہ ہے۔

الحکیم محمد کاظم اصلہ من تستر ثم من نجف الاشرف ومولدہ و منشاۂ دار الخلافۃ دھلی من الھند تلمذ علی والدہ الحکیم حیدر علی وغیرہ من علماء الھند۔ وفاق اقرانہ فی الطب والف فیہ کتابا زاد فیہ علی کامل الصناعۃ لعلی بن عباس المجوسی للمطبب فوائد کثیرۃ ولھذا اسماہ اکمل الصناعۃ ولازم السلطان محمد شاہ والی الھند فاعطاہ منصبا و لقبہ بحاذق الملک وفوض الیہ دار الشفاء السلطانیۃ وکان مدۃ مدیدۃ علی ھذا العمل ثم ترخص من السلطان وذھب الی الحرمین الشریفین وتشرف بزیارتھما وعاد الی الھند۔ فلما وصل اللاھور مرۃ توفی بہا تسع واربعین ومائۃ والف۔ سمعت ما کتبتہ من ترجمتہ عن الحکیم قدرۃ اللہ البداؤنی وھو راے صاحب الترجمۃ وادرک صحبتہ مرارًا۔ انتھیٰ

فہرست پٹنہ میں مولف کی نسبت لکھا ہے کہ دسویں صدی کے اطبا میں ہیں۔ جو آزاد بلگرامی کی تصریح کے خلاف ہے۔ فہرست مذکور کی عبارت۔ اکمل الصناعۃ کے تحت میں اس طرح تحریر ہے۔"

براحوالش وقوف نیافتم وے از اطبا قرن عاشر است۔"

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	۳۴۴	۵	العف وصفہ دہصفہ	نجیب یوسف باک		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ء مصر	۲۰۳	

ادویات عربیہ و افرنجیہ کو حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اور ان کے استعمال کا طریقہ بتایا ہے۔ ابتدائے کتاب صفحہ ۳۔ الحمد للہ الازلی وجودہ۔ الوافر کرمہ وجودہ...... اما بعد

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فہذا ایہا السادۃ القراء - خاتمہ صفحہ ۲۰۳ - من زبدۃ الطرطیر وندھن بہ الایدی - (اس کتاب کے مؤلف اِسی زمانہ کے لوگوں میں ہیں -)					
۲۹۸۱	۳۱۰	۶	امراض الاطفال	الفاضل محمود فہمی	سنہ ۱۳۲۴ھ	مطبوعہ ۱۳۲۴ھ مصر مطابق سنہ ۱۹۰۶ء	۱۱۰	
			یہ کتاب طب جدید میں تالیف ہوئی ہے - بچوں کی تربیت و پرورش کے انتظام اور اُن کے امراض لاحقہ کے معالجات میں حکمائے فرنج کے اصول کی پابندی رکھی ہے - ایک مقدمہ پانچ ابواب پر کتاب کو مرتب کیا ہے - آغاز صفحہ ۲ - یامن قرنت الداء بالدواء والعلۃ بالشفاء ..... وبعد فھذا الکتاب جمعت فیہ - خاتمہ صفحہ ۱۰۶ - فی منتصف الساعۃ الحادیۃ عشرۃ - (مؤلف علام زمانہ حال کے اطبا میں ہیں -)					
۴۵۴۵	۳۴۷	۷	امراض النساء	الدکتور نجیب محفوظ		مطبوعہ مصر	۱۷۶	
			یہ کتاب امراض رحم میں لکھی گئی ہے - رحم کے امراض کے ساتھ اجزاء رحم کی تشریح بھی دکھائی ہے - اس مبحث میں مؤلف نے بڑی تفصیل سے کام کیا ہے - اصول قدیمہ اور تحقیقات جدیدہ کو جمع کرکے اپنے مشاہدہ اور تجربہ کے موافق اس موضوع خاص کی تکمیل کی ہے - آغاز صفحہ ۱ - قد وضعت ھذا الکتاب بناءً علے طلب کثیر من اصدقائی - خاتمہ صفحہ ۱۷۶ - بحسب ظہور الاعراض الثلاثیۃ - ابتدا میں فہرست مضامین بھی منضم ہے - اس کتاب کا سال طبع تحریر نہیں ہے -					
۴۵۵۴	۳۵۱	۸	امراض النساء معرب الجزء الاول المحتوی علے قسمین	مُعرب الدکتور احمد علیؔ		مطبوعہ ۱۳۲۶ھ قاہرہ سنہ ۱۹۰۸ء	۶۹۱	
			فرانسیسی زبان کی کتاب کی تعریب کی گئی ہے جس کا مصنف صموئیل پوتسی مدرس مدرسہ طبیہ					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بارہیں معلم فن امراض النسار ہے۔اصل کتاب کی تعریب ہیں معرب نے حسب موقع ترمیم بھی کی ہے۔
یہ کتاب عورتوں کے رحمی امراض کی تفصیل ہیں ہے۔رحم کی ساخت اس کی تشریح اس کے
امراض و معالجات وغیرہ کو حسب تحقیق قدیم و جدید بڑے بسط و شرح کے ساتھ ضبط کیا ہے۔
عمل جراحی کو بھی ضرورت کے موافق بتایا ہے۔مفید و نافع کتاب ہے پوری کتاب کا یہ پہلا حصہ ہے۔
جس ہیں دو قسمیں رکھی گئی ہیں پہلی قسم شروع کتاب سے صفحہ ۳۰۴ پر ختم ہوگئی۔دوسری قسم کی
ابتدا صفحہ ۳۰۵ سے اور ختم صفحہ ۶۹۰ پر ہے۔خطبۂ کتاب کی عبارت سے اس بات کا پتہ
نہیں چلا کہ پوری کتاب کے کئے حصے رکھے گئے ہیں۔ظاہراً مکمل کتاب دو حصوں پر منقسم ہوگی۔کتاب کے
آخر ہیں مضامین کی فہرست اور ابتدا رہیں مقدمۃ المعرب بھی موجود ہے۔عبارت آغاز صفحہ ۲۔
امراض النساء۔الفصل الاول فی الطہر والتطہیر فی امراض النساء۔خاتمہ صفحہ ۶۹۱
اطلب سقوط الرحم صحیفہ ۔۴۲۔(مؤلف و مترجم کے حال کی تفصیل دریافت نہیں ہوئی۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۴۸۲	۲۸۳	۹	انوار آیات البینات نامتمام	حکیم علی نقی المخاطب بحکیم الممالک		قلمی	۹۴۲	

تقطیع کتابت ۷½×۴۔انچ۔سطور ۱۷ سترہ۔خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔کاغذ کشمیری۔کاتب کا نام
تحریر نہیں۔تمام اوراق پر کرم خوردگی و پیوندکاری زیادہ ہے۔ابتدائی و انتہائی صفحہ پر چند مہریں
سُرخی سے کتبخانۂ سلیمان جاہ وغیرہ کی ثبت ہیں۔

یہ مجلد فن طب کے کلیات میں ہے۔آخر سے ناتمام ہے۔اسوجہ سے تمام مباحث کا استیعاب نہیں ہے۔
چار مقالوں پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔مؤلف نے اس کتاب ہیں مسائل طبیہ کو تفصیل اور شرح
کے ساتھ ضبط کیا ہے۔تشریح اعضار کا بیان بھی بڑی تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔عبارت آغاز صفحہ ۲۔
حمداً لمن جعل العناصر ارکانا للتصویر ابدا اننا۔عبارت ورق اخیر صفحہ ۹۴۲-۱ وحنر ق

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مسنحنذ اوغیرھا۔ (مؤلف کتاب کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
۱۹۲۳	۲۹۴	۱۰	برء الساعۃ مع رسالہ سقنقور	افضل الحکماء واکمل الاطباء ابوبکر محمد بن زکریا الرازی المتوفی سنہ ۳۲۰ھ وقیل سنہ ۳۱۱ ہجری وسنہ ۳۰۰ ہجری		قلمی	۲۰	

تقطیع کتابت مع جدول رنگین ۶ ۱/۹ × ۳ ۱/۹ انچہ۔ سطور ۱۹۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی کا اثر موجود۔ پیوندکاری سے محفوظ۔

اس مجلد میں دو رسالے ہیں۔ (۱) برء الساعۃ (۲) رسالہ سقنقور۔ اول الذکر رسالہ زکریا رازی کا ہے۔ اس رسالہ میں اکثر امراض کے متعلق ایسے تدابیر و معالجے ذکر کئے ہیں جس سے ایک ہی ساعت میں مرض کا ازالہ ہوسکتا ہے۔ اس رسالہ کے تالیف کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ وزیر ابی القاسم عبداللہ کے دربار میں اطباء کی ایک جماعت مکالمۂ علمی میں مشغول تھی۔ ہر شخص اپنے فہم و استعداد کے لایق طبی مسائل میں گفتگو کر رہا تھا۔ دوران گفتگو میں اطباء کے ایک گروہ نے ان امراض کے متعلق جو دفعۃً نہیں بلکہ تدریجاً پیدا ہوتے ہیں۔ اظہار رائے کیا کہ ان کا ازالہ بھی تدریجاً ہی ہوتا ہے۔ یہ تدریجیہ امراض دفعۃً زوال پذیر نہیں ہوسکتے۔ دوسرے گروہ اطباء نے اس سے انکار کیا اور اس بات پر زور دیا کہ ایسے امراض کا ازالہ ایک ساعت میں بھی ممکن ہے۔ وزیر کو اس بات کے سننے سے استعجاب ہوا۔ اور زکریا رازی کو فہمایش کی کہ جو امراض ایک ساعت میں صحت پذیر ہیں اُن کو مدون کرکے کتاب کی صورت میں لایا جاوے۔ اس رسالہ کی دو قلمی نسخے مجلد اول نمبر ۶ و نمبر ۸ فن طب پر اور بھی موجود ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

عبارت شروع کتاب صفحہ ۲- بعد عبارت الحاقی- الحمد للہ کما ھو اھلہ و مستحقہ..... اما بعد فانی کنت عبارت خاتمہ صفحہ ۸- ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم-

رازی کی کنیت ابو بکر محمد نام- باپ کا اسم زکریا- شہر "رے" کا رہنے والا- دوسو چالیس (۲۴۰) ہجری مطابق ۸۵۴ مسیحی میں پیدا ہوا- ابتدا عمر سے تقریباً تیس ۳۰ برس تک وطن ہی میں رہا- آغاز جوانی میں گانے بجانے کا بڑا شایق تھا- عود وغیرہ کو خوب بجاتا تھا- پھر دفعتہً ان تمام لہو ولعب کو چھوڑ کر فلسفہ وغیرہ کی طرف متوجہ ہوا- اس کا سن تیس ۳۰ سال سے کچھ زیادہ تھا کہ "رے" سے بغداد آیا- اور وہاں علوم حکمیہ وطبیہ کی تکمیل کی- بعض کا یہ بھی قول ہے کہ اس کو ابتدا ہی سے علوم عقلیہ کی تحصیل کا شوق تھا- ابھی وہ جوانی کی حد کو نہیں پہونچا تھا کہ ادب منطق فلسفہ میں بڑی مہارت پیدا کرلی- طبیعت موزوں واقع ہوئی تھی- شعر گوئی میں بھی ملکہ حاصل کرلیا- اس زمانہ تک علم طب کی طرف اس کو بالکل توجہ نہیں تھی- جب وہ بغداد پہونچا اور وہاں کے مشہور شفاخانہ میں گیا اور دوا سازوں سے ادویات کے متعلق کچھ سوال جواب کی نوبت پہونچی تو اس کو طب کے فن کے ساتھ بھی دلچسپی پیدا ہوگئی- رفتہ رفتہ اس کا شوق یہانتک ترقی کر گیا کہ اس فن کی تحصیل پر کمر بستہ ہوگیا- اور علی بن ربن طبری سے صناعت طب کی تکمیل کی- اس فن میں اس کو وہ مرتبہ حاصل ہوا جو یونانی اطبا میں جالینوس کو تھا- یہی وجہ ہے جو اس کو جالینوس العرب کہا جاتا ہے- بغداد میں ایک زمانہ تک اس کا قیام رہا- مگر نہ اس حیثیت سے کہ اس کو موطن ومسکن قرار دیا ہو- اس کی عادت تھی کہ ہمیشہ مشہور وآباد شہروں کی سیاحت کرتا پھرتا- اور طب کے متعلق عجیب وغریب نمونے لوگوں کے سامنے پیش کر کے دنیا کو حیران بناتا- تشخیص امراض کے متعلق

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بہت سی نادر اور حیرت خیز حکایتیں اس کی مشہور ہیں۔ اس کی طبیعت جدت پسند اور نکات آفریں واقع ہوئی تھی۔ زیادہ تر اس کا قیام بلاد عجم میں رہتا۔ اس لئے کہ یہی مقامات اس کے اور اس کے اعزا کے اصلی موطن تھے۔ حکماء اور اطباء کی کتب قدیمہ کے اہم اور مشکل مسائل کا حل بڑی تحقیق کے ساتھ کرتا۔ امراض کی تشخیص قبل از وقوع صرف انسان کی صورت دیکھکر کرلیتا اور اُس پر حکم لگا دیتا۔ بیشتر اس کا حکم صحیح نکلتا۔ انہیں خصوصیات کی بنا پر تمام اطباء میں اسکو امتیاز حاصل تھا۔ اور ایک عالم اس کے فضل وکمال کا معترف بنگیا تھا۔ بینظیر طبیب۔ جالینوس وقت اوحدِ زمانہ۔ فرید عصر مانا جاتا تھا۔ ہمیشہ کتب بینی اور تالیف میں مستغرق رہتا۔ خلوت وجلوت میں کبھی اس کا قلم لکھنے سے نہیں رُکتا۔ یہ فیلسوف زمانہ حکمت وطب کے علاوہ اور بہت سے علوم وفنون میں ماہر تھا۔ فن کیمیاء میں بھی خاص ملکہ رکھتا تھا۔ علمی کمالات سے قطع نظر بڑا سخی۔ لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا۔ بیماروں پر بیحد مہربان۔ غرباء کا ہمدرد۔ مساکین و محتاجین کا دوست واقع ہوا تھا۔ عمر کے آخری حصہ میں نابینا ہوگیا۔ اس کے عقائد سوفسطائی اور حکماء طبعی کے ساتھ بہت مشابہ تھے۔ اس کے مصنفات کثرت سے ہیں۔ عیون الانباء وغیرہ میں مولفات کے اسماء ڈیڑھ سو سے زیادہ مفصلا لکھے ہیں۔ یہاں چند مشہور مصنفات مفصلۂ ذیل لکھے جاتے ہیں۔ اس کی وفات کی تاریخ میں کئی قول ہیں۔ سنہ ۲۹۹ھ۔ سنہ ۳۰۰ھ۔ سنہ ۳۲۰ھ۔ سنہ ۳۶۴ھ۔ زیادہ تر اتفاق تین سو بیس (۳۲۰) ہجری مطابق سنہ ۹۳۲ مسیحی پر دیکھا گیا ہے۔

اسماء مؤلفات

الحاوی فی الطب۔ یہ کتاب فن طب میں رازی کی تصانیف میں جلیل القدر اور مفید ہے۔ اسمیں متقدمین اطباء کے مستند اقوال معالجات امراض کے متعلق لکھے ہیں۔ اس کتاب پر وہ اپنی

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								حیات میں نظر ثانی نہ کرسکا۔ اس لئے اس میں تہذیب و ترتیب کے اعتبار سے نقصان رہگیا۔ طب[2] الروحانی یہ کتاب اخلاق و تہذیب نفس کے متعلق ہے۔ اس کتاب میں بیس[20] فصول ہیں۔ سمع[3] الکیان۔ علم طبعی کا رسالہ ہے۔ کتاب[4] فی کیفیۃ الابصار۔ اس کتاب میں اُن لوگوں کا رد ہے جو ابصار میں خروج شعاع کے قائل ہیں۔ کتاب[5] فی علل المفاصل والنقرس وعرق النساء۔ اس کتاب میں بائیس[22] فصلیں ہیں۔ کتاب[6] الحیل۔ اس کتاب میں طبی چٹکلے اور ٹٹکے مذکور ہیں۔ کتاب[7] فی ان الصناعۃ الکیمیاء صناعۃ اقرب الی الوجود۔ اس کتاب میں کیمیاء کو ممکن الحصول بتایا ہے۔ کتاب[8] فی ان الحمیۃ المفرطۃ لایحفظ الصحۃ۔ اس کتاب میں اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ زیادہ پرہیز اور دوا کے استعمال میں عجلت۔ غذا کا کم کھانا حفظ صحت کا سبب نہیں ہوتا۔ مقالہ[9]۔ اس بیان میں کہ کم درجہ کا طبیب مریض پر اُس کے خواہشات کے روکنے میں سختی کرتا ہے۔ مقالہ[10] فی الجدری والحصبۃ۔ اس میں چودہ ابواب ہیں۔ چیچک اور خسرہ کے بیان میں۔ کتاب[11] من لایحضرہ الطبیب۔ اس کتاب میں علاج کے طریقے ایسے سہل لکھے ہیں کہ طبیب کے نہ ملنے کی صورت میں ہوشیار آدمی خود کرسکتا ہے۔ کتاب[12] الادویۃ الموجودۃ بکل مکان اُن دواؤں کے بیان میں جو ہر جگہ پائی جاتی ہیں۔ کتاب[13] فی الرد علی الجاحظ۔ مذمت فن طب کا رد ہے۔ (عیون الانباء۔ اخبار العلماء باخبار الحکماء وغیرہما۔)
			رسالہ سقنقور	الشیخ الموفق شمس الریاستہ ابو العشائر ہبۃ اللہ بن زین بن حسن بن افرائیم بن یعقوب بن اسماعیل بن جمیع الاسرائیلی۔				
								مجلد مذکورۂ بالا کا موخر الذکر رسالہ ہے۔ صفحہ دس سے شروع ہوکر صفحہ ۲۰ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں سقنقور کی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ماہیت۔مقام پیدائش۔شناخت۔افعال وخواص کو تفصیل وبسط کے ساتھ لکھا ہے۔عبارت آغاز صفحہ ۱۔
قال هبة الله المستقنو جیوان ..... یکو زبنیل مصر۔عبارت ختم صفحہ ۲۰۔اوردناه فیهما منها
کفایة فلیکن هذا اٰخرها۔

ابن جمیع مصر کے نامور اطباء میں تھا مصر میں دو ہی شخص اس فن میں یگانہ روزگار ہوئے ہیں علی بن رضوان۔ابن جمیع یوں تو تمام علوم وفنون میں اس کو پوری پوری مہارت حاصل تھی۔مگر فن طب میں اس کا پایہ بہت بلند تھا۔اس فن کے معالجات وتدابیر میں قوت اجتہادی رکھتا تھا۔تشخیص امراض کی نادر اور تعجب انگیز قصص اس کے مشہور ہیں فسطاط مصر میں اس کا تولد ہوا۔فن طب میں اس کا شیخ ابی نصر عدنان بن العین زربی ہے۔ایک مدت تک ابی نصر کی خدمت میں رہکر دقائق طبیہ میں واقفیت حاصل کی۔تدریس علوم کا بڑا شائق تھا۔بڑے بڑے ذی استعداد طلباء اسکے حلقۂ درس میں جمع رہتے۔اسکے ممتاز شاگردوں میں شیخ سدید بن ابی البیان بڑا فاضل طبیب گزرا ہے۔ملک الناصر سلطان صلاح الدین بن ایوب کا درباری طبیب تھا۔صلاح الدین اس کی بیحد قدر ومنزلت کرتا۔علاج ومعالجہ میں اسی کے مشورہ پر پورا بھروسہ رکھتا۔صلاح الدین کے واسطے تریاق فاروق کبیر کا بھی نسخہ اس نے تیار کیا تھا۔ابن جمیع کے کتب مصنفہ مشہورہ کے اسماء یہ ہیں۔کتاب الارشاد لمصالح الانفس والاجساد۔کتاب التصریح بالمکنون فی تنقیح القانون۔رسالہ فی طبع الاسکندریہ۔اس رسالہ میں اسکندریہ کے آب وہوا کا ذکر کیا ہے۔رسالہ الی القاضی المکین ابی القاسم علی بن الحسین فیما یعتمد حیث لا یجد طبیبا۔اس رسالہ میں معالجات کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ جو طبیب نہ ملنے کے وقت میں کارآمد ہوسکیں۔مقالہ فی اللیمون وشرابہ ومنافعہ۔مقالہ فی الراوند ومنافعہ۔مقالہ فی الحدبة۔الرسالة السیفیة فی الادویة الملوکیة۔یہ رسالہ معالجہ قولنج میں ہے۔ابن جمیع کا سال وفات

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			معلوم نہیں ہوا۔ (عیون الانبار فی طبقات الاطبار۔)					
۱۲۶۴	۲۰۰	۱۱	بصائر الطب	الحکیم ابو علی حافظ محمد محسن رضا الدہلوی المتوفی سنہ ۱۲۴۶ھ	سنہ ۱۲۱۶ھ	قلمی سنہ ۱۲۴۸ھ	۲۲۴	
			تقطیع کتابت مع جدول ۱۱×۷۔ انچہ یسطور مُتقیس ۲۹۔ کاغذ دہلی خط نسخ معمولی۔ جدول و باریکا سُرخ وسبز۔ کاتب حافظ شیخ محمد احسن قادری۔ اثر کرم و پیوند کاری قلیل۔ فن طب کی مختصر کتاب ہے۔ کلیات ومعالجات ضروری قدر لکھی ہیں۔ بعض اوراق کے حواشی پر نسخجات متفرقہ اور دیگر فوائد لکھے ہوے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ سُبحان من صوّر بالماء الانسان۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۳۔ وعافنی من بلیلاتك یا ارحم الراحمین۔ مؤلف کتاب نے خطبہ میں اپنا نام ابو علی لکھا ہے۔ حیث قال فیقول اَلَذُّ عباد اللّٰہ الصمد ابو علی بن مظفر خان بن غوث محمد خان بن شجاع الولی الدہلوی۔ خاتمہ میں کاتب نے مؤلف کا نام حافظ محمد محسن رضا تحریر کیا ہے۔ کتاب کے ابتدائی صفحہ پر بھی کاتب نے حافظ محمد محسن کی تاریخ وفات وغیرہ نظم میں لکھی ہے۔ اس سے بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس کتاب کے مؤلف محسن رضا ہیں۔ ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولف کی کنیت ابو علی اور نام محسن رضا ہو خطبہ میں صرف کنیت پر ہی اکتفا کیا ہو۔ (اِس مؤلف کا تفصیلی ترجمہ نہیں ملا۔)					
۴۱۹۸	۳۴۰	۱۲	البیان فی اصل تکوین الانسان	الفاضل حسنا السعا رقم السید احمد بن احمد بن یوسف الحسینی	سنہ ۱۳۲۸ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۸ھ مصر	۲۰۸	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مؤلف نے کتاب الام کی شرح لکھی ہے۔ جو فصل فصل الجمعۃ تک رسالہ ہذا کی تالیف کے وقت تک ہو چکی ہے۔ اس شرح میں کتاب الطہارۃ کے بیان میں غسل عن الجنابۃ کے موقع پر منی حیض وغیرہ کی بحث مطول ہو گئی۔ اس لئے کہ اس تذکرہ میں منی وحیض کے تمامی حالات جن کا تعلق رحم و انثیین و تناسل و اعضاء تناسل سے ہے بیان کرنا پڑا۔ بہت بڑا کام یہ کیا گیا کہ اس مبحث کے ذکر میں اقوال اطبار و مسائل شرعیہ کے توافق کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ اس بحث کے پورے کرنے کے بعد مؤلف نے محسوس کیا کہ یہ طولانی تحریر موقع کتاب سے متجاوز ہو گئی۔ اس لئے اس مفصل بیان کو رسالہ کی صورت میں کتب طبیہ کے عنوان سے مستقل رکھا یہی وجہ ہے کہ اس رسالہ کے بعض بیانات میں مسائل شرعیہ کی بھی تصویر کھینچی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ اوجد من العدم الخلائق..... بعد فیقول افقر العبید الی ربہ الغنی۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۹۔ وھو حسبی و نعم الوکیل الی قول۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۰۔ من شہر صفر الخیر ۱۳۲۸ھ۔ رسالہ کے ختم کے بعد چند تقاریظ علما عصر کی اور فہرست مضامین بھی شامل ہے۔ (فاضل مؤلف اسی دور جدید کے فضلا میں ہیں۔)					
	۲۸۵	۱۳	التحفۃ الحامدیہ فی الصناعۃ التکلیسیہ	مسیح الملک الحکیم محمد اجمل خان بن حکیم محمود خاں دہلوی المتوفی ۱۳۴۶ھ		مطبوعہ ۱۸۹۹ء مجتبائی دہلی	۳۲	
			استعمال کشتہ جات کے بارہ میں جو کلیۃً ممانعت کی جاتی ہے۔ اس رسالہ میں اس کلیہ کو توڑا ہے۔ اور کشتہ جات کے منافع کو بڑی خوبی کے ساتھ بتایا ہے۔ اُن کے بنانے اور استعمال کے طریقے بھی بڑی وضاحت کے ساتھ لکھے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق المعادن متفننۃ الاقسام۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

مؤلف علام غفرہ اللہ المنعام دہلی کے مشہور و مستند خاندان اور حکیم محمد شریف خاں متوفی سنہ ۱۲۳۱ ہجری کی اولاد میں ہیں۔ آپ کی حذاقت اور طبابت کی شہرت شرقاً و غرباً پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کی ولادت بارہ سو چوراسی (۱۲۸۴) ہجری دہلی میں ہوئی۔ رشد و ہدایت اور ذکاوت و فطانت کے آثار بچپن ہی سے آپ میں نمودار تھے۔ سب سے پہلے ابجد خوانی کے بعد حفظ قرآن شریف کی طرف توجہ فرمائی۔ خدا کے فضل سے حافظہ قوی پایا تھا۔ تھوڑی مدت میں پورا قرآن پاک حفظ کر کے مجمع کثیر میں دہلی کی مسجد شریف خاں میں محراب سنائی۔ پھر ضروری قدر فارسی پڑھنے کے بعد علوم عربیہ درسیّہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ صرف۔ نحو۔ معانی و بیان۔ ادب منطق۔ فلسفہ۔ حدیث۔ تمام علوم متعارفہ کی چند سال میں تکمیل کر لی۔ ان علوم میں آپ کے اساتذہ پیر جی صدیق احمد دہلوی۔ مولوی عبد الحق مؤلف تفسیر حقانی۔ مرزا عبد اللہ بیگ وغیرہم ہیں۔ درسیّہ علوم سے فارغ ہو جانے کے بعد خاندانی فن شریف طب کی طرف توجہ کی۔ اِس فن کی ابتدائی کتابیں اپنے والد ماجد حکیم محمود خانصاحب سے پڑھیں اور انتہائی تعلیم کو برادر معظم حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں صاحب مرحوم سے پورا کیا مطب کا شغل بھی انہیں حضرات کی صحبت بابرکت میں رہا۔ جب اس فن میں علماً و عملاً پوری پوری مہارت پیدا ہو گئی تو آپ کو پرانی پرانی کتب متقدمین کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا۔ التزاماً ایک معتدبہ وقت اس کام کے واسطے مقرر کیا۔ طبیعت موزون اور مناسب واقع ہوئی تھی۔ بہت جلد اس فن کے بڑے بڑے مشکلات حل ہو گئے۔ اور اِس فن میں ایسے خصوصیات آپ کے ساتھ مختص ہوئے جس کا نظیر متقدمین و متاخرین میں دیکھا نہیں جاتا۔ طب کے علاوہ فن ادب سے بھی آپ کو بیحد دلچسپی و مناسبت تھی۔ ادب عربی۔ فارسی۔ اُردو میں نظماً و نثراً پوری پوری قوت رکھتے تھے۔ تینوں زبانوں میں آپ کا کلام منظوم و منثور کثرت سے ہے۔ نظم میں اپنا تخلص شیدا فرماتے ہیں۔ بطریق مشتے نمونہ از خروارے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

وموازنہ تیزیٔ طبع - کسی قدر کلام نظم عربی - فارسی - اردو نقل کیا جاتا ہے - نظم عربی طب کے متعلق ہے

الویل للطب القدیم وجسمہ — فقد اعترتہ غمامۃ سوداء
من بعد ما کانت شموس نہارہ — فیہا لمن ضل الہدی استہداء
اسفا علی اھل الزمان لانھم — قد اھملوا ما شانہ استقصاء

نظم فارسی: بہ بیدم در دل دل دربزم مستانہ مے رقصد — نگرے در خم و چشم ذرّہ میخانہ مے رقصد
بیا اے خام کار عشق و باچشم بصیرت بیں — کہ گرد شمع در محفل چسان پروانہ مے رقصد
حجاب از رخ چو بردای فغان از انجمن خیزد — اگر دیوانہ می رقصد اگر فرزانہ می رقصد
بدہ دُردے زجام بادہ خواران وانگہش بنگر — کہ برشیخ شہر یا رندان چہ مستانہ می رقصد

نظم اُردو: بالیں پہ میرے اُسکے بلانیسے کیا حصول — میں جی گیا تو وقت سپید ادگر گیٔ
کچھ چلتی پھرتی چھاؤں نظر آئی کائنات — دیکھا جہاں کو خوب جہاں تک نظر گیٔ
تو ہی بتا علاج تو اے باد صبحدم — آشفتگانِ طرہ طرار کیا کریں

باوجود قلت فرصت اور کثرت مشاغل تالیف کا بھی آپ کو ذوق تھا - متعدد کتابیں زبان عربی اور اُردو میں آپ کی مولفہ موجود ہیں - کچھ مطبوع ہو چکی ہیں کچھ غیر مطبوع ہیں - السانحۃ - القول المرغوب فی الماء المشروب - یہ رسالہ طالب علمی کے وقت لکھا ہے - ازالۃ المحن عن کسیر البدن - التحفۃ الحاذیۃ فی الصناعۃ التکلیبیۃ - الوجیزہ - مقدمۃ اللغات الطبیۃ - حاشیہ شرح اسباب تا بحث سرسام ناتمام وغیرہ یہ کتابیں عربی زبان میں ہیں - الطاعون - اردو زبان کا رسالہ ہے -

اس فن طب میں طبیعت کی دسترس اور ذہن و ذکا کی رسائی سے قوت اجتہادی کا مرتبہ آپ کو حاصل تھا - اسی خاص ملکہ کی بنا پر قدما کے بعض اقوال میں محققانہ ترمیم کی ہے - جو اہل انصاف کی نظر میں لائق قدر اور قابل وقعت ہے - جیسے کہ سلاست کے مسئلہ وہ

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر فہرست سابق	نمبر موجودات

بہت سے اوصاف حمیدہ کے ساتھ آپ متصف تھے۔ ایثار خیرخواہی انام حمیت اسلام۔ خوش خلقی۔ غرباپروری وغیرہ وغیرہ۔ یونانی طب جو اِس زمانہ میں مردہ ہوگئی ہے۔ آپ کا ذاتی منشا اور دلی خواہش تھی کہ اس کو پھر زندہ کر دکھائیں۔ اس مدعا کے پورا کرنے کیواسطے ہرممکن کوشش کے ساتھ آپ سرگرمی رکھتے تھے۔ دہلی میں ایک طبی کالج بڑے پیمانہ پر قائم کیا جس میں علاوہ فن طب کے ویدک کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ مدرسہ دائیاں اور زنانہ شفاخانہ بھی اِس میں رکھا گیا ہے۔ طبی کاموں کو اہمیت دینے کی غرض سے آپ نے یورپ کا سفر بھی کیا۔ دمشق میں مجمع علمیہ کے آپ ممبر بھی تھے۔ آپ کی تصویر بھی وہاں موجود ہے۔

بہت زمانہ اس ریاست سے آپ کو ملازمت کا تعلق رہا۔ خاص سرکاری طبیب کے ساتھ ملقب تھے۔

۲ رجب شب پنجشنبہ تیرہ سو چھیالیس (۱۳۴۶) ہجری مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۲۷ عیسوی کو مرض وجع الفواد سے تقریباً تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں رامپور میں دفعۃً انتقال فرمایا۔ رامپور میں تجہیز وتکفین وجماعت کثیر کے ساتھ نماز جنازہ ہونے کے بعد بذریعہ موٹر کاری دہلی جنازہ گیا۔ وہاں پنجشنبہ کے روز آخر دن میں جم غفیر کے ساتھ مکرر نماز جنازہ مسجد جامع کے سامنے میدان میں پڑھی گئی۔ اور بعد نماز مغرب اپنے آبا واخوان کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ یہ مختصر حال کچھ اپنے مشاہدہ اور کچھ ثقات کی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			روایت سے تحریر کیا گیا۔ (جامع اوراق۔)					
٤٥٠١	٣٥٣	١٤	التحفة المرضية في القواعد الصحية	عبد الرحمٰن احمد خلف المصری الحنفی المدرس بالازہر الشریف	سنہ ١٣٢٦ھ	مطبوعہ سنہ ١٣٢٨ھ مصر سنہ ١٩١٠ء	٤٠	
			اس کتاب میں اصول صحت کو بتایا گیا ہے۔ ستۂ ضروریہ میں تصرف کے طریقے جو قواعد طبیہ کے موافق ہیں لکھے گئے ہیں۔ کتاب باوجود مختصر ہونے کے بہت سے فوائد کا ذخیرہ ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی جعل الصحة مركزا للفضائل السامية ..... اما بعد فهذا ملخص في القواعد الصحيه۔ خاتمہ صفحہ ٤٠۔ و الله الموفق للصواب واليه المرجع والمآب					
٢٨٩٣	٢٠٧	١٥	تدبیر الاطفال	الدکتور اسکندر جریدینی باک		مطبوعہ مصر سنہ ١٩٠٣ء	٢٦٨	
			اس کتاب میں جنین کی حفاظت۔ حاملہ کی تدبیر۔ وضع حمل کے بعد جن احتیاطوں کی ضرورت ہے اُن کا ذکر۔ تولد کے وقت سے چودہ پندرہ برس کی عمر تک بچوں کے رکھ رکھاؤ کا طریقہ۔ اُن کے امراض و معالجات قدیم و جدید دونوں طرح کی تحقیق کے ساتھ لکھے ہیں عبارت آغاز صفحہ اول۔ مقدمه الى الامراء انها السيدة نجابية لدى سرير .... كانه المادة الحادس۔ خاتمہ صفحہ ٢٦٢۔ ترياق جونلس ضد السم ملحق ١٠٥۔ انتهى۔ الى قول امين۔ آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ (مؤلف زمانہ حال کے اکابرین میں ہیں۔)					
٢٩٥٤	٣١٢	١٦	تدبیر صحة الحامل والنفساء والطفل (معرب)	معرب الدکتور فترا	سنہ ١٩٠٥ء	مطبوعہ مصر	٢٧٧	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

یہ کتاب بھی طب جدید میں ہے۔ اصل کتاب فرانسیسی زبان میں تالیف ہوئی ہے جس کا مولف فاضل دکتور آدہ ہے سنہ ۱۹۰۹ عیسوی اس کتاب کا سال تالیف ہے سنہ ۱۹۱۰ء میں یہ کتاب لغۃ فرنساویہ سے عربی زبان میں معرب ہوئی۔ چار اجزا پر کتاب کو منقسم کیا ہے۔ الجزء الاول تدبیر صحۃ الحامل الجزء الثانی تدبیر صحۃ النفساء۔ الجزء الثالث تدبیر صحۃ الطفل اثناء السنۃ الاولی۔ الجزء الرابع تدبیر صحۃ الطفل اثناء السنۃ الثانیۃ۔ ابتدا میں دو مقدمے لکھے ہیں۔ ایک معرب کا دوسرا مولف کا۔ کتاب کے ساتھ فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ آغاز عبارت مقدمہ معرب صفحہ ۳۔ اصلح حضرۃ الزمیل الفاضل الدکتور آدہ هذا الکتاب باللغۃ الفرنساویۃ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۷۷۔ من الاطعمۃ الدهنیۃ قبل نهایۃ السنۃ الاولی۔

(معرب و مولف اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۷۵۵	۳۵۴	۱۷	تذکرہ اولی الالباب والجامع للعجب العجاب مع النزهۃ المبهجہ الجزء الاول	الحکیم الماہر الشیخ داؤد بن عمر الانطاکی المتوفی سنہ ۱۰۰۸ھ وقیل سنہ ۱۰۰۵ ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۲ھ	۳۵۲	

یہ کتاب مسائل طبیہ اور دقائق حکمیہ کی جامع۔ فن طب میں معتبر و مستند لاثانی ہے۔ کلیات و معالجات۔ فن ادویہ مفردہ و مرکبہ۔ نکات غریبہ و لطائف عجیبہ کا مجموعہ ہے۔ پوری کتاب ایک مقدمہ اور چار ابواب و خاتمہ پر مشتمل ہے۔ المقدمۃ فی تعداد العلوم المذکورۃ فی هذا الکتاب۔ الباب الاول فی کلیات هذا العلم۔ الباب الثانی فی قوانین الافراد والترکیب۔ الباب الثالث فی المفردات و المرکبات۔ الباب الرابع فی الامراض وما یخصها من العلاج۔ الخاتمۃ فی نکت وغرائب و لطائف وعجائب۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								اس مطبع میں پوری کتاب اور فصول علیحدہ علیحدہ پر رکھی گئی ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ اس میں مقدمہ کتاب اور تین ابواب ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۔ سبحانک یا مبدع موا دالکائنات بلا مثال سبق..... وبعد فتفاضل افراد الانواع الانسانی بعضہا بعضہا اظہر۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۱۔ ان نباتہ مغربی اصفر الزہر یلصق الجرح ملتہ۔ اس حصہ کے مضامین کی فہرست بھی آخر میں منضم ہے۔
۴۵۵	۳۵۵	۱۸	تذکرہ اولی الالباب والجامع للعجب العجاب مع النزہتہ المبہجہ (الجزء الثانی)	الحکیم الماہر الشیخ داؤد بن عمر الانطاکی المتوفی سنہ ۱۰۰۸ھ وقیل سنہ ۱۰۰۵ ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۲ھ	۲۰۴	
								یہ دوسرا حصہ ہے چوتھا باب اور خاتمہ اس میں مذکور ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الباب الرابع فی تفصیل احوال الامراض الجزئیۃ واستقصاء اسبابہا وعلاماتہا وضروب معالجاتہا الخاصۃ۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴۔ وکان اللہ لنا عونا علی امور الدنیا والآخرہ امین۔ دو نسخے قلمی اس کتاب کے مجلد اول طب نمبر ۳۳ و ۳۴ پر بھی درج ہیں۔
			النزہتہ المبہجہ فی تشحیذ الاذہان وتعدیل الامزجہ (الجزء الاول)	ایضاً				
								یہ کتاب متذکرہ بالا کتاب کے حاشیہ پر ہے اس کے بھی دو حصے رکھے ہیں۔ پہلا حصہ کتاب مذکورہ بالا کے پہلے حصے کے حاشیہ پر۔ دوسرا حصہ دوسرے حصہ کے حاشیہ پر۔ قواعد طبیہ اور مسائل حکمیہ الیہ میں جلیل القدر کتاب ہے۔ بہت سے فوائد علمی اور مطالب عملی کا ذخیرہ بنایا گیا ہے۔ اس کتاب میں

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			علاوہ مسائل طبی کے۔اس کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ علم طب کو حکمیات اور فلسفیات سے ماخوذ بنا جاوے اس فن میں یہ بے نظیر کتاب ہے۔آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔سبحان من سجدت لہ جباہ الاجرام صاغرۃ ناتمہ حاشیہ صفحہ ۱۵۱۔والادھان الملینۃ کالبنفسج۔					
			النزہتہ المبہجہ فی تشحیذ الاذہان و تعدیل الامزجہ (الجزء الثانی)	الحکیم الماہر الشیخ داؤد بن عمر الانطاکی المتوفی سنہ ۱۰۰۸ھ وقیل سنہ ۱۰۰۰ ہجری				
			یہ دوسرا حصہ ہے۔آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔فائدۃ۔العروق المعمودۃ بالذات ھی الاوردۃ جث تمہ حاشیہ صفحہ ۲۰۴۔عدد ذکر الذاکرین وسہو الغافلین آمین۔اس کتاب کے چند قلمی نسخے مجلد اول نمبر ۲۵۶ سے نمبر ۲۶۰ تک فن طب میں اور بھی موجود ہیں۔ مؤلف کتاب "شیخ داؤد" علوم حکمیہ کے ماہر اور فن طب سے پورے باخبر تھے۔اپنے زمانہ کے راس الاطباء اور اعجوبۃ الدہر مشہور ہوئے۔ان کا مولد و منشاء شہر انطاکیہ تھا۔مگر مصر کو جائے قیام اور وطن بنالیا تھا۔ان کے باپ رئیس البلد اور باہمت بڑے سخی شخص تھے۔ایک مسافر خانہ خاص واردین و صادرین کی آسایش کی غرض سے اپنے صرف سے بناکر رکھا تھا۔مسافرین کی تواضع کھانے وغیرہ سے نہایت خوشدلی اور فراخ حوصلگی کے ساتھ کرتے۔شیخ داؤد باپ کی حیات تک انطاکیہ ہی میں رہے اور انہیں سے ابتدائی تعلیم بھی حاصل کی۔والد کے انتقال کے بعد مصر و قاہرہ و دمشق کا سفر کیا۔اس سفر میں بڑے بڑے مشائخ سے ملاقات و صحبت کا اتفاق رہا۔دمشق میں ابی الفتح اور شیخ عامری اور علاء الدین العمادی سے بہت سا استفادہ کیا۔ابو المعالی الطالوی روایت کرتے ہیں کہ شیخ داؤد نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میں سن شعور کو پہونچا تو ایک مدت تک ایسے سخت وجع مفاصل رکھی میں					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مبتلا رہا کہ قیام وقعود سے بھی عاجز تھا۔ اِس عرصہ میں صرف قرآن شریف میں نے حفظ کر لیا تھا۔ اور کچھ ضروری ابتدائی کتابیں بھی پڑھ چکا تھا۔ اسی زمانہ میں عجم کے ایک بڑے فاضل جنکا نام محمد شریف تھا میرے یہاں مسافر خانہ میں مقیم ہوئے۔ میری یہ حالت دیکھ کر معالجہ شروع کیا۔ خدا کے فضل سے اُن کا علاج ایسا مفید ہوا کہ میں بہت جلد بالکل صحیح وتندرست ہوگیا۔ شیخ داؤد کا دستور تھا کہ مستفسرین مسائل طبیہ کے جواب میں رسائل تالیف کر دیتے۔ شعر گوئی کا بھی مذاق رکھتے۔ رسائل واشعار وکتابیں مولفہ ان کی بہت ہیں۔ تذکرہ اولی الالباب اور کتاب النزہۃ کے علاوہ۔ الدرۃ المنتخبہ فیما صح من الادویۃ المجربہ۔ رسالہ فی الحمام۔ شرح قصیدۃ النفس للشیخ الرئیس مشاہیر مولفات میں ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ایک سال سے کچھ کم قیام کرنے کے بعد وہیں وفات پائی۔ حاجی خلیفہ نے ان کی سال وفات کے متعلق دو قول لکھے ہیں۔ ایک ہزار آٹھ (۱۰۰۸) اور ایک ہزار پانچ (۱۰۰۵)۔ اوّل الذکر تو بحوالہ کتاب خلاصۃ الاثر لکھا ہے۔ اور ثانی الذکر کے متعلق کوئی حوالہ تحریر نہیں کیا۔ انطاکی کی نسبت انطاکیہ کی طرف ہے جو شام کی آبادی میں مشہور شہر ہے۔ انساب السمعانی میں لکھتے ہیں۔ الانطاکی بفتح الالف وسکون النون وفتح الطاء المہملہ وفی آخرھا الکاف ھذہ النسبۃ الی بلدۃ یقال لھا انطاکیہ۔ (خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر)					
۲۰۰۱	۲۸۶	۱۹	تذکرہ قلیوبی مع کتاب الرحمۃ	الجبر الفائق والطب اللائق الشیخ احمد بن احمد بن سلامۃ المصری القلیوبی الشافعی المتوفی سنہ ۱۰۶۹ ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۲ھ	۶۴	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>اسم مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>سنہ کتابت مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس مجلد میں دو کتابیں ہیں۔ (۱) متن میں (۲) حاشیہ پر۔ یہ فن طب کی مختصر اور جامع کتاب ہے تمام مسائل طبیہ کو اختصار کے ساتھ منضبط کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی جعل نوع الانسان اکمل الانواع۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۔ وصلی الله علی سیدنا محمد و علی اله وصحبه وسلم۔ (علامہ قسطنطینی کا ترجمہ مجلد ثانی فن فقہ عربی نمبر ۹۷ کے تحت میں لکھا گیا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>كتاب الرحمة فی الطب والحكمة</td><td>العلامة الشيخ مهدی بن علی بن ابراهيم الصُّبيری اليمنی المهجمی المقری المتوفى سنه ۸۱۵ھ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ دوسرا نمبر ہے جو کتاب مذکورۂ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ مختصر کتاب ہے مفید اور جامع مسائل طبیہ نظریہ وعملیہ پانچ ابواب پر پوری کتاب منقسم ہے۔ الباب الاول فی علم الطبیعه۔ الباب الثانی فی طبائع الاغذیه والادویه۔ الباب الثالث فیما یصلح للبدن فی حال الصحة۔ الباب الرابع فی علاج الامراض الخاصة۔ الباب الخامس فی علاج الامراض العامة۔ آغاز کتاب حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی اخترع من العدم الموجودات واظهر الی الوجود الکائنات... وبعد فهذا المختصر وضعته الخ۔ خاتمہ کتاب حاشیہ صفحہ ۱۴۔ وینسی الشهادة عند الموت... وعلی اله وصحبه وسلم۔
دو نسخے قلمی کتب کے مجلد اول میں غلطی سے نمبر ۸۰۶ اور نمبر ۸۰۷ پر بھی درج ہیں۔ مگر وہاں مصنف کتاب کے نام میں اس قدر غلطی واقع ہوئی ہے کہ بجائے مهدی بن علی صبیری کے ابراهیم بن عبدالرحمن</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								الارزق کو مولف کتاب قرار دیا ہے۔ حالانکہ ابراہیم بن عبد الرحمن کی کتاب الرحمۃ دوسری ہے۔ اس کتاب مطبوعہ کے ابتدائی صفحہ میں مولف کے نام کے ساتھ الصبیری لکھا ہے۔ اکتفاء القنوع مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۲۶ پر بھی یہی لفظ (الصبیری) تحریر ہے۔ کشف الظنون جلد اول مطبوعہ مصر کے صفحہ ۹۰۴ پر بجائے (الصبیری) الصنبری نون کے ساتھ اور اس کے بعد لفظ (الیمنی بھی لکھا ہے۔ انساب السمعانی میں نہ تو لفظ (صبیری) مذکور ہے اور نہ لفظ صُنبری" بلکہ (الصُّبری) بضم الصاد المہملہ وفتح البار الموحدہ وفی آخر الرار لکھا ہے۔ اس نسبت کے متعلق اسی کتاب السمعانی میں لکھتے ہیں۔ ھذہ النسبۃ الی صبرو ھو اسم لجد ابی بکر محمد بن عبد الرحمن بن صبر القاضی الصبری من اھل بغداد احد اصحاب الرای کان یلی القضاء بعسکر المہدی وھو ممن اشتہر بالاعتزال وکان یعد من عقلاء الرجال ولد فی سنۃ عشر وثلثمائۃ ومات فی الحجۃ ثمانین وثلثمائۃ ۔ انتہی مؤلف کا مفصل حال سوا تحقیق سالِ وفات معلوم نہیں ہوا۔ کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ کے نام سے دو کتابیں اور بھی ہیں۔ ایک علامہ سیوطی کی تالیف جس کا حال مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۲۷۶ پر تحریر ہے۔ دوسری شیخ ابراہیم بن عبد الرحمن بن ابی بکر الارزق کی مولفہ ہے۔ جو کتاب تسہیل المنافع فی الطب کے مولف ہیں۔
۲۳۸۸	۲۹۵	۲۰	التصریف لمن عجز عن التالیف المشہور بالزہراوی	الطبیب الفاضل ابو القاسم خلف ابن عباس الاندلسی الزہراوی المتوفی سنہ ۵۰۰ ہجری المطابق سنہ ۱۱۰۶ ع		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۶ھ لکھنؤ	۲۴۰	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

فن طب میں یہ کتاب بےمثل تالیف ہوئی ہے۔عمل جراحی جو یونانی طب کا جز اعلےٰ ہے۔زمانہ دراز سے اطبا نے نظرانداز کر رکھا تھا۔اس نسخہ میں اسی فن جراحی کی تکمیل کی گئی ہے۔آلات جراحی کے اشکال وصور نہایت وضاحت کے ساتھ دکھائے گئے ہیں۔

داغ لگانا۔فصد کھولنا۔سینگی وپچھنے کا طریقہ۔جسم کی چیر پھاڑ۔ٹوٹی ہڈی کا باندھنا۔جوڑ و نکا ملانا۔جنین مردہ و تیر کا نکالنا وغیرہ۔بڑی خوبی ومفصل بیان کے ساتھ لکھا ہے۔نسخہ ہذا تین ابواب پر منقسم اور ہر ہر باب متعدد فصول پر مشتمل ہے۔الباب الاول فی الکی بالنار والکی بالدواء واعداد وصور الآلات و حدید الکی وکل مایحتاج الیہ فی العمل بالید۔الباب الثانی فی الشق والفصد والحجامۃ و الخراجات واخراج السہام ونحو ذلک۔الباب الثالث فی الجبر و الخلع و علاج الوثی و نحو ذلک۔

تتبع سے اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے۔کہ اس کتاب میں فن طب کے دونوں حصے۔نظری عملی۔رکھے گئے ہیں۔گو نسخہ ہذا صرف عمل بالید کے ساتھ مختص ہے۔مگر اغلب یہ ہے کہ اس کتاب کا پورا نسخہ بھی کسی جگہ ضرور ہوگا۔اس کتاب کا عبرانی اور لاطینی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔اِس مجلد کے ابتدا میں مفصل فہرست مضامین کتاب منضم ہے۔

عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔قال الحکیم الفاضل خلف ابن عباس الزہراوی واضع ہذا الکتاب رحمہ اللہ لما حملت لکم یا بنی ہذا الکتاب..... ہی جزء العمل بالید۔خاتمہ کتاب صفحہ ۲۳۳۔فذلک ابقی بجاہلک و اسلم لعرضک انشاء اللہ عز وجل۔

علامہ زہراوی اطباء عرب میں نامور اور مشہور طبیب تھا۔فن جراحی میں بھی اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا اس کا ہمسر نہ ہو سکا اور دوا کی شناخت میں خاص ملکہ رکھتا تھا۔معالجہ امراض میں

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

پوری قوت اور کامل دسترس حاصل تھی۔ بلدۂ زہرا میں اس کا تولد ہوا۔ یہ شہر قرطبہ اندلس کے جوار میں آباد ہے جس کو بنی امیّہ کے امیر ثامن عبد الرحمٰن نے اپنی محبوبہ (زہرا) کیواسطے بنا کیا تھا جو اُسکے نام سے مشہور ہوگیا۔ مؤلف بھی اسی مقام کے رہنے کی وجہ سے زہراوی کے ساتھ ملقب کیا گیا۔ زہراوی بولس طبیب یونانی کا ہم مشرب تھا۔ اِس کے یہاں علاج کا طریقہ کیؔ بالحدید کے ساتھ زیادہ مروج تھا۔ اس کے مصنفات میں یہی کتاب زیادہ مشہور رہے۔ اس کی وفات بقول صاحب اکتفاء القنوع پانسو (۵۰۰) ہجری مطابق سنہ ۱۱۰۶ عیسوی میں قرطبہ میں ہوئی اور مدفن بھی یہی مقام ہے۔ صاحب کشف الظنون وفات کے متعلق یوں لکھتے ہیں۔ المتوفی بعد الاربعمائۃ۔ ابن ابی اصیبعہ اپنی کتاب عیون الانباء میں زہراوی کی وفات کے باب میں خاموش ہیں۔ (عیون الانباء۔ اکتفاء القنوع۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۶۵	۲۶۹	۲۱	تعلیقات القانون	الفیلسوف قاضی القضاۃ افضل الدین ابو عبد اللہ محمد بن ناماور بن عبد الملک الخونجی المتوفی سنہ ۶۴۶ھ		قلمی سنہ ۸۰۷ھ	۹۴	

تقطیع کتابت ۸½ × ۵½ انچہ۔ سطور ۲۳۔ خط نسخ بطرز عرب۔ کاغذ اصل کتاب ولایتی کہنہ۔ کاغذ حاشیہ جدید بادامی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کتاب میں کرمخوردگی و پیوند کاری زیادہ ہے۔ صفحہ اول و آخر پر دو مہریں (براعداے دین شد مظفر حسین۔) چسپاں ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

نادر کتاب ہے۔بہت پرانی لکھی ہوئی۔قانون شیخ الرئیس کے کلیات کے بعض مقامات کی شرح بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھی ہے۔علی الخصوص نبض کے مباحث میں زیادہ علمیت و دقت نظر سے کام کیا گیا ہے۔یہ نسخہ صرف مباحث نبض پر ختم ہے۔اس بات کا کسی طرح پتہ نہیں چلا کہ حضرت شارح نے قانون شیخ کے متعلق اسی قدر خامہ فرسائی کی ہے۔یا اس سے زیادہ بھی کسی پرانے کتب خانہ میں کوئی نسخہ موجود ہے۔بہرکیف نسخہ موجودہ جس قدر بھی ہے نوادرات روزگار سے ہے۔کتاب کی ابتدائی عبارت سیاہی کے اڑ جانے کے سبب ٹھیک طور پر پڑھنے میں نہیں آئی۔خاتمہ کی عبارت اس طرح پر ہے۔ وھذا آخر شرح النبض وباللہ العصمۃ و التوفیق الی قول ثمان وسبع مائۃ۔

افضل الدین الخونجی کی ولادت ماہ جمادی الاول پانسو نوے (۵۹۰) ہجری میں ہوئی جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ میں کامل مہارت رکھتے۔اپنے زمانہ کے بڑے فیلسوف اور یکتائے وقت تھے۔علوم کی تکمیل تو عجم میں پوری ہوئی۔مگر موطن و مسکن شہر مصر رہا۔شیخ عز الدین بن عبدالسلام قاضی القضاۃ مصر کے معزول ہو جانے کے بعد دیار مصریہ کا عہدہ قضا علامہ خونجی پر تفویض ہوا۔شیخ جلال الدین سیوطی اس واقعہ کو نہایت افسوس کے ساتھ (کتاب حسن المحاضرہ) میں اس طرح لکھتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار لعزل شیخ الاسلام والامام الائمۃ شرقا وغربا و یولی عوضہ رجل فلسفی مازال الدھر یاتی بالعجائب۔علامہ ابن ابی اصیبعہ کتاب عیون الانباء میں تحریر کرتے ہیں کہ سنہ ۶۳۲ ہجری میں افضل الدین الخونجی سے قاہرہ میں میری ملاقات ہوئی۔میں نے ان کو تمام علوم میں اعلیٰ درجہ کا ماہر پایا۔کلیات قانون کا کچھ حصہ بھی میں نے اُن سے پڑھا۔افضل الدین کے مصنفات میں اس کتاب کے علاوہ چند مصنفات اور بھی مذکور ہیں۔الموجز فی المنطق۔الجمل و کشف الاسرار۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فی الطبیعی۔ کتاب ادوار الحمیات مقالہ فی الحدود والرسوم۔ پانچویں رمضان المبارک چہارشنبہ کے روز چھ سو چھیالیس (۶۴۶) ہجری میں قاھرہ میں رحلت ہوئی۔ قرافہ میں دفن کئے گئے۔ (عیون الانباء شذرات الذھب حسن المحاضرہ۔)					
۳۰۶۲	۳۰۸	۲۲	تقویم الادوار	مولوی عبداللہ مولوی فاضل ابن حسن العرب رامپوری متوفی سنہ ۱۳۳۵ ہجری تقریباً	سنہ ۱۳۳۱ھ	مطبوع حامی الاسلام دہلی سنہ ۱۹۱۳ء	۳۶	
			رسالہ رموز الاطباء مرتبہ حکیم فیروز الدین جو لاہور سے شائع ہوتا تھا۔ اس میں ایک مضمون جناب مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب دہلوی متوفی سنہ ۱۳۴۶ھ کا سنہ ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا تھا جس میں جناب موصوف نے عربی عبارت میں پانچ مسئلوں میں جمہور اطباء کی تحقیق سے خلاف کیا تھا (۱) بحران کے ایام کی تخصیص بے معنی۔ (۲) حمی صفراوی کا وجود نہیں۔ (۳) اخلاط داخل عروق متعفن نہیں ہوسکتے۔ (۴) صفرا کا منبع تلخ نہیں ہے۔ (۵) غذا مطلق کا وجود مسلم نہیں۔ حکیم صاحب مذکور الصدر کے ان خلافیہ مسائل کے رد میں حکیم عبد المجید صاحب لکھنوی نے (ابانۃ الحجۃ) رسالہ تالیف کرکے طبع کیا۔ یہ کتاب اس رسالہ کا رد والرد ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ سبحانک تحیی العظام وھی رمیم۔ ...... اما بعد فقد کتب شیخی					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">وسیدی حاذق الملک الحکیم الحافظ محمد اجمل خان الخ۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۔ والحمد للہ رب العالمین۔ والہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔
مولف کتاب رامپور کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد محسن عرب جامع مسجد رامپور کے موذن تھے رامپور ہی میں نکاح کرلیا تھا۔ مولف کتاب رامپوری زوجہ سے متولد ہوے۔ بڑے ذہین اور فہمیدہ شخص تھے۔ کتب درسیہ عربیہ کو مولوی محمد طیب صاحب مکی رامپوری سے تمام کیا۔ اور درجہ مولوی فاضل کا بھی پاس حاصل کیا تھا۔ درسیہ کتب سے فارغ ہونے کے بعد طب کی تحصیل کی غرض سے دہلی چلے گئے۔ وہاں کچھ زمانہ رہکر جناب حکیم اجمل خاں صاحب سے طبی کتابوں کی تکمیل کرکے مدرسۂ طبیہ دہلی کا پاس پایا۔ افسوس کہ ان کی حیات کا پیمانہ لبریز ہوچکا تھا۔ عین عالم جوانی میں مرض طاعون سے رامپور میں وفات پائی۔ ان کے انتقال کی صحیح تاریخ معلوم نہ ہوسکی۔ مگر تقریباً تیرہ سو پینتیس (۱۳۳۵) ہجری میں ان کی روح کی مفارقت ہوئی (جامع ۱۲)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>تحت ۳۴۴</td><td>تکملۃ الحدیث فی الطب القدیم والجدید</td><td>الدکتور بشارہ زلزل</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td>۲۹۷۷</td><td>۳۱۱</td><td>۲۳</td><td>تنشئۃ الصغیر معرّب</td><td>معرب الفاضل الفس افرام الدیرانی</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۸۹۹ء مطبعۃ الارز جونیہ</td><td>صفحہ ۲۳
صفحہ ۲۵۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب طب جدید میں ہے جسکی تعریب کی گئی ہے۔ اصل کتاب کا مولف علامہ خوری سیبستیان کنیب مشہور صاحب العلاج فی الماء البارد۔ مولود سنہ ۱۸۲۱ عیسوی ہے۔ جس کا تفصیلی ترجمہ بھی اسی کتاب کے ابتدا میں معرب نے لکھا ہے۔ اس کتاب میں بچوں کے رکھ رکھاؤ اور ان کی ماؤں کی</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

نگہداشت کے متعلق مفصل بیان ہے۔ نئی بات اس کتاب میں یہ ہے کہ تمام امراض کے معالجات میں پانی کے استعمال کی تعلیم کی گئی ہے اور اس کے طریقہ استعمال کو بتایا گیا ہے۔ کتاب کے شروع ہونے سے پہلے مترجم نے ایک مقدمہ اور ایک ملحقہ ۲۳ تئیس صفحہ میں علٰحدہ تحریر کیا ہے۔ مقدمہ میں اصل کتاب کی پوری کیفیت اور ملحقہ میں مؤلف کتاب کا ترجمہ لکھا ہے۔ آخر میں فہرست مضامین لکھی ہے۔ ابتدائی صفحہ پر علامہ خوری کی شبیہ بھی دکھائی گئی ہے۔ عبارت آغاز مقدمہ صفحہ ۳ حمد الا یفی مربہ لسان..... اما بعد فیقول العبد الفقیر نفسی افرام الدبرالی۔ ابتداء عبارت کتاب صفحہ اوّل۔ الجزء الاوّل بعض نصائح تحید فی انحاء الی الدبن نحوذ وانہم۔ الفصل الاوّل فی عنایۃ الوالد بجدھا۔ عبارت ختم کتاب صفحہ ۲۴۹۔ فیذلک ضالتہ عاجلا۔

(مترجم کتاب کے ترجمہ پر آگاہی نہیں ہوئی۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۴۸	۲۹۰	۲۲	تنقیح الاسباب والعلامات	لم یصرح المحشی باسمہ	معنون بنام نظام الملک آصف جاہ	قلمی	۳۳۳	

تقطیع کتابت ۴×۷۔ انچہ۔ سطور ۱۵۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب محمد سلام۔ کرمخوردگی وپیوندکاری سے محفوظ۔

شرح اسباب وعلامات کا حاشیہ ہے۔ ابتدا سے حمیات کے ختم تک۔ اورام وبثور وغیرہ جو حمیات کے بعد ہیں اُن کے متعلق تحشیہ نہیں کیا ہے جس کی وجہ محشی اس طرح لکھتے ہیں۔ ولا یتعرض لمباحث الاورام والبثور لظہورھا۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			علی ما علمنا طریق معرفۃ العلل بالاسباب- خاتمہ صفحہ ۳۳۳- لظهورها- الی قول- محمد سید المرسلین- محشی نے اِس حاشیہ میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی- نسخہ ہذا کے ابتدائی صفحہ پر کسی نے اِسقدر لکھدیا ہے- (تنقیح الاسباب حاشیہ شرح اسباب ازحکیم احمد اللہ) حکیم احمد اللہ کا پتہ نہیں چلا- حاشیہ کے خطبہ میں لکھتے ہیں کہ ہدیۃً یہ کتاب نظام الملک آصف جاہ کے حضور میں پیش کی گئی ہے-					
۳۱۸۰	۳۲۲	۲۵	الجامع المفردات الادویۃ والاغذیۃ المشهور بجامع ابن بیطار الجزء الاول والثانی	الحکیم ابو محمد ضیاء الدین عبد اللہ بن احمد المالقی النباتی الاندلسی المشهور بابن البیطار- المتوفی ۶۴۶ھ ہجری مطابق ۱۲۴۸ عیسوی	معنون باسم الملک الکامل سلطان مصر	مطبوعہ ۱۲۹۱ھ مصر	صفحہ ۱۷۹ صفحہ ۱۷۹	

مفردات کے بیان میں یہ بےنظیر کتاب ہے- اس موضوع خاص میں اس سے بہتر کوئی دوسری تصنیف نہیں پائی گئی- ادویہ کے بیان میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ پہلے دیسقوریدس حکیم کا لکھا ہوا یونانی اسم پھر اس کا مشہور و معروف نام ذکر کیا ہے- دیسقوریدس کا قول لکھنے کے بعد جالینوس و اطباء متاخرین کے اقوال نقل کئے ہیں- اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ دیسقوریدس اور جالینوس کی کتابوں کے کس مقالہ میں اور شمار ادویہ کے لحاظ سے کونسے نمبر پر اس دوا کا ذکر ہوا ہے-

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ہر ایک دوا کی اصلی صورت۔ اُسکے پیدا ہونے کی جگہ اُس کے مزاج وخاصیت وغیرہ کی خوب تشریح کی ہے۔ دوا کے یونانی نام کا تلفظ بڑی صحت کے ساتھ واضح کیا ہے۔ ادویہ کے بیان کے ساتھ اغذیہ کی تحقیق بھی کی گئی ہے۔ بیان ادویہ میں حروف ہجا کی ترتیب ملحوظ رکھی ہے۔ اس مطبع میں پوری کتاب چار حصوں پر، دو مجلدوں میں منقسم ہے پہلی جلد میں پہلا اور دوسرا حصہ دوسری جلد میں تیسرا اور چوتھا حصہ رکھا گیا ہے۔ مجلد ہذا پہلی جلد ہے جس میں اول اور دوسرا دو حصے ہیں پہلے حصے کو حرف جیم اور دوسرے حصے کو زاء معجمہ پر ختم کیا ہے۔ عبارت آغاز حصہ اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق بلطیف حکمتہ بنیۃ الانسان ..... ولعد فانہ لما رسم بالاوامر المطاعۃ۔ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۱۷۹۔ و ہذا النبات لا یصلح بغیر الاکل۔ ابتدا حصہ دوم صفحہ ۲۔ حاشا یعرفہ شجارو الاندلس۔ خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۱۷۹ فی حرف الغین المعجمۃ ان شاء اللہ تعالےٰ۔					
۳۱۸۰	۳۲۳	۲۶	الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ المشہور بجامع ابن بیطار الجزء الثالث والرابع	الحکیم ابو محمد ضیاء الدین عبد الرحمن بن احمد المالقی النباتی الاندلسی المعروف بابن البیطار المتوفی سنہ ۶۴۶ھ مطابق سنہ ۱۲۴۸ع		مطبوعہ سنہ ۱۲۹۱ھ مصر	حصہ ۳ — ۱۷۳ حصہ ۴ — ۲۱۱	
			دوسری جلد ہے۔ اسمیں تیسرا اور چوتھا حصہ مجلد ہے۔ آغاز حصہ سوم وہمین ساذج دلیقوریدس					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

خاتمہ حصہ سوم صفحہ ۱۷۳۔ وسنذکرہ فی القاف ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ابتداء عبارت حصہ چہارم
صفحہ ۲۔ حرف القاف فاقاقیا الفافقی ھو من الاقاویلہ۔ خاتمہ حصہ چہارم صفحہ ۲۱۰۔ والکلام
فی غلط المغزل و اللہ اعلم۔

ابن بیطار جس کا لقب (عشاب) بھی ہے۔ نباتات کی شناخت اور اُن کی تحقیقات میں
اوحد زمانہ اور علامہ وقت سمجھا گیا ہے۔ اس نے علم نباتات کی تحقیق میں بڑی سرگرمی اور
کوشش کی تھی۔ اس کام کے حاصل کرنے میں بڑے دور و دراز کے سفر اختیار کئے۔ یونان
روم۔ بلاد مغرب کی سیاحت خاص اسی کام کی تکمیل کیواسطے کی۔ اس فن کے بڑے بڑے
واقف کاروں سے ملا اور اُن کی صحبت سے بہت کچھ فیض حاصل کیا۔ دیسقوریدس حکیم اور
فاضل جالینوس کی بیان کردہ جڑی بوٹیوں کا پورا پورا پتہ لگایا اور خود اُن کا معائنہ کیا۔
کہ وہ کہاں کہاں اُگتی ہے۔ سبز درخت کی کیا شکل ہوتی ہے خشک ہو جانے پر کس حالت پر
رہجاتی ہے۔ شہر دمشق میں اس نے اپنا خاص باغ جڑی بوٹیوں ہی کی تحقیق کی غرض سے لگا رکھا تھا
ابن ابی اصیبعہ صاحب عیون الانباء سے اس کی ہمصحبتی بہت رہی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابن بیطار
سے پہلی ملاقات میری دمشق میں ۶۳۳ھ ہجری میں ہوئی۔ علم نباتات کی واقفیت میں میں نے
اس کو بڑا ماہر اور پورا باخبر پایا۔ سلطان دمشق ملک کامل محمد بن ابی بکر بن ایوب کے
دربار کا شاہی طبیب تھا۔ اس کتاب کو بھی اُسی کے نام پر معنون کیا ہے۔ سلطان موصوف ادویہ
مفردہ کے باب میں اسی کے قول پر اعتماد کرتا تھا۔ ملک کامل کے انتقال کے بعد ابن بیطار
قاہرہ چلا آیا۔ یہاں ملک صالح نجم الدین ایوب بن الملک الکامل کا خاص طبیب مقرر ہوا۔
اور اس کے دربار میں بڑا ذی عزت رہا۔ اس کے مصنفات میں یہ کتابیں بیان کی گئی ہیں۔
کتاب الابانہ والاعلام بما فی المنہاج من الخلل والاوہام۔ شرح ادویہ کتاب دیسقوریدس۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب المغنی فی الادویۃ المفردہ۔ ملک صالح کے واسطے تالیف کی۔ کتاب الجامع فی الادویۃ المفردۃ یہ کتاب ملک کامل کے لئے تالیف ہوئی تھی۔ کتاب الافعال الغریبۃ والخواص العجیبۃ۔ ماہ شعبان چھ سو چھیالیس (۶۴۶) ہجری دمشق میں وفات پائی۔ (عیون الانباء شذرات الذہب۔)					
۴۵۴۶	۳۵۲	۲۷	الجوہر الثمین لاسعاف المسمومین	الدکتور اسماعیل افندی رشدی الحکم	۱۳۱۵ھ	مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مصر	۹۴	
			اس کتاب میں اشیاء سمیہ کی تفصیل کی گئی ہے۔ اور ان کے ضرر ونقصان کے نتائج دکھانے کے بعد اصلاح کی تدبیریں بتائی گئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الداء والدواء وجعل الاطباء فی ارضہ واسطۃ للشفاء۔ خاتمہ صفحہ ۹۴۔ مقید علی کل حال انتہی الی توفی افضل الصلوۃ وازکی التحیۃ۔ (مولف کتاب زمانہ حال کے اہل تحقیق سے ہیں۔)					
۱۵۳۴	۲۸۱	۲۸	الحاشیہ علی شرح الموجز المسمی بالمغنی والمعروف بالسدیدی	حکیم کوچک		قلمی ۱۲۷۶ھ	۱۹۲	
			تقطیع کتابت ۷ × ۴ انچہ۔ سطور اکیس ۲۱۔ خط نسخ معمولی۔ کاغذ دہلی۔ کاتب سید محمد۔ ابتدائی ورق اور آخیر کے چند اوراق پر پیوند کاری ہے۔ اول وآخر دو مہریں حکیم مظفر حسین کی ثبت ہیں۔ شرح موجز القانون مولفہ سدید گازرونی کا حاشیہ ہے۔ اس حاشیہ میں خطبہ وغیرہ کی عبارت نہیں ہے					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">معمولی حاشیہ ہے۔ صرف شرح کے مطالب کی کسی قدر وضاحت کی ہے۔ ابتدا صفحہ ۲- قی لد سایناھھنا معنے خلقنا۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۴۔ سو ا وحکان البلغم الی الصفرا محشی نے اس حاشیہ میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ اس نسخہ کے ابتدائی صفحہ پر یہ عبارت لکھی ہے۔ (حاشیہ حکیم کوچک برسدیدی) حکیم کوچک کی تحقیق نہیں ہوئی۔</td></tr>
<tr><td>۱۱۴۸</td><td>۲۶۵</td><td>۲۹</td><td>حل التشکیکات</td><td>الحکیم میرزا محمد المتخلص بہ کامل بن عنایت احمد خاں تلمیذ حکیم شریف خاں دھلوی</td><td></td><td>قلمی</td><td>۲۷۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ½۸ × ۴۔ انچہ۔ سطور سترہ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب سراج الدین پوری کتاب پر کرم خوردگی و پیوندکاری کا اثر ہے۔ ابتدائی صفحہ پر ایک مہر اس سجع کی۔ (بر اعدائے دین شد مظفر حسین) چسپاں ہے۔ اسی طرح آخر کتاب میں بھی دو مہریں چسپاں ہیں۔
حکیم شریف خاں دہلوی متوفے سنہ ۱۲۳۱ھ نے جو نفیسی کا حاشیہ موسوم "بمدارک الحکم" تالیف کیا ہے۔ اُس پر بعض مشککین نے کچھ شکوک وارد کئے تھے۔ نسخہ ہذا میں اُن شکوک کے جواب دیے گئے ہیں۔ اور مولف کے کلام کی توجیہ کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ اوّل۔ سبحانك اللهم یا من ضلت الخ۔ عبارت ختم صفحہ ۲۷۷۔ واصحابہ الطاهرین اجمعین۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(مؤلف کتاب کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
۲۸۰۷	۳۰۶	۳۰	حیاتنا التناسلیہ (یا) دلیل العازب والطبیب المتزوج	الدکتور سعید ابو جمرہ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۰۶ء	۲۴۰	

اِس کتاب میں اعضاء تناسل کی تشریح مع اشکال اور ان کے وظائف۔ اعضاء تناسلیہ کے منافع اور اُن کے امراض ومعالجات۔ ازدواج کے فوائد اور اُس کے اوقات وغیرہ وغیرہ بڑی تحقیق وتوضیح کے ساتھ لکھے ہیں۔ قدیمی تحقیقات کے ساتھ جدید ترمیمات بھی اس کتاب میں داخل کئے ہیں۔ اس موضوع میں یہ کتاب نافع اور مفید ہے۔ ابتدا میں دو مقدمے ایک طبع اولے کے زمانہ کا دوسرا طبع ثانیہ کے وقت کا تحریر ہیں۔ عبارت آغاز مقدمہ اولے صفحہ اول سئل ارسطو طالیس مرۃ..... لابراء الا المرضی۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۲۹۔ کل ربع ساعۃ مرۃ حتے نجیف الوجع۔ (مؤلف علام موجودہ زمانہ کے اطبا میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۵۴	۲۷۹	۳۱	درالمکنون فی شرح القانون للفن الثالث والرابع من الکتاب الاوّل	لم اقف		قلمی	۳۹۴	

تقطیع کتابت مع جدول ۱۱½ × ۵½ انچہ۔ سطور اکیس ۲۱۔ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ کشمیری۔ جدول باریک شنجرفی و آسمانی۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی و پیوندکاری زائد ہے۔ بعض بعض مقام پر کرم خوردگی کے اثر سے کسی قدر عبارت کتاب میں بھی نقص ظاہر ہوگیا ہے۔ ابتدائی ورق پر علی مظفر خاں کی مہر ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								بادشاہ غازی محمد شاہ۔ اور ورق آخر پر حکیم مظفر حسین۔ کی مہر چسپاں ہے۔ شرح قانون فی الطب کا کچھ حصہ ہے۔ اس حصہ میں منجملہ پانچ کتب قانون کے کتاب اول کے فن ثالث و رابع کی شرح ہے۔ اس شرح میں زیادہ تفصیل و تطویل کو دخل نہیں دیا ہے۔ ضروری مباحث پر اکتفا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الفن الثالث فی حفظ الصحۃ۔ خاتمہ صفحہ ۳۹۴۔ والیہ المرجع فی یوم الجزاء۔ اس شرح کا ابتدائی حصہ نہ ہونے کی وجہ سے شارح کا نام معلوم نہیں ہوا۔ اس شرح کا ابتدائی حصہ نہ تو اس کتب خانہ میں موجود ہے۔ اور نہ اور کسی ذریعہ سے دیکھا گیا۔ پہلے صفحہ پر لفظ (شریف خانی) اسم کتاب کے تحت میں لکھا ہوا ہے۔ جس سے بعض نے اسکا مؤلف حکیم شریف خاں دہلوی کو ٹھیرایا۔
۱۵۴۳	۲۸۰	۳۲	الدر النفیس لحل قول المحقق الرئیس	حکیم مرزا مظفر حسین خان بن حکیم مسیح الدولہ الاعلیٰ طبیب دار الشفاء یونانی اللکھنوی من اعیان القرن الثالث عشر	۱۲۷۵ھ	قلمی	۱۲۲	
								تقطیع کتابت ۶½ × ۴ انچہ۔ سطور پندرہ۔ خط نسخ معمولی کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ اوراق پیوند کاری وکرم خوردگی سے صاف ہیں۔ ورق ابتدائی و آخر پر دو مہریں "مظفر حسین" نام کی چسپاں ہیں۔ شیخ الرئیس نے حمیات قانون میں یہ عبارت لکھی ہے۔ واما الهلیلج الاصفر فقد یستعمله قوم وما وجد عنه مذهب فعل فانه یقبض المسام ویخشن الاحشاء الخ۔ ظاہرًا

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اس عبارت کا توڑ جوڑ ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ شراح قانون نے اس عبارت کی توجیہ میں بہت کچھ لکھا ہے۔ حکیم الملوک میرزا علیخاں لکھنوی مولف رسالہ ہذا کے دادا نے بھی اس قول کی شرح بطریق رسالہ لکھی۔ جس کی تردید میں مولوی عبدالقادر فیض آبادی نے ایک رسالہ لکھا اور میرزا علی خاں کی تحقیق کو غیر محقق کر دکھایا۔ رسالہ ہذا مسمے درنفیس میں مولف نے مولوی عبدالقادر کی تحقیق کارد۔ اور اپنے دادا کے کلام کی توجیہہ کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الفطنۃ الوقادۃ فارقۃ بین الحق والباطل۔ ختم صفحہ ۱۲۲۔ صلے اللہ علیہ وآلہ الکرام ما اتصل اللیالی والایام۔ ایک مطبوع رسالہ مجلد اول میں فن طب عربی نمبر ۴، پر بھی درج ہے۔ اس مطبوعہ رسالہ کی ابتدا میں چند تقاریظ بھی تحریر ہیں۔

مولف رسالہ اطبا لکھنؤ میں نامور طبیب ہیں۔ ان کے والد مسیح الدولہ حکیم میرزا علی حسن خان بہادر جاوید جنگ شاہی طبیب تھے۔ ان کے دادا میرزا علی خاں بہادر کو بادشاہ کی دربار سے حکیم الملوک کا خطاب ملا تھا۔ مولف نے عالم شباب میں جملہ کتب درسیہ سے فراغت حاصل کر لی تھی۔ تالیفات کی طرف توجہ زیادہ بڑھی ہوئی تھی۔ تحصیل ہی کے زمانہ میں قانون شیخ پر حاشیہ لکھا۔ نفیسی و شرح اسباب وغیرہ پر بھی آپ کے حواشی ہیں۔ سال وفات آپ کا معلوم نہیں ہوا۔ یہ مختصر حال خود مولف ہی کی تصریح سے جو اس کتاب میں ہے معلوم ہوا ہے۔ ان کے گھر کا ذاتی کتاب خانہ بہت بڑا تھا۔ اور ان کے انتقال کے بعد ان کی اولاد نے کتابیں کوڑیوں کے مول بہا دیں۔ حالانکہ گھر میں دولت کی کمی نہ تھی۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۵۳۴	۳۵۰	۳۳	دروس الصحۃ	علی ظریف الاعظمی		مطبوعہ ۱۳۳۱ھ بغداد	۲۰	

اس کتاب میں صحت موجودہ کی حفاظت کے طرق صحت زائلہ کے اعادہ کی تدبیریں۔ اسبابتہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								ضروریہ کے تحفظ کے سامان بتائے گئے ہیں۔ یہ مختصر کتاب اس موضوع پر بہت خوب لکھی ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ وسلام علے رسلہ ایہا الولد العزیز ان علم الصحۃ خاتمہ صفحہ ۲۷۔ وکذا الضوء والنظافۃ۔ (اس کتاب کے مؤلف زمانہ حال کے اطبا میں ہیں۔)
۲۰۲۴	۳۴۲	۳۴	دعوۃ الاطباء مع تکملۃ الحدیث فی الطب القدیم والحدیث	الطبیب الفاضل ابو الحسن المختار بن الحسن بن عبدون بن سعدون بن بطلان النصرانی المتوفے سنہ ۴۴۴ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۹۰۱ء اسکندریہ	۲۵۶	
								نادر کتاب ہے۔ طبع ہونے سے پہلے کمیاب تھی گیبتی کے خزانہ میں جواہرات کی طرح محجوب کہی گئی تھی۔ شایقین ماہرین کی بڑی کوشش وجانکاہی سے دستیاب ہوئی۔ اس کتاب کو امیر نصیر الدولہ ابی نصر احمد بن مروان کے واسطے تالیف کیا۔ ابن ابی اصیبعہ عیون الانباء میں لکھتے ہیں۔ الفہا للامیر نصیر الدولہ ابی نصر احمد بن مروان ونقلت من خط ابن بطلان وھو یقول فی آخرھا فرغت من نسخہا آخر ابلول من سنۃ خمس وستین وثلثمائۃ والف۔ اس کتاب میں امثال حکما، کلام بلغا، حکم اور نصائح۔ نوادرات فلاسفہ، فضل اطبا، اور دوسرے فوائد طبیہ کو بڑی خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ بیان مطالب کی تصویر کلیلہ ودمنہ کے طور پر کھینچی ہے۔ نصر الدولہ ابی نصر احمد بن مروان ملک میافارقین و دیار بکر کے واسطے اس کتاب کو تالیف کیا ہے۔ بارہ اقسام پر پوری کتاب منقسم ہے۔ پہلی قسم میں فاتحۃ الکتاب۔ بغداد کی تعریف۔ میافارقین کی مذمت لکھی ہے۔ دوسری قسم میں مجالس الطعام

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اور رنگ برنگ کے طعام کھانے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ تیسری قسم میں شراب نوشی کا ذکر ہے۔ چوتھی قسم میں ایسے مسائل کا استفسار ہے جس سے طبیب کی فضیلت یا جہالت کا اظہار ہو۔ پانچویں قسم میں کحالین کے متعلق تذکرہ کیا گیا ہے۔ چھٹی قسم میں جراحت کی باب میں گفتگو رکھی ہے۔ ساتویں قسم میں جراح کے امتحان کا طریقہ واضح کیا ہے۔ آٹھویں قسم نباتات و ادویہ کی شناخت میں۔ نویں قسم میں اطباء کے ظرائف وغیرہ لکھے ہیں۔ دسویں قسم اطبار کی ہدایت اور مرضا کے آداب میں۔ گیارھویں قسم میں اُن عوام لوگوں کا رد ہے جو صناعۃ طبیہ کی اہانت و انکار کرتے ہیں۔ بارہویں قسم خاتمہ کتاب میں۔ شروع کتاب میں ایک مقدمہ اسی کتاب کے متعلق اور ترجمہ مصنف کو۔ دکتور بشارۃ زازل نے لکھکر کتاب کا جز کر دیا ہے۔

آغاز کتاب صفحہ ۹۔ ھذہ رسالۃ دعوۃ الاطباء علی مذہب کلیلۃ و دمنۃ تشتمل علی مزاح ..... صنفہا ابو الحسن المختار۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۰۔ ولا یفقد محبوب انہ سمیع مجیب۔ الی قول نعمت الوکیل۔

ابن بطلان اصلاً نصرانی المذہب وطناً بغدادی تھا۔ اپنے زمانہ کے علما سے علم کی تحصیل کی۔ کتب حکمیہ میں اس کا استاد ابی الفرج عبد اللہ بن الطیب تھا۔ ابی الفرج اس کی بجید وقعت کرتا۔ اس کی نظر میں ابن بطلان تمام تلامذہ سے ممتاز تھا۔ ایک کتاب میں وہ خود اپنے خط سے لکھتا ہے۔ قرء علی ہذا الکتاب من اولہ الی اخرہ الشیخ الجلیل ابو الحسن المختار بن الحسن ادام اللہ عزہ و فہمہ غایۃ الفہم۔ طب میں علماً و عملاً ابو الحسن ثابت بن ابراہیم حرانی کا شاگرد ہے۔ علم منطق میں کامل اور طب میں بہت بڑا ماہر تھا۔ ابن رضوان رضوی جو فیلسوف وقت تھا اس کا ہمعصر ہے۔ ہمعصری کی وجہ سے اس کے ساتھ چشمک منافشہ رہتا تھا۔ ہمیشہ ایک دوسرے کے تالیفات پر نکتہ چینی کرتا دونوں

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

طرف سے برابر خطوط و مراسلات کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ مولفات طرفین میں بھی دونوں طرف سے تردید و تعریض ہوتی رہتی۔ ۴۳۹ھ ہجری میں ابن بطلان نے بغداد سے مصر کا رخ کیا اور وہاں بھی ابن رضوان کے ساتھ کئی مرتبہ مناظرہ علمی کا اتفاق ہوا۔ اس مناظرہ کی پوری حالت ابن بطلان نے اپنے ایک رسالہ میں لکھی ہے۔ جس کی تردید میں ابن رضوان کی طرف سے بھی ایک رسالہ لکھا گیا تھا۔ ابن بطلان اگرچہ اپنی شیریں کلامی اور چرب لسانی کی وجہ سے مناظرہ میں مقابل پر غالب معلوم ہوتا تھا لیکن ابن رضوان کی علمی لیاقت اور فن دانی اس سے بہت بڑھی ہوئی تھی۔ ابن بطلان بغداد سے جب مصر کا عازم ہوا ہے تو اس کا قیام حلب وغیرہ میں بھی کچھ مدت رہا۔ حلب کے مفصل حالات اس نے اپنی ایک کتاب میں لکھے ہیں۔ ابی حسن قفطی اپنی کتاب اخبار الحکما میں لکھتے ہیں کہ ابن بطلان مصر سے نکل کر انطاکیہ پہونچا سفر کی تکالیف سے اس کی طبیعت آرام و یکسوئی کی طرف متوجہ ہوگئی۔ دُنیوی تعلقات سے انقطاع کر کر راہبانہ زندگی بسر کرنے لگا۔ یہانتک کہ چارسو چوالیس (۴۴۴) ہجری میں اس جہان سے رخصت ہوا۔ ابن ابی اصیبعہ عیون الانبا میں تحریر کرتے ہیں کہ ابن بطلان مصر سے واپس ہو کر قسطنطینہ پہونچا وہاں اس کے قیام کے زمانہ میں سخت وبا پھیلی جس کا حال وہ اپنی ایک کتاب میں یوں لکھتا ہے۔ کہ ہمارے زمانہ میں بڑی خوفناک وبا رہی تھی جو ۴۴۶ھ ہجری میں قسطنطینہ میں نازل ہوئی جس میں اسقدر اموات کی کثرت ہوئی کہ قسطنطینہ کے سارے مقبرے مُردوں سے پُر ہوگئے۔ ایک کلیسہ لوقا میں چودہ ہزار مُردے دفن کئے گئے۔ اس وبا کا تعدیہ یہاں تک بڑھا کہ قسطنطینہ سے مصر۔ شام۔ عراق تک پورا پورا اثر دیکھا گیا۔ دس بارہ سال برابر اس کا دورہ رہا۔ اس وبا عظیم میں بہت سے اصحاب فضل و کمال جو سماء علوم کے آفتاب و ماہتاب تھے غروب ہوگئے۔ ابن بطلان کے اشعار پاکیزہ اور نوادر ظریفہ بھی کثرت سے ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								اس کتاب دعوۃ الاطباء میں بھی یہ دونوں چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ مولف اخبار الحکماء کی تصریح سے ابن بطلان کی وفات کا ۴۴۴ھ ہجری میں پتہ چلتا ہے۔ کتاب اخبار الحکماء مطبوعہ مصری کے صفحہ ۱۹۲ پر لکھتے ہیں فنزل بعض دیرۃ انطاکیہ وترھب وانقطع الے العبادۃ الی ان توفی بہا فی شہور سنۃ اربع واربعین واربعمائۃ۔ ابن ابی اصیبعہ نے ابن بطلان کی وفات کی کوئی تاریخ نہیں لکھی ہے۔ اس کے حالات جسقدر بھی لکھے ہیں اُن سے چارسو پچاس ہجری سے زیادہ تک اس کا زندہ رہنا مفہوم ہوتا ہے۔ ابن بطلان نے اپنی زندگی تجرد کی حالت میں گزار دی۔ بیوی بچوں کے تعلقات سے آزاد رہا۔ ایک موقع پر خود بھی کہتا ہے۔ ولا احد ان مت یبکی لمیتی۔ سوا مجلسی فی الطب والکتب باکیا۔ میری میت پر سوائے میرے مطب اور کتابوں کے دوسرا کوئی نوحہ کرنیوالا نہیں۔ ابن بطلان کے مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ کناش الادیرہ والرہبان۔ کتاب شراء العبید وتقلیب المالیک والجواری۔ کتاب تقویم الصحۃ۔ مقالہ فی شرب الدواء المسہل۔ مقالہ فی کیفیۃ دخول الغذاء فی البدن وہضمہ وخروج فضلاتہ۔ مقالہ الے علی بن رضوان۔ مقالہ فی علۃ نقل الاطباء من الادویۃ الحارۃ الے التدبیر المبرد۔ مقالہ فی الاعتراض علے من قال ان الفرخ احر من الفروج۔ کتاب المدخل الے الطب۔ کتاب دعوۃ الاطباء۔ کتاب دعوۃ القسوس۔ مقالہ فی مدواۃ صبی عرضت لہ حصاۃ۔ الے غیر ذلک۔ (اخبار الحکماء، عیون الانباء۔)
			تکملۃ الحدیث فی الطب القدیم والحدیث	الدکتور بشارۃ زازل		مطبوع		
								یہ کتاب مرقومہ بالا کتاب کے ساتھ منضم ہے۔ اِس کتاب میں طب قدیم وجدید کی تاریخ موجدین کے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مختصر حالات۔ جن جن امور میں ان دونوں قسموں میں مغایرت و مباینت ہے۔ ان کا بیان مختصر طور پر دکھایا ہے۔ اس کے ساتھ بعض طبی فوائد جو منفعت سے خالی نہیں۔ ان کو بھی لکھا ہے۔ صفحہ ۱۰۲ سے یہ کتاب شروع ہو کر صفحہ ۲۵۰ پر ختم ہوگئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۰۲۔ المقدمة فنقول ایہا القاری اللبیب ان ہذا الکتاب۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۰ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ (مؤلف کتاب موجودہ زمانہ کے فضلاء میں معلوم ہوتے ہیں۔)					
۲۶۵۳	۳۱۹	۳۵	دقائق العلاج	الحکیم الروحانی الحاج محمد کریم خان بن ابراہیم الکرمانی		مطبوعہ ۱۳۱۵ھ بمبئی	صف ۵۵۲ صف ۲۸	
			یہ کتاب معالجات کلیہ و جزئیہ میں ہے۔ ایک مقدمہ اور پانچ مقالات پر مرتب کی گئی ہے۔ المقدمة فی ذکر بعض الکلیات العلمیّة والعملیّة التی یجب تقدیمہا۔ المقالۃ الاولیٰ فی المعالجات الکلیۃ العامۃ۔ المقالۃ الثانیۃ فی المعالجات الجزئیّۃ۔ المقالۃ الثالثۃ فی کیفیۃ صنعۃ العقاقیر۔ المقالۃ الرابعۃ فی ذکر المرکبات۔ المقالۃ الخامسۃ فی بعض النوادر۔ اس کتاب کی تالیف سے پہلے مؤلف نے حقائق الطب کلیات طبیہ میں تالیف کی تھی۔ کتاب ہذا معالجات میں بطریق جلد ثانی لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ محمد وآلہ الطاہرین۔ خاتمہ صفحہ ۵۵۲۔ والحمد للہ حتی یبرئ ما یحدث اللہ بعد ذلک۔ کتاب کے اول میں فہرست مضامین اور آخر میں غلطنامہ بھی منضم ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۴۵	۳۶۳	۳۶	دقائق العلاج	الطبیب الحاج محمد کریم خان بن محمد ابراہیم خان کرمانی		مطبوعہ ۱۳۱۵ھ بمبئی	صفحہ ۵۵۲ صفحہ ۲۸	یہ دوسرا نسخہ ہے
			(مؤلف علمائے شیخی مذہب کے فاضل اجل اور طبیب اکمل ہیں۔ انکا تفصیلی ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔)					
	۳۶۵	۳۷	ذہاب الکسوف فی علم الکیمیا والطب والحشائش	ابو محمد عبداللہ بن عیسی المراکشی		قلمی	۲۶۰	

تقطیع کتابت ۵½ × ۲½ – انچہ۔ سطور – ۲۱ خط مراکشی۔ کاغذ عرب۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی کا اثر خفیف اور آب رسیدہ ہے۔

یہ کتاب خط مراکشی میں اِس شان سے لکھی ہوئی ہے کہ بڑے خوض و فکر سے عبارت پڑھی جاتی ہے۔ اور بعض مقامات غور و تدبر سے بھی پورے طور پر مفہوم نہیں ہوتے۔ آخر سے بھی ناتمام معلوم ہوتی ہے۔ مسائل طبیۃ علمیہ و عملیہ اور تراکیب کیمیا دیہ وغیرہ اس میں لکھے ہیں۔ دیباچہ کتاب سے اس کتاب کا نام (ذہاب الکسو فی علم الکیمیا والحشائش) پڑھا جاتا ہے۔

آغاز صحفہ ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ و صلی اللہ علے سیدنا و نبیینا و مولٰنا محمد و الہ وصحبہ وسلم تسلیما۔ ھذا الکتاب المسمے بکتاب ذھاب الکسوف۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۰۔ وفعل الکتابۃ۔

مؤلف کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ دیباچہ کتاب میں صرف اس قدر عبارت لکھی ہے۔ تصنیف

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			المعتزف بتقصیرہ وقصورہ ابا محمد عبد اللہ بن عیسیٰ۔					
۱۲۶۳	۲۷۷	۳۸	رسالہ اوتاد والمجانین	حکیم میرزا حیدر		قلمی	۲۷۶	

تقطیع کتابت ۸ × ۴ - انچہ - سطور پندرہ - کاغذ دہلی - خط نسخ اوسط درجہ کا - کاتب نے اپنا نام تحریر نہیں کیا - اوراق کتاب کرم خوردہ بقدر شکستہ ہیں اور پیوندکاری شدہ مضمون - رسالہ جراحت المعاندین کا بطریق شرح کیا گیا ہے جس کو ارشد الطبیب شفائی خاں بن حکیم عبد الشافی خاں مسیح الملک نے اس امر کی تحقیق میں تالیف کیا تھا کہ اعضاء بعیدہ میں ادویہ بجرمہا نفوذ نہیں کرتی ہیں - صرف اُن کی تاثیر اور قوت پہونچتی ہے جو شارح علام اس کے خلاف ہیں - اس رسالہ میں حضرت شارح نے اصل متن کی عبارت کا حرف بحرف بڑے تشدد اور نا ملایم الفاظ کے ساتھ تردید کی ہے اور فاضل ماتن کے مسلک کو مردود قرار دیا ہے - عبارت آغاز صفحہ اول - بَرَّآئَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ - خاتمہ صفحہ ۲۷۶ ونستعیذ باللہ المتعال من شر الاقتتال -

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۵۳۸	۲۶۲	۳۹	رسالہ اوتاد والمجانین	ایضاً		ایضاً	۱۶۶	

تقطیع کتابت ۶½ × ۴½ - انچہ - سطور چودہ - خط نستعلیق معمولی - کاغذ دہلی - کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں - تمام اوراق بے پیوندکاری اور اثر کرم قلیل ہے - صفحہ ابتدائی و انتہائی میں دو مہریں "حکیم مظفر حسین" نام کی ثبت ہیں - کتاب مذکورہ بالا کا دوسرا نسخہ ہے -

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			شارح نے اس کتاب میں اپنا نام کسی موقع پر نہیں لکھا۔ اس نسخہ کے صفحہ اول کے گوشہ پر شارح کا نام "حکیم مرزا حیدر" لکھا ہے۔ اِس شرح کے مضمون سے اسقدر ظاہر ہے۔ کہ ماتن اور شارح میں تاثیر قوے ادویہ میں اولاً زبانی مناظرہ ہوا۔ اُس کے بعد تحریری مکالمہ کی نوبت پہونچی۔ فاضل ماتن شفائی خاں۔ ابتدا تیرھویں صدی کے نامور اطبا رہیں ہیں۔ اِس بنا پر حضرت شارح بھی اُسی دور کے نامی طبیب ہیں۔ تفصیلی حالت ان کی دریافت نہیں ہوئی۔					
	تحت نمبر ۱۷۵ فن حکمت عربی		رسالہ طبیہ	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ		قلمی		
			یہ رسالہ مجلد دوم فن حکمت عربی کے مجموعہ نمبری ۱۷۵ میں مجلد ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ ادویہ مُسہلہ و مُدرِّہ کے متعلق جو شیخ نے اپنی کسی تالیف میں کچھ لکھا تھا بعض معترضین نے بغیر امعان نظر اس پر مناقشہ کیا شیخ نے بعد اطلاع اس رسالہ میں اپنے بیان کی تصریح اور خدشہ کی تردید کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۰۵۔ اعترض عَلَیَّ فیما وجدہ الشیخ ابو الفرج من الاخلال۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۵۔ ان سال اللہ وحدہ تمت الرسالہ و الحمد للہ کثیرًا۔					
۱۲۷۷	تحت نمبر ۱۷۷ فن حکمت عربی		رسالۃ الفصد	ایضاً		ایضاً		
			یہ رسالہ مجلد دوم مجموعہ فن حکمت عربی نمبری ۱۷۷ میں مجلد ہے۔ صفحہ ۵۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۷۷ کی ختم پر تمام ہوا ہے۔ اِس رسالہ میں فصد کے متعلق جو ضروری ہدایتیں ہیں ان کا مفصل ذکر ہے۔ اس رسالہ میں دس ابواب رکھے گئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۶۰۔ رسالۃ الفصد					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

للشیخ الرئیس وھی عشر ابواب۔ الباب الاول فی حد الفصد۔ خاتمہ صفحہ ۷۶ خیر البشر والہ اجمعین۔

(شیخ کے متعلق مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۱۳۱ کے تحت میں لکھا گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۱۸	۳۰۵	۴۰	رسالہ فی الجدری والحصبۃ	افضل الحکماء واکمل الاطباء ابوبکر محمد بن زکریا الرازی المتوفی سنہ ۳۲۰ ہجری وقیل سنہ ۳۱۱ ہجری وسنہ ۳۰ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۸۷۲ء بیروت	۱۱۲	

چیچک اور خسرہ کے بیان میں پہلی کتاب ہے جو مستقلاً تالیف ہوئی ہے۔ اس کتاب میں چیچک کے اسباب اُس کے علامات اوقات ظہور۔ اعراض۔ اقسام۔ تدبیر اغذیہ۔ تدبیر دفع داغہائے چیچک وغیرہ وغیرہ مذکور ہیں چودہ فصول پر پوری کتاب منقسم ہے۔ ابتدا کتاب میں مختصر مقدمہ اور مولف کا تذکرہ بھی لکھا ہے۔ صفحات کے تحت میں بطریق شرح مطالب کتاب کی وضاحت کی گئی ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۷۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ استعین کتاب الفہ ابی بکر محمد بن زکریا الرازی ..... قال ابوبکر....

فذکرت من ذلک فی تلک اللیلۃ ما حضرنی الخ۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۲۔ فلا ضرر من اعادتہ

(محمد بن زکریا رازی کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۱ کے تحت میں تحریر ہو چکا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق / نمبر کتب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	تحت نمبر ۱ فن حکمت عربی		رسالہ فی حفظ الصحۃ	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا۔ المتوفی سنہ ۴۲۸ ہجری		قلمی		
			یہ رسالہ مجلد دوم مجموعہ فن حکمت عربی نمبری ۱۷۷ میں مجلد ہے۔اس مجلد کے صفحہ ۱۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۴ پر ختم ہوا ہے۔حفظ اور بقاء صحت کے متعلق جو مناسب تدبیریں ہیں اس رسالہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔اسہال و فصد و حجامت وغیرہ کے قوانین بھی مختصر طور پر لکھے ہیں۔اُن ایام کی تفصیل بھی بیان کی ہے جن میں استفراغ بہتر اور مناسب ہے۔پورا رسالہ تیرہ فصول پر منقسم ہے۔عبارت آغاز صفحہ ۱۹۔ ھذہ رسالۃ فی حفظ الصحۃ ..... الباب الاول فی ذکر الکیفیات۔ خاتمہ صفحہ ۳۴۔ سلکوا علےٰ معارج الحق بالفہم الفہیم الی قول تبارک و تعالےٰ۔ (شیخ کے متعلق مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۱۳۱۷ کے تحت میں لکھا گیا)					
۳۱۱۶	۳۱۳	۱۴	رسالہ فی اسل الربوی	الدکتور محمود ماہر		مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۰۵ء	۸۰	
			اس رسالہ میں مرض سل کی حقیقت۔حدوث مرض کے اسباب۔اُس کے معالجات۔اس امر کا بیان کہ انسان کے علاوہ اور کون سے حیوانات ہیں جن کو یہ مہلک مرض عارض ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔کتب متقدمین و متاخرین سے اس باب میں بہت سی اعانت حاصل					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کی ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ بعد حمد اللہ تعالےٰ اقول لقد دعانی الی تالیف هذه الرسالة ما رايته ـ خاتمہ صفحہ ۷۹ ـ افضل المشی علی الرکوب فی کل حال۔ (اِس رسالہ کے مولف زمانہ حال کے ماہرین میں ہیں)					
۳۸۵۴	۳۲۶	۴۲	رسالہ فی نسخ الادویۃ المرکبۃ	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	۵۸	
			تقطیع کتابت ۶ × ۳½ انچہ بسطور اُنیس ۱۹ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی عنوان شنجرفی کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ تمامی اوراق پر کرمخوردگی و پیوندکاری موجود۔ ابتدائی صفحہ پر ایک بڑی مہر احمد قاسم نام کی چسپاں ہے۔ مختصر رسالہ ہے ادویہ مرکبہ کے نسخہ جات جو مارستان عضدی کے خزانے کے معمول بہا تھے جمع کیے گئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ نسخ الادویۃ المرکبۃ التی یعمل علیها فی خزانۃ المارستان العضدی ـ خاتمہ صفحہ ۵۸ ـ فی تحلیل ما ذکرنا ان شاء اللہ تعالےٰ۔ (مؤلف رسالہ کا کوئی پتہ معلوم نہیں ہوا۔)					
۳۱۲۱	۳۱۶	۴۳	رسالہ فی الهواء الاصفر والوقایۃ منہ وعلاجہ	الدکتور شبلی شمیل	سنہ ۱۸۹۰ء	مطبوعہ مصر سنہ ۱۸۹۰ء	۳۰	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			سال اٹھارہ سو نوے (۱۸۹۰) عیسوی مکہ معظمہ میں مرض ہیضہ کی کثرت ہوئی یہانتک کہ روزانہ اموات کی تعداد تین سو تک پہونچ گئی۔ اور اِس وبا رعام کا اثر جدہ تک بھی متعدی ہو گیا۔ مصر بھی اِس خوفناک مرض سے قبل از وقوع اضطرار کی حالت میں تھا۔ ایسے وقت میں یہ رسالہ انسداد مرض ہیضہ اور اُس کے علاج میں تالیف کیا گیا۔ عبارت آغاز صفحہ اوّل۔ تقدمہ الرسالہ لصاحب الدولہ ریاض باشا وزیر مصر الافخم۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۔ ومرکبات الحدید والکینا انتھیٰ (مؤلف علام زمانہ حال کے اکابرین میں ہیں۔)					
۵۸۵۰	۳۵۸	۴۴	سر الاسرار فی علم الحشائش والاشجار	لم یصرح المؤلف باسمہ		قلمی سنہ ۱۳۴۴ھ	۹۸	
			تقطیع کتابت ½۱۰ × ۶۔ انچہ۔ سطور اُنیس۔ کاغذ کشمیری۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاتب مولوی نجم النبی رامپوری۔ کرم خوردگی و پیوند کاری سے محفوظ۔ یہ کتاب نسخہ نمبر ۱۱۰ مجلد اول فن طب عربی سے منقول ہے۔ منقول عنہ بوسیدگی اور گرد آلودگی و خنکی کاغذ کیوجہ سے جا بجا سے قابل انتفاع نہیں رہا تھا۔ اِسی سبب سے ناقل نے اُن مقامات پر بیاض چھوڑ دی ہے جہاں اصل کتاب میں عبارت کا پتہ نہیں چلا۔ نقصان عبارت سے فہم مطالب میں دشواری پیدا ہو گئی ہے۔ بعض صفحات میں تو صرف سطور کے					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

دو دو چار چار کلمات ہی لکھے ہوئے ہیں جن کا عبارت سابق سے باوجود غور و تامل کے بھی ارتباط ممکن نہیں ہے۔

ظاہرًا یہ کتاب کمیاب معلوم ہوتی ہے۔ بہت سے کتب خانوں کی فہرستیں اس کتاب سے خالی دیکھی گئیں۔ اس کتاب میں نباتات و اشجار کی ماہیت اور انکے منافع اور قدرت نے اُن کی آفرینش میں جو حکم اور مصالح رکھے ہیں اُن کا فی الجملہ اظہار کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ رب العالمین مسبب الاسباب و رازق الخلق اجمعین...... وبعد فان الذی دعانی الی تالیف کتاب الخاتمہ صفحہ ۹۸۔ وهو كريم تعالىٰ الى قول عن ذنبه الجلي والخفي۔

مؤلف نے اس کتاب میں اپنے نام کو ظاہر نہیں کیا خطبۂ کتاب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کتاب ہذا اور کتاب الصناعۃ کے مؤلف ایک ہیں خطبہ کی عبارت یہ ہے۔ فمن كثرة حث منه لي والمقام عندي بعد فراغي من كتاب الصناعة۔ کتاب الصناعۃ کے متعلق کشف الظنون کی تصریح یہ ہے۔ کتاب الصناعة لابي جعفر احمد بن محمد النحاس المتوفى سنة ۳۳۸ھ ثمان وثلثين وثلثمائة۔ یہ ابی جعفر بہت بڑے صاحب فضل و کمال ہیں۔ نحاۃ و اُدباء و لغویین کے طبقہ میں انکا شمار ہے۔ ان کا ترجمہ بھی مجلد دوم فن تفسیر عربی مجلد دوم نمبر ۲۶۹ کے تحت میں تحریر ہو چکا ہے۔ کشف الظنون کی عبارت سے اسکا وثوق نہیں ہوتا کہ کتاب الصناعۃ جس کو سر الاسرار کے خطبہ میں لکھا ہے بعینہ وہی کتاب الصناعۃ ہے جس کی تصریح کشف الظنون میں کی گئی ہے۔ ظاہرا یہ دونوں کتابیں علحدہ علحدہ اور اُن کے مؤلف جدا جدا معلوم ہوتے ہیں۔ و العلم الحقیقی عند اللہ۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۰۵	۳۳۳	۴۵	السر المکنون فی ابحاث الطاعون	الدکتور اسمٰعیل رشیدی		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۲ھ مصر	۱۴۲	

اس کتاب میں طاعون کی تعریف اور اقسام۔ طاعون کی ابتدائی تاریخ اور اُس کا علاج تفصیل وبسط کے ساتھ بموجب تحقیقات جدید لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اوّل۔ باسم الحمد اذ کر الله واشکرہ...... و بعد فلما طرق الطاعون۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۲ ینترا ای للطبیب المعالج ا ستھے۔ ابتدائی ورق پر مؤلف کی شبیہ ا. آخر میں فہرست مضامین بھی موجود ہے۔ (مؤلف اِسی زمانہ کے اطبا میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۹۳	۳۳۹	۴۶	الشذور الذہبیۃ فی المواد الطبیۃ	الدکتور فارس بن طاہر صہیوان السوری الحبسوی		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ء لبنان	۷۶۳	

یہ کتاب بھی جدید تالیفات میں ہے۔ ادویہ مستعملہ طب یونانی وطب انگریزی کی تحقیق میں تالیف ہوئی ہے۔ دوا کا پہلے یونانی یا عربی نام لکھ کر خط انگریزی میں افرنجی نام بھی لکھدیا ہے۔ اسیطرح افرنجی ادویہ کا یونانی یا عربی میں اگر کوئی مشہور نام ہے تو اُس کی بھی تشریح کردی ہے۔ دو حصوں پر کتاب منقسم ہے۔ پہلا حصہ تحقیق ادویہ نباتیہ وحیوانیہ میں۔ دوسرے حصہ میں ادویہ کی کیمیاوی ترکیب بتائی گئی ہے۔ مفید کتاب ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲۔ حمد المنزا بدیع الجواہر والاعراض...... اما بعد فیقول العبد الفقیر الله تعالیٰ فارس۔ خاتمہ صفحہ ۷۵۶۔ مسکنان عصبیان۔

(مؤلف کتاب دور جدید کے مؤلفین میں ہیں۔)

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر فہرست سابق	نمبر موجودات
	۲۰۴۴	قلمی	سنہ ۱۱۰۶ھ	الحکیم محمد عابد سہرندی من اعیان القرن الثانی عشر	شرح الاسباب والعلامات المجلد الثانی	۴۷	۲۷۶	۱۳۰۶

تقطیع کتابت مع جدول ۸ ۱/۴ × ۴ ۱/۲ انچ۔ سطور اٹھارہ۔ کاغذ کشمیری۔ جدول حنائی۔ باریک نیلگوں صفحہ اوّل و دوم پر لوح و جدول طلائی خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاتب کا نام تحریر نہیں اثر کرم خفیف اور پیوند کاری قلیل۔

اسباب وعلامات مولفہ شیخ الانام نجیب الدین محمد بن علی السمرقندی مقتول ۶۱۸ھ ہجری کی جلد دوم کی شرح ہے امراض القلب سے آخر کتاب تک۔ یہ شرح زیادہ مشہور و متداول نہیں ہے۔ برہان الدین نفیس بن عوض کرمانی کی شرح جو اس متن پر غایت خوبی و تحقیق کے ساتھ لکھی گئی ہے بڑی معتبر اور مشہور کتاب ہے۔ کتب درسیۂ طبیہ میں بھی کرمانی کی شرح متداول ہے نفیس کرمانی نے اس شرح کو ۸۲۷ھ ہجری سمرقند میں تالیف کر کے سلطان الوغ بیگ کے حضور میں ہدیۃً پیش کیا ہے۔ عابد سہرندی نے بھی گو اپنی شرح میں اپنی استعداد علمی کے موافق بڑا کام کیا ہے۔ مگر فاضل کرمانی کی شرح سے اس کو کوئی مناسبت نہیں۔ اسی وجہ سے اس شرح نے زیادہ مقبولیت و شہرت نہیں پائی مجلد اوّل فن طب عربی نمبر ۱۱۷۔ اور نمبر ۱۱۸ پر اِس شرح کا کامل نسخہ موجود ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الی قول۔ فی امراض القلب قد اسلفنا نشر بجد۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴۴۔ والخسران علی اعدائہ سنہ ۱۱۰۶ھ۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(عابد سہرندی کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا -)					
۱۳۱۸	۲۷۳	۴۸	شرح قانونچہ الموسوم بفتاحی	الحکیم عبدالفتاح بن سید اسمٰعیل الحسینی		قلمی سنہ ۱۰۹۹ھ	۲۲۶	
			تقطیع کتابت ۶½ × ۳ - انچہ - سطور کیس ۲۱/۱ - خط نسخ معمولی - کاغذ کشمیری - کاتب حکیم مہدی - کرم خوردگی و پیوند کاری قلیل - قانونچہ جو فن طب کی مختصر و ابتدائی کتاب ہے اُسکی شرح ہے - قانونچہ کے مؤلف محمد بن عمر الجغمینی ہیں - شارح نے نہایت مناسبت کے ساتھ شرح لکھی ہے - غایت تطویل اور نہایت ایجاز سے احتراز کیا ہے - یہ شرح گو غیر مشہور ہے مگر کمیاب ہے - عبارت آغاز ۲ - اما بعد حمد الله مقدر الامزجة و الاجزاء - ختم صفحہ ۲۲۵ - واعلم انہ لما کان الی قولہ واصحابہ المجتبے - (شارح رحمہ الله کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا -)					
۱۲۶۶	۲۷۱	۴۹	شرح القانون ناتمام	الشیخ علاء الدین علی بن ابی الحزم القرشی المصری المتوفی سنہ ۶۸۷ ہجری المقدس		قلمی	۴۴۴	

نمبر وجود دائرہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تقطیع کتابت ۸ ۱/۳ × ۴ ۱/۹ انچ - سطور پچیس ۲۵ - خط و کاغذ عرب - کاتب کا نام معلوم نہیں ہوا۔
اوراق پر پیوندکاری و کرم خوردگی کا اثر ہے۔
اس مجلد میں تشریح اعضاء مفردہ و مرکبہ کی شرح بڑی وضاحت و تفصیل کے ساتھ کیگئی ہے
یہ نسخہ اول سے ناقص اور آخر سے ناتمام ہے۔ ایک جلد اس کی مجلد اول فن طب عربی
نمبر ۲۲۱ پر اور بھی درج ہے۔ اس نسخہ کی ابتدا صفحہ اول سے اور انتہا صفحہ ۴۴۴ پر ہے۔
ابتدائی صفحہ کی عبارت یہ ہے۔ وتندی سطحہ الظاهر والباطن۔
علامہ قرشی بہت بڑا طبیب حاذق تھا۔ شیخ بوعلی سینا کے بعد یونانی طب کا ماہر کرۂ ارض پر
اس سے بہتر نہیں ہوا۔ بلکہ حیثیت معالجہ سے بوعلی سینا پر بھی اس کو ترجیح ہے۔ حذاقت۔
حدت ذہن۔ فکر صائب میں فائق اور یکتاء وقت تھا۔ فن طب کے علاوہ منطق حکمت فقہ
اصول وغیرہ میں بھی اعلےٰ درجہ کی قابلیت رکھتا۔ ان فنون میں اس کے مصنفات بھی ہیں۔
فن طب کی تکمیل شیخ مہذب الدین الدخوار سے دمشق میں کی۔ فقہ شافعی کا فقیہہ اور اسی
مذہب کا پابند تھا۔ دمشق میں نشو و نما پاکر مصر میں توطن اختیار کیا۔ اسی وجہ سے۔ شیخ
جلال الدین سیوطی نے (حسن محاضرہ) میں اطباء مصریہ میں اس کو شمار کیا ہے۔ فن طب میں
علاوہ موجز القانون اور شرح القانون کے ایک ضخیم کتاب تصنیف کی جس کا نام (شامل)
رکھا۔ یہ کتاب پوری نہ ہوسکی۔ صرف اسی مجلدات لکھے گئے۔ اگر یہ کتاب مکمل ہو جاتی تو بیان
کیا گیا ہے کہ تین سو مجلدات پر بڑھ جاتی۔ حسن المحاضرہ میں لکھتے ہیں کہ اسی سال زندہ رہکر چھ سو
ستاسی (۶۸۷) ہجری میں مصر میں وفات پائی۔ تاریخ یافعی میں بھی سال وفات یہی تحریر ہے
علامہ سبکی نے طبقات شافعیہ میں قرشی کی وفات چھ سو نواسی (۶۸۹) اور ایام حیات صرف
تیس ۳۰ سال قرار دیے ہیں حیث قال۔ توفی حادی عشر ذی القعدہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

وسنة تسع وثمانين وستمائة عن نحو ثلاثين - دوسرے اور مورخین وغیرہ بھی سال وفات میں علامہ سیوطی کے ہمزبان ہیں - واللہ اعلم بحقیقة الحال - اکتفاء القنوع میں قرش کی نسبت لکھا ہے - بلدة فی ماوراء النہر -

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۰۷	۲۶۸	۵۰	شرح اللمحة العفيفية المسمى بتيسير الصحة	الحكيم الفاضل مظفر الدين محمود العنتابی المعروف بابن الامشاطی		قلمی	۹۵۲	

تقطیع کتابت ½۶×۳-۱نچہ سطور انیس - خط نسخ و نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی - کتاب آخر سے ناقص ہے - اس وجہ کاتب کا نام معلوم نہیں ہوا - کتاب کے پہلے صفحہ پر مہر (بر اعداے دین شد مظفر حسین) چسپاں ہے - اوراق پر پیوند کاری زیادہ - اثر کرم قابل ہے - اللمحة فی الطب مؤلفہ شیخ الاطبا رابی سعد بن ابی سرور الساوی الاسرائیلی کی شرح ہے - یہ کتاب صرف معالجات میں لکھی گئی ہے - شارح نے عبارت شرح کو متن کے ساتھ ایسا چسپاں کیا ہے کہ ظاہرا دونوں عبارتوں میں امتیاز تامل وتدبر سے ہوتا ہے - نسخہ ہذا آخر سے ناتمام ہے - حمی البلغمیہ کے ختم تک ہے - ایک نسخہ کامل اس کتاب کا مجلد اول فن طب عربی نمبر ۱۵۰۳ پر بھی درج ہے -

(ماتن وشارح کا تفصیلی ترجمہ محقق نہیں ہوا -)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۸۰	۳۲۷	۵۱	شرح الموجز المعروف بالمغنی	ملا سدید الدین الگازرونی من اہل القرن الثامن من الہجرۃ		قلمی	۲۰۴	

تقطیع کتابت ۷½ × ۴½ - انچہ - سطور ۱۹ - کاغذ بادامی انگریزی - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - سال کتابت و اسم کاتب تحریر نہیں - کرم خوردگی و پیوند کاری زیادہ ہے -
موجز القانون مولفہ علامہ قرشی متوفی ۶۸۷ھ ہجری کے صرف فن اول کی شرح کا حصہ ہے - یہ شرح کلیات کی نہ تو مطول اور نہ مختصر بلکہ متوسط البیان لکھی ہے - شرح قانون قطب الدین شیرازی سے اس میں زیادہ مدد لی گئی ہے - کلکتہ میں پوری شرح کلیات و معالجات کی طبع بھی ہو چکی ہے - درس میں صرف معالجات کی شرح متداول ہے جو سدیدی کے نام سے مشتہر ہے - اکثر مطابع میں معالجات ہی کا حصہ طبع بھی ہوا ہے - حاجی خلیفہ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ موجز کا شارح سدید گازرونی اور ہے - اور مغنی شرح موجز کا مولف دوسرا شخص ہے جس کا انہیں پتہ نہیں چلا - حیث قال فی کتاب کشف الظنون ن مطبوعہ مصر جلد (۲) صفحہ ۳۲۷ ومن شروحہ شرح اسد یدی الکازرونی جمع فیہ من القانون - ثم قال بعید ھذا - ومن شروح الموجز المغنی اولہ الحمد للہ الذی ابدع بقدرتہ جواھر عقلیہ الخ وھو شرح ممزوج ذکر فیہ من شرح القطب الشیرازی للقانون - حالانکہ مغنی اسی موجز کی شرح کا نام ہے - اور یہی شرح سدید گازرونی کی مولفہ ہے - جیسا کہ محققین کی تحقیق سے ثابت ہوتا ہے - کتاب اکتفا القنوع با ہو مطبوع میں لکھتے ہیں - وشرحہ الطبیب الشھیر

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">سدید الدین الکازرونی من اھل القرن الثامن للھجرۃ فی کتاب سماہ الشرح المغنی فی الکلیات الطبیۃ والعامیۃ والعملیۃ والادویۃ والاغذیۃ المفردۃ والمرکبۃ والامراض المختصۃ وغیر المختصۃ وعلاماتہا واسبابہا ومعالجاتہا طبع فی الکلکتہ سنہ ۱۲۳۲ھ وایضا فیہا سنہ ۱۲۴۶ھ انتھی۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ابدع بقدرتہ جواھر عقلیۃ واخترع عنہا..... اما بعد فلما کان احتیاج عموم الناس الی الاحکام الطبیعۃ۔ سدید گازرونی کا مفصل ترجمہ نہیں ملا۔ اکتفاء بقنوج کی تصریح سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ آٹھویں صدی کے اطبا میں ہیں۔</td></tr>
<tr><td>۱۳۵۵</td><td>۲۷۸</td><td>۵۲</td><td>صادقیہ شرح رسالہ قبریہ مع کتاب تحریم الدفن</td><td>حکیم محمد یوسف بن عبداللطیف طبیب</td><td>سنہ ۹۵۴ھ</td><td>قلمی</td><td>۴۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۷ × ۳½ انچہ سطور بارہ ۱۲۔ خط نسخ و نستعلیق معمولی۔ کاغذ دہلی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی و پیوند کاری موجود ہے۔ درمیان و آخر میں تین مقام پر مہر حکیم مظفر حسین کی اس سجع کے ساتھ۔ (براعدائے دین شد مظفر حسین) چسپاں ہے۔ اس مجلد میں دو نمبر ہیں۔ نمبر اول رسالہ قبریہ کی شرح ہے۔ رسالہ قبریہ کی تالیف کی نسبت افلاطون حکیم کی طرف کی جاتی ہے۔ شارح نے اس متن کی یہ مختصر شرح لکھی ہے۔ رسالہ قبریہ کی وجہ تسمیہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ افلاطون کی قبر میں سے نکالا گیا تھا۔ اس رسالہ میں ایسے امراض کی تفصیل ہے جو مریض کے فوت ہو جانے کی خبر دیتے ہیں۔ شارح نے اس کی شرح کو تبرکاً اپنے پیر و مرشد شیخ محمد صادق کے نام سے موسوم کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			الذی خلق الموت والحیوٰۃ۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۔ و لمن نظر فیہ بعین الصواب فقط (شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
			کتاب تحریم الدفن	الفاضل الحکیم جالینوس المولود ۵۹ سنہ عیسوی				

مجلد ماسبق کا دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۳۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۷۴ پر ختم ہوا ہے۔ بعض امراض میں مریض کو مردہ خیال کر لیا جاتا ہے۔ اور مرنے کے احکام اُس پر مرتب ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ درحقیقت مردہ نہیں ہے۔ بلکہ شدت مرض سے حس و حرکت جاتی رہی ہے اس رسالہ میں ایسے امراض کو لکھ کر ہدایت کی گئی ہے کہ اس صورت میں کم از کم چوبیس ۲۴ اور زیادہ سے زیادہ بہتر ۷۲ ساعت دفن میں تاخیر کی جاوے۔ آغاز صفحہ ۳۳۔ کتاب جالینوس الذی سماہ کتاب تحریم الدفن۔ خاتمہ صفحہ ۷۴ ھذا اٰخر کتاب تحریم الدفن الی قول بعون اللہ تعالےٰ۔

جالینوس حکیم حکماء یونان میں اطباء کبار کا خاتم اور موجدین طب کا آخری فرد ہے۔ تمام متاخرین میں اس کا مرتبہ اعلےٰ۔ اور فن طب میں اس کا پایہ سب سے بالاتر ہے۔ بقراط کے بعد سوفسطائیہ نے مسائل طبیّہ کو ایسا بگاڑا۔ کہ وہ بالکل مسخ ہو کر رہ گئے۔ جالینوس ہی نے اُن کو صاف کیا اور بقراط کے خیالات و ایجادات کو دلائل نظریّہ اور تجارب عملیہ سے مستحکم بنایا۔ علم طب کی خدمت ایسی جدوجہد کے ساتھ کی جس کو زمانہ کبھی مٹا نہیں سکتا۔ اس فن میں کثرت سے کتابیں تصنیف کیں جن میں فن طب کے مکنونات و خفائق کا نہایت وضاحت کے ساتھ انکشاف کیا جالینوس کے بعد جس قدر اطباء ہوئے سب اسی کے خوشہ چین اور متبعین ہو۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

جالینوس کا مولد ومنشا، (فرغامس) ہے جس کو (فرغاموس) (فرغمبس) بھی کہتے ہیں۔ یہ مشرقی ایشیار کا چھوٹا سا شہر قسطنطینہ کے قریب واقع ہے۔ یہاں وہ قیدی نظر بند کئے جاتے تھے جن پر شاہی عتاب ہوتا۔ بعض نے جالینوس کا مولد ومسکن (سمرنا) کو بتایا ہے۔ اُن کا قول ہے کہ جالینوس اسی شہر کے مضافات میں ایک گاؤں میں رہتا تھا جس کا نام (قرہ) ہے جو سمرنا سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جالینوس کی ولادت کی تاریخ میں مورخین کا بڑا اختلاف ہے بعض حضرت عیسے علیہ السلام کا معاصر کہتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ صعود حضرت مسیح علیہ السلام سے اُنسٹھ سال کے بعد اس کا تولد ہوا۔ محققین مورخین کی یہی رائے ہے کہ جالینوس حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد پیدا ہوا ہے۔ رہی یہ بات کہ تولد اور صعود میں کس قدر بعد ہے۔ اس میں متعدد ومختلف روایات ہیں۔ بقراط کی وفات اور جالینوس کے تولد میں چھہ سو پینسٹھ سال کا فاصلہ ہے اور جالینوس کی وفات سے سال ہجری کے آغاز تک پانسو پچیس (۵۲۵) برس کا بُعد ہے۔ جالینوس کا باپ خوشحال اور ذی علم شخص اور صلاح وعفاف وحسن اخلاق کے ساتھ متصف تھا۔ اس نے ابتدائی تعلیم جالینوس کو خود دی۔ اور جس قدر بھی علم رکھتا تھا وہ تمام وکمال پڑھا دیا۔ جب اس نے بیٹے کی طباعی وذہانت کا اندازہ کیا۔ تو لایق اور نامور اساتذہ کے سپرد کیا۔ پندرہ برس کی عمر میں علم ہندسہ۔ ریاضی حساب وغیرہ سے جالینوس نے فراغت پاکر منطق وفلسفہ کی طرف توجہ کی۔ اسی زمانہ میں اُس نے ایک خواب دیکھا جسمیں تعلیم طب کی ترغیب دی گئی۔ فن طب کو بھی بڑے خوض وتدبر کے ساتھ حاصل کیا۔ سترہ سال کی عمر تھی جو سارے علوم وفنون سے واقف ہوگیا۔ اس کے بعد اس کا میلان تحقیقات علمی کی طرف ہوا۔ کسی مسئلہ کو اُس وقت تک صحیح خیال نہیں کرتا جب تک کہ خوب جانچ نہ لیتا۔ میدان تحقیق میں اُس نے ایسی پیشقدمی کی کہ متقدمین کا دوش بدوش

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتب طبا	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ہوگیا۔ اس کی عمر بیس سال کی تھی کہ باپ نے قضا کی۔ باپ کی وفات کے بعد اس نے یونان کے شہروں کا دورہ کیا اور قدماء کی کتابیں خاصکر بقراط کے مصنفات کو تلاش کرکے اُن سے بیحد نفع اُٹھایا تشریح وعمل جراحی میں بھی پورا پورا ملکہ حاصل کیا۔ اس علمی شوق اور محققانہ سیاحت نے اس کو تمام دنیا میں مشہور کر دیا۔ بڑے بڑے اہل کمال اور سلاطین اس کی وقعت وعزت کرتے۔ بہت سے مواقع ایسے بھی پیش آئے جہاں نامور اطباء اور مشاہیر فضلاء سے علمی مباحث کے گفتگو کی نوبت پہونچی۔ مگر اس نامور فاضل کے سامنے وہ سب کے سب مغلوب ہی رہے سیاحت ونام آوری حاصل ہونے کے بعد یہ اپنے وطن میں واپس آیا۔ اور حُرمت وعزت کے ساتھ وہیں رہنے لگا۔ اس کی حذاقت کا یہ حال تھا کہ مریض کی شکل دیکھتے ہی اس کی پوری کیفیت بیان کردیتا۔ نہایت کریم النفس۔ وسیع الاخلاق شخص تھا۔ مریضوں کے ساتھ بڑی ہمدردی کا برتاؤ رکھتا۔ اس نے مختلف علوم اور فنون میں کثرت سے کتابیں تصنیف کی ہیں جن کا ترجمہ عربی زبان میں حنین بن اسحاق وغیرہ نے بڑی خوبی و احتیاط کے ساتھ کیا ہے۔ مگر افسوس کہ آج اُس کی مصنفات میں سے سوائے معدودۂ چند باقی کتب کا پتہ نہیں چلتا۔ عجب نہیں کہ بغداد۔ قرطبہ۔ غرناطہ کے کتب خانوں کی تباہی سے یہ ذخیرہ بھی تلف ہوگیا ہو۔ بطور مشتے نمونہ از خروارے چند مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ کتاب ۱ بنکیس۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں جالینوس نے اپنے مصنفات کی تفصیلی فہرست لکھی ہے۔ دو مقالوں پر اس کو منقسم کیا ہے۔ پہلے مقالہ میں کتب طبیہ کی تعداد۔ دوسرے مقالہ میں منطق۔ فلسفہ۔ بلاغت۔ نحو وغیرہ کے کتب مصنفہ مذکور ہیں۔ کتاب ۲ المراتب القرءۃ۔ اس کتاب میں صرف ایک مقالہ ہے۔ اس میں اس بات کو بتایا ہے کہ اس کے مصنفات کس ترتیب سے پڑھے جائیں۔ کتاب ۳ الفرق۔ ایک مقالہ ہے صناعۃ طب کے متعلموں کے واسطے تالیف کی ہے۔ اس کتاب میں اصحاب قیاس۔ اصحاب تجربہ۔ اصحاب حیل تینوں

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر فہرست سابق	نمبر موجودات

فرقوں کے اقوال کو جمع کیا ہے۔ ہر ایک کے دلائل بھی ذکر کئے ہیں۔ اور ان دلائل میں جو خرابی اور سقم ہے اُن کو بیان کرنے کے بعد امر حق کو ظاہر کیا ہے۔ یہ کتاب اس نے جوانی کی عمر میں جب اس کا سن تیس سال کے قریب تھا شہر رومیہ میں تصنیف کی ہے۔ کتاب ۲ الصناعۃ الصغیرۃ۔ ایک مقالہ ہے۔ اس میں جالینوس نے اپنے تمام کتب مصنفہ فی الطب کے نتائج وتحقیقات درج کئے ہیں۔ کتاب ۳ النبض الصغیر۔ یہ بھی ایک ہی مقالہ ہے۔ شناخت نبض کے ابتدائی مراتب اس میں لکھے ہیں۔ شفاء ۴ الامراض۔ یہ کتاب اغلوقن کی فرمائش سے (جو ایک فیلسوف تھا) تصنیف کی ہے۔ اس کتاب میں امراض اور اُن کے اسباب ومعالجات کا اختصار کیا ہے ذکر کیا ہے۔ کتاب ۵ فی العظام۔ اس کا بھی ایک ہی مقالہ ہے۔ اس کتاب میں ہڈیوں کی تشریح لکھی ہے۔ کتاب ۶ فی العضل۔ یہ بھی ایک ہی مقالہ ہے جسم کے عضلات کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔ کتاب ۷ فی العصب۔ اس کا بھی ایک ہی مقالہ ہے۔ پٹھوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب ۸ فی العروق۔ اس کتاب میں جہندہ اور غیر جہندہ دونوں قسموں کی رگوں کا مفصل بیان ہے۔ کتاب ۹ العلل والاعراض۔ اس کتاب میں چھ (۶) مقالے ہیں۔ امراض اور اُن کے اسباب ومعالجات کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ان کتب کے علاوہ اس کے بہت سے مصنفات ہیں جن کا ابن ابی اصیبعہ نے اپنی کتاب (عیون الانباء) میں تفصیل وتشریح کے ساتھ ایک سو سے زیادہ شمار لکھا ہے۔ من شاء التفصیل فلیرجع الیہ۔ جالینوس کی حیات کا زمانہ ستاسی (۸۷) سال ہے۔ اس کی وفات کی تاریخ صاف طور پر کسی کتاب میں نہیں دیکھی گئی۔

قاموس الاعلام ترکی میں ولادت ۱۳۱ء اور وفات ۲۰۰ء میں لکھی ہے۔ ولادت کا مقام برغمہ اور باپ کا نام نیقون درج ہے۔ اور مولفات کی بڑی فہرست بھی دی ہے۔

عیون الانباء فی طبقات الاطباء

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۵۰۴۶</td><td>۳۶۴</td><td>۵۳</td><td>صحۃ العینین</td><td>الدکتور شاکر الخوری</td><td>معنون باسم سلطان عبد الحمید خان</td><td>مطبوعہ ۱۸۹۰ء بیروت</td><td>۳۲۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">یہ کتاب طب جدید میں لکھی گئی ہے اس کتاب میں آنکھ کی ترکیب اور اس کے صحیح رہنے کے اسباب اور امراض عین کی معالجات وغیرہ ذکر کیے ہیں۔ ایک مقدمہ اور تین اقسام پر کتاب منقسم ہے۔ ابتدا میں ایک نفیس سلطان عبد الحمید خان کی تعریف میں لکھا ہے اور انہیں کے اسم گرامی پر کتاب کو معنون کیا ہے۔ آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے آغاز صفحہ ۵۔ مقدمہ خلق اللہ الانسان بہذہ الہیأۃ والترکیب واعطاہ جمیع القوی اللازمۃ لحفظ حیاتہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۵۔ لوکحل الاعمی بمیل لہ + رد لہ العینین من کحلنہ۔ مؤلف کتاب مدرسہ طبیہ مصریہ کے اعلیٰ مدرس ہیں ان کے مصنفات میں اس کتاب کے علاوہ تحفۃ الراغب فی صحۃ المتزوج وزواج العازب وغیرہ بھی ہیں۔ کتاب کے پہلے صفحہ پر شبیہ مؤلف کا فوٹو بھی لیا گیا ہے۔</td></tr>
<tr><td>۴۲۰۹</td><td>۳۴۳</td><td>۵۴</td><td>الصحۃ والاداب المترجم من لسان الفرانساوی</td><td>مترجم فرید یوسف برزی</td><td></td><td>مطبوعہ مصر</td><td>۶۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">اصل کتاب فرانسیسی زبان میں دکتور ریول جو طبیب فرانسیسی کا مؤلفہ ہے۔ علامہ فرید نے اس کی تعریب کی ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ یونانی۔ المانی۔ ایطالی [illegible] رومانی وغیرہ زبان میں بھی ہوا ہے۔ یہ کتاب طب جدید میں لکھی گئی ہے [illegible] مرضیٰ واطباء کے متعلق آداب وغیرہ تحریر کئے ہیں۔ ابتدا میں مختصر سا مقدمہ مترجم اور تقاریظ علما عصر تحریر ہیں۔ اصل کتاب کا ترجمہ صفحہ ۷ سے شروع ہوا ہے جس کی ابتدائی عبارت یہ ہے۔
کلمۃ ارز فہا للوالدین ..... وتلک الاحادیث التی کنت اسمعہا فیہا۔
عبارت خاتمہ صفحہ ۶۸۔ ایجب علیک العمل بمقتضاہا امر لا۔
(مؤلف ومترجم دونوں اسی زمانہ کے ماہرین میں ہیں۔)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۷۹۵	۳۵۷	۵۵	صحیفۃ الاسرار	حکیم سید منور حسین بن سید فضل حسین امروہوی		مطبوعہ ۱۲۸۲ھ نولکشور	۱۶	

یہ مختصر رسالہ ادویہ مفردہ کے افعال وخواص کے بیان میں ہے۔ مولف نے اس میں جدت یہ کی ہے۔ کہ دوا کے نام کی تصریح نہیں کی صرف اسقدر لکھدیا ہے کہ اس دوا کے نام میں چار یا تین یا کم وبیش حروف ہیں۔ پہلا حرف فلاں اور دوسرا حرف فلاں۔ علےٰ ہذا القیاس آخر میں وہ سب دوائیں بھی جن کو اسرار کے طور پر لکھا ہے حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ شمار کردی ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ نحمد اللہ العلی العظیم ونصلی علےٰ نبیہ الکریم والمانرؤف الرحیم۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۔ لانہ منزہ للسہو ومفیض بالصواب

(مؤلف کتاب زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۴۴	۲۰۱	۵۶	ضیاء النیرین فی مداواۃ العینین	الطبیب الفائق احمد بن حسن الرشیدی متوفی ۱۲۸۲ سنہ ہجری		مطبوعہ مصر	۴۶۴	

یہ کتاب انگریزی دو کتابوں سے ماخوذ ہے۔ ایک مصنفہ ڈاکٹر (ورنس) دوسری مؤلفہ ڈاکٹر (دلیر الینمساوی) آخر میں بعض مرکبات کا خود مولف کتاب نے اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے۔ اس کتاب میں آنکھوں کی تشریح اُن کے امراض ومعالجات۔ آنکھ کے زخم وغیرہ کا آپریشن بڑی تفصیل وخوش بیانی سے لکھا ہے۔ کحال کے واسطے یہ کتاب بیحد مفید اور معین ہے۔ اس موضوع خاص پر ایسی مستقل اور مفصل کتاب شاید ہی کوئی دوسری

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								لکھی گئی ہو۔ آخر سے یہ کتاب کسیقدر ناقص ہے۔ ابتدا میں مفصل فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ نسالک یا معید صحۃ الاجسام بالتدبیر الحمید..... وبعد فاقول خاضع المبدی و معیدی۔ خاتمہ صفحہ ۴۶۴۔ مسحوق السوس ۱ جر۔ مولف کتاب تیرھویں صدی کے نامور جراح و طبیب میں معدود ہیں۔ فہرست خدیویہ مصریہ میں ان کا سال وفات بارہ سو بیاسی (۱۲۸۲) لکھا ہے۔ (اس سے زیادہ ان کا حال معلوم نہ ہو سکا۔)
۲۹۴۳	۳۰۳	۵۷	غمر النجاح فی اعمال الجراح (الجزء الثانی)	الحکیم محمد علی البقلی		مطبوعہ مصر ۱۲۶۳ھ	صفحہ ۱۶ صفحہ ۴۱۹	
								یہ کتاب فن جراحی میں ہے۔ مولف نے پوری کتاب کے دو حصے رکھے ہیں۔ پہلے حصے میں عمل بالید کے طریقے کلیۃً بیان کئے ہیں۔ اس دوسرے حصے میں ہر عضو کے عملیات مختلفہ کو ذکر کیا ہے۔ چیرپھاڑ کے کام میں اس کتاب سے بڑی مدد مل سکتی ہے۔ اول میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ القسم الثانی فی العملیات الخاصۃ..... قد تقدم ما اوردناہ من الکلام۔ خاتمہ صفحہ ۴۱۸۔ فراجعہا فیہا ان شئت واللہ الموفق للصواب و الیہ المرجع و المآب۔ (مولف کتاب اسی زمانہ کے اطبا میں ہیں۔)
۳۲۴۳	۳۲۵	۵۸	الفصول الابقراطیہ فی اصول الطبیہ	الحکیم الیونانی ابقراط (بقراط) بن ابراقلیس (ابرقلیذس)		مطبوعہ ۱۲۴۸ھ کلکتہ	صفحہ ۶۵ صفحہ ۳۷	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اصل کتاب یونانی زبان میں تالیف ہوئی ہے۔ یہ عربی ترجمہ ہے جس کو حنین بن اسحاق العبادی متوفی سنہ ۲۶۰ھ ہجری نے معرب کیا ہے۔ یہ کتاب تمام کتب طبیہ میں افضل الکتب شمار کی جاتی ہے۔ اس کتاب میں قواعد طب علمی و عملی جو بقراط کے دوسرے مصنفات میں مذکور رہیں بطور اصول ونکات متفرقہ مجملاً لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب سات مقالوں پر مشتمل ہے۔ جالینوس حکیم نے اس کتاب کی شرح بھی لکھی ہے۔ اس کتاب کے بعد دوسرے اطباءِ متقدمین نے بھی اصول وجمل کی جوامع کتابیں تالیف کیں۔ مگر یہ کتاب ان سب میں اعلیٰ وافضل ہی رہی۔ اس کتاب مطبوعہ کے آخر میں اصل کتاب کے الفاظ مفردہ کی فہرست حروف ہجا کی ترتیب پر لگا دی گئی ہے۔ جو نفع سے خالی نہیں۔ ایک قلمی نسخہ کتاب ہذا کا مجلد اول فن طب کے نمبر ۲۷ پر بھی درج ہے۔ وہاں حنین بن اسحاق مترجم کو غلطی سے مصنف کتاب لکھا ہے۔

عبارت آغاز صفحہ اول۔ المقالۃ الاولی ثلثۃ وعشرون فصلا۔ فصل۔ قال ابقراط العمر قصیر۔ خاتمہ صفحہ ۶۵۔ واما فی الضعیف فمن اسفل۔ اس کتاب کے ابتدائی ورق پر سال طبع سنہ ۱۲۴۸ھ ۱۸۳۲ء تحریر ہیں۔ اور آخر کتاب میں طبع کے متعلق یہ عبارت لکھی ہے۔ قد تم طبع هذه الرسالة المسماة بفصول ابقراط نهار التاسع من شهر اكتوبر بسنه الف وثمانی مائة وثلثين من المسيحة۔

اس کتاب کی تصحیح کی بابت لکھا ہے کہ طبع کے وقت دو مختلف نسخے موجود تھے اُن دونوں کے باہمی اختلاف کو خط عرضی کے تحت میں ظاہر کر دیا ہے۔

بقراط۔ جسے (ابقراط) بھی کہتے ہیں۔ حکماء یونانیین میں افضل اور مشاہیر اطباء میں نامور شخص ہوا ہے۔ شرافت خاندانی اور علوئے نسب کے اعتبار سے بھی شریف القوم تھا۔ اس کا باپ حکیم اسقلبیوس ثانی کی اولاد اور ماں ایرقلیس کے خاندان کی تھی۔ اس کا مسکن

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								شہر فبرو ہا تھا جو بلاد شام میں شمار کیا جاتا ہے۔ اسکندر رومی سے تقریبا ایک سو سال قبل اس کا ظہور ہوا ہے۔ ملک اردشیر کے زمانہ میں اس کی شہرت پھیلی تھی۔ اردشیر ملوک فارس میں دارا کا جد الجد تھا۔ بقراط اُن مشاہیر اطبار میں شمار کیا جاتا ہے جن کی طرف صناعت طب منتہی ہوتی ہے۔ جالینوس کا اس باب میں دوسرا نمبر ہے۔ جالینوس اور بقراط کے زمانہ میں چھ سو پینسٹھ برس کا بُعد ہے۔ جالینوس نے بقراط کی کئی کتابوں کی شرح لکھی ہے اور ان میں اس کے چیدہ چیدہ حالات بھی ذکر کیے ہیں۔ بقراط اپنے زمانہ کے حکمار طبعیین میں بھی اقوم و اعلےٰ مانا گیا ہے۔ اس نے طب کی تعلیم اپنے ہی خاندان میں پائی۔ فن طب کو اپنے باپ اقلس (ابرقلیدس) سے حاصل کیا۔ اس سے پہلے فن طب علوم سینہ کے طور پر وراثتًا رکھا گیا تھا۔ باپ اپنے بیٹے کے سپرد کرتا اور بیٹا اپنی ہی اولاد کو سکھاتا تھا۔ اسی سبب سے یہ علم اُسی خاندان میں رہا جو اسقلیبوس حکیم کا گھرانا کہلایا جاتا تھا۔ اسوقت تک علم طب کی تعلیم صرف زبانی تھی۔ طبیہ مسائل اور اس کے اُصول کتاب کی صورت میں مدون نہیں ہوئے تھے۔ بقراط نے اس کے نتیجہ پر نظر کی اور خیال کیا کہ ایک خاندان گو کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو آخر ایک دن ضرور ایسا آئیگا کہ اس فن کا چراغ گل ہو جائیگا۔ اس نے اس فن کی کتابیں تالیف کیں اور علم سینہ کو ان میں قلمبند کیا۔ یہ مدون علم طب کا پہلا شخص ہے۔ بقراط نے ستانوے (۹۷) سال کی عمر پائی۔ سولہ سال نو بچپنے اور تحصیل علم میں گزرے۔ اکیاسی برس تدریس و تعلیم و تالیف میں زندگی بسر کی۔ بہت سے شفاخانے قایم کیئے۔ ہمیشہ مریضوں کی نفع رسانی اور دوا دارو میں مصروف رہتا۔ مال و دولت کی پروا نہیں کرتا۔ بڑا متواضع اور نیک مزاج شخص تھا۔ دنیا کی دولت کے مقابلہ میں علم کی دولت کو ترجیح دیتا۔ اردشیر بادشاہ نے خاص اپنے معالجہ کے واسطے طلب کیا اس نے انکار کر دیا۔ اپنے مصنفات کے شروع میں اعلےٰ درجہ کے وصایا اور نصائح جمیلہ اطبین

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اور دوسرے لوگوں کے واسطے تحریر کئے ہیں۔ جو دینی اور دنیوی فوائد سے لبریز ہیں اس کی تین اولادیں صُلبی تھیں۔ دو بیٹے ثاسلوس۔ ذراقن۔ ایک بیٹی۔ ماثارلیا۔ جو بڑی قابلہ اور اپنے بھائیوں سے فن طب میں بڑھی ہوئی تھی۔ بقراط متوسط القامت سفید رنگ کا شخص تھا اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور چمکدار تھیں۔ ہڈیاں موٹی اور مضبوط۔ سر بڑا داڑھی سفید۔ نہ زیادہ لانبی اور نہ مختصر۔ آخر عمر میں کمر میں خم آگیا تھا۔ اس کے مصنفات کی تعداد میں مختلف روایتیں ہیں۔ کہیں تیس ۳۰ کہیں بہتر ۷۲ کہیں اس سے کم و بیش بیان کیا گیا ہے۔ زیادہ مشہور بارہ ۱۲ کتابیں ہیں۔ کتاب[1] الاجنہ۔ اس میں تین مقالے ہیں جن میں تکوّن منی اور جنین کی ساخت کا ذکر ہے۔ کتاب[2] طبیعۃ الانسان۔ اس کے دو مقالے ہیں۔ بدن کی ترکیب جن اشیاء سے ہوتی ہے ان کا بیان ہے۔ کتاب[3] الاہویہ والمیاہ والبلدان۔ اس میں بھی تین مقالے ہیں۔ بلدان و فصول و میاہ کے امزجہ اور اُن کے اثرات ظاہر کئے ہیں۔ کتاب[4] الفصول جس کی تحقیق اوپر ہو چکی ہے۔ کتاب[5] التقدمۃ المعرفۃ یہ بھی تین ہی مقالات پر مشتمل ہے۔ اس میں ایسے علامات کا ذکر ہے جن کو طبیب ظاہر کر کے مریض کو اپنا گرویدہ بنا لیوے۔ کتاب[6] الامراض الحادہ۔ یہ بھی تین ہی مقالات کی کتاب ہے۔ اس میں علاج کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ کتاب[7] اوجاع النساء۔ اس میں دو ہی مقالے ہیں۔ خاص عورتوں کے علاج ہیں۔ کتاب[8] الامراض الوافدہ۔ یہ ابیذیمیا کے نام سے مشہور ہے۔ سات مقالے اس میں رکھے گئے ہیں۔ اس میں امراض وافدہ (وقتاً فوقتاً پیدا ہونے والی بیماریاں) کا ذکر۔ اور اُن کے تدبیر و معالجات مذکور ہیں۔ اس کتاب کے متعلق جالینوس کا یہ قول ہے کہ اس کے ساتوں مقالے بقراط کے مصنفہ نہیں ہیں۔ صرف پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا۔ چھٹا۔ مقالہ اس کے یا اس کے بیٹے کی تصنیف ہے جس کو اس نے باپ سے تعلیم پا کر لکھا ہو۔ باقی مقالات دوسروں کے مدلّسہ ہیں۔ کتاب[9] الاخلاط۔ اس میں تین مقالے ہیں۔ اخلاط کا حال باعتبار کیفیت و کمیت [illegible] ان کے تدابیر

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مذکور ہیں۔کتاب۱۰ الغذار۔اس میں چار مقالے ہیں۔اغذیہ وغیرہ کے بیان میں۔کتاب ۱۱ قاطیطریون (مطب کامکان) یہ بھی تین ہی مقالوں پر تمام کیگئی ہے۔اس میں علاج بالید کا ذکر ہے۔اس کتاب کے متعلق جالینوس کہتا ہے کہ بقراط نے اس غرض سے اس کو تالیف کیا تھا کہ فن طب کا متعلم پہلے اس کتاب کو پڑھے۔اور اس کا نام حانوت الطبیب رکھا تھا یعنی وہ مکان جس میں طبیب بیٹھکر معالجہ کرتا ہے۔گو اکثر مفسرین نے اس کا بھی ترجمہ کیا ہے۔مگر میرے نزدیک اس کا ترجمہ یون ہونا چاہئے کہ اُن اشیار کی کتاب ہے جن کا استعمال ایک طبیب کو کرنا چاہئے۔کتاب ۱۲ الکسر والجبر۔تین مقالات پر مشتمل ہے۔فن جراحی کے متعلق لکھی گئی ہے۔بقراط کی پیدائش و وفات کی تاریخ پُرانی تواریخ کی کتابوں میں دیکھی نہیں گئی۔اس مطبوعہ نسخہ کے آخر میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔
الفصول الابقراطیہ فی الاصول الطبیہ من تصانیف اقدم الاطباء الیونانیین وافضل العلماء المتقدمین الابقراط النطیس القریب الطبیب الحاذق الوحید کان تولده فی جزیرة من جزائر الروم المسماة بقوس وذلک بین سنة بالشیخ النوسی بسنة (۴۶۰) قبل المسیحی ای (۱۰۸۲) قبل الہجری ای نہ سنہ (۷۵) قبل جلوس السلطان اسکندر ای (۵۹۰) قبل تولد جالینوس الفاضل و عاش ۱۰۵ او ۱۹۰ و ۵۵ سنہ کما قیل۔اس عبارت کے لکھنے کے بعد منقول عنہ کا کوئی پتہ اور حوالہ نہیں دیا گیا۔اس وجہ سے یہ عبارت قابل وثوق نہیں سمجھی جاتی۔
(اخبار العلماء باخبار الحکماء۔عیون الانباء فی طبقات الاطباء۔)</td></tr>
<tr><td>۴۵۰۸</td><td>۳۴۸</td><td>۵۹</td><td>فن الولادة</td><td>الدکتور نجیب محفوظ</td><td>سنہ ۱۹۰۸ء</td><td>مطبوعہ مصر</td><td>۳۳۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں اجزاء رحم کا ذکر۔حمل کے اسباب اُس کی شناخت جنین کی کیفیت اُس کی حفاظت کا طریقہ۔مولود کی نگہداشت کے سا ان کا بیان شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے۔آغاز صفحہ ۶۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تمہید التعقیم فی الی لادنة لا یبسع للمطالع علی احوال الامة المصریة - خاتمہ صفحہ ٣٣٨ - الامنائ وقفت نبضانة - اِس کتاب کا بھی سال طبع مرقوم نہیں ہے - (مؤلف اِسی دور کے فضلا میں ہیں -)					
٥٦١٠	٣٥٩	٦٠	قانون الشیخ (المجلد الاول)	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد الله الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ٤٢٨ھ		قلمی سنہ ١٢٢٦ھ	٥١٢	
			تقطیع کتابت مع جدول ٨ × ٥ - انچہ سطور تیئیس ٢٣ - خط نسخ اوسط درجہ کا - کاغذ کشمیری - جدول طلائی - باریک آسمانی مجلد ہذا میں چار الواح ہیں - اول وتیسری وچوتھی لوحیں صرف لاجوردی وطلائی - اور دوسری لوح کے ساتھ اول کے دو صفحوں پر گلکاری و دندان موش طلائی بھی ہے - کتاب کی عبارت سیاہی اور سرخیاں شنجرف سے لکھی گئی ہیں - کاتب حافظ ظہور الله عرف امام بخش ہیں - اوراق پر کرم خوردگی زیادہ ہے - فن طب کی مشہور ومعروف کتاب ہے - پوری کتاب پانچ کتب پر منقسم ہے - الکتاب الاول فی الامور الکلیة من الطب الکتاب الثانی فی الادویة المفردة - الکتاب الثالث فی الامراض الجزئیة الواقعة باعضاء الانسان عضو عضو من الراس الی القدم ظاهرها وباطنها - الکتاب الرابع فی الامراض الجزئیة التی اذا وقعت لم تختص بعضو وفی الزینة - الکتاب الخامس فی ترکیب الادویة وهو اقراباذین - مجلد ہذا میں دو کتب ہیں - کتاب اول صفحہ ١ سے شروع ہو کر صفحہ ٢٥٩ پر ختم ہو گئی ہے - کتاب دوم صفحہ ٢٦٠ سے شروع ہو کر صفحہ					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کے نصف پر ختم ہے۔ ان دونوں کتابوں کو علیحدہ علیحدہ جدید عنوان سے قایم کیا ہے۔ اور ہر ایک کے شروع میں فہرست مضامین منضم ہے۔ قانون الشیخ کی قلمی و مطبوع متعدد جلدیں مجلد اول فن طب عربی کے نمبر ۴ - ۱ سے نمبر ۹۶ تک اور بھی مخزن میں ہیں۔ آغاز عبارت خطبۂ کتاب صفحہ ۱۰ - الحمد للہ حمدا یستحقہ بعلو شانہ وسبوغ احسانہ۔ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۲۵۹ - و اهل بیتہ اجمعین۔ الی قول۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیامہ۔ آغاز کتاب دوم صفحہ ۲۶۸ - الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ..... فان ہذا الکتاب هو الکتاب الثانی۔ خاتمہ کتاب دوم صفحہ ۵۱۱ - فلنشرع الآن فی الکتاب الثالث۔ الی قول آمین یا رب العالمین

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۶۱۰	۳۶۰	۶۱	قانون الشیخ (المجلد الثانی)	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا۔ المتوفی ۴۲۸ھ		قلمی	۶۷۰	

دوسری جلد ہے۔ اس مجلد میں دو لوحیں طلائی۔ اول صرف طلائی و لاجوردی اور دوسری لوح کے ساتھ دو صفحوں پر گلکاری و دندان موش بھی طلائی ہے۔ جلد ہذا میں کتاب ثالث مذکور ہے۔ جس میں امراض خاصہ ذکر کئے ہیں۔ اس جلد کی بھی فہرست مضامین اول میں لکھی ہوئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۰ - الحمد للہ وسلام علی عبادہ ..... اعلم انا قد فرغنا من الکتاب الاول والثانی خاتمہ صفحہ ۶۶۹ و علینا ان نشرع الآن فی الرابع حامدا للہ تعالیٰ۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۶۱۰	۳۶۱	۶۲	قانون الشیخ المجلد الثالث	ایضاً		ایضاً	۶۸۲	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تیسری جلد ہے۔ اس میں بھی جلد اول کی طرح چار الواح ہیں کتاب رابع اور خامس آئیں مذکور ہیں۔ کتاب رابع میں امراض عامّہ اور خامس میں نسخجات مرکبہ لکھے گئے ہیں۔ فہرست مضامین کتاب رابع کی رابع کے اول میں اور خامس کی خامس کے شروع میں تحریر ہے۔ ابتدا کتاب رابع صفحہ ۱۴۔ الکتاب الرابع من القانون الحمد للّٰہ وسلام علی عباده المومنین ختم کتاب رابع صفحہ ۳۳۹۔ والحمد للّٰہ رب العالمین۔ شروع کتاب خامس صفحہ ۳۵۲۔ لقد فرغنا فی الکتب الاربعۃ عن ذکر الخ۔ خاتمہ صفحہ ۴۸۱۔ یتخذ بعصارة الورد مع عسل الے قول فقیر جناب قادریہ عالیہ۔ (شیخ کا ترجمہ مجلد دوم میں فن تفسیر عربی نمبر ۱۴ کے تحت میں تحریر ہو چکا۔)					
	۲۶۶	۶۳	القول المرغوب فی الماء المشروب مع الرسالۃ الساعاتیۃ	مسیح الملک الحکیم الاکمل الحافظ محمد اجمل خان بن الحکیم محمود خان دہلوی المولود سنہ ۱۲۸۴ ہجری والمتوفی سنہ ۱۳۴۶ھ	سنہ ۱۳۱۰ھ	مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء المطبع الاحمدی	۱۹	
			دو رسالوں کا مجموعہ ہے پہلے رسالہ میں (پانی جو غذا کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے) اس کے تغذیہ اور عدم تغذیہ ہونے میں ناقدانہ گفتگو کی ہے۔ دوسرے رسالہ میں اشیاءِ حُلو کے متعلق مفید تحقیق لکھی ہے۔ آغاز رسالہ اول صفحہ ۲۔ الحمد للّٰہ الذی یقنی العوالم و یبقی۔ خاتمہ رسالہ اول صفحہ ۱۳۔ حمد اللّٰہ العلا ما اجمل الطبیب۔ ابتدا رسالہ دوم صفحہ ۱۴۔ الحمد للّٰہ الذی خلق الانسان الخ۔ ختم رسالہ دوم صفحہ ۱۹۔ والی اللّٰہ المآب فقط اجمل الطبیب					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	۲۰۴	۶۴	القول المرغوب فی الماء المشروب مع الرسالۃ الساعاتیۃ	مسیح الملک الحکیم محمد اجمل خان بن حکیم محمود خان دہلوی المتوفی سنہ ۱۳۴۶ ہجری	سنہ ۱۳۱۸ھ	مطبوعہ مطبع حمیدیہ رامپور	۵	
کتاب مسطورۂ بالا کا دوسرا نسخہ ہے۔ (مؤلف کا حال مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۱۳ پر تحریر ہے)								
۱۴۶۵	۳۴۵	۶۵	القوی الحیوتیہ مترجم	معرب شکری بے صادق	سنہ ۱۹۰۶ء	مطبوعہ مصر	۲۴	

یہ کتاب معرب ہے اس رسالہ کی جس کو دکتور میللر طبیب امریکانی اسباب اختلال اعضاء تناسل میں تالیف کیا تھا۔ معرب نے اصل کتاب کی تعریب کے علاوہ مطالب کتاب میں بھی تحقیق و تنقیح سے کام لیا ہے۔ اس کتاب میں مباشرۂ بیجل وغیرہ سے اعضاء تناسل کو جو نقصانات پہونچتے ہیں اُن کا مفصل بیان کیا ہے۔ صفحہ اوّل و دوم پر معرب نے اس کتاب کے متعلق مقدمہ کے طور پر کچھ تحریر کیا ہے۔ صفحہ ۴ سے مقدمہ مؤلف کی تعریب اس عبارت سے شروع ہے۔ مقدمۃ للمؤلف لقد ارشدنی الاشتغال بصناعۃ التطبیب عدۃ سنین

خاتمہ صفحہ ۴۶۔ و اللہ لا یضیع اجر من احسن عملا و السلام۔

(مؤلف و مترجم موجودہ زمانہ کے منتخب لوگوں میں ہیں۔)

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۲	۲۹۶	۲۶	کتاب الاغذیہ والاشربہ	اکمل الاطباء نجیب الدین ابو حامد محمد بن علی بن عمر السمرقندی المقتول سنہ ۶۱۹ ہجری مطابق ۱۲۲۲ عیسوی		قلمی	۲۱۴	

تقطیع کتابت ۵ ½ × ۲ ⅛ -انچ -سطور پندرہ -خط نسخ اوسط درجہ کا -کاغذ دہلی -کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی -تمام اوراق پر اثر کرم و پیوندکاری ہے -پہلے صفحہ پر بہت سی چیاں تھیں جو مٹا دی گئی ہیں -

اِس کتاب میں اُن غذاؤں کے متعلق بحث کی گئی ہے جو دن رات استعمال میں رہتی ہیں -غذاؤں کے ساتھ اشربہ محمودہ وغیر محمودہ کا بھی ذکر کیا ہے -اِس نام سے اس مصنف کی دو کتابیں ہیں ۱-الاغذیہ والاشربہ للاصحاء -۲-الاغذیہ والاشربہ للمرضٰے -اِس نسخہ میں تو مصنف کا نام مذکور نہیں -مگر ایک نسخہ قلمی اِس کتاب کا مجلد اول میں فن طب عربی نمبر ۱۹۶ پر تحریر ہے -جس کے خطبۃ الحاقی میں نجیب الدین سمرقندی کو مصنفِ کتاب لکھا ہے خطبۂ الحاقی کی عبارت اس طرح ہے -

کتاب الاغذیۃ والاشربۃ وما یتصل بہما -الحمد للہ رب العالمین -والسلام علی نبینا محمد وآلہ اجمعین -قال الشیخ الامام الاجل العالم الکامل الاستاذ نجیب الملۃ والدین حجۃ الاسلام والمسلمین عزیز الملوک والسلاطین فخر الافاضل الشرقاء وحجۃ الصین ذو السداد نقد ابو الحامد بن علی بن عمر السمرقندی رحمہ اللہ
تبارک وتعالی لما خلق نوع الانسان احتاج الی ... جمیع الجواہر انات غیا رتہ انقا

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد اوراق یا صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">نسخہ ہذا صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولنا المصطفٰی ..... ان اللہ تعالٰی لما خلق نوع الانسان اعدل مزاجا من جمیع الحیوانات
عبارت خاتمہ صفحہ ۲۱۴ - سائر المری الطیبۃ واللہ اعلم تم الکتاب فی الاغذیۃ والاشربۃ الی قول - والحمد للہ رب العالمین۔
نجیب الدین سمرقندی بڑا فاضل اور ممتاز طبیب امام فخر الدین رازی کا معاصر تھا۔ اس کی مصنفہ کئی کتابیں جلیل القدر مشہور ہیں۔ النجیبیات۔ یہ چھ کتابوں کا مجموعہ ہے۔ (۱) الاسباب والعلامات۔ معالجات میں مشہور و مقبول کتاب ہے۔ نفیس ابن عوض طبیب نے اعلٰی درجہ کی اس کی شرح لکھی ہے جو درس میں ہے۔ (۲) الادویۃ المفردہ۔ (۳) اصول التراکیب۔ (۴) الاغذیۃ والاشربۃ للاصحاء۔ (۵) الاغذیۃ والاشربۃ للمرضٰی۔ (۶) الاقراباذین۔ رسالہ فی تشریح العینین واصول ترکیب الادویہ۔ چھ سو اٹھارہ (۶۱۸) ہجری مطابق ۱۲۲۱ مسیحی میں جب تاتاری حملہ آوروں نے شہر ہرات کو فتح کرکے قتل عام کی دھوم مچا دی تو نجیب الدین بھی اسی ہنگامہ میں مقتول ہوا۔ (اکتفاء القنوع۔ عیون الانباء۔)</td></tr>
<tr><td>۱۳۶۵</td><td>۲۷۵</td><td>۶۷</td><td>کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ</td><td>ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفٰی سنہ ۹۱۱ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۰ ہجری</td><td>۲۷۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">یہ کتاب زیادہ تر علامہ شیخ مہدی بن علی بن ابراہیم الصبیری متوفی سنہ ۸۱۵ھ کی کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ سے ماخوذ ہے۔ جو اسی مجلد میں فن ہذا کے نمبر ۱۹ کے تحت میں موجود ہے۔ الکشر</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

مقام پر علامہ سیوطی نے اس کتاب میں صُبیَبری کی کتاب کی عبارت بجنسہ لکھدی ہے۔ البتہ آخر میں سیوطی کی کتاب صبیری کی کتاب سے بہت زیادہ ہے سیوطی نے اپنی کتاب میں طرق علاج طبّی اور شرعی دونوں طریقوں سے لکھا ہے بعض جگہ ازالۂ امراض کے متعلق رقیہ اور نقوش وغیرہ کو بھی دخل دیا ہے۔ کتاب اپنے طرز بیان میں بہت اچھی اور مفید ہے۔ آغاز کتاب بعد عبارات الحاتی صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی اخترع من العدام الموجودات۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۱۔ واله وصحبه وسلم تسليما۔

(علامہ سیوطی کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۲۵۶ پر لکھا گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بحث نمبر ۱۹	کتاب الرحمۃ	العلامۃ الشیخ مہدی بن علی المقری				
۳۹۰۹	۳۲۸	۶۸	کتاب صحۃ العین	الدکتور شاکر الخوری	معنون باسم سلطان عبدالحمید خان	مطبوعہ ۱۸۹۰ء بیروت	۳۲۸	

یہ کتاب ایک مقدمہ اور تین قسموں پر منقسم ہے۔ ابتدا میں ایک قصیدہ سلطان عبدالحمید خان کی توصیف میں لکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں تحقیق جدید کے موافق آنکھوں کی ترکیب جن جن اشیاء سے ہوتی ہے اُن کی تفصیل۔ آنکھوں کے نور کے متعلق بحث۔ اُن کی حفاظت کا طریقہ جو جو امراض آنکھوں میں پیدا ہوتے ہیں اُن کا بیان اور اُس کے ساتھ ہر مرض کا معالجہ۔ پوری کتاب خاص اسی بحث میں ہے۔ فہم مطالب کی غرض سے ہر ہر موقع پر آنکھ کے پردوں وغیرہ کے اشکال و تصاویر بھی بنا دئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۔ لا عتاب عين الزمان سلطاننا عبد الحميد خان الى السلطانة العلياء قد شخصت عيني۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۵۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								ن الحمد للہ علی التمام مافاح مسک الختام (مؤلف اسی زمانہ کے مؤلفین میں ہیں۔ اس کتاب کے طبع کا اہتمام بھی خود ہی کیا ہے۔)
۳۰۶۹	۳۱۷	۶۹	کتاب الطب العملی	مترجم۔ محمد افندی عبد الفتاح مصحح۔ مصطفےٰ بن حسن کتاب		مطبوعہ ۱۲۵۹ھ مصر	۲۱۴	

یہ کتاب طب جدید میں جرّاحی کے فن میں لکھی گئی ہے۔ اصل کتاب فرانسیسی زبان میں معلم وآیل غیر نے مدرسۂ بیطریہ کے طلبا کے واسطے تالیف کی تھی۔ طبیب حاذق محمد افندی عبد الفتاح نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا ۱۲۵۹ہجری میں مصطفےٰ بن حسن کتاب نے تصحیح وتبییض کرکے اس کو طبع کیا۔ مفید کتاب ہے۔ معالجہ بالیدہ کے طُرق کے علاوہ سینگی کھینچنا۔ جونک لگانا۔ داغ دینا وغیرہ کو شایستہ بیان سے واضح کیا ہے۔ کتاب کا خطبہ وخاتمہ مصحح نے لکھا ہے جسکی ابتدائی عبارت یہ ہے۔ نحمدك یا من جبرت المنکسر بن بجبائر الامتنان۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۱۴۔ افضل الصلاۃ واتم التسلیم۔

(حضرت مترجم ومصحح اسی آخری دور کے اہل علم میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۵۴	۲۹۷	۷۰	کتاب فی الطب	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	۱۰۲	

تقطیع کتابت ۵ × ۳ انچہ۔ مسطر ۹۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ فاسد کیب۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ جدول کاری قلیل۔ کرم خوردگی سے محفوظ۔

اس کتاب میں نہ خطبہ ہے نہ دیباچہ۔ کتاب کے نام اور مصنف کے اسم کی کوئی تصریح نہیں۔ کچھ متفرق مسائل مرتبہ نظریہ کو عنوان فصول کے ساتھ جمع کردیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ فصل فی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		معرفۃ النفس و النبض خلق القلب و ماینشعب منه من العروق الضوارب وعاء للروح - خاتمہ صفحہ ۱۰۲ - و السداب الجبلی تمت بالخیر و العافیۃ۔						
۲۰۹۴	۲۸۹	۷۱	کشف المکنون عن معالجات القانون	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ ہجری		مطبوعہ شاہجہانی سنہ ۱۳۰۲ھ بھوپال	۳۴۸	
		معالجات قانون کا ایک حصہ ہے۔ امراض راس سے امراض انف کے ختم تک۔ اس حصہ کو حکیم محمد معز الدین خاں غالب پوری ثم لکھنوی نے تحشیہ جدید کے ساتھ نواب شاہجہاں بیگم والیہ بھوپال کے عہد میں مرتب و طبع کیا ہے۔ مصر میں پورا قانون طبع ہو چکا ہے۔ مگر وہ بالکل معرا ہے۔ اس حصہ میں فاضل محشی نے تحشیہ کا بڑا کام کیا ہے۔ اس کے علاوہ بین السطور میں بھی الفاظ معنی وغیرہ لکھدیے ہیں جو بجید نافع ہیں۔ ابتدا میں حضرت محشی نے ایک مختصر سا خطبہ بھی لکھا ہے۔ آغاز عبارت کتاب صفحہ ۲ - الکتاب الثالث فی الامراض الجزئیۃ - خاتمہ کتاب صفحہ ۳۴۴ - بمعرفۃ من الاصول السہل۔ (شیخ کا ترجمہ مجلد دوم میں فن تفسیر عربی نمبر ۱۲۳ کے تحت میں لکھا گیا)						
۳۱۹۷	۳۲۴	۷۲	کشف النقاب عن لوائح الشراب	مولنا رشید غازی بن ابی عبید احمد بن سلیمان الصیرفی من ابناء السوریہ	سنہ ۱۳۰۶ ہجری عہد سلطان عبد الحمید خان	مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ بیروت	۱۷۴	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			یہ کتاب مُسکرات کے بیان میں لکھی گئی ہے۔سب سے پہلے شراب کی ماہیت اُس کے اقسام اور منافع ومفاد۔اُس کے پینے کا طریقہ۔اس کا حکم طبی اور شرعی۔پھر نبیذ کا ذکر اور اُس کا حکم اس کے بعد (کحول) جو روح شراب ہے۔اس کی حقیقت اور اثر وغیرہ مذکور ہے پھر بنگ اور دیگر مُسکرات کی خرابیاں باعتبار حکم شرع اور ضوابط طبیہ قلمبند کی ہیں بہت مفید کتاب ہے۔مؤلف نے اس کتاب کو سُلطان عبدالحمید خاں والی قسطنطنیہ کے نام نامی پر معنون کیا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔حمد المن اسکر احبائہ بشیئ خمرۃ ذکرہ..... اما بعد فیقول فقیر لطف مولاہ الخفی۔خاتمہ صفحہ ۱۷۴۔یقول جامع ھذا الکتاب الحمد للہ انہ قول و ثلاث ثمانئۃ والف۔کتاب کے شروع میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔					
۵۷۵۷	۳۶۲	۷۳	کشف النقاب عن انواع الشراب	مولنا رشید غازی بن ابی عبید احمد بن سلیمان الصیرفی من ابناء السوریہ	سنہ ۱۳۰۶ ہجری معنون بنام سُلطان عبدالحمید خان	مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ بیروت	۱۷۴	
			مذکورۂ بالا کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ (مؤلف کتاب چودہویں صدی کے ماہرین میں ہیں انکا تفصیلی حال کسی نے ضبط نہیں کیا)					
۱۹۲۳	۲۹۱	۷۴	کنز الطبیب وبغیتہ اللبیب	الطبیب الفاضل کمال الدین محمود بن الحسن الموصلی		قلمی	۳۷۴	
			تقطیع کتابت مع جدول ۷ × ۳ انچہ سطور انیس ۱۹ خط نسخ اوسط درجہ کا۔کاغذ کشمیری جدولدار					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ہرتالی وسیاہ۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی کا اثر اور پیوندکاری قلیل۔ اِس کتاب میں چند امراض مخصوصہ مع علامات ومعالجات مذکور ہیں۔ ابتدا میں غلبۂ اخلاط اربعہ کے علامات اور ہر خلط کی مخصوصہ مسہلہ دوائیں بھی ذکر کی گئی ہیں۔ کتاب باوجود مختصر ہونے کے مفید ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ بعد سطر الحاقی۔ الحمد للہ الذی خلق الداء و الدواء بحکمتہ۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۷۳۔ بشبہ والدہ فی الاکثر واللہ اعلم۔ مؤلف نے اس کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ یہ کتاب سلطان مجد الدین عمر بن السلطان شمس الدین یوسف بن علی بن رسول یمنی کے حکم سے تالیف کی گئی ہے۔ باقی مؤلف کتاب کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔					
۲۰۵۸	۲۸۸	۷۵	کنوز الصحۃ ویواقیت المنحہ	کلوت بک المتوفی سنہ ۱۲۸۵ھ	سنہ ۱۲۰۶ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۴ھ	۲۶۱	
			یہ کتاب طب جدید میں ہے۔ مؤلف نے پہلے فرانسیسی زبان میں دکتور محمد افندی حکیم معروف بشافعی کے واسطے یہ کتاب لکھی تھی پھر عربی میں اسکا ترجمہ کیا۔ محمد التونسی بن سلیمان نے اس کتاب کی تصحیح وتہذیب کی ہے۔ اور خطبۂ کتاب بھی لکھا ہے۔ یہ کتاب جملہ مسائل طبیہ نظریہ عملیہ پر حاوی ہے۔ نسخہ ہذا تیسری مرتبہ طبع ہوا ہے۔ اِس سے پیشتر سنہ ۱۲۶۱ھ اور سنہ ۱۲۷۱ ہجری میں بھی یہ کتاب طبع ہو چکی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ یامن صحۃ الابدان من اجل انعامانہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۹۔ فانہ لا نجیب اٰمالی۔ مؤلف کی وفات کا سال فہرست خدیویہ مصریہ میں سنہ ۱۲۸۵ ہجری لکھا ہے۔ اس سے زیادہ حال معلوم نہیں ہوا۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی سنہ ثبت	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۰۴	۳۳۲	۷۶	لحاظ السعادة فی فن الولادة	صاحب السعادة الدکتور عیسی باشا حمدی رئیس المدارس الطبیة المصریة		مطبوع سنہ ۱۳۲۰ھ مصر	۲۷۶	

اس کتاب میں جنین کا حال۔ رحم کی ساخت۔ مولود کے پرورش کا طریقہ بموجب فن ڈاکٹری اس کے مناسب تدبیریں وغیرہ وغیرہ لکھی ہیں۔ اور جس عضو کے متعلق بیان شروع کیا ہے اس کی شکل بھی دکھادی ہے۔ اس مبحث میں کارآمد کتاب ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لمن صور وخلق خلق الانسان من علق..... وبعد فیقول الراجی عفو المعید المبدی۔ خاتمہ صفحہ ۲۷۴۔ وفاح مسک الختام۔

(مؤلف کتاب اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی سنہ ثبت	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۴۳	۳۰۲	۷۷	مبلغ البراح فی علم الجراح	ڈاکٹر کلوت بک متوفی سنہ ۱۲۸۵ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۵۱ھ	صفحہ ۵۵۲ صفحہ ۱۷ صفحہ ۱۷	

یہ کتاب حکیم ہیجن کی کتاب سے ماخوذ ہے حکیم مذکور نے جو فن جراحی میں کتاب لکھی وہ نہایت مختصر اور مجمل تھی۔ فہم مطالب میں سخت دشواری تھی۔ اِس خرابی کی وجہ سے مؤلف نے اس حکیم کی کتاب میں جہاں جہاں وضاحت و تفصیل کی ضرورت تھی عبارات و مضامین کا اضافہ کیا۔ مضامین اضافہ شدہ اصل کتاب سے ایک ثلث کے قدر زائد ہیں۔ سات کتب پر کتاب مرتب کی گئی ہے۔ محمد الہراوی جو اس کتاب کے مصحح ہیں اُنھوں نے نسخہ ہذا کی ترتیب اِس طریقہ کے ساتھ رکھی ہے کہ اوّل پوری کتاب کے مضامین کی فہرست جس کے سترہ صفحے ہیں علیحدہ قایم کی خطبۂ کتاب جو حجماً سترہ ہی صفحے پر ہے جدا رکھا۔ مقدمۂ کتاب سے صفحات

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">کی ابتدا شروع کی ہے۔ فن جرّاحی میں یہ کتاب بڑے پایہ کی ہے۔ اس فن کے تمام ضروریات کو نہایت خوبی اور سلیقہ سے لکھا ہے۔ جرّاحی کے متعلق بہت سی باتیں جو اس زمانہ میں جدید خیال کی جاتی ہیں بڑے بسط کے ساتھ لکھی ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ حمدك یا من تعالی عن لواحق المعلولات والعلل ..... اما بعد فیقول رهین المساوی محمد الهراوی۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۵۔ بتاملهم فیها وانتباههم لها والله اعلم مؤلف کتاب کا سال وفات بارہ سو پچاسی (۱۲۸۵) ہجری۔ فہرست خدیویہ مصریہ میں لکھا ہے اس سے زیادہ اور حال معلوم نہیں ہوا۔</td></tr>
<tr><td>۲۷۷۵</td><td>۳۰۴</td><td>۷۸</td><td>مجموعہ رسالۃ الفصد وغیرہ</td><td>الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۳۱۲ھ لکھنؤ</td><td>۲۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس مجموعہ میں تین نمبر ہیں۔ پہلا نمبر رسالۃ الفصد کے نام سے موسوم ہے۔ یہ رسالہ شیخ بوعلی سینا کی تصنیف ہے۔ فصد کی تعریف۔ فصد کی ضرورت۔ فصد کے منافع۔ فصد کے مواضع۔ فاصد کے واسطے ضروری ہدایتیں وغیرہ مختصر طور پر مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ رسالۃ الفصد وهی عشرة ابواب ..... فنقول انا فی حده۔ ختم صفحہ ۱۴۔ او فی سائر ما رعیناه فیه الی قول۔ آمین یا رب العالمین۔
(شیخ کا ترجمہ مجلد دوم میں فن تفسیر عربی نمبر ۱۳۱۷ پر تحریر ہو چکا۔)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			دقائق الحکمۃ ۲	المعلم الاول ارسطاطالیس بن نیقوماجس المولود سنہ ۳۸۴ قبل مسیح علیہ السلام				

دوسرا نمبر ہے تین ورق کا رسالہ ہے صفحہ ۱۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۰ پر ختم ہوا ہے۔ بعض مسائل طبیہ کو سوال وجواب کے انداز پر لکھا ہے۔ ابتدا ھذہ رسالۃ الفہا ارسطالیس..... لم صار من نالتہ خلفۃ۔ ختم۔ ومشاکلۃ لمزاج الانسان ولانہ اسخن وارطب۔
(ارسطاطالیس کا ترجمہ مجلد دوم فن حکمت عربی نمبر ۸۲ کے تحت میں لکھا گیا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			برء الساعۃ ۳	افضل الحکماء واکمل الاطباء ابو بکر محمد بن زکریا الرازی متوفی سنہ ۳۲۰ ہجری وقیل سنہ ۳۱۱ھ وسنہ ۳۰ ہجری				

تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۲۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴ پر ختم ہوا ہے۔ مجلد ہذا میں اس سے پیشتر اسی فن کے نمبر ۱۰ پر ایک نسخہ اور بھی مع کیفیت کتاب تحریر ہو چکا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۷۷	۳۲۱	۷۹	مجموعہ رسائل ثمانیہ	الشیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ھ		قلمی	۱۲۲	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر سابق مہر</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶ 1/2 × ۳ انچہ۔ سطور پندرہ۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب نے اپنا نام اور سال کتابت نہیں لکھا۔ کرم خوردگی کا اثر قلیل پیوند کاری زیادہ۔ آٹھ رسائل مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>۱ رسالۃ الشیخ</td><td>الشیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبد اللہ الشہیر با بن سینا۔ المتوفی ۴۲۸ھ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مجموعہ مذکورۃ الصدر کا یہ پہلا نمبر ہے۔ اس رسالہ کا کوئی نام نہیں لکھا ہے۔ پندرہ مقالات پر منقسم کیا گیا ہے مختلف مسائل طبیّہ کے سوال وجواب کے پیرایہ میں تحقیق لکھی ہے۔ نادر او کمیاب رسالہ ہے۔ یہ رسالہ صفحہ اول سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲ کے نصف پر ختم ہو گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اوّل ھذہ مسائل معدودۃ من املاء الشیخ ابی علی سینا قدس اللہ روحہ المقالۃ الاولی اذا احدث فی عضو من الاعضاء وجع۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۔ ومصلین علی نبیہ والہٖ۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>۲ رسالہ فی شطر الغب</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا نمبر ہے صفحہ ۱۲ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷ کے اول حصہ پر ختم ہو گیا ہے۔ مختصر رسالہ ہے شطر الغب کے متعلق ضروری تدابیریں بتائی گئی ہیں۔ ایک نسخہ اس کا مجلد اوّل فن متفرق عربی کے مجموعہ نمبری ۶۷ میں بھی مجلد ہے۔ عبارت آغاز بعد حمد اللہ والثناء علیہ کما ھو اھلہ ومستحقہ فاول ما یجب علی الطبیب۔ عبارت خاتمہ وان خالفتہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			انزل الی التدبیر الاصوب تم الرسالۃ بعون اللہ تعالےٰ۔					
			رسالۃ الشیخ [۳]	الشیخ الرئیس ابوعلی حسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ھ				
			تیسرا نمبر ہے۔صفحہ ۱۷ سے شروع اور صفحہ ۲۰ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔یہ رسالہ بھی اسم خاص سے معرا ہے۔ حرارت غریزی اور حرارت غریبی کا فرق بتایا گیا ہے۔اور اُن دونوں حرارتوں کے جو مختلف آثار ہیں اُن کو دکھایا ہے۔آغاز۔ تری اصناف الحیوان والنبات یتم افعالہا الغذائیۃ خاتمہ۔ و منہ یہتدی الیہ والحمد للہ رب العالمین۔تمت الرسالۃ بعون الملک الوہاب۔					
			الرسالۃ فی السکنجبین [۴]	ایضاً				
			چوتھا نمبر ہے۔صفحہ ۲۱ سے شروع اور صفحہ ۳۰ کے تقریباً دو ثلث پر ختم ہوگیا ہے۔سکنجبین کی ماہیت اُس کے منافع۔تیاری کا طریقہ تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔عبارت ابتدائی۔سالت یا باسعید اسعدک اللہ فی جمیع امورک۔خاتمہ۔ما فیہ کفایۃ و بلاغ۔ دو نسخے اِس رسالہ کے مجلد اوّل فن طب عربی نمبر ۲۱۸ و نمبر ۲۲۱ پر بھی موجود ہیں۔					
			رسالہ فی القولنج [۵]	ایضاً				
			پانچواں نمبر ہے۔صفحہ ۳۰ کے آخر حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۳ کے ختم پر تمام ہوگیا ہے۔اس رسالہ میں امعاء کی تشریح اُن کے اسماء۔پھر جملہ امعاء کے خاص خاص وظائف۔ درد قولنج کی تحقیق۔اُسکے اسباب۔اُس کا علاج کلیۃً اور جزئیۃً بڑی تحقیق اور تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ایک نسخہ					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اس رسالہ کا مجلد اول میں اسی فن کے مجموعہ نمبری ۲۱۶ پر اور دوسرا نسخہ مجلد اول میں فن متفرق عربی کے مجموعہ نمبری ۷۶ پر بھی درج ہے عبارت آغاز - الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ محمد و آلہ اجمعین - و بعد فقد خاطبنی - خاتمہ - فلنختم المقالۃ حامداً للہ تعالیٰ تمت الرسالۃ فی القولنج بعون اللہ تعالیٰ -					
			رسالہ فی بیان علۃ قیام الارض	الشیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ سنہ ہجری				
			چھٹا نمبر ہے صفحہ ۱۰۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۱۷ کے نصف حصہ پر تمام ہوا ہے - یہ رسالہ مجلد دوم فن حکمت عربی میں نمبر ۲۲۴ کے بعد لکھا گیا -					
			رسالہ فی استفسار الجو	ایضاً				
			ساتواں نمبر ہے صفحہ ۱۱۷ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲۰ کے نصف پر ختم ہوا ہے - یہ رسالہ مجلد دوم فن حکمت عربی میں بعد نمبر ۲۲۴ لکھا گیا -					
			رسالہ فی تفسیر آیۃ الدخان	ایضاً				
			آٹھواں نمبر ہے صفحہ ۱۲۰ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲۲ کے ختم پر تمام ہوا ہے - یہ رسالہ اس مجموعہ کا آخری نمبر ہے - مجلد دوم فن حکمت عربی میں بعد نمبر ۲۲۴ لکھا گیا - یہ تینوں رسائل مجلد اول					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">فن متفرق عربی نمبر ۱۸۷ کے مجموعہ میں بھی موجود ہیں۔
(شیخ الرئیس کا ترجمہ مجلد دوم میں فن تفسیر عربی نمبر ۳۱۷ پر لکھا گیا۔)</td></tr>
<tr><td>۱۳۱۷</td><td>۲۷۴</td><td>۸۰</td><td>مجموعہ سبع رسائل</td><td>الفاضل الحکیم جالینوس۔ المولود ۵۹ سنہ عیسوی ابو زید حنین بن اسحاق العبادی۔ المتوفی ۲۶۴ سنہ ہجری و قیل ۲۶۰ سنہ ہجری</td><td></td><td>قلمی</td><td>۱۱۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">تقطیع کتابت ۱/۲ ۶ × ۱/۲ ۲-۱ انچہ۔ سطور (۲۹) خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ پوری کتاب پر کرم خوردگی و پیوند کاری کا اثر ہے۔ اوراق پر آب ریزی کے دھبے بھی موجود ہیں۔ سات رسائل مفصلۂ تحت کا مجموعہ ہے۔ پانچ رسائل تو جالینوس کے مولفہ ہیں۔ آخر میں دو رسالے اور ہیں۔ ایک رسالہ حنین بن اسحاق کا۔ اور دوسرا رسالہ فی البول مولفہ جالینوس مکرر ہے۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>(۱) تحریم الدفن</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">اس مجموعہ کا یہ پہلا نمبر ہے جو صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰ پر ختم ہوا ہے۔ ابن ابی اصیبعہ نے کتاب عیون الانباء میں اس رسالہ کو مقالہ فی تحریم الدفن سے موسوم کیا ہے۔ بعض امراض ہیں جو دفعۃً موت واقع ہو جاتی ہے۔ ایسے مواضع کے متعلق اس رسالہ میں تاخیر دفن کی ہدایت کی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ کم سے کم چوبیس (۲۴) اور زیادہ سے زیادہ بہتر (۷۲) گھنٹے دفن میں تاخیر کی جاوے۔ تاکہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اِس درمیان میں دلائل حیات وممات قطعی طور پر واضح ہوجاویں۔ آغاز عبارت صفحہ ۲۔ کتاب جالینوس الذی سماہ تحریم الدفن قبل اربعۃ وعشرین ساعۃ۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۔ وسلم تسلیما کثیرا۔					
			٢ رسالہ فی معرفۃ الطب واقسامہ	الفاضل الحکیم جالینوس۔ المولود ٥٩ء				
			دوسرا نمبر ہے۔ اِس کا آغاز صفحہ ۱۲ سے اور ختم صفحہ ۲۰ پر ہوا ہے۔ اس رسالہ میں طب کی مختصر تعریف اور اُس کی تقسیم وغیرہ لکھی ہے۔ عبارت شروع صفحہ ۱۲۔ الحمد للہ کما یستحقہ۔ ختم صفحہ ۲۰۔ وصلوا تہ علی محمد وآلہ۔					
			٣ رسالہ فی اساس الطب	ایضاً				
			تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۲۲ سے شروع اور صفحہ ۲۹ پر ختم۔ اس رسالہ میں اصول طبیّہ کو لکھا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۲۔ الحمد للہ کما یستحقہ وصلی اللہ علی محمّد وآلہ کما ھو اھلہ۔ ختم صفحہ ۲۹۔ دائما سرمدا الی یوم القیمۃ۔					
			٤ کتاب الطبائع صفۃ خلق الانسان	ایضاً				
			چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۳۰ سے صفحہ ۴۷ تک۔ اِس رسالہ میں ترکیب اجسام اور خلق انسان کا بیان ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۰۔ الحمد للہ کما یستحقہ وصلی اللہ علی محمّد وآلہ کما ھو اھلہ۔ ختم صفحہ ۴۷۔ یخشی منہ خراج عظیم الی فوق وآلہ وسلم۔					
			٥ رسالہ فی البول	ایضاً				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			پانچواں نمبر ہے۔ اس کی ابتدا صفحہ ۸۴ سے اور انتہا صفحہ ۱۰۵ پر ہوئی ہے۔ اس رسالہ میں بول کی حقیقت اور اُس کے الوان کی معرفت جن سے امراض پر استدلال کیا جاتا ہے مذکور ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۸۴۔ الحمد للہ کما یستحقہ۔ ختم صفحہ ۱۰۵۔ واللہ احکم و اعلم۔ الیٰ قول الطیبین الطاہرین۔ (جالینوس حکیم کا حال مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۲ کے تحت میں لکھا گیا)					
			المدخل فی الطب [۶]	ابو زید حنین بن اسحاق العبادی المتوفی سنہ ۲۶۴ھ وقیل سنہ ۲۶۰ ہجری				
			یہ چھٹا نمبر ہے۔ صفحہ ۵۲ سے شروع اور صفحہ ۱۰۶ پر ختم۔ یہ جالینوس کی کسی کتاب کا اختصار ہے۔ جالینوس کے مصنفات میں بھی ایک کتاب "مدخل" کے نام سے ہے۔ جو علم برہان میں لکھی گئی ہے۔ یہ مختصر حنین جالینوس کی اُس کتاب کا اختصار ہے جو امراض میں تالیف ہوئی ہے۔ اس مختصر میں تمام امراض خاصّہ و عامّہ کو نہایت ضبط و ربط کے ساتھ مع اُن کے معالجات وغیرہ کے لکھا ہے مفید اور معتبر کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۵۲۔ مختصر حنین ترجمہ کلام جالینوس فی علاجات الامراض المسمیٰ بالمدخل۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۶۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ حُنین۔ کی کنیت ابو زید۔ اور عبادی کی طرف نسبت ہے۔ عباد نصاریٰ کی قبائل مختلفہ سے ایک قوم ہے جنہوں نے مقام "حیرہ" میں اپنی سکونت رکھی تھی اور دین عیسوی کے پابند تھے۔ اس قوم کا اولاً ارادہ ہوا کہ اپنا نام "عبید اللہ" رکھیں۔ پھر خیال ہوا کہ یہ نام خالق و مخلوق					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

دونوں میں مشترک ہے۔ اس لئے کہ جس طرح عبید اللہ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح عبید زید بھی بولتے ہیں۔ لفظ عباد کی اضافت اللہ ہی کے ساتھ مختص ہے۔ عباد کو اپنے لئے مختص کیا جس کی وجہ سے عبادی مشہور ہوئے۔ حنین بھی اسی قوم کا ایک فرد اور مذہبًا عیسائی تھا۔ ایک سو چورانوے (۱۹۴) ہجری سرزمین عراق میں پیدا ہوا۔ عربی۔ یونانی دونوں زبانوں میں بڑا فصیح۔ خوش بیان تمثیل شاعر۔ یونانی۔ سُریانی۔ فارسی کا اعلےٰ درجہ کا مترجم تھا۔ ادب میں اس کا شیخ۔ خلیل بن احمد ہے۔ جو بصرہ میں عربیت کا مسلم امام تھا۔ حنین نے بصرہ میں ایک عرصہ تک رہ کر علوم عربیہ میں کمال حاصل کیا۔ پھر بغداد آکر صناعت طب کی اس جدوجہد کے ساتھ تکمیل کی جس سے عالم میں نام آوری پیدا ہوئی۔ علم طب اور دیگر فنون عقلیہ میں "یوحنا بن ماسویہ" متوفی ۲۴۳ھ ہجری سے اس کو تلمذ ہے۔ حنین اپنی ذہانت سے علمی مسائل میں یوحنا کے حلقۂ درس میں ایسے اعتراض کر بیٹھتا جس سے وہ لاجواب رہ جاتا۔ سوء اتفاق سے ایک روز حنین نے اپنی عادت کے موافق یوحنا سے ایسا ہی مشکل سوال کیا۔ جس کے جواب دینے سے وہ ساکت ہو کر خفا ہو گیا۔ اور حنین کو یہ کہکر کہ "تو صرّاف بچہ ہے تجھکو علمی مذاق سے کیا تعلق۔ جا۔ پیسے پرکھ" اپنی مجلس سے نکال دیا۔ حنین سخت ملول اور رنجیدہ ہو کر ایک عرصہ تک روپوش رہا۔ اس کو یونانی زبان کے ترجمہ کرنے میں بڑا ملکہ تھا۔ ایک یونانی رسالہ کا ترجمہ کر کے یوحنا کے پاس بھجوا دیا۔ جس کو وہ دیکھکر حیران ہو گیا۔ اور بیساختہ کہنے لگا کہ "کیا کوئی مؤید من اللہ اس کا مترجم ہے"۔ جب اس کو ظاہر ہوا کہ حنین اس کا مترجم ہے۔ تو اُس نے حنین سے صفائی کر کے اُس کی تکمیل فن میں بڑی توجہ کی۔ حنین نے یوحنا کے واسطے کئی طبی کتابوں کا ترجمہ یونانی و سُریانی سے عربی میں کیا۔ فن طب میں اس کی اس درجہ شہرت بڑھی کہ مامون خلیفہ کے درباری اطبا میں داخل ہو گیا۔ اور ایک مدت تک احترام و اعزاز کے ساتھ خلیفہ کا منظور نظر رہا۔ ہمعصر اطباء نے

نمبر موجودات	نمبر سابق فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

حسد کی بنا پر خلیفہ کو اس کی طرف سے ایسا برہم کیا جس سے سارا مال اور اسباب اس کا ضبط ہو کر یہ قید خانہ بھیجدیا گیا۔ حاسدین نے صرف اس کی محبوسی ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ خلیفہ کو اُس کے قتل پر آمادہ کر دیا۔ آخر کار خلیفہ نے اپنی بیماری کی حالت میں جبکہ دوسرے اطباء اس کے علاج سے عاجز آگئے اُسکو قید سے رہائی دے کر اپنا علاج شروع کیا جس سے وہ صحت یاب ہوا۔ اور حنین پھر قدر و منزلت کی کُرسی پر جا بیٹھا۔ اور خلیفہ متوکل علے اللہ عباسی کے عہد تک بڑی خوشحالی اور وقعت کے ساتھ زندگانی بسر کرتا رہا۔ متوکل علے اللہ کی یہاں سے "رئیس الاطباء" کا خطاب بھی مرحمت ہوا تھا۔ ستّر برس زندہ رہکر ۶ صفر سہ شنبہ کے روز بقول صاحب اخبار العلماء باخبار الحکما، دوسو ساٹھ (۲۶۰) ہجری میں وفات پائی۔ اور عیون الانباء میں ابن ابی اصیبعہ نے دوسو چونسٹھ میں اس کی رحلت لکھی ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ حنین نے متوکل علے اللہ خلیفہ عباسی کے عہد میں ۲۶۴ھ ہجری میں انتقال کیا۔ اس کی مترجمہ اور مصنفہ کتابیں کثرت سے ہیں۔ جن کی تعداد عیون الانباء میں نوّے تک شمار کی گئی ہے۔ قدرے مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ کتاب[۱] المسائل۔ اس کتاب میں طب کے مبادی اوائل جمع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کی تصنیف متوکل علے اللہ کے عہد میں شروع کی تھی جس کو وہ پورا نہ کرسکا۔ اس کے شاگرد اور ہمشیرہ زادہ حبیش الاعسم نے اپنی طرف سے کچھ اضافہ کرکے اس کو تمام کیا۔ اسی وجہ سے یہ کتاب (کتاب المسائل حنین بزیادات حبیش الاعسم) کے نام سے موسوم ہے۔ کتاب[۲] عشر مقالات۔ اس کتاب میں دماغ کا تفصیلی بیان اور امراض چشم مذکور ہیں۔ کتاب[۳] العین۔ اس میں جالینوس کی کتابوں سے (۲۰۹) مسائل اخذ کرکے سوال وجواب کے پیرایہ میں۔ اپنے بیٹوں "داؤد، اسحاق" کے لئے جمع کئے ہیں۔ رسالہ[۴]۔ اس میں جالینوس کی اُن کتابوں کا ذکر ہے۔ جن کا حنین نے ترجمہ کیا ہے۔ کتاب[۵] الاہویۃ والبلدان۔ کتاب[۶] قوی الاغذیۃ۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب النبض۔ کتاب الحیارت۔ کتاب البول۔ کتاب ۱۰ امراض المعدہ۔ کتاب ۱۱ حالات الاعضاء۔ کتاب ۱۲ تحفظ دندان ولثہ۔ کتاب ۱۳ امتحان الاطباء۔ کتاب ۱۴ ترکیب العینین۔ کتاب ۱۵ الفوائد وغیر ذلک۔ قاموس الاعلام ترکی میں سنہ ولادت ایک سو انچاس عیسوی لکھا ہے۔ (عیون الانباء اخبار الحکماء)					
			رسالہ فی البول	الفاضل الحکیم جالینوس۔ المولود ۵۹ سنہ عیسوی				
			ساتواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۰۰ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۱۲ پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ اس مجموعہ کا آخری نمبر ہے۔ نمبر ۵ کا یہ مکرر رسالہ ہے۔ اس رسالہ میں صرف خطبہ کی عبارت نہیں ہے۔ باقی تمام عبارت وبیان نمبر ۵ کے مطابق ہے۔					
۱۹۲۳	۲۹۳	۸۱	مسائل حنین مع رسالہ فی فوائد اللیمون	ابو زید حنین بن اسحاق العبادی المتوفی ۲۶۴ھ وقیل ۲۶۰ سنہ ہجری		قلمی	۱۳۸	
			تقطیع کتابت مع جدول $6\frac{1}{5} \times 3\frac{1}{4}$ انچ۔ سطور اُنیس ۱۹۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ جدول ہرتالی۔ کاغذ کشمیری۔ پیوندکاری سے محفوظ۔ کرم خوردگی قلیل۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ یہ کتاب فن طب کی ابتدائی تعلیم کے واسطے تالیف ہوئی ہے۔ ضروری مسائل طبیہ مختصر طور پر جمع کر دیئے ہیں۔ اس کتاب کی شرح میں ابن ابی صادق لکھتے ہیں کہ حنین نے اپنی زندگی میں اس کتاب کا کچھ حصہ لکھا تھا کہ وہ فوت ہوگیا۔ اُس کے بعد اُس کے بھانجے اور شاگرد					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">"حُبیش الاعسم" نے بطور تحملہ بہت کچھ اضافہ کیا۔ اِسی وجہ سے اس کتاب کا نام (کتاب المسائل حنین بزیادات حبیش الاعسم) مشہور ہے۔ رہی یہ بات کہ حبیش الاعسم نے اس کتاب میں کہاں سے اضافہ کیا ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔ بعض کا قول یہ ہے کہ حنین نے اوقات اربعہ امراض تک لکھا تھا۔ اُس کے بعد سے اُس کے شاگرد کی تالیف ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حبیش الاعسم نے صرف تریاق کے بیان کو کتاب میں زیادہ کیا ہے۔ حنین نے اس کتاب کی تالیف خلیفہ متوکل علی اللہ عباسی کے عہد میں شروع کی تھی۔ اس کتاب میں مسائل کو سوال وجواب کے طرز پر لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ مسائل حنین بن اسحاق فی الطب للمتعلمین رضی اللہ عنہ۔ الے کم جزء۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۲۔ او فی الفرج من المرءۃ۔
(حُنین بن اسحاق کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے مرقومہ بالا نمبر کے تحت میں لکھا گیا)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ فی خواص اللیمون</td><td>الشیخ الموفق شمس الریاسۃ ابو العشائر ہبۃ اللہ بن زین بن حسن بن افرائیم بن یعقوب بن اسمٰعیل بن جمیع الاسرائیلی المصری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ رسالہ مجلد بالا کی آخر میں صفحہ ۱۱۳ سے صفحہ ۱۳۷ تک ہے۔ اِس مختصر رسالہ میں لیمون کے منافع اور اُس کے استعمال کے طریقے مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۱۴۔ اقول ان القدماء وان کانوا قد افادونا الاصول خاتمہ صفحہ ۱۳۷۔ و بہ نتبرک و نستنجح۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ طبع یا کتابت	تعداد صفحات	کیفیت
			(ابن جمیع کا حال مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۱ کے تحت میں لکھا گیا۔)					
۳۱۵۶	۳۲۰	۸۲	المصباح الوضاح فی صناعة الجرّاح	الدکتور جورج پوست استاد الجراحة فی المدرسة الکلیة فی بیروت		مطبوع سنہ ۱۸۷۳ء بیروت	۷۰۱	

فن جرّاحی میں بڑی شاندار کتاب ہے۔ کچھ حصہ مسٹر دروت انگلیزی کی کتاب سے ترجمہ کیا گیا ہے اور کچھ حصہ دوسرے مؤلفات سے اخذ کیا ہے۔ پوری کتاب میں سات اجزاء رکھے گئے ہیں۔ ہر ہر جز متعدد فصول پر مشتمل ہے۔ آلات جرّاحی کے نقشے اور عصابہ وغیرہ باندھنے کے طریقے بڑے سلیقے کے ساتھ لکھے ہیں۔ یونانی طبیبوں اور ڈاکٹروں دونوں قسم کے لوگوں کیواسطے مفید اور کارآمد کتاب ہے۔ کتاب کے اول و آخر میں فہرست عام و خاص منضم ہے۔ ابتداء صفحہ ۳۔ فاتحہ اما بعد فانی لما قصدت تالیف کتاب فی اصول علم الجرّاح۔ خاتمہ صفحہ ۷۰۹-اذا استعمل استعمالا سیّئاً۔

(مؤلف کتاب اسی دور کے مؤلفین میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ طبع یا کتابت	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۲۰	۳۳۶	۸۳	المطالب الطبیّة (الجزء الاوّل)	الدکتور ابراہیم منصور		مطبوعہ سنہ ۱۹۰۰ء مصر	صفحہ ۴ صد ۵۴۴	

یہ کتاب بھی مصنفات جدیدہ میں ہے۔ مصنف نے طبیہ مسائل میں تحقیقات قدیمہ اور جدیدہ۔ یونانی و ڈاکٹری دونوں سے کام لیا ہے۔ عمل جرّاحی کے متعلق بھی ضروری قدر لکھا ہے۔ کتاب زمانہ حال کے مناسب اور کارآمد ہے۔ تین اجزاء پر کتاب منقسم ہے۔ پہلے جزء میں قواعد صحت

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			وتشریح اعضاء اور وظائف اعضاء۔ اُنکے امراض وغیرہ کو منضبط کیا ہے۔ دوسرے جزء میں امراض جلد، امراض عین و امراض اذن وغیرہ لکھے ہیں۔ تیسرا جزء عورتوں اور بچوں کے امراض کے واسطے مخصوص رکھا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل فن الطب واسطۃ لشفاء الاجسام..... امابعد فان اللہ اعی الی انشاء ھذا الکتاب۔ خاتمہ صفحہ ۴۴۰۔ کلما کان للمصاب اصغر سنا من ذلک۔					
۴۲۲۰	۳۳۷	۸۴	المطالب الطبیہ (الجزء الثانی)	الدکتور ابراہیم منصور		مطبوعہ سنہ ۱۹۰۶ع مصر	صفحہ ۴ / صفحہ ۴۲۰	
			یہ دوسرا حصہ ہے۔ باقی حالات بشرح سابق۔					
ایضاً	۳۳۸	۸۵	المطالب الطبیہ (الجزء الثالث)	ایضاً		ایضاً	۲۴۶	
			تیسرا حصہ ہے۔ باقی بشرح سابق۔ (مؤلف اسی زمانہ کے مؤلفین میں ہیں۔)					
۳۹۰۸	۳۳۰	۸۶	المعاینہ والعلامات التشخیصیہ للامراض الباطنیہ	صاحب السعادۃ الدکتور عیسی باشا حمدی معلم الامراض الباطنیہ رئیس المدارس الطبیۃ المصریہ		مطبوعہ سنہ ۱۹۰۶ع مصر	۳۷۰	
			یہ کتاب طبی تحقیقات جدیدہ میں تالیف ہوئی ہے۔ اس میں تشخیص وشناخت و اعراض امراض کے طریقے تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ اعضاء کے بیان کے موقع پر اشکال اعضاء بھی بنا دیے گئے ہیں۔ پوری کتاب کے اندر چھ مقالے اور ایک سو سینتالیس (۱۴۷) اشکال ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ اول					

نمبر موجودات	نمبر سابق فہرست نمبر ۵	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			الحمد والشکر لمن علم الانسان مالم یعلم ـ خاتمہ صفحہ ۳۶۸ ـ واقع علی الاعصاب المذکورۃ ـ کتاب کے آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے ۔ (مؤلف کتاب اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں ـ اس کتاب کو اپنے ہی اہتمام سے طبع کیا ہے)					
۳۱۱۱	۳۱۵	۸۷	المعتمد فی الادویۃ المفردہ	السلطان الملک المظفر الاشرف یوسف بن عمر بن علی بن رسول الغسانی صاحب الیمن المتوفی سنہ ۶۹۵ ہجری (کشف الظنون)		مطبوعہ ۱۳۲۷ھ مصر	۳۹۹	
			یہ کتاب ادویہ مفردہ کی تحقیق اور اُن کے افعال وخواص میں حروف ہجا کی ترتیب پر لکھی گئی ہے ـ اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے چند پُرانی کتابوں سے جمع کیا ہے ـ اور ہر کتاب منقول عنہ کے واسطے ایک ایک حرف علامت کا مقرر کیا ہے ـ کتاب جامع ابن بیطار کے واسطے حرف (ع) کتاب منہاج کے لئے حرف (ج) کتاب تفلیسی کی علامت حرف (ف) کتاب زہراوی کے واسطے حرف (ز) آغاز صفحہ ۲ ـ الحمد للہ الذی اوجد الاشیاء بحکمتہ ..... وبعد فانی اختصرت ھذا الکتاب ـ خاتمہ صفحہ ۳۸۷ ـ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ ـ (مؤلف کتاب کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا سال وفات کشف الظنون سے معلوم ہوا ـ)					
۱۳۱۱	۲۷۲	۸۸	مقاصد الاطبار	الطبیب الفاضل مسعود بن حسین المدعو رکن الدین		قلمی	۴۱۲	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تقطیع کتابت ۷ × ۴½ - انچ - سطور کیارہ ۱۱ - خط نستعلیق - کاغذ رقیق مرادآبادی - کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں - تمام اوراق پر پیوندکاری موجود ہے - اثر کرم کا جملہ اوراق میں بہت کمی کے ساتھ ہے -

یہ کتاب معالجات میں لکھی گئی ہے جملہ امراض خاصہ و عامہ کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہے - آخر میں ادویات مفردہ و مرکبہ کے متعلق بھی بحث کی ہے - ایک نسخہ قلمی اس کتاب کا مجلد اوّل فن طب عربی نمبر ۲۳۷ پر بھی (مقاصد الطب) کے نام سے درج ہے - عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد لله الذی خلق الانسان و اعطاه العلوم من الحکم - خاتمہ صفحہ ۱۱۴ - وکذلک ثلث حرائن - (مؤلف کتاب کا مفصل حال دریافت نہیں ہوا -)

۴۳۶۹	۳۴۴	۸۹	مقدمة اللغات الطبیہ	مسیح الملک الحافظ والحکیم محمد اجمل خان دہلوی المولود ۱۲۸۴ھ والمتوفی ۱۳۴۶ھ	۱۳۳۴ھ ۱۹۱۶ء	مطبوعہ ۱۳۳۴ھ مطبع مجتبائی دہلی	۷۲	

حضرت مولنٰا غفر اللہ لہ نے طبیہ لغات کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا قصد کیا تھا قبل اس کے کہ پوری کتاب تالیف ہو جاوے - لغات طبیہ کی تحقیق کے لئے چند ضروری امور بطریق مقدمہ کتاب قلمبند کیے - اور ان کو مستقل رسالہ کی صورت میں لکھکر شائع کر دیا - اس رسالہ میں چوبیس ۲۴ ابواب رکھے گئے ہیں جن کا جاننا محقق لغات کے واسطے ضروری ہے - عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد لله الذی اجرى الکلم علی السن الامم و الاجیال - خاتمہ صفحہ ۷۲ - هذا آخر ما اردنا بیانه فی هذه المقدمة -

(حضرت مولف کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۱۳ پر تحریر ہو چکا -)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۳۸	۳۴۱	۹۰	منتخبات کتاب خلق الانسان	العالم الفیلسوف ابو الحسن سعید بن ہبۃ اللہ بن الحسن الطبیب المتوفی سنہ ۴۹۵ھ		مطبوع سنہ ۱۳۳ھ بیروت	۵۰	

اِس کتاب میں خلقت انسان کے اصلی مبادی جن کا تعلق آلات تناسل سے ہے ذکر کیے گئے ہیں۔ مذکر و مؤنث ہونے کے اسباب۔ آلات تناسل کے صفات۔ اس کے ساتھ اور بھی فوائد بطرز اختصار و اجمال کے ساتھ لکھے ہیں۔ مفید و نافع کتاب ہے۔ پوری کتاب پچاس فصول پر منقسم ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ الذی لہ فی کل ما تاملتہ العیون ..... و لما کانت العو ائق العالمیۃ۔ خاتمہ صفحہ ۵۰۔ وھو حسبی و نعم الوکیل۔ الی قول۔ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ (ابتدائی صفحہ پر مؤلف کا مختصر ترجمہ بھی مذکور ہے۔)

فیلسوف سعید مؤلف کتاب ہذا اطباء ماہرین اور فضلا متبحرین سے تھا۔ فن طب کے علاوہ علوم حکمیہ میں بھی بہت بڑا شخص خیال کیا گیا ہے۔ تیئیس جمادی الثانی شب شنبہ چار سو چھتیس (۴۳۶) ہجری میں اس کا تولد ہوا۔ خلیفہ مقتدی بامر اللہ کے زمانہ خلافت میں درباری طبیب تھا۔ اس کے انتقال کے بعد اس کے بیٹے مستظہر باللہ کے دربار میں بھی اسی خدمت پر ممتاز رہا۔ کتاب شامل فی الطب میں ابو الخطاب نے لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں ابو الحسن سعید فن طب کا فرد کامل تھا۔ طب فلسفہ منطق وغیرہ میں ابن التلمیذ ابی الفضل بن کتیفات۔ عیدان کاتب۔ اس کے اساتذہ میں ہیں۔ فنون عقلیہ میں بڑی ناموری اور شہرت اس کو حاصل ہوئی۔ تدریس کے مشغلہ سے بھی فارغ نہیں رہتا تھا۔ بڑے بڑے نامور اور لائق اس کے شاگرد ہوئے ہیں۔ تالیف و تصنیف کی طرف بھی توجہ بڑھی ہوئی تھی۔ فلسفی طبی منطقی بہت سی کتابیں اس کی مؤلفہ ہیں۔ ابن ابی اصیبعہ نے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
عیون الانبا ر میں چند مصنفات کے اسما یوں لکھے ہیں۔ کتاب[1] المغنی فی الطب۔ یہ کتاب خلیفہ مقتدی بامر اللہ کے واسطے تالیف کی تھی۔ مقالہ[2] فی صفات تراکیب الادویہ۔ اُن دواؤں کی ترکیب جو مغنی میں لکھی گئی ہیں۔ کتاب[3] الاقتناع۔ کتاب[4] التلخیص النظامی۔ کتاب[5] خلق الانسان۔ کتاب[6] فی البرہان۔ مقالہ[7] فی ذکر الحدود۔ مقالہ[8] فی تحدید مبادی الاقاویل۔ جوابات[9] عن مسائل طبیعیہ سئل عنہا۔ ابن ابی اصیبعہ لکھتے ہیں کہ "چارسو نواسی (۴۸۹) ہجری میں ابو الحسن سعید زندہ تھا۔ میں نے اس کی کتاب التلخیص نظامی جس کو ابوالبرکات نے اُس سے پڑھا تھا۔ اسی کے ہاتھ کی بھی تاریخ لکھی دیکھی ہے چھپن برس دنیا میں رہا۔ چارسو پچانوے (۴۹۵) ہجری میں اُسکی رحلت ہوئی۔ (عیون الانباء)								
۱۹۸۸	۳۸۷	۹۱	منہاج الطب	افضل الحکماء واکمل الاطباء ابو بکر محمد بن زکریا الرازی۔ المتوفی سنہ ۳۲۰ ہجری		قلمی	۷۹	
تقطیع کتابت ۹ × ۴½ انچہ۔ سطور اٹھائیس ۲۸۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ مرادآبادی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرم خوردگی و پیوندکاری کا اثر قلیل ہے۔ ابتدائی صفحہ پر پانچ مہریں حکیم محمد حسین۔ غلام جیلانی وغیرہما کی ثبت ہیں۔ فن طب کی نئی انداز کی کتاب ہے۔ ابن زکریا رازی کے مطب میں مریضوں نے جس طرح اپنے امراض کے متعلق اظہار کیا۔ اور رازی نے موافق بیان مریض کے معالجات و تدبیر تجویز کیں۔ شاگردوں نے بجنسہ اِس کتاب میں جمع کر دی ہیں۔ اور ترتیب بیان میں وہی طریقہ رکھا ہے جو طب کا								

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد اوراق	کیفیت
			عام کتابوں کے معالجات میں ہوتا ہے یعنی امراض راس سے امراض قدم تک۔ مجلد ہذا کے ابتدائی ورق پر کتاب کا نام "منہاج الطب" لکھا ہے۔ اہل تواریخ نے رازی کے مولفات کی فہرست میں جہاں اُس کے کتب مولفہ کے اسماء لکھے ہیں۔ منہاج الطب کے نام سے کوئی کتاب نہیں لکھی ہے۔ اِس کتاب کے خطبہ کی عبارت سے اِس قدر تو پتہ چلتا ہے کہ کتاب ہذا کے مضامین رازی کے طبع زاد ہیں۔ مگر یہ امر کہ اس کتاب کا نام بھی "منہاج الطب" ہے مفہوم نہیں ہوا۔ آغاز صفحہ ۲۔ هذا کتاب نظمنا فیه ما کان علقه الحکیم الفاضل محمد بن ذکریا الرازی عند السماع من لفظه ۔ خاتمہ صفحہ ۷۹۔ والسلام علی من لا نبی بعده و آله ۔ کتاب کے تمام ہونے کے بعد رازی کا ایک ناتمام قول اور بھی تحریر ہے۔ جس کا آخری کلمہ یہ ہے۔ و تربیته۔ (رازی کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ا پر لکھا گیا۔)					
۲۱۱۰	۲۹۲	۹۲	موجز القانون	الشیخ علاء الدین علی بن ابی الحزم القرشی المصری المتوفی سنہ ۶۸۷ھ		مطبوع لکھنؤ مطبع نامی سنہ ۱۳۱۱ھ	۲۳۶	
			فن طب کی مشہور و مقبول و متداول کتاب ہے۔ پانچ قلمی نسخے ناقص و ناتمام اس کتاب کے مجلد اول فن طب عربی کے نمبر ۲۵۱ سے نمبر ۲۵۵ تک اور بھی درج ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله رب العالمین والصلوة و السلام علی نبیه محمد و آله اجمعین ۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۶ و آله الطیبین الطاهرین۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۰۵	۳۲۹	۹۳	موجز القانون	الشیخ علاء الدین علی بن ابی الحزم القرشی المعروف بابن النفیس۔ المتوفی سنہ ۶۸۷ ہجری		قلمی	۴۶۶	

تقطیع کتابت مع جدول ۹ × $\frac{۱۰}{۸}$ ۵ ۔ انچہ ۔ سطور ۹ نو ۔ کاغذ کشمیری ۔ پہلے اور دوسرے صفحہ پر لوح ، بیل ، جدول ، دندان موش طلائی ۔ پوری کتاب پر بھی جدول اور دندان موش موجود ہے ۔ کہیں طلائی کہیں حنائی ۔ کاتب حافظ ابراہیم خلف حافظ نور اللہ ۔ سال کتابت تحریر نہیں ۔ پوری کتاب خط نستعلیق میں جلی قلم سے نہایت خوشخط لکھی ہوئی ہے ۔ کتاب کے حواشی پر کرم خوردگی کا اثر اور پیوند کاری ہے منتظم الدولہ ناظم الملک وزیر اعظم مہدی علیخاں بہادر سپہدار جنگ کے حکم سے کتابت ہوئی ہے ۔

مرقومہ بالا کتاب کا دوسرا قلمی نادر نسخہ ہے ۔ اس قلمی نسخہ میں خاتمہ کی عبارت مطبوعہ نسخہ سے تقریباً چار سطور کے قدر کم ہے ۔

مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۹۴ پر مولف کتاب کا ترجمہ لکھا گیا ہے ۔

عبارت آغاز صفحہ اول ۔ الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوۃ علی خیر خلقہ الخ ۔

خاتمہ ورق ۳۳۳ صفحہ ۲ ۔ ففد امن الفزح من الماء ۔

۲۹۷۹	۳۱۸	۹۴	النجوم المشرقات فی تدبیر المسکونات	الطبیب الفائق مولانا رشید غازی بن احمد بن سلیمان الصیرفی السوری	سنہ ۱۳۰۲ھ در زمان سلطنت سلطان عبد الحمید خان	مطبوعہ سنہ ۱۳۰۵ھ بیروت	۱۷۵	―

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			طب کی جدید کتاب ہے۔ مکانات ومسکونات مفیدہ وغیر مفیدہ کی کیفیت بتائی گئی ہے۔ یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ اماکن کا کسقدر مرتفع ہونا مناسب ہے۔ جو بلاد کہ دریاؤں کے قریب آباد ہیں۔ اُن کا حال۔ عمارت کے وہ طریقے جو صحت کے واسطے نافع ہیں مفصل بیان کے ساتھ مذکور ہیں۔ اِس کے علاوہ فصول کی حالت میاہ داہویہ وغیرہ کا تفصیلی ذکر واضح طور پر لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی شفی امراض القلوب من داء الجهل ..... اما بعد فیقول الفقیر لباری البریة۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۱۔ فی خمسة عشر شعبان المعظم سنة ۱۳۰۲ من هجرة سیدنا محمد علیه افضل الصلوة والسلام۔ کتاب کے آخر میں فہرست مضامین بھی شامل ہے۔ (مؤلف علام اسی آخر زمانہ کے مطببین میں ہیں۔)					
۳۹۰۷	۳۳۵	۹۵	واجبات الطبیب	الدکتور عبد العزیز نظمی بک حکیمباشی بستہ شفیات الاوقاف		مطبوع سنہ ۱۳۲۶ھ	۱۹۷	
			اِس کتاب میں اُن اُمورات کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو طبیب حاذق ہونے کیواسطے ضروری اور مناسب ہیں۔ مصری اور فرانسیسی اور المانی قوانین جو اِس کے متعلق ہیں وہ بھی بیان کیے گئے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۳۔ فاتحة الکتاب الحمد لله العزیز الحکیم..... وبعد فان مهنة الطب۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۳۔ انه غفور الرحیم۔ الدکتور عبد العزیز نظمی۔ (یہ کتاب مؤلفات جدیدہ۔ اور مؤلف زمانہ حال کے چیدہ لوگوں میں ہیں۔)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۹۹	۳۵۶	۹۶	الوجیزہ	الحکیم الاکمل مسیح الملک الحافظ محمد اجمل خان ابن الحکیم محمود خان دہلوی المولود ۱۲۸۴ھ والمتوفی ۱۳۴۶ھ	۱۳۳۵ھ	مطبوعہ ۱۳۳۵ھ مطبع الفاروقی دہلی	۳۰	

مختصر رسالہ ہے۔ حضرت مولف نے بر وقت تدریس قانون شیخ مبحث نبض مستوی ومختلف کے متعلق اصل کتاب کے معضلات کی تفصیل کی ہے۔ اور اس بحث خاص میں محققانہ اور آزادانہ اپنی رائے بھی ظاہر کی ہے۔ کتاب باوجود مختصر وموجز ہونے کے بہت سے فوائد کا مجموعہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد لولیہ والصلوۃ علی نبیہ وبعد فانی لما اختلفت بی الاشغال۔ خاتمہ ۳۰۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(حضرت مولف کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۱۳ کے تحت میں تحریر ہو چکا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۰۸	۲۹۸	۹۷	وسائل الابتہاج فی الطب الباطنی والعلاج (الجزء الاول)	الطبیب الحاذق الرئیس الدکتور حضرۃ غرنلو سالم سالم بک معلم علم الامراض الباطنیۃ بالمدرسۃ الطبیۃ المصریہ	تقریباً ۱۲۶۵ھ	مطبوعہ مصر	۵۳۵	

یہ طول کتاب ہے جسکی غالباً چار جلدیں کلاں رکھی گئی ہیں۔ اس کتب خانہ میں تین جلد بن آئی ہیں۔ اس کتاب میں امراض اور اُن کے معالجات جدید تحقیق کے ساتھ لکھے ہیں۔ ترتیب بیان میں بھی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			جدت کی گئی ہے۔ یہ پہلی جلد ہے جس میں مقالہ اولے رکھا گیا ہے۔ امراض اعضائے تنفس سے شروع ہوکر امراض قلبی کے ختم تک ختم ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ٢۔ حمد المن منح الاذہان۔ منحۃ الفکر فی تدبیر حکمتہ الخ۔ خاتمہ صفحہ ٥٣٥۔ ا لے الورید الاجوف والورید الکلوی۔ ا لے قول فی امراض الجہاز الہضمی۔ ابتدا میں فہرست مضامین بھی منضم ہے					
٢٩٠٨	٢٩٩	٩٨	وسائل الابتہاج فی الطب الباطنی والعلاج (الجزء الثانی)	الطبیب الحاذق الرئیس الدکتور حضرۃ عزتلو سالم سالم معلم علم الامراض الباطنیۃ بالمدرسۃ الطبیۃ المصریہ	تقریباً ١٢٦٥ھ	مطبوعہ مصر	٤٢٦	
			دوسری جلد ہے۔ اِس میں مقالہ ثانیہ رکھا گیا ہے۔ امراض الجہاز الہضمی سے شروع ہوکر امراض الاعضاء البولیہ کے ختم تک ختم ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ٢۔ المقالۃ الثانیۃ فی امراض الجہاز الہضمی..... المبحث الاوّل فی النزلۃ الفمیۃ۔ خاتمہ ٤٢٦۔ علامات واضحۃ من المیلانخولیا الی قولہ۔ ویلیہ المقالۃ الثالثۃ۔					
ایضاً	٣٠٠	٩٩	وسائل الابتہاج فی الطب الباطنی والعلاج (الجزء الثالث)	ایضاً	ایضاً	ایضاً	٧٠٥	
			تیسری جلد ہے۔ اس میں مقالہ ثالثہ رکھا گیا ہے۔ امراض اعضاء بولیہ سے شروع اور الاعراض والسیر کی تمامی پر ختم ہے۔ آغاز صفحہ ٢۔ المقالۃ الثالثۃ فی الامراض الاعضاء البولیۃ......					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">المبحث الاول فی احتقان الکلیه - ختم صفحہ ۲۰۵ وتجصل علی اکتساب ثمرة النصیحة الی قول - ویلیه الجزء الرابع واول المقالة الرابعة -
(مؤلف علام اسی زمانہ کے نامور اطبائے مصریہ میں ہیں -)</td></tr>
<tr><td>۲۹۶۴</td><td>۳۱۴</td><td>۱۰۰</td><td>وقایة الشبان من المرض الافرنجی والسیلان</td><td>الدکتور سعید ابو جمرہ</td><td>سنہ ۱۹۰۲ع</td><td>مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ع مصر</td><td>۲۰۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">اِس کتاب میں مرض آتشک کی تحقیق - اس کی تاریخ - اِس مرض کو افرنجی کہنے کی وجہ اس کا معالجہ وغیرہ بڑی تفسیر وبسط کے ساتھ لکھا ہے - مفید کتاب ہے - اس کتاب کے ابتدائی صفحہ پر سال طبع سنہ ۱۹۰۲ء لکھا ہے - اور آخر میں فہرست مضامین کے بعد یہ عبارت تحریر ہے - وکان الفراغ من تبییضه بقلم مؤلفه فی ۱۹ مایو (ماو) سنہ ۱۹۰۶ م - اِس صورت میں یا اول کی تحریر غلط ہے یا آخر کی - آغاز کتاب صفحہ ۳ - المقدمة فی العالم الاوربی والامریکی خصوصًا وفی سائر البلدان - عبارت خاتمہ صفحہ ۱۹۵ - والله الموفق الی کل ما به خیر وفلاح - یہ کتاب بھی اسی زمانہ کے مؤلفات میں ہے -</td></tr>
<tr><td>۲۴۰۵</td><td>۲۴۹</td><td>۱۰۱</td><td>الوقایة من السل الرئوی وطرق علاجه</td><td>الدکتور خلیل بک سعادة</td><td></td><td>مطبوع مصر</td><td>۲۲۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">اس کتاب میں مرض سل کی تعریف اور اُسکے اسباب علامات معالجات جدید تحقیقات کے ساتھ مذکور ہیں - یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ مرض امراض متعدیہ سے ہے - مسلول ومسلولہ کے واسطے ازدواج میں جو اختلاف ہے اس کی بھی تشریح کی ہے - عبارت آغاز صفحہ ۵ - مقدمة یفتك السل الرئوی بکل عام - ختم صفحہ ۲۲۳ - یصابون بالعلة اکثر من سواهم
(مؤلف کتاب زمانہ حال کے مؤلفین میں ہیں -)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۵۵۲	۸	۱	ارشاد الخواص فی التشریح الخاص	فاضلان ماہران الدکتور محمود بک صدقی وکیل الصحۃ والدکتور محمد بک امین خوجۃ التشریح الخاص بالمدرسۃ الطبیۃ المصریۃ		مطبوع مصر سنہ ۱۳۰۴ھ و سنہ ۱۳۰۵ھ	۷۲۶	
			یہ کتاب قواعد طبیہ تشریحیہ جدیدہ میں ہے۔ اِس میں اعضا کی ابتدائی ساخت۔ اُن کے اجزا کی تفصیل۔ نمو وغیرہ کی حالت کو شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے مجموعی حیثیت سے کتاب مفید وکارآمد ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ نحمد لک اللّٰھم علی ما شرحت بہ الصدور من العلوم ..... اما بعد فمن البیّن ان علم الطب من اشرف العلوم خاتمہ صفحہ ۷۳۱۔ و بنظرہ الی عالم الشہادۃ فی احسن التقویم۔ تمّ بعون اللہ وفقہ علی احسن الحال۔ کتاب کے آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ اس کتاب کے مؤلف دو فاضل مذکور الصدر ہیں۔ جو زمانہ حال کے اطبا اور مدرسہ طبیہ مصریہ کے مدرس ہیں۔ فہرست خدیویہ مصریہ سے اسقدر پتہ چلتا ہو کہ سنہ ۱۳۰۳ھ تک یہ دونون فاضل اپنے اپنے ادائے فرائض میں سرگرم اور موجود تھے۔					
۳۰۷۰	۷	۲	التنویر فی قواعد التحضیر	الطبیب الماہر محمد افندی الشباسی معلم التشریح والتحضیر فی المدرسۃ الطبیۃ فی الدیار المصریۃ علی ماء القرن الثالث عشر	سنہ ۱۲۶۴ھ	مطبوع سنہ ۱۲۶۶ھ مصر	۴۴۴	

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر سابق فہرست</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب بڑی تفصیل و تشریح کے ساتھ تحقیقات قدیمہ و جدیدہ کے موافق تشریح اعضا میں لکھی گئی ہے۔ بہت سے فوائد و عوائد کا ذخیرہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ یا من اعد لعباده المؤمنین فی حضرات القدس مالا عین رأت ولا اذن سمعت خاتمہ صفحہ ۴۴۴۔ وکان الفراغ من تهذیبه وتبویبه و ترتیبه الی قول۔ وسلم تسلیماً کثیراً۔ ابتدا کتاب میں مفصل فہرست بھی موجود ہے۔
(مؤلف کتاب تیرہویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ انکا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td>۴</td><td>۳</td><td>شرح تشریح القانون للشیخ (الجزء الاول)</td><td>الطبیب الکامل عماد الدین محمود شیرازی من ابناء القرن العاشر</td><td>سنہ ۹۷۴ھ</td><td>قلمی</td><td>۴۷۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۱۰ × ۵-۱ انچ۔ سطور انیس 19 خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ فلس کیپ۔ سُرخی کے مقام پر بیاض چھوڑ دی گئی ہے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی اور رقعہ دوزی سے پوری کتاب محفوظ ہے۔
کتاب قانون مولفہ شیخ الرئیس میں جو مبحث تشریح اعضاء مفردہ و مرکبہ لکھا ہے۔ اس کی یہ مفصّل و مشترح ہے۔ پورے قانون کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں۔ اور اس مسئلۂ تشریح میں بھی بڑے بڑے فضلاء اور نامور اطباء نے خامہ فرسائی اور طبع آزمائی کی ہے۔ مگر یہ شرح جس بسط و تطویل اور تحقیق و تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ دوسری کوئی شرح اس کا ہم پلہ نہیں۔ شارح نے اس کے تالیف کے وقت میں بڑے بڑے اکابر فن کے شروح پیش نظر رکھکر اسکو لکھا ہے۔ اس کتاب کے خطبہ میں بہت سے شروح و شارحین کے اسماء بھی بیان کیے ہیں۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								منجملہ شارحین کے فاضل قرشی۔ مسیحی خجندی۔ علامہ آملی وغیرہ کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یہ پوری شرح دو جلدوں میں علیحدہ علیحدہ دو حصوں پر منقسم ہے۔ یہ مجلد حصۂ اول ہے۔ خطبۂ کتاب سے بحث عضلات کے ختم تک۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الخالق الواحد المستجمع لجمیع المحامد الذی اراناآیاتنا فی انفسنا و فی الآفاق حتے یتبین انہ الحق علے الاطلاق..... امابعد فلما کان علم التشریح۔ خاتمہ صفحہ ۶۷۸۔ تم القول فی العضل الے قول۔ واللہ انعظام الکرام۔ ایک قلمی نسخہ مسطورہ ۹۸۴ھ ہجری اس شرح کا جس میں دونوں حصے یکجا ہیں۔ مجلد اول فن طب عربی کی نمبر ۱۴۳ پر بھی درج ہے۔ ظاہراً نسخہ ہذا اُسی سے منقول ہے۔
	۵	۴	شرح تشریح القانون للشیخ۔(الجزء الثانی)	الطبیب الکامل عماد الدین محمود شیرازی من ابناء القرن العاشر	۹۷۴ھ	قلمی	۱۰۲۷	
								دوسرا حصہ ہے۔ تشریح اعصاب سے شروع ہو کر آخر کتاب تک۔ یہ حصہ بھی جدید خطبہ کے ساتھ شروع کیا گیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ حمدا لک یا رب کما ینبغی شمول نعمتک ویلیق بوفور کرمک..... امابعد فہذا شرح جملۃ الثالثۃ فی العصب من الکتاب الاول من القانون۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۰۲۷۔ وبتمامہ تم شرح تشریح..... والسلام علے من اتبع الہدے۔ شارح نے اس کتاب کے کسی مقام پر اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ پرانا نسخہ جو مجلد اول فن طب عربی کے نمبر ۱۴۳ پر مختصر درج ہے اور ۹۸۴ھ ہجری کا لکھا ہوا ہے۔ اُس کے ابتدائی صفحہ پر یہ

نمبر موجودات	نمبر سلسلہ فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

عبارت تحریر ہے۔ الجزء الاول من شرح بن تشریح قانون از حکیم محمود شیرازی۔ ظاہرا یہ محمود شیرازی علامہ قطب الدین محمود بن مسعود شیرازی شارح قانون شیخ رئیس کے غیر ہیں۔ اس لئے کہ علامہ کی وفات ۷۱۰ھ ہجری میں ہوئی ہے اور اس کتاب کے شارح آخر میں سال تالیف کی اس طرح تصریح کرتے ہیں "فی محرم سنۃ اربع وسبعین وتسعمائۃ"۔ اگرچہ یہ عبارت نسخہ ہذا کے آخر میں تحریر نہیں مگر نسخہ مذکورہ مجلد اول نمبری ۲۳۴۱ میں لکھی ہوئی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شارح دسویں صدی کے اطبا میں معدود ہیں۔ اس صدی کے مشاہیر اطباء وفضلاء کی تاریخ دیکھنے سے محمود شیرازی کا جو تشریح قانون کے شارح ہیں پتہ نہیں چلا۔ یہ احتمال بہت ہی مستبعد ہے کہ عبارت مسطورہ بالا نسخہ مرقومہ ۸۴۹ھ ہجری کو الحاقی ہو اور اس کتاب کے شارح کو اشتراک اسمی کی وجہ سے قطب الدین شیرازی سمجھا جائے۔ اس لئے کہ دیباچہ میں لکھتے ہیں "واما العلامۃ فقد ما یستفاد من دیباجۃ شرحہ وفی غیرھا انہ شرحہ ولکن لم یبلغنا فصار کالکیمیا والعنقاء ولعلہ ضاع من المسودۃ الخ"۔ اس عبارت میں جو علامہ کا لفظ ہے متبادر اس سے علامہ قطب شیرازی ہوتے ہیں جیسا اکثر کتب میں دیکھا گیا ہے بہرحال شارح کتاب کا باوجود تلاش وجستجو حال معلوم نہیں ہوا۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرًا۔

نمبر موجودات	نمبر سلسلہ فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۰۶۵	۶	۵	مرشد الراغبین فی اسعاف المصابین	الفاضل الدکتور احمد بک فہمی محرم		مطبوعہ مصر	۲۶۹	

اس کتاب میں اعضاء کی تشریح۔ بالخصوص ہڈیوں کی تفصیل بڑی وضاحت سے بیان

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کی گئی ہے۔ ہر موقع اور محل پر اشکال بھی بنائے گئے ہیں جن سے فہم مطالب میں بڑی آسانی ہوتی ہے۔ تشریح کے ساتھ جراحت کے متعلق اور علاج امراض کی نسبت بھی اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کتاب مفید اور کارآمد لکھی گئی ہے۔ سات فصول پر کتاب کو منقسم کیا ہے مطالب سے پہلے مضامین کتاب کی فہرست بھی شامل ہے۔ ابتداء میں بطریق مقدمہ کتاب بعض امور مفیدہ لکھے ہیں جس کی عبارت ابتدائی یہ ہے۔ ان من اجل المعی اھب الربانیۃ التی اودعها الباری عز و جل فی الانسان۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۸ علی المرء ان یسعی الی الخیر جھدہ ولیس علیہ ان تتم المقاصد۔

(مؤلف کتاب چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td rowspan="2">۴۳۳۹</td><td rowspan="2">۷</td><td rowspan="2">۱</td><td>تحفۃ السامع والقاری فی بیان داء الطاعون البقری الساری</td><td>الدکتور حسن باشا محمود ناظر المدرسۃ الطبیۃ المصریۃ</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۳۱۰ھ مصر</td><td>۲۵</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="6">مختصر رسالہ ہے۔ اِس رسالہ میں مرض طاعون البقری جس کو تیفوس بقری بھی کہتے ہیں۔ اُس کی حقیقت اور ابتدائی تاریخ۔ اِس مرض کا اسباب و عراض ومعالجہ وغیرہ لکھے گئے ہیں۔ طاعون بقری وبائی مرض ہے۔ جو مویشیوں میں موت کا سبب بن جاتا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ داء الطاعون البقری لما کان داء الطاعون البقری اہم امراض المواشی الخ۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۔ و یحمی بلادنا من شرہ بجاہ سید الاوّلین و الآخرین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و سلم۔
مولف رسالہ اِسی زمانہ کے ماہرین میں ہیں۔ فہرست مصریہ خدیویہ سے ۱۳۰۸ھ تک ان کی حیات کا پتہ چلتا ہے۔</td></tr>
<tr><td rowspan="2">۴۲۰۴</td><td rowspan="2">۶</td><td rowspan="2">۲</td><td>الخیل و فرسانہا</td><td>الدکتور نجیب بک خوری بیطر طبیب متصرفیۃ جبل اللبنان</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۹۱۲ع لبنان</td><td>۲۸۸</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="6">یہ کتاب خاص عربی و فرانسیسی و افرنجی گھوڑوں کے حالات میں لکھی ہے اُن کے اعضاؤں کے نام تناسب اعضاء۔ گھوڑوں کے اسماء۔ اُنکے اقسام و اجناس علف اور مقدار علف کا ذکر۔ اُن کے الوان کا بیان۔ حمل و ولادت کا حال۔ اسباب و علامات امراض۔ معالجہ کا طریقہ وغیرہ وغیرہ۔ اِن سب باتوں کے بیان کے ساتھ شعراء عرب کے قصائد جو فرس عربی کے متعلق لکھے گئے ہیں اُنکو بھی تحریر کیا ہے۔ ہر قسم کے گھوڑے کی تصویر بھی مع رنگ بطور نقشہ دکھائی ہے۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

عبارت آغاز صفحہ ۳- اھداء الکتاب الے معالی- (منارۃ السرکبان وتاج العلماء-) خاتمہ صفحہ ۲۸۱- المعدۃ بیت الداء والحمیۃ راس الدواء-

(مؤلف کتاب کا مجمل و مفصل ترجمہ نہیں معلوم ہوا-)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۲۳	۵	۳	روضة الاذکیاء فی علم الفیسلوجیا	مترجم الحاذق خواجہ یوسف فرعون من اہل القرن الثالث عشر	سنہ ۱۲۵۶ھ	مطبوع سنہ ۱۲۵۶ھ بولاق مصر	۱۳۲	

فرانسیسی زبان کی کتاب کا ترجمہ عربی عبارت میں یوسف فرعون نے کیا ہے- اور تصحیح مسائل و تنقیح دلائل میں مصطفےٰ حسن کساب بھی شریک ہیں- اصل کتاب کا مولف معلم لافارج ہے علم بیطرہ جدید میں یہ کتاب بڑی وقعت رکھتی ہے- اس میں حیوانات کے تمامی بیانات اور پورے پوری حالات متعلق اعضاء- حواس- تغذیہ واشربہ- ولادت- رضاعت کیفیت صوت- حالت خروج روث- دوران خون وغیرہ بڑی وضاحت کے ساتھ لکھے ہیں- اس فن میں یہ کتاب بڑی بےنظیر تالیف ہوئی ہے- عبارت آغاز صفحہ ۲- الحمد للہ الذی نور ابصار المؤمنین وبصائرھم بنور الایمان..... وبعد فیقول المفتقر لرحمۃ ربہ النوّاب- خاتمہ صفحہ ۱۳۲- تسلیما کثیرا الے یوم الدین-

(مترجم و مصحح کتاب تیرھویں صدی کے حذاق میں ہیں-)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۲۳	۸	۴	صدق البیان فی طب الحیوان	جرجس طنوس عون الصیدلی اللبنانی		مطبوعہ سنہ ۱۸۸۴ء بیروت	۴۲۸	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اِس کتاب میں علم بیطرہ کی تعریف اور دواب کے طبائع کی تحقیق اور ان کے امراض و معالجات
کا بیان بڑی تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ اِس فن میں ایسی مفصل کتاب بہت کم نکلے گی۔
ابتدا میں تقدمۃ الکتاب واصہ باشا حاکم لبنان کی مدح میں نظمًا و نثرًا تحریر ہے۔ آخر
میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲۔ مقدمہ فی البیطرۃ ویقال
ایضا الطب البیطری او الحیو انی ہو علم یبحث فیہ عن احوال الحیوانات
الاہلیۃ۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۲۔ العصمۃ والکمال للہ وحدہٗ۔

مؤلف کتاب لبنان کے رہنے والے عیسائی المذہب ہیں۔ ان کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔
اِن کے مولفات میں اِس کتاب کے علاوہ "الدر المکنون فی الصنائع والفنون" بھی ہے۔ جو فنِ
کیمیا و عملیات معدنیہ میں لکھی ہے۔ اور سنہ ۱۸۷۳ عیسوی میں بیروت میں طبع ہوئی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۰۰	۱۳۲	۱	الاضداد	الامام ابوبکر محمد بن ابی محمد القاسم بن محمد بن بشار بن الحسین بن بیان بن سماعہ بن فروہ بن قطن بن دعامۃ الانباری المتوفی سنہ ۳۲۸ھ وق سنہ ۳۲۷ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۵ھ مصر	۳۰۴	

اِس کتاب میں اُن الفاظ وحروف کو جمع کیا ہے جن کو اہل عرب معانی متضادہ پر استعمال کرتی ہیں۔ ایک ہی حرف دو یا تین یا چار معنے متضاد پر بولا جاتا ہے۔ جیسے لفظ حسب۔ تسے۔ دنے۔ ثا۔ عسعس وغیر ذالک۔ کہ کلام عرب میں معانی متضادہ پر مستعمل ہوتے ہیں۔ ہر ایک لفظ کے معنے بیان کرتے کے ساتھ آیات قرآنیہ وکلام فصحاء عرب سے شواہد بھی پیش کئے ہیں۔ ان الفاظ کے بیان کرنے میں کتاب میں کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی ہے۔ بیحد نافع اور مفید کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ حق حمدہ علے ما اولی من نعمہ وفضلہ وظاہر من الائہ وطولہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۷۵۔ وھی کاملۃ موجودۃ مجموعۃ فی کتاب الرد علے اھل الالحاد فی القرآن۔

امام ابوبکر انباری۔ مؤلف کتاب علم ادب ونحو میں اعلم الناس اور امام وقت مانے گئے ہیں۔ علوم قرآن وحدیث نبویؐ سے بھی پورے باخبر تھے۔ گیارہ رجب سنہ ۲۷۱ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ حافظہ قوی رکھتے تھے۔ تین لاکھ عربی اشعار شواہد قرآن مجید اور ایکسو بیس ۱۲۰ تفاسیر کے مع اسناد حافظ تھے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق نمبر هـ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کسی نے دریافت کیا کہ آپ کے محفوظات کسقدر ہونگے - جواب دیا کہ تیرہ صندوق بھری کتابیں مجھے حفظ ہیں - ان کے حافظہ کے متعلق عجیب عجیب حکایات مشہور ہیں - اخیار علما امت میں انکا شمار ہے - بہت بڑے فاضل، متواضع، متقی، زاہد، صدوق شخص تھے - اُن کے والد محمد قاسم بھی جنکی وفات سنہ ۳۰۴ ہجری میں بغداد میں ہوئی - بڑے ادیب، ثقہ فی الروایت مصنف کتب کثیرہ تھے - انباری باپ کی حیات ہی میں تالیف کے کام میں مشغول رہتے تھے - مسجد کے ایک گوشہ میں انکے والد - دوسرے گوشہ میں یہ بیٹھکر کار تالیف میں مصروف رہتے - جو کچھ بھی تالیف کرتے حافظہ کی قوت سے لکھتے - کوئی کتاب پاس نہیں رکھتے - ان کے مولفات میں بہت سی کتابیں مشہور ہیں - باوجود اس فضل وکمال کے بڑے منصف مزاج اور منکسر النفس تھے - علامہ دارقطنی روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جمعہ کے روز اُس مسجد میں پہونچا جہاں علامہ انباری اپنے مولفات املا کر رہے تھے میں نے دیکھا کہ اسناد حدیث میں ایک نام میں انہوں نے تصحیف کی - حیان یائے تحتانی والے کو حبان بائے موحدہ کے ساتھ لکھا یا اس کا عکس حبان بائے موحدہ کو حیان یائے تحتانی کے ساتھ املا کیا - میں اسوقت بوجہ ان کی عظمت وفضل وکمال کے خاموش رہا - کچھ دم مار نہ سکا - جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوے تو میں اس تصحیف کا ذکر اُن سے کرکے چلا آیا - دوسرے جمعہ کو وہاں جانے کا پھر اتفاق ہوا - علامہ انباری نے مجمع عام کے سامنے تذکرہ کیا کہ مجھسے فلان حدیث کی اسناد لکھنے میں فرو گذاشت ہوگئی تھی - اس جوان نے مجھ کو اسپر متنبہ کیا - جب میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وہی صحیح ہے جیسا کہ اس جوان کا خیال تھا - اور میری طرف متوجہ ہوکر کہا کہ میں اب اُس لفظ کو صحت کے ساتھ املا کر رہا ہے - انباری اپنے والد اور قاضی اسماعیل بن اسحاق - احمد بن الہیثم محمد بن یونس الکدیمی - ابو العباس احمد بن یحییٰ نحوی - محمد بن احمد بن النصر وغیرہم سے روایت کرتے ہیں - اور اُن سے ابو الحسن الدارقطنی - ابو عمر بن حیوۃ الخزاز ابو الخیر بن البواب وغیرہ نے					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">روایت کی ہے۔ان کے مصنفات مشہورہ کے اسما یہ ہیں[1] غریب الحدیث پینتالیس ہزار ورق کی کتاب ہے۔[2] شرح الکافی تقریباً اسکے ایک ہزار ورق ہونگے۔[3] الہاآت۔یہ بھی ہزار ورق کی کتاب ہے[4] الاضداد[5] المشکل۔[6] المذکر والمونث۔[7] الزاہر۔[8] ادب الکاتب۔[9] المقصور والممدود۔[10] الواضح فی النحو[11] الموضح فی النحو[12] الہجاء۔[13] اللامات۔[14] شرح شعر الاعشی۔[15] شرح شعر النابغہ۔[16] شرح شعر زہیر وغیرہ ذلک۔بقرہ عید کی شب میں تین سو اٹھائیس (۳۲۸) یا ستائیس ہجری کو بغداد میں ان کی وفات ہوئی۔انباری فتح الف اور سکون نون اس کے بعد بار موحدہ مفتوح مع الف۔اور بعد الف را مکسور و یا ساکنہ انبار کی طرف نسبت ہے۔یہ بہت قدیمی شہر فرات پر واقع ہے۔اس کے اور بغداد کے درمیان شرقاً دس فرسخ کا فاصلہ ہے۔سفاح خلیفہ اول عباسیہ کا مستقر اور مسکن یہی شہر تھا۔اسی میں اس کا انتقال ہوا جب خلافت ابی جعفر منصور کی طرف منتقل ہوئی تو اُس نے بغداد کو دار الخلافت بنایا۔انبار کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ نوشیروان کے طعام کے انبار یہاں جمع ہوتے تھے۔اس شہر میں بڑے بڑے علماء و کملاء پیدا ہوئے۔مگر انباری کی نسبت کے ساتھ دو فاضل زیادہ مشہور رہیں۔ایک ابو البرکات عبد الرحمٰن مصنف (الفاظ الاشباہ و النظائر) جن کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر (۶) پر درج ہے۔دوسرے ابو بکر محمد بن القاسم جو اس کتاب کے مولف ہیں۔
(بغیۃ الوعاہ۔ابن خلکان۔انساب السمعانی۔)</td></tr>
<tr><td>۳۱۰۲</td><td>۱۴۶</td><td>۲</td><td>الاعلام بمثلث الکلام منظوم مع الشرح (مع تحفۃ المودود فی المقصور والممدود) بالشرح</td><td>الامام اللغوی والنحوی[1] محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن مالک الجیانی الاندلسی نزیل دمشق المتوفی سنہ ۶۷۲ھ</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۳۲۹ھ</td><td>۲۸۸</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اِس کتاب کا نام اکثر محققین ومورخین نے (اکمال الاعلام بثلث الکلام) لکھا ہے۔ اِس مطبع میں لفظ اکمال کو حذف کر کے صرف اعلام ہی پر اکتفا کیا ہے۔ یہ کتاب مثلثات قطرب نحوی کے ہمرنگ ہے جو مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۴۵ پر مع تحقیق ومعنے مثلث تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ ابتداء حمد الملک الوھاب۔ خاتمہ صفحہ ۲۱۴۔ ویقتضی الاخطاء بالثواب۔ صفحات کے ذیل میں الفاظ مشکلہ کے معانی مولنٰنا احمد بن امین شنقیطی نے بطریق شرح مختصر لکھے ہیں۔ اس کتاب کے ختم ہونے کے بعد شیخ رمضان حلاوہ نے بطریق تتمہ ان الفاظ مثلثہ کو جو اس کتاب میں مذکور نہیں ہیں۔ نثر عربی میں حروف معجمہ کی ترتیب پر لکھے ہیں۔ یہ تتمہ صفحہ ۲۱۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۴ پر ختم ہوگیا ہے جس کا آغاز یہ ہے۔ ما ترکہ من حروف الھمزۃ من المثلث۔ اور خاتمہ کی عبارت یہ ہے۔ صفحہ ۲۴۴۔ ای یضربہ لینتر ثمرہ۔					
			تحفۃ المودود فی المقصور والممدود منظوم مع الشرح	الامام اللغوی النحوی محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن مالک الجیانی الاندلسی نزیل دمشق المتوفی ۶۷۲ھ ہجری				
			یہ کتاب صفحہ ۲۴۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۸۵ پر ختم ہوئی ہے۔ اس کتاب میں وہ کلمات جمع کئے ہیں۔ جن کے مقصورہ وممدودہ ہو جانے سے معانی بدل جاتے ہیں۔ یا حالت مقصورہ وممدودہ دونوں میں متحد معنے ہی رہتے ہیں۔ اس کتاب کے بھی اشعار کے ساتھ مولنٰنا احمد بن امین شنقیطی کی شرح ہے۔ آغاز صفحہ ۲۴۶۔ بدءت بحمد اللہ فھو سناء خاتمہ صفحہ (۲۸۵)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			غدا فاذا اسادع المسعداء					
۳۹۶۲	۱۶۰	۳	الاعلام بمثلث الکلام۔ منظوم۔ مع الشرح (ومع) تحفۃ المودود فی المقصور والممدود بالشرح	الامام اللغوی النحوی محمد بن عبداللہ بن مالک الجیانی الاندلسی نزیل دمشق۔ المتوفی سنہ ۶۷۲ ہجری		مطبوعہ ۱۳۲۹ھ مصر	۲۸۸	
			کتاب مسطورۂ بالا نمبر (۲) کا دوسرا نسخہ ہے۔ (ابن مالک نحوی کا ترجمہ مجلد دوم فن حدیث عربی نمبر ۵۰۷ پر تحریر ہو چکا۔)					
۵۱۶۲	۱۶۲	۴	اقرب الموارد فی فصح العربیۃ والشوارد (الجزء الاول)	الادیب الفاضل سعید بن عبداللہ بن میخائیل الخوری الشرتونی اللبنانی	سنہ ۱۸۸۹ع سنہ ۱۳۰۶ہجری	مطبوعہ ۱۸۸۹ء بیروت	۶۲۶	
			یہ کتاب مفردات لغت عربیہ میں حروف ہجا کی ترتیب پر بڑی جامعیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ مؤلف نے اس فن کی معتبر اور مشہور کتابوں سے لغات کو اخذ کر کے شواہد و امثلہ کی سند کے ساتھ جمع کیا ہے۔ انداز بیان میں اسہل طرز کو ملحوظ رکھا ہے۔ کلمہ کے مادہ کے لکھنے کے بعد اس کے ساتھ ہی اس کی فروعات کو بھی لکھدیا ہے۔ ابواب کلمات کے اشارہ کے واسطے۔ نٌ۔ ضٌ۔ عٌ۔ لٌ۔ مٌ۔ سٌ۔ چھ حروف مقرر کئے ہیں۔ ن۔ سے باب نصر۔ ض۔ سے ضرب۔ ع۔ سے۔ قطع۔ ل۔ سے علم۔ م۔ سے کرم۔ س۔ سے حسب مراد رکھا ہے۔ یہ کتاب محیط المحیط بطرس بستانی سے جس کا ذکر					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر (۳۷) پر آئیگا۔ اصح اور اکمل ہے۔ پوری کتاب کو دو حصوں اور ایک ذیل پر جو بمنزلہ تیسرے حصے کے ہے تمام کیا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے طاء مہملہ کی ختم تک۔ آغاز صفحہ ۵۔ مقدمہ و سبع مقاصد۔ الحمد للہ الذی خلق اللسان۔ و فلق به صبح البیان..... امابعد فان اللغة هی اوضح۔ خاتمہ صفحہ ۷۲۶۔ و اذا لم یکن و طیئًا سھلا۔					
۵۱۶۲	۱۶۳	۵	اقرب الموارد فی فصح العربیة والشوارد (الجزء الثانی)	الادیب الفاضل سعید بن عبد اللہ بن میخائیل الخوری الشرتونی اللبنانی	۱۸۸۹ء ۱۳۰۷ھ	مطبوعہ ۱۸۸۹ء بیروت	از صفحہ ۷۲۷ تا صفحہ ۱۵۰۴	
			دوسرا جزو ہے ظاء معجمہ سے یاء تحتانیہ کے ختم تک۔ شروع صفحہ ۷۲۷ باب الظاء۔ الظاء هو الحرف السابع عشر۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۰۴۔ وللہ الحمد اولًا و اخرًا۔ (مؤلف علام اسی دور کے ادبا میں ہیں)					
			ذیل اقرب الموارد۔ الجزء الثالث مع التنبیہ	ایضًا		اس کا ذکر ذاء معجمہ میں مفصلا مذکور ہے۔		
۱۳۷۰	۱۱۰	۶	الفاظ الاشباہ والنظائر	ابو البرکات کمال الدین عبد الرحمن بن ابی الوفا محمد بن عبید اللہ بن مصعب بن ابی سعید الانباری النحوی المتوفی ۵۷۰ھ		مطبوعہ ۱۳۰۲ھ قسطنطنیہ	۱۳۲	
			یہ کتاب گو قلیل الحجم ہے مگر مؤلف نے بڑا کام کیا ہے۔ لسان عرب میں ایک معنے کیو اسطے جسقدر الفاظ موضوع و مستعمل ہیں۔ اُن کو جمع کیا ہے اور اُن کا موقع استعمال بتایا ہے۔ علم ادب کی تحصیل					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کے واسطے بڑی کار آمد کتاب ہے۔آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل توفیقنا لحمدہ نعمۃ..... قال عبد الرحمن بن علیسے حماد۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۲ ۔وسق ابقھا بلو احفھا و بادیھا بنا لیھا۔ **علامہ ابو البرکات انباری**۔ کی کنیت ابو البرکات اور لقب رکن الدین ہے۔ علم نحو کے امام اور علم لغت میں اُستاد فن تھے۔ربیع الآخر پانسو چو [۴] [۵] ۵ ہجری میں پیدا ہوئے۔اصلاً انباری ہیں۔انبار نہر فرات کے کنارے پر قدیمی شہر ہے جس کو کسریٰ نے آباد کیا تھا۔بغداد اور انبار میں صرف دس فرسخ کا فاصلہ ہے۔اور اب ویران ہے۔لڑکپن کے زمانہ سی وفات کے وقت تک بغداد ہی میں رہے۔اور یہیں مدرسہ نظامیہؒ میں جملہ علوم پڑھے۔علم فقہ کی تحصیل ابی المنصور الرزاز سے پوری کی۔اس فن میں ان کو بڑا تفقہ حاصل تھا۔شافعی المذہب تھے۔ خلافیات پر پوری پوری نظر رکھتے۔علم نحو کو جس میں ان کی زیادہ شہرت ہے۔ابی السعادات ابن الشجری سے حاصل کیا۔لغت اور ادب میں ابی المنصور الجوالیقی کے شاگرد ہیں۔علم حدیث کی سماعت بھی بڑے بڑے اکابر فن سے کی۔شعر گوئی میں پوری مہارت رکھتے۔تمام علوم و فنون میں عموماً اور علم ادب میں فرد کامل تھے۔اپنے زمانہ کے مشاہیر فضلاء و کملاء میں شمار کئے جاتے تھے۔بہت بڑے فقیہ، مناظر، صدوق، عابد، زاہد، متورع، متقی، عفیف، علم دوست شخص تھے۔رات و دن تدریس تالیف عبادت میں گزارتے۔توکل و قناعت آپ کا بہت بڑھا ہوا تھا۔بغداد میں آبائی کچھ مکانات دُکانیں تھیں اُن کے کرایہ سے بسر اوقات کرتے۔خانہ نشین رہتے۔ صرف نماز جمعہ کے واسطے گھر سے نکلتے۔ہدایا وعطایا سے محترز رہتے۔ان کے مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ [۱] الانصاف فی مسائل الخلاف بین البصریین والکوفیین۔ [۲] الاغراب فی جدل الاعراب۔ [۳] میزان العربیۃ [۴] حواشی الایضاح [۵] مسئلہ دخول الشرط علی الشرط۔ [۶] نزہۃ الالباء فی طبقات الادباء۔ [۷] الاضداد والنوادر [۸] تاریخ الانبار۔ [۹] ہدایۃ الذاہب فی معرفۃ المذاہب۔ [۱۰] بدایۃ الہدایہ۔ [۱۱] الداعی الی الاسلام فی					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">علم الکلام۔ [12] النور اللائح فی اعتقاد لسلف الصالح۔ [13] اللباب۔ [14] المختصر۔ [15] منثور العقود فی تجرید الحدود [16] التنقیح فی مسلک الترجیح۔ [17] الجمل فی علم الجدل۔ [18] الاختصار فی الکلام علی الفاظ تدور بین النظار۔ [19] نجدۃ السوال فی عمدۃ السوال۔ [20] عقود الاعراب۔ [21] منثور الفوائد۔ [22] مفتاح المذاکرہ۔ [23] کتاب کلا وکلتا۔ [24] کتاب کیف۔ [25] کتاب الالف واللام۔ [26] شفاء السائل فی بیان رتبۃ الفاعل۔ [27] الوجیز فی التصریف [28] البیان فی جمع افعل اخف الاوزان۔ [29] المستزجل فی ابطال تعریف الجمل۔ [30] غریب اعراب القرآن [31] کتاب حیص بیص۔ [32] حلیۃ العقود فی الفرق بین المقصور والممدود۔ [33] دیوان اللغۃ۔ [34] زینۃ الفضلاء فی الفرق بین الضاد والظاء۔ [35] تفسیر غریب المقامات الحریریہ۔ [36] شرح دیوان المتنبی [37] شرح الحماسۃ [38] شرح السبع الطوال۔ [39] الجوہرہ فی نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ العشرۃ۔ [40] اصول الفصول فی التصوف۔ [41] النفرید فی کلمۃ التوحید وغیر ذلک۔ پچاس [50] کتابوں تک مؤلفات کی تعداد بیان کی گئی ہے۔ نویں شعبان شب جمعہ پانسوسترؔ (۵۷۰) ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔ اور شیخ ابی اسحاق شیرازی کی قبر کے پاس مدفون ہوئے۔ (البغیۃ الوعاۃ۔ الطبقات الشافعیۃ)
اِس نسخہ کے ٹائیٹل پیج اور ابتدائی ورق پر مؤلف کا نام عبد الرحمٰن بن محمد انباری مع تاریخ ولادت و وفات لکھا ہے خطبہ کتاب میں مؤلف نے اپنا نام عبد الرحمٰن بن عیسےٰ حماد تحریر کیا ہے حیث قال عبد الرحمٰن بن عیسےٰ حماد۔ کتب تواریخ میں علامہ انباری کی ولدیت لفظ محمد کیسا تھ لکھی ہے۔ بعض کتب تواریخیہ میں محمد کے ساتھ ابوالوفا کا لفظ بھی زیادہ کیا گیا ہے۔ مگر ولدیت میں عیسےٰ کا لفظ نہیں دیکھا گیا۔ ممکن ہے کہ اصل نام ابوالوفا محمد ہو۔ اور عیسےٰ کے ساتھ مشہور ہوگئے ہوں۔ والعلم الواقعی عند اللہ۔</td></tr>
<tr><td>۲۵۵</td><td>۱۲۴</td><td>۷</td><td>الفاظ الفارسیۃ المعربۃ</td><td>السید ادی شیر الکلدانی</td><td>سنہ ۱۸۹۰ء</td><td>مطبوعہ سنہ ۱۹۰۸ء بیروت</td><td>۱۹۴</td><td></td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اِس کتاب میں لغات معربہ کو حروف ہجا کی ترتیب سے جمع کیا ہے۔ عربی زبان میں جو الفاظ عجمیہ مخلوط ہوے ہیں۔ منجملہ ترکی۔ عبرانی۔ یونانی وغیرہ کے فارسی الفاظ زیادہ ہیں۔ بیشتر تعریب الفاظ فارسیہ سے کی گئی ہے۔ لغات معربہ کے لکھنے کے بعد اصل لفظ فارسی یا ترکی وغیرہ کی بھی تصریح کر دی ہے، آخر میں تمام الفاظ اصلیہ کی فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے شامل کی گئی ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۳۔ فاتحۃ الکتاب ان اللغۃ العربیہ مشحونۃ بالفاظ اعجمیہ کثیرۃ ولاغرو من ذلک۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۱۔ یقال لہ بالترکیۃ اقچۃ اوت وقلیج اولی۔
(مؤلف اسی دور کے فضلا میں ہیں۔)</td></tr>
<tr><td>۲۶۶۰</td><td>۱۳۹</td><td>۸</td><td>الامالی۔ الجزء الاول والثانی مع الذیل الامالی والنوادر</td><td>الشیخ ابو علی اسماعیل بن القاسم بن عبدون بن ہارون بن عیسے بن محمد بن سلیمان المعروف بالقالی المتوفی سنہ ۳۵۶ھ</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۳۲۴ھ مصر</td><td>صفحہ ۲۸۷
صفحہ ۲۳
صفحہ ۲۳۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">بڑے مرتبہ کی کتاب ہے۔ اِس کتاب میں لغات عربیہ کی تحقیق وتشریح کے علاوہ بہت سے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور دقائق ادبیہ۔ اور امثال واشعار عربیہ کی تنقیح وتفصیل بھی بڑی خوبی کے ساتھ کی ہے۔ پوری کتاب کے تین حصے علیحدہ علیحدہ رکھے ہیں۔ پہلا اور دوسرا حصہ جزء اول وجزء ثانی سے موسوم ہے۔ تیسرا حصہ (الذیل الامالی والنوادر) کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ مجلد ہذا میں یہ تینوں حصے موجود ہیں۔ پہلے اور دوسرے حصہ کے ساتھ فہرست مضامین بھی شامل ہے۔ آغاز حصہ اول صفحہ ۲۔ وصلے اللہ علے سیدنا محمد وعلے آلہ وصحبہ وسلم</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

قال الشیخ ابوعلی ..... الحمد للہ الذی جل عن شبھۃ الخلیقۃ۔
خاتمہ حصہ اوّل صفحہ ۲۰۷-ای رویت ابلھم۔ الی قول وعبد الرّحمن عن الاصمعی۔
ابتدا حصہ دوم صفحہ ۲- وحدثنا ابوبکر قال حدثنا ابو حاتم وعبد الرحمٰن- خاتمہ
حصہ دوم صفحہ ۳۳۰- وانجاد جمع نجد- الی قول- اخبرنا ابو بکر الخ- آغاز ذیل الامالی
صفحہ ۲- قال ابوعلی اسماعیل بن القاسم القالی- خاتمہ ذیل الامالی صفحہ ۲۳۱- وعنترد
فی الائک الحمام المغرد-

ابو علی قالی مصنف کتاب لغت اور اشعار جاہلیہ میں اہل عصر سے احفظ الناس مشہور ہیں۔
نحو بصریین میں بھی ماہرین میں ان کا شمار ہے۔ ماہ جمادی الآخر دوسو اٹھاسی (۲۸۸) ہجری
میں منازجرد میں پیدا ہوے (دیار بکر میں ایک مقام کا نام ہے۔) ۳۰۳ھ ہجری میں بغداد
آگئے۔ یہاں علم نحو وادب وغیرہ علی بن درستویہ- زجاج- اخفش صغیر ابن نفطویہ- ابن درید-
ابن السراج- ابن الانباری وغیرہ سے حاصل کیا۔ علم حدیث کو ابی یعلی الموصلی سے موصل
میں پورا کیا۔ عربیت ولُغات دانی میں بڑے مرتبہ کے شخص تھے۔ ۳۲۸ھ ہجری تک بغداد میں
متوطن رہے۔ پھر یہاں سے سفر کیا۔ ۳۳۰ھ ہجری میں قرطبہ پہونچے۔ وہاں کے حاکم نے بڑی قدرو
منزلت کی۔ اِسی قدر دانی کے سبب قرطبہ کو وطن بنالیا۔ کتاب امالی اور اس کے علاوہ نوادر
وغیرہ بہت سی کتابیں یہیں تصنیف کیں۔ قرطبہ میں لغت وآخبار وعربیت وغیرہ میں بہت سے
ان کے شاگرد ہوے۔ ابوبکر زبیدی اندلسی صاحب مختصر العین بھی انہیں کے شاگرد ہیں۔
ساتویں ربیع الآخر یا جمادی الاولے شب شنبہ تین سو چھپن (۳۵۶) ہجری میں قرطبہ میں
ان کی وفات ہوئی اور یہیں مدفون ہوے۔ ان کے بعض مصنفات کے اسما یہ ہیں۔ البارع
فی اللغۃ- المقصور والممدود- الابل- الخیل- مقاتل العرب- فعلت وافعلت- حلی الانسان-

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">شرح المعلقات وغیر ذلک۔ (ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ۔)</td></tr>
<tr><td>۲۸۸۷</td><td>۱۳۴</td><td>۹</td><td>البلغۃ فی شذور اللغۃ</td><td>ائمہ کتب اللغۃ العربیۃ</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۹۰۸ء بیروت</td><td>۱۷۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">نو کتب لغویہ وغیرہ مفصلہ ذیل کا مجموعہ ہے جن کے مصنفین مختلفین ہیں۔ یہ نو کتابیں طبع ہونے سے پہلے کمیاب اور نادر تھیں۔ اب لوئیس شیخو الیسوعی اور دکتور اوغست ہفنر کے نہایت اہتمام اور کوشش سے اس مجموعہ کی اشاعت و تکمیل ہوئی۔ ان نو رسائل کی تشریح تفصیل تحت سے واضح ہوتی ہے۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>کتاب الدارات</td><td>امام ابوسعید عبدالملک بن قریب بن عبد الملک بن علی بن اصمع المعروف بالاصمعی البصری اللغوی المتوفی ۲۱۶ھ و ق ۲۱۴ھ و ق ۲۱۷ھ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مجموعہ منذکرہ بالا کا یہ پہلا نمبر ہے۔ جو صفحہ ۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۴ پر ختم ہوا ہے۔ علامہ اصمعی کی یہ کتاب ان کے شاگرد ابو حاتم سہل بن محمد السجستانی متوفی ۲۴۸ھ ہجری کی روایت سے مروی ہے۔ اس کتاب میں صرف لفظ (دارہ۔ دارات) کی تحقیق اور اہل عرب کے استعمال کو بتایا ہے۔ سند میں بلغاء عرب کا منظوم کلام بھی پیش کیا ہے۔ شروع صفحہ ۴۔ قال ابو حاتم سہل بن محمد السجستانی..... قال دارات العرب المعروفۃ فی بلدانہم واشعارہم</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								ست عشرۃ دارۃ۔ خاتمہ ۱۴۰۔ و فی التکملۃ یمعون او یمعون تم بحولہ تعالیٰ آخر میں کتاب کی فہرست بھی منضم ہے جس میں لفظ دارہ کی مضاف الیہ کے اعتبار سے حرف تہجی کی ترتیب ملحوظ ہے۔
			کتاب۲ النبات و الشجر	امام ابو سعید عبد الملک بن قریب بن عبد الملک بن علی بن اصمع المعروف بالاصمعی البصری اللغوی المتوفی ۲۱۶؁ھ و ق ۲۱۴؁ھ و ق ۲۱۷؁ ہجری				
								مجموعہ مذکورہ کا یہ دوسرا نمبر ہے جو صفحہ ۱۸ سے شروع اور صفحہ ۵۹ پر ختم ہے۔ یہ کتاب بھی ابو حاتم السجستانی کی روایت سے مشہور ہے۔ اِس کتاب میں لفظ نبات اور شجر کے اسماء و معانی مع اُن کے مضاف الیہ کے اور جو جو اشیاء اُن سے منفرع ہوتے ہیں۔ جیسے اثمار و اوراق و حبوب وغیرہ۔ اُن کے بھی اسماء و معانی موافق محاورات و مواقع استعمال اہل عرب کے مع اسناد و شواہد لکھے ہیں۔ کتاب کے اندر نباتات و اشجار کے متعلق مع مالہا و علیہا کے جو جو اسماء و لغات لکھے گئی ہیں۔ آخر میں اُن تمام اسماء و لغات کی فہرست مرتب شامل ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۸۔ اخبرنی الشیخ المہذب ابو الحسین۔ خاتمہ صفحہ ۵۹۔ غم علے اغصانہ لم تعقد و الحمد للہ رب العالمین۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب[۳] النخل والکرم	امام ابوسعید عبدالملک بن قریب بن عبدالملک بن علی بن اصمع المعروف بالاصمعی البصری اللغوی المتوفی سنہ ۲۱۶ہجری وفی سنہ ۲۱۴ھ وفی سنہ ۲۱۷ہجری				

مجموعۂ مذکورہ کا تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۸۴ سے شروع اور صفحہ ۹۴ پر ختم ہوا ہے۔ اس میں نخل (کھجور) اور کرم (انگور) کے متعلق جسقدر اصناف وفروعات ہیں ان سب کے اسماء ومعانی مستعملۂ اہل عرب مذکور ہیں۔ اِس کتاب کے آخر میں بھی مفردات مندرجۂ کتاب کی فہرست موجود ہے۔ آغاز صفحہ ۸۴۔ کتاب النخل۔ من صغار النخل الجثیث الخ۔ خاتمہ صفحہ ۹۴۔ یوخذ منه ولم یصف تم الکتاب النخل والکرم ونعو نهما۔

اصمعی۔ بصری الاصل ہیں۔ ایکسو بائیس (۱۲۲) یا تئیس (۱۲۳) ہجری میں پیدا ہوئے۔ لغات میں امامِ فن اور اخبار وغرائب ونوادر دانی وکلام ملیح میں اعلم الناس مانے گئے ہیں۔ محاورات ولُغات عرب سے پوری واقفیت رکھتے۔ اُن کے معانی ومواقع کو اس خوبی سے بیان کرتے کہ فصحاء وبلغا حیران رہ جاتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ ان کی نسبت فرماتے ہیں" ما عبّر احد عن العرب بمثل عبارة الاصمعی"۔ سولہ ہزار اُرجوزے مختلف مضامین کے اُن کو حفظ تھے۔ اصمعی خود روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابو عبیدہ کی ہمراہی میں فضل بن ربیع کے پاس حاضر ہوا۔ فضل نے مجھسے دریافت کیا کہ گھوڑوں کے اعضاء وغیرہ کی تشریح کے متعلق تم نے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کِس قدر کتابیں لکھی ہیں۔ میں نے کہا صرف ایک کتاب۔ پھر ابوعبیدہ سے بھی یہی سوال کیا۔ اُنھوں نے پچاس اپنے مصنفات بیان کئے۔ فضل نے اُن سے کہا کہ اچھا میرے گھوڑے کے ایک ایک عضو کو ہاتھ سے بتاؤ کہ اہل عرب کے یہاں ان کے کیا کیا نام ہیں۔ ابوعبیدہ نے کہا کہ میں کوئی بیطار نہیں ہوں۔ عرب سے جیسا سُنا گیا ویسا لکھدیا۔ پھر مجھ سے کہا کہ تم بتاؤ۔ میں نے کھڑے ہو کر گھوڑے کی پیشانی سے اُس کے پاؤں تک تمام اعضاء کے نام محاورات عرب کے موافق شمار کرکے دکھا دیئے جس پر وہ بہت خوش ہوے اور اپنا گھوڑا مجھ کو عطا کر دیا۔ مجھے جب یہ خیال ہوتا کہ ابوعبیدہ کو رنج اور غصہ میں لاؤں تو اُسی گھوڑے پر سوار ہو کر اُن کے پاس پہونچتا۔ قرآن شریف کی تفسیر اور حدیث کے معانی بیان کرنے میں بڑی احتیاط رکھتے آیات قرآنیہ اور حدیث نبویہ کے تفاسیر و معانی کے سوال پر جواب دیتے کہ عرب اس کلام کے معنی اسطرح بیان کرتے ہیں۔ باقی میں کماحقہ نہیں کہہ سکتا کہ قرآن و حدیث کی مراد یہی ہے یا کیا؟ مسائل علمیہ میں سیبویہ اور اِن سے مناظرہ رہا کرتا۔ یونس نحوی کہتے ہیں کہ اس مناظرہ میں حق سیبویہ کی جانب ہوتا۔ خلیفہ ہارون رشید کی خلافت میں بصرہ سے بغداد پہونچے۔ خلیفہ نے بیحد ان کی تعظیم و تکریم کی۔ مامون کی خلافت کے زمانہ میں بھی بغداد طلب کئے گئے۔ مگر آئے نہیں۔ کبرسنی اور ضعف اعضاء کا عذر کر دیا۔ مامون مسائل مشکلہ کے استفسار میں آپ سے مدد لیتا۔ اصمعی۔ ابی عمرو بن العلاء قرۃ بن خالد۔ نافع بن نعیم۔ شعبہ و حماد و ابن سلمہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کے مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ غریب[1] القرآن۔ خلق[2] الانسان۔ خلق[3] الفرس۔ کتاب[4] الانواء۔ کتاب[5] الہمزہ۔ کتاب[6] المقصور و الممدود۔ کتاب[7] الصفات۔ کتاب[8] الفرق کتاب[9] المیسر و القداح۔ الامثال[10]۔ کتاب[11] فعل و افعل۔ الاضداد[12]۔ الالفاظ[13]۔ کتاب[14] السلام۔ کتاب[15] اللغات۔ کتاب[16] میاہ العرب۔ النوادر[17]۔ اصول[18] الکلام۔ کتاب[19] القلب و الابدال۔ جزیرۃ[20] العرب

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب[21] المصادر۔ کتاب[22] الارحبیز۔ کتاب[23] النخلہ۔ کتاب[24] الاشتقاق۔ کتاب[25] معانی الشعر۔ کتاب[26] نوادر الاعراب۔ وغیر ذالک۔ اصمعی اٹھاسی سال زندہ رہے۔ ساٹھ برس کے بعد بالوں میں سفیدی نمودار ہوئی تھی۔ ان کے سال وفات میں اختلاف ہے۔ ماہ صفر دوسو سولہ (۲۱۶) یا چودہ (۱۴) یا سترہ (۱۷) ہجری میں بصرہ یا مرو میں انتقال فرمایا۔ (بغیۃ الوعاہ۔ ابن خلکان۔)					
			کتاب[4] المطر	امام ابو زید سعید بن اوس بن ثابت الانصاری اللغوی البصری۔ المتوفی سنہ ۲۱۵ھ وق سنہ ۲۱۶ھ وق سنہ ۲۱۴ ہجری				
			مجموعہ بالا کا چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۰۰ سے شروع اور صفحہ ۱۱۶ پر ختم ہوا ہے۔ مطر کے جملہ احوال کے متعلق تحقیق کی ہے۔ اور اس کے متعلقات و اصناف کے جس قدر اسماء کلام عرب میں مستعمل ہیں ان کی تفصیلی حالت دکھائی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۰۔ قال ابو زید الانصاری قال القیسیون اول المطر الوسمی وانواؤہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۶۔ علی وجہ الارض رطبا کان او یابسا تم الکتاب والحمد للہ علی نعمہ۔ اس کتاب کے آخر میں فہرست مفردات منضم ہے۔ **ابو زید انصاری** مؤلف کتاب اگرچہ علم نحو، ادب، لغت کے امام تھے۔ مگر لغت اور نوادر وغرائب میں زیادہ ملکہ رکھتے۔ دیگر فنون کی نسبت لغت سے زیادہ مناسبت اور دلچسپی تھی۔ ثقہ فی الروایت مانے گئے ہیں۔ اصمعی ان کا بیحد احترام کرتے تھے۔ ابو عثمان مازنی کہتے ہیں کہ میں نے					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>سنہ کتابت قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دیکھا اصمعی کو کہ ابو زید کے پاس حاضر ہو کر اُن کے سر پر بوسہ دیا اور سامنے مودب ہو کر بیٹھکر کہنے لگے۔ کہ آپ پچاس برس سے ہمارے رئیس اور سردار ہیں۔ ثوری کہتے ہیں کہ ابن مناذر نے مجھسے کہا کہ اپنے اصحاب کے اوصاف بیان کیجئے۔ میں نے جواب دیا کہ اصمعی احفظ الناس اور ابو عبیدہ اجمع الناس۔ اور ابو زید اوثق الناس ہیں۔ ابو زید کے دادا اُن چھ اشخاص میں ہیں جو قرآن شریف کے جمع کرنے میں شریک تھے۔ ابو زید اپنے اصحاب سے کہا کرتے کہ سیبویہ جس مقام پر کہتا ہے اخبرنی الثقۃ۔ اس خبر کا دینے والا میں ہی ہوں۔ ادب لغت وغیرہ میں ان کے مصنفات یہ ہیں۔ کتاب[1] القوس والترس۔ کتاب[2] الابل کتاب[3] خلق الانسان۔ کتاب[4] المطر۔ کتاب[5] المیاہ۔ کتاب[6] اللغات۔ کتاب[7] النوادر۔ کتاب[8] الجمع والتثنیہ۔ کتاب[9] اللبن۔ کتاب[10] بیوتات العرب۔ کتاب[11] تخفیف الہمزہ۔ کتاب[12] المقتضب۔ کتاب[13] الوحوش کتاب[14] الفرق۔ کتاب[15] فعلت وافعلت۔ کتاب[16] غریب الاسماء۔ کتاب[17] الہمزہ۔ کتاب[18] المصادر۔ وغیر ذلک۔ ابو زید سو (۱۰۰) سال کے قریب زندہ رہے۔ ترانوے[۹۳] یا پچانوے[۹۵] یا چھیانوے[۹۶] برس کی عمر میں دو سو پندرہ (۲۱۵) یا سولہ[۱۶] یا چودہ[۱۴] ہجری میں بصرہ میں وفات ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ
(ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>کتاب[5] الرحل والمنزل</td><td>امام ابو عبیدہ
المتوفی سنہ ۲۲۴ھ
مطابق سنہ ۸۳۹ عیسوی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مجموعۂ مذکورہ کا پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۲۲ سے صفحہ ۱۳۶ تک۔ اخیر میں الفاظ مفردہ مذکورۂ کتاب کی فہرست بھی منضم ہے۔ اِس کتاب میں اُن الفاظ کی صراحت ہے جن کو اہل عرب اسفار و منازل کے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۲۲۔ باب الرحل والاداۃ والاوانی</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فی السفر والحضر والدور والبیوت والاخبیة والابنیة- خاتمہ صفحہ ۱۳۶ المرأة زوج الرجل- مؤلف کتاب کی پوری تحقیق نہیں ہوئی- موافق تصریح اب لوییس شیخو الیسوعی ناشر مجموعہ ہذا اسکے مؤلف ابی عبیدہ ہیں جن کی وفات سنہ ۲۲۴ ہجری میں ہوئی ہے- ان کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی-					
			کتاب اللبا واللبن مع الملحق	امام ابوزید سعید بن اوس بن ثابت الانصاری اللغوی البصری- المتوفی سنہ ۲۱۵ھ وفی سنہ ۲۱۶ھ وفی سنہ ۲۱۴ھ				
			مجموعۂ بالا کا چھٹا نمبر ہے- صفحہ ۱۴۲ سے شروع اور صفحہ ۱۵۱ پر ختم ہے- مختصر رسالہ ہے- صفات لبا اور لبن میں- لبا بروزن عنب اُس دودھ کو کہتے ہیں جو بچہ پیدا ہونے کے بعد حیوان سے نکالا جاتا ہے لبن بالفتحتین- شیر- اِس رسالہ کے اخیر میں اسی مضمون کی ایک فصل ابن قتیبہ کی کتاب سے بطریق تتمہ الحاق کی گئی ہے- اس کتاب کے آخر میں بھی مفردات کتاب کی فہرست شامل ہے- آغاز صفحہ ۱۴۲- اخبرنی الشیخ المہذب ابوالحسن علی بن عبد الرحیم- خاتمہ ملحق صفحہ ۱۵۱ فی فمہ مثل عصیر السکر- (ابوزید کا ترجمہ تحت کتاب المطر تحریر ہوچکا)					
			رسالہ فی المؤنثات السماعیہ	فاضل نورالدین بن نعمة اللہ الحسینی الجزائری				

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مجموعۂ مذکورۂ بالا کا ساتواں نمبر ہے صفحہ ۱۵۴ سے شروع اور صفحہ ۱۵۸ پر ختم ہوا ہے مختصر رسالہ ہے۔ اس میں تفحص اور تلاش سے مونثات سماعیہ مستعملہ اہل عرب جس قدر مل سکیں ہیں جمع کی گئیں ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۵۴۔ قال ان معرفة المونث السماعی متعسرة۔ تاتمہ صفحہ ۱۵۸۔ ثوب الفناء وکل شئ فان۔ اس رسالہ کے مؤلف کی نسبت لوبین ناشر مجموعۂ ہذا کی رائے یہ ہے کہ نورالدین جزائری ہیں جن کا تفصیلی ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ فی الحروف العربیة</td><td>لم یصرح المؤلف باسمہ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مجموعۂ بالا کا آٹھواں نمبر ہے۔ اسی مجلد کے فن نحو عربی تحت نمبر ۳۰ لکھا گیا۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>شرح مثلثات قطرب المعروف بالاجوزة القطربیة</td><td>لم یصرح الشارح باسمہ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مجموعۂ بالا کا نواں نمبر ہے صفحہ ۱۶۹ سے ابتدا اور صفحہ ۱۷۴ پر انتہا ہے مثلثات قطرب کی جس کو ارجوزہ قطربیہ کہتے ہیں یہ شرح ہے۔ اس ارجوزہ کو ابو علی محمد بن مستنیر معروف بقطرب نحوی متوفی سنہ ۲۰۶ھ نے منظوم کیا ہے۔ حاجی خلیفہ کی تصریح کے موافق قطرب پہلا شخص ہے جسنے اس طرز میں کلمات لغویہ کے معانی بیان کیے ہیں مثلثات سے وہ الفاظ مراد ہیں جو اختلاف حرکات ثلثہ سے متغیر المعنی بن جاتے ہیں۔ جیسے لفظ (غمر) کہ فتح غین کے ساتھ ماء کثیر پر بولا جاتا ہے اور غین کے کسرہ (غمر) اور ضمہ کے ساتھ (غمر) دوسرے معانی پر دلالت کرتا ہے۔ شارح نے اس کی شرح بھی نظم میں لکھی ہے۔ اگرچہ متن منظوم اور شرح منظوم میں باعتبار اختلاف قافیہ وغیرہ کے فرق ہے۔ مگر مزید امتیاز کی غرض سے اشعار متن پر لفظ (ق) اور اشعار شرح پر لفظ (ش)</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">لکھدیا ہے۔ آغاز شرح صفحہ ۱۶۹۔ الحمد للہ العظیم الباری ٭ الرازق المھیمن الغفار۔ ابتدا متن بعد خطبہ شرح۔ یامن لعا بالغضب والجھد والتحبب۔ خاتمہ شرح صفحہ ۱۰۳۔ لکذا الفری عند ذوی الاحرار۔ خاتمہ متن صفحہ ۱۷۴۔ نظمت فی وصفی لہ مثلنا فدیر۔ شارح نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ یہ مطبوعہ کتاب جس اصلی نسخے قلمی سے منقول ہوئی ہے۔ اُسکے کاتب عبد الرحمن سنہوری شافعی ہیں۔ ۳۔ ربیع الاوّل سنہ ۱۱۳۲ھ میں انھوں نے کتابت کی ہے۔</td></tr>
<tr><td>۳۲۷۰</td><td>۱۵۴</td><td>۱۰</td><td>تاریخ اللغۃ العربیہ</td><td>جرجی افندی زیدان منشی جریدۃ الہلال المصیر اللبنانی اصلاً والبیروتی مولداً المتوفی سنہ ۱۹۱۴ء</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء مصر</td><td>۶۵</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">کتاب فلسفۃ اللغت میں مؤلف نے کیفیت تکون لغات عربیہ اور تولید الفاظ وطریقہ وتراکیب وغیرہ کو بیان کیا ہے جس کا ذکر مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۳۵ پر موجود ہے۔ اس کتاب میں یہ دکھایا گیا ہے کہ تکوین لغات عربیہ کے بعد اُن میں کیا تغیرات پیدا ہوے۔ اور کون کونسی زبانیں کس کس دَور میں اس میں مخلوط ہوئیں۔ زمانہ جاہلیت میں عربی لغات کس انداز پر تھے۔ اسلامی دَور میں ان میں کیا شان پیدا ہوئی۔ پھر قرناً بعد قرن جن جن زبانوں کا خلط ہوا ہے مفصلاً اُس کا ذکر ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اوّل۔ تمہید۔ ان اکیس الحیاۃ من اہم نوامیس الحیاۃ النمو۔ خاتمہ صفحہ ۶۴۔ خدمۃ اللہ النہضۃ وحسبنا اللہ۔ مؤلف کتاب اسی زمانہ کے بیروتی ماہرین میں بڑی شخصیت اور ہستی کے شخص ہیں۔ ان کو ادب تاریخ۔ لغت وغیرہ میں پوری پوری واقفیت حاصل ہے۔ جریدۃ الہلال مصری [illegible] یہ ماہواری علمی رسالہ قاہرہ سے شائع ہوتا ہے۔ اس وقت تک بہت سی کتابیں [illegible] انکے</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">بعض مؤلفات طبع بھی ہو چکے ہیں جن کے اسماء یہ ہیں۔ تاریخ مصر الحدیث مع فذلکۃ مصر القدیم۔ مطبوعہ مصر سنہ ۱۸۸۹ء۔ التاریخ العام طبع فی مصر سنہ ۱۳۰۷ھ جغرافیہ مصر طبعت فی مصر مرتین۔ الفلسفۃ اللغویہ والالفاظ العربیۃ مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۰۴ء۔ تاریخ الماسونیۃ العام مطبوعہ مصر سنہ ۱۸۸۹ء عیسوی۔ تراجم مشاہیر الشرق مطبوعہ مصر۔ استبداد المالیک مطبوعہ مصر۔ فتاۃ غسان مطبوعہ مصر عذراء قریش مطبوعہ مصر۔ تاریخ اللغۃ العربیۃ مطبوعہ مصر۔ وغیر ذلک۔
سال ۱۸۶۱ء میں بیروت میں انکا تولد ہوا۔ گو صلاً لبنانی ہیں۔ ادیب لغوی امورخ ہونیکے ساتھ بہت بڑے فلسفی اور ریاضی داں بھی ہیں ان تمام علوم کی خدمت بڑی جد وجہد و محنت و تعب کے ساتھ کی۔ آمدن تالیف و تدریس کے شغل میں مستغرق رہتے سلامتی ذوق اور جوش اخلاقی انکی مشہور ہے۔ سال ۱۹۱۴ء میں ناگہانی موت سے قاہرہ میں فوت ہوئے۔
اکتفاء القنوع۔ مرآۃ العصر جزء ۲ صفحہ ۴۵۷ معجم للمطبوعات العربیۃ المعربہ جزء ۶ صفحہ ۹۸۶</td></tr>
<tr><td>۲۹۶۶</td><td>۱۴۸</td><td>۱۱</td><td>تحبیر الموشین فی التعبیر بالسین والشین</td><td>علامہ مجد الدین ابو الطاہر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی المتوفی سنہ ۸۱۶ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۳۲۷ھ الثعالبیہ</td><td>۳۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">فن لغت میں گو مختصر مگر عجیب و غریب کتاب ہے۔ ادبا و شعراء اس سے بڑا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں اُن کلمات کا استنباط کیا ہے جن میں اہل عرب بجائے شین معجمہ کے سین مہملہ کو بھی استعمال کرتے ہیں۔ ایک قلمی نسخہ اس کتاب کا مجلد اوّل فن لغت عربی نمبر ۲۰ پر بھی تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین حمداً ابستوجب فائلہ الاحسان والتحسین۔ خاتمہ صفحہ ۳۱۔ ینطق فیہما بالسین والشین واللہ تعالیٰ اعلم۔
(مصنف علیہ الرحمہ کا ترجمہ مجلد دوم فن اصول حدیث میں نمبر ۵۴ پر تحریر ہو چکا۔)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر (۲)	تحفة المودود فی المقصور والممدود منظوم مع الشرح	الامام اللغوی والنحوی محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن مالک الجیانی الاندلسی نزیل دمشق۔ المتوفی ۶۷۲ سنہ ہجری				
۱۱۸۷	۱۰۷	۱۲	التعریفات مع الرسالہ فی اصطلاحات الصوفیہ	العلامة السید الشریف علی بن محمد الجرجانی۔ المتوفی ۸۱۶ سنہ ہجری		مطبوعہ ۱۳۰۶ھ مصر	۱۲۰	

جو الفاظ کہ فنون عربیہ میں متداول اور مروج ہیں۔ اُن کی اصطلاحی تعریف حروف تہجی کی ترتیب بنائی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ حق حمدہ ..... و بعد فہذہ تعریفات جمعتہا
خاتمہ صفحہ ۱۱۴ - تخمله الملائکه -

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			رسالہ فی اصطلاحات الصوفیہ الواردة فی الفتوحات المکیہ	ایضاً				

مختصر رسالہ ہے جو کتاب ماسبق کے آخر میں منضم ہے۔ اس میں ان الفاظ و کلمات کے معنی [illegible]
ہیں جو صوفیہ کرام کی اصطلاح میں مستعمل ہوتے ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۱۵ - الحمد للہ وسلام علی
عبادہ الذین اصطفی خاتمہ صفحہ ۱۲۰ - (سر السر) ما انفرد بہ الحق عن العبد۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(سیّد شریف کا ترجمہ مجلد دوم فن کلام عربی نمبر ۳۲۳ پر لکھا گیا)					
۱۲۱۲	۱۱۳	۱۳	دائرۃ المعارف (المجلد الاوّل)	المعلم بطرس البستانی المتوفی سنہ ۱۸۸۴ء مطابق سنہ ۱۳۰۲ھ وق سنہ ۱۸۸۳ء		مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ء بیروت	۸۰۰	

فن لُغت میں یہ کتاب بےنظیر اور بڑے مرتبہ کی تالیف ہوئی ہے۔ جملہ معلومات بشریہ کو حاوی ہے
آج تک اِس فن میں اِس روش وجامعیت کی کوئی کتاب دیکھی نہیں گئی۔ مؤلف نے لُغات کی
تحقیق کے ضمن میں بہت سے فنون اس میں داخل کر دیے ہیں۔ بالخصوص تاریخی انداز کو زیادہ
دخل دیا ہے۔ تحقیق لُغات کے ساتھ علاوہ تاریخی حالات کے جغرافیہ، کلام، فلسفہ، ہیئت، حساب،
ہندسہ، بلاغت، بیان، انشا، شعر وغیرہ سے بھی کہیں اجمالاً کہیں تفصیلاً کام لیا ہے۔ اکثر مجلدات
میں بلاد واماکن مذکورۂ کتاب کی فہرست جغرافیہ مع صور و اشکال بھی منضم ہے۔ اکتفاء القنوع
میں لکھا ہے کہ مؤلف کی حیات میں ہی اس کتاب کی طباعت کا کام شروع ہوگیا تھا۔ چار
یا پانچ جلدیں بیروت میں طبع ہو چکی تھیں۔ اُس کی وفات کے بعد اُس کے بڑے بیٹے سلیم کے اہتمام و
کوشش سے ساتویں یا آٹھویں جلد تک طبع کی نوبت پہونچ گئی۔ سلیم کے انتقال کے بعد اُس کے
دونوں بیٹے "نجیب اور امین" کی سعی ومحنت سے نویں جلد حرف سین تک طبع ہوئی۔ اِس کے بعد
طبع کا کام بالکل بند ہوگیا۔ اکتفاء القنوع میں دسویں جلد کے طبع کا حال تحریر نہیں۔ اس کی وجہ
ظاہرًا یہ معلوم ہوتی ہے کہ بیروت میں صرف نو ہی جلدیں طبع ہوئی ہیں۔ دسویں جلد دس گیارہ
سال کے بعد مصر والوں نے چھاپی ہے۔ جس کا علم مؤلف اکتفاء القنوع کو نہ ہوگا۔ اِس وقت تک
اِس کتاب کے دس ہی اجزاء دیکھے گئے ہیں۔ اِس کتب خانہ میں بھی یہی دس اجزاء ہیں۔ مجلد ہذا

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			پہلا جز ہے جس میں حرف الف کا بیان ہے۔ اور یہ بیان اِس جلد میں پورا نہیں ہوا ہے بلکہ حرف الف کو چار جلدوں میں تمام کیا ہے۔ اِس پہلی جلد کا آخری لُغت ابو الاملاک لقب ابن العباس ہے۔ تمام مجلدات میں یہ التزام کیا ہے کہ پہلے لُغت کو عربی زبان میں لکھکر اُس کے نیچے انگریزی میں بھی اُس لفظ کو تحریر کر دیا ہے۔ جلد ہذا کے آخر میں مواد انگریزی کی فہرست بھی منضم ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المحیط علما امابعد فیقول مولفہ ان احتیاجات الامم واحوالها مختلف باختلاف الزمان۔ خاتمہ صفحہ ۷۹۲۔ فی بابها ان شاء اللہ تعالے۔ الی قول۔ لم تکن لکتاب غیرہ فی ہذہ البلاد۔					
۱۲۱۲	۱۱۴	۱۴	دائرۃ المعارف (المجلد الثانی)	المعلم بطرس البستانی المتوفی فی سنہ ۱۸۸۴ع مطابق سنہ ۱۳۰۲ھ		مطبوعہ سنہ ۱۸۷۷ع بیروت	۸۰۰	
			دوسری جلد ہے۔ بقیہ حرف الف کے بیان میں۔ آخری لُغت اِس میں لفظ (ارجوان) ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الی امیہ بن منہ۔ خاتمہ صفحہ ۸۰۰۔ حتی یاتی بالمقصود الی قولہ۔ الموافقۃ سنہ ۱۲۹۴ھ۔ یہ مجلد فہرست انگریزی سے معرا ہے۔					
ایضاً	۱۱۵	۱۵	دائرۃ المعارف (المجلد الثالث)	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۸۷۸ع	۸۰۰	
			تیسری جلد ہے۔ اِس جلد میں بھی بقیہ حرف الف مذکور ہے۔ آخری لفظ اس میں (اعتمت) ہے۔ فہرست انگریزی اس کے آخر میں بھی نہیں ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ (ارجوب) اکورۃ موقعها الے شرقی الاردن۔ خاتمہ صفحہ ۸۰۰۔ ولم یعقب وارثا الی قول الموافقۃ سنہ ۱۲۹۵ھ چھاپہ۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۱۲	۱۱۶	۱۶	دائرة المعارف (المجلد الرابع)	المعلم بطرس البستانی المتوفی سنہ ۱۸۸۴ء مطابق سنہ ۱۳۰۲ھ		مطبوعہ سنہ ۱۸۸۰ء بیروت	۸۰۰	
			چوتھی جلد ہے بقیہ حرف الف کے بیان میں۔ آخری لغت اس میں (ابونا) ہے۔ اسی لغت پر حرف الف ختم کر دیا گیا ہے۔ آخر میں اس جلد کے لغات کی فہرست عربی اور بعض مواد مذکورۂ فہرست ہٰذا کے صور و اشکال کا نقشہ بھی منضم ہے۔ آغاز بعد عبارت خطبہ صفحۂ اول (اثمید) فریۃ فی ناجیۃ العرقوب۔ خاتمہ صفحہ ۸۰۰ ھو مکبیث المشھور الی قولہ فھو حسبی ونعم الوکیل					
ایضاً	۱۱۷	۱۷	دائرة المعارف (المجلد الخامس)	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۸۸۱ء	۸۱۷	
			پانچویں جلد ہے۔ اس جلد میں لغات حرف الباء کا استیعاب ہے۔ آخری لغت لفظ (بیوس) ہے۔ اس جلد کے آخر میں صور و اشکال کا نقشہ اور اول میں انہیں اشکال کی فہرست لکھی ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ (ب) الباء ھی ثانی حروف المبانی فی اللغۃ العربیۃ۔ خاتمہ صفحہ ۸۰۴ وملکات یرغب فیہ محبد العالم۔					
ایضاً	۱۱۸	۱۸	دائرة المعارف (المجلد السادس)	ایضاً		ایضاً سنہ	۸۰۸	
			چھٹی جلد ہے۔ اس جلد میں حرف التاء کے لغات سے حا رطی کے لفظ حرب تک مذکور ہیں۔ آخری لغت لفظ (حرب) ہے۔ مجلد ہٰذا میں بھی موافق مجلد خامس مذکورۂ صدر کے نقشہ صور و اشکال و فہرست منضم ہیں۔ آغاز صفحہ اول (ت) التاء المفردۃ ھی الحرف الثالث من حروف المبانی۔ خاتمہ صفحہ ۸۰۷۔ فی ایام فیلیب الی قول فیطلب ھذا الخ۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۱۲	۱۱۹	۱۹	دائرۃ المعارف (المجلد السابع)	المعلم بطرس البستانی المتوفی سنہ ۱۸۸۳ع مطابق سنہ ۱۳۰۲ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۸۸۳ع بیروت	۷۷۲	
			ساتویں جلد ہے۔ بقیہ حرف حا رحطی سے دال مہملہ کے لُغت (دمستق) تک۔ اس مجلد کا آخری لُغت یہی ہے۔ نقشہ صور و اشکال مع فہرست آخر میں منضم ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ حراب بن امیۃ ھُو لذی تزعم العرب ان الجن قتلتہ۔ خاتمہ صفحہ ۷۷۰۔ فردھم سیف اللہ ولہ مہز ومبن الے قول۔ ویلیہ المجلد الثامن ان شاء اللہ۔					
ایضاً	۱۲۰	۲۰	دائرۃ المعارف (المجلد الثامن)	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۸۸۴ع	۷۶۸	
			آٹھویں جلد ہے۔ بقیہ حرف دال مہملہ سے را مہملہ کے لغت (روستجق) تک۔ باقی حالت میں جلد ماسبق کے موافق ہے۔ آغاز صفحہ اوّل۔ (دمسیس) قریۃ من قری مصر بینہا وبین سمنود اربعۃ فراسخ۔ خاتمہ صفحہ ۷۶۵۔ ووفاء بالثناء علی مولفہ ان شاء اللہ تعالیٰ۔					
ایضاً	۱۲۱	۲۱	دائرۃ المعارف (المجلد التاسع)	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۸۸۶ع	۷۶۲	
			نویں جلد ہے۔ بقیہ حرف را مہملہ سے سین مہملہ کے لفظ (سلیک) تک۔ باقی کیفیت موافق جلد ماسبق۔ آغاز صفحہ اول (روسو) اسم جان بانست شاعر فرنسوی ولد فی باریس سنہ ۱۶۷۰ع خاتمہ صفحہ ۷۶۰۔ نحو سنہ ۷ اقبل الھجرۃ الے قول فسیاتی ذکرہ فی منامر ان شاء اللہ۔					
ایضاً	۱۲۲	۲۲	دائرۃ المعارف (المجلد العاشر)	ایضاً		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۸ع مصر	۷۶۰	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دسویں جلد ہے۔ بقیہ حرف سین مہملہ سے صاد غیر منقوطہ کے لفظ (صلاح الدین بہ) تک مجلدات موجودہ کی یہ آخری جلد ہے۔ صرف یہ جلد مصر میں طبع ہوئی ہے باقی نو جلدیں مسطورہ سابق مطبوعہ بیروت ہیں۔ اِس مجلد کے آخر میں بھی نقشہ صور و اشکال مع فہرست شامل ہے۔
بطرس بستانی مؤلف کتاب جبل لبنان کے قرب و جوار کے رہنے والے ہیں۔ قریۂ مربیہ میں ان کا تولد ہوا۔ اور مدرسۂ مادونیہ بستان میں تعلم کا سلسلہ شروع کیا۔ پھر بیروت چلے آئے یہاں کرنیلیوس فندیک امریکانی کے ساتھ مدت تک حالت تجرد و طالب علمی میں یکجائی رہی۔ جب دونوں صاحب مناہل ہوگئے تو علیحدگی کا اتفاق ہوا۔ بطرس نے بیروت میں ایک مدرسہ کھولا اور تالیفات کی طرف پوری توجہ کی۔ دائرۃ المعارف کے علاوہ محیط المحیط فن لغت میں ایک ضخیم کتاب لکھی جو بیروت میں سنہ ۱۸۷۰ء میں طبع ہوئی۔ پھر اُس کتاب کا اختصار کرکے قطر المحیط نام رکھا۔ یہ بھی بیروت میں سنہ مذکورہ میں طبع ہوچکی ہے۔ علم حساب میں کشف الحجاب فی علم الحساب تالیف کی۔ اِن کتابوں کے علاوہ اور بھی متعدد مصنفات ہیں جو سب کے سب بیروت میں طبع ہوچکی ہیں۔ اٹھارہ سو چوراسی (۱۸۸۴) مسیحی مطابق سنہ ۱۳۰۲ ہجری بیروت میں انتقال ہوا۔
(اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع۔)</td></tr>
<tr><td>۳۰۰۴</td><td>۱۴۵</td><td>۲۳</td><td>الدرر السنیہ فی الالفاظ العامیۃ وما یقابلہا من العربیۃ</td><td>حسین فتوح
محمد علی عبد الرحمٰن</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۳۲۶ھ
مصر
سنہ ۱۹۰۰ء</td><td>۶۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اِس کتاب میں الفاظ محرفہ اور الفاظ صحیحہ عربیہ میں امتیاز دکھایا ہے۔ کتاب دو قسموں پر منقسم ہے۔ پہلی قسم میں حروفِ ہجائی ترتیب سے الحرف لکھکر اُس کے تحت میں تحریفی لفظ لکھا ہے اور جانب مقابل میں الصحیح تحریر کرکے اُس کے نیچے لفظ صحیح بتایا ہے۔ دوسری قسم میں الفاظ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			عربیہ کو جو عامیہ الفاظ غیر صحیحہ کے مرادف ہیں۔ ترتیب مذکور کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین ..... و بعد فخبیرو سبیلہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۲۔ وفقنا اللہ الی مافیہ الخیر والرشاد آمین۔ (اِس کتاب کے مشتر کا دو مؤلف ہیں جن کا زمانہ حال کے ممتاز اشخاص میں شمار ہے)					
۵۲۵۰	۱۱۱	۲۴	الدخیل علی المولد والدخیل ولغات جدیدہ	مولنا سید سلیمان رضوی زیدی پروفیسر دار العلوم ندوہ مؤلف دار المصنفین اعظم گڑھ المولود سنہ ۱۳۰۳ ہجری	سنہ ۱۹۱۲ع سنہ ۱۳۳۰ھ	مطبوعہ سنہ ۱۹۱۲ع لکھنؤ سنہ ۱۳۳۰ ہجری	۱۶۱	
			عربی زبان کے اُن الفاظ و لُغات کی اُردو میں تشریح کی ہے جو اِس زمانہ میں ملک عرب میں مستعمل ہیں اور عربی رسائل و اخبارات میں لکھے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی کہ دخیل و مولد الفاظ بھی لئے ہیں جو زمانہ حال میں عربی میں مخلوط کر دیے گئے ہیں اور قدیمی کتب لغات میں مدوّن نہیں ہوے ہیں۔ اس کتاب میں لغات حروف معجم کی ترتیب سے جمع کیے گئے ہیں۔ اول حرف باب اور ثانی حرف فصل۔ مصادر کے لکھنے میں دو طرح پر التزام کیا ہے۔ یا تو حروف زائدہ کو اصلی یا نکر حرف اول کے اعتبار سے ذکر کیا ہے۔ یا اس کی ماضی کے حرف اول کا لحاظ کر کے وہاں اُس کا بیان کر دیا ہے جیسے لفظ تخریج اسکا دو جگہ پتہ چل سکیگا۔ باب التاء فصل الخاء میں اور باب الخاء فصل الراء میں آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ مبدء الالسن واللغی والصلوۃ علی رسولہ افصح الفصحاء۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۱۔ ھمرق۔ ھمرک۔ و ثیقۃ۔					
۶۲۹۲	۱۷۰	۲۵	الدخیل علی المولد والدخیل لغات جدیدہ	ایضاً	ایضاً	مطبوعہ سنہ ۱۳۴۴ھ اعظم گڑھ سنہ ۱۹۲۶ع	۱۶۰	دوسرا نسخہ جو یہاں ہے اُس پر کتاب کا نام صرف (لغات جدیدہ) لکھا ہے۔
			مؤلف علام نسباً سید رضوی، زیدی ہیں۔ آپ کے اسلاف قصبۂ بارہ سے صوبۂ بہار میں آکر ستکین					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			دسویں جلد ہے۔ بقیہ حرف سین مہملہ سے صاد غیر منقوطہ کے لفظ (صلاح الدینیہ) تک مجلدات موجودہ کی یہ آخری جلد ہے۔ صرف یہ جلد مصر میں طبع ہوئی ہے باقی نو جلدیں مسطورۂ سابق مطبوعہ بیروت ہیں۔ اِس مجلد کے آخر میں بھی نقشہ صور و اشکال مع فہرست شامل ہے۔ بطرس بستانی مؤلف کتاب جبل لبنان کے قرب وجوار کے رہنے والے ہیں۔ قریۂ مربیہ میں ان کا تولد ہوا۔ اور مدرسۂ مادوبیہ بستان میں تعلم کا سلسلہ شروع کیا۔ پھر بیروت چلے آئے۔ یہاں کرنیلیوس فندیک امریکانی کے ساتھ مدت تک حالت تجرد و طالب علمی میں یکجائی رہی۔ جب دونوں صاحب متاہل ہوگئے تو علیحدگی کا اتفاق ہوا۔ بطرس نے بیروت میں ایک مدرسہ کھولا اور تالیفات کی طرف پوری توجہ کی۔ دائرۃ المعارف کے علاوہ محیط المحیط فن لغت میں ایک ضخیم کتاب لکھی جو بیروت میں سنہ ۱۸۷۰ء میں طبع ہوئی۔ پھر اُس کتاب کا اختصار کرکے قطر المحیط نام رکھا۔ یہ بھی بیروت میں سنہ مذکورہ میں طبع ہو چکی ہے۔ علم حساب میں کشف الحجاب فی علم الحساب تالیف کی۔ اِن کتابوں کے علاوہ اور بھی متعدد مصنفات ہیں جو سب کے سب بیروت میں طبع ہو چکی ہیں۔ اٹھارہ سو چوراسی (۱۸۸۴) مسیحی مطابق سنہ ۱۳۰۲ ہجری بیروت میں انتقال ہوا۔ (اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع۔)					
۳۰۰۴	۱۴۵	۲۳	الدرر السنیہ فی الالفاظ العامیۃ وما یقابلہا من العربیۃ	حسین فتوح محمد علی عبد الرحمن		مطبوعہ ۱۳۲۶ھ مصر سنہ ۱۹۰۵ء	۶۴	
			اِس کتاب میں الفاظ محرفہ اور الفاظ صحیحہ عربیہ میں امتیاز دکھایا ہے۔ کتاب دو قسموں پر منقسم ہے۔ پہلی قسم میں حروفِ ہجا کی ترتیب سے المحرف لکھ کر اُس کے تحت میں تحریفی لفظ لکھا ہے اور جانب مقابل میں الصحیح تحریر کرکے اُس کے نیچے لفظ صحیح بتایا ہے۔ دوسری قسم میں الفاظ					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			عربیہ کو جو عامیہ الفاظ غیر صحیحہ کے مرادف ہیں۔ ترتیب مذکور کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین..... و بعد فخیر و سبیلہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۷۔ وفقنا اللہ الی ما فیہ الخیر والرشاد آمین۔ (اس کتاب کے مشترکا دو مؤلف ہیں جن کا زمانہ حال کے ممتاز اشخاص میں شمار ہے)					
۵۲۵۰	۱۱۱	۲۴	الدلیل علے المولد والدخیل ولغات جدیدہ	مولنا سید سلیمان رضوی زیدی پروفیسر دار العلوم ندوۃ مؤلف دار المصنفین اعظم گڑھ المولود سنہ ۱۳۰۳ ہجری	سنہ ۱۹۱۲ع سنہ ۱۳۳۰ھ	مطبوعہ سنہ ۱۹۱۲ع لکھنؤ سنہ ۱۳۳۰ ہجری	۱۶۱	
			عربی زبان کے اُن الفاظ و لغات کی اُردو میں تشریح کی ہے جو اس زمانہ میں ملک عرب میں مستعمل ہیں۔ اور عربی رسائل و اخبارات میں لکھے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی کو دخیل و مولّد الفاظ بھی لئے ہیں جو زمانہ حال میں عربی میں مخلوط کر دیے گئے ہیں اور قدیمی کتب لغات میں مدوّن نہیں ہوئے ہیں۔ اس کتاب میں لغات حروف معجم کی ترتیب سے جمع کیے گئے ہیں۔ اول حرف باب اور ثانی حرف فصل۔ مصادر کے لکھنے میں دو طرح پر التزام کیا ہے۔ یا تو حروف زائدہ کو اصلی مانکر حرف اول کے اعتبار سے ذکر کیا ہے۔ یا اس کی ماضی کے حرف اول کا لحاظ کر کے وہاں اُس کا بیان کر دیا ہے جیسے لفظ تخریج اسکا دو جگہ پتہ چل سکیگا۔ باب التا فصل الخا میں اور باب الخا فصل الرا میں آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ مبدع الالسن واللغی والصلوٰۃ علی رسولہ افصح الفصحاء۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۱۔ کھرق۔ کھرک۔ وثیقۃ۔					
۶۲۹۲	۱۷۰	۲۵	الدلیل علے المولد والدخیل لغات جدیدہ	ایضاً	ایضاً	مطبوعہ سنہ ۱۳۴۴ھ اعظم گڑھ سنہ ۱۹۲۶ع	۱۶۰	دوسرا نسخہ ہے یہاں ٹائٹل پر کتاب کا نام صرف (لغات جدیدہ) لکھا ہے۔
			مؤلف علامہ نسباً سید۔ رضوی، زیدی ہیں۔ آپ کے اسلاف قصبۂ بارہ سے صوبۂ بہار میں آکر متمکن					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			و متوطن ہوے۔ بہار کے قریب سادات عظام کا ایک گاؤں (دسینہ) ہے۔ حضرت مؤلف سلمہ اللہ کا تولد اسی مقام پر سنہ ۱۳۰۳ ہجری میں ہوا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی سے پائی۔ اُس کے بعد دار العلوم ندوہ میں بغرض تکمیل علوم داخل ہوے۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں جملہ علوم سے فارغ ہوکر تدریس و تالیف کو نصب العین رکھا۔ تالیفات و تصنیفات سے آپ کو زیادہ شغف ہے۔ تاریخ و ادب سے مناسبت و دلچسپی بڑھی ہوئی ہے۔ ذکاوت و فطانت میں اقران و امثال سے اسبق ہیں۔ آپ نے یورپ، مصر، عرب کا بھی سفر کیا۔ اور اِس سفر میں بڑے بڑے عقلاء و فضلاء کے ہمصحبت رہے۔ ان مقامات کے اکثر کتب خانوں کی تفصیلی حالت دیکھی۔ ان کتب خانوں کے علاوہ ہندوستان کے بھی مشہور و معروف کتب خانوں کا معائنہ کیا۔ اور اُن کے کتب موجودہ کو نظر غائر سے دیکھا ہے۔ علاوہ عربی زبان کے آپ کو اور بھی کئی زبانوں میں پوری مہارت ہے۔ آپ کے مصنفات کی تلاش سے جسقدر کتابیں معلوم ہوسکیں اُن کے اسماء یہ ہیں۔ [1] ارض القرآن حصہ اول و دوم۔ [2] لغات جدیدہ۔ [3] دروس الادب۔ [4] رسالہ اہل سنت و الجماعۃ۔ [5] حیات مالک۔ [6] خلافت اور ہندوستان۔ [7] دنیائے اسلام اور خلافت۔ [8] خلافت عثمانیہ اور دنیاے اسلام۔ [9] بہادر خواتین اسلام۔ [10] سیرۃ نبوی حصہ معجزات۔ [11] سیرۃ عائشہ رض۔ [12] بشرے۔ [13] المعارف۔ (یہ ترجمہ خود حضرت مؤلف و دیگر معتمدین سے معلوم ہوا۔)					
٣٠٥١	١٥٩	٢ ٦	ڈکشنری فرانسیسی و عربی	لم افف		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۰ء بیروت	١٦٠٩	
			یہ کتاب ”لغت الاسلام“ مولفہ آرڈوزی کی ہمرنگ ہے جو مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۴۲ پر مذکور ہے۔ لغات فرانسیسی کو عربی زبان میں ترجمہ کیا ہے					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۶۲	۱۶۴	۲۰	ذیل اقرب الموارد الجزء الثالث مع التنبیہ	الادیب الفاضل سعید بن عبد اللہ بن میخائیل الخوری الشرتونی اللبنانی		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۳ء بیروت	صفحہ ۲ تا ۵۲۴ تنبیہ ۹۳	

یہ کتاب تتمہ اور تکملہ کتاب اقرب الموارد نمبری ۵ مجلد ہذا فن لغت کا ہے جس کو جزء ثالث سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس جزء میں لغات باقی ماندہ جزئین اقرب الموارد کو حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ لکھا ہے۔ اس جزء میں یہ جدت بھی کی ہے کہ لغات کے معانی لکھنے کے بعد کتاب ماخوذ منہ کا نام بھی لکھدیا ہے۔ کتب معتبرۂ لغات جو اس کتاب کے ماخوذ عنہا ہیں۔ جیسے قاموس، تاج العروس، اساس البلاغۃ، لسان العرب، محیط المحیط وغیرہ۔ ان میں بعض مقام پر تحقیقات لغات میں جو اختلاف واقع ہے۔ مؤلف نے اس کتاب کے ختم کرنے کے بعد اُن اختلافی لغات کو مع تصریح خطا وصواب جمع کیا ہے اور اس کام کو تنبیہ وتکملہ واصلاح سے موسوم کیا ہے۔ آغاز ذیل اقرب صفحہ ۴۔ بسم اللہ خیر الاسماء۔ الحمد للہ الذی تعالے ان ینتقد کلامہ خاتمہ صفحہ ۵۲۴۔ وزناو معنے (المصباح)۔ ابتدا تنبیہ صفحہ اول۔ ابزق۔ خاتمہ صفحہ ۹۳۔ من کتب اللغۃ تاذی بسانہٖ (مؤلف کتاب کے متعلق مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۵ کے تحت میں لکھا ہوا ہے)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر ۱۳	ذیل الفصیح	موفق الدین النحوی				
		ایضاً ۵	ذیل المغرب	امام ابو الفتح الخوارزمی				
		ایضاً ۱۲	رسالہ فی اصطلاحات الصوفیہ الواردۃ فی الفتوحات المکیۃ	العلامۃ السید الشریف علی بن محمد الجرجانی۔				

نمبر [illegible]	نمبر المیرہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد اوراق صفحات	کیفیت
		تحت نمبر ۷	رسالہ فی الحروف العربیہ	لم یصرح المؤلف باسمہ				
		ایضاً	رسالہ فی المؤنثات السماعیہ	فاضل نورالدین الجزائری				
٢٢١٧	١٢٣	٢٨	رفیق العثمانی	فاضل ابین خوری		مطبوعہ ۱۸۹۴ء بیروت	٣٣٦	

یہ کتاب مصنفات جدیدہ میں ہے۔ فارسی اور ترکی لغات کا ترجمہ حروف ہجا کی ترتیب سے عربی زبان میں کیا ہے۔ بلاد سوریہ کے ترکی طلبا کے نفع کی غرض سے یہ کتاب تصنیف کیگئی ہے۔ مؤلف دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ اس رنگ کی کتاب اسوقت تک صرف ایک ہی دیکھی گئی ہے۔ جس کو شیخ فارسی افندی خوری نے تالیف کیا ہے۔ اور کنز اللغات کے ساتھ موسوم کیا ہے۔ ابتدا مقدمہ کتاب قبل شروع مقاصد۔ المقدمة لما رایت افتقار طلبة اللغة الترکیة الی کتاب یعولون لدیہ۔ شروع عبارت کتاب صفحہ اول۔ آ (حرف ندا) آب۔ (ماء) عبارت خاتمہ صفحہ ٣٣٦۔ بیبہ جك۔ ماکولات۔ میرہ۔ زاد۔ قوت۔ طعام۔

(مؤلف کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)

		تحت نمبر ۹	شرح مثلثات قطرب المعروف بالاجوزة القطربیہ	لم یصرح الشارح باسمہ				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۵۷	۱۴۹	۲۹	الصاحبی	الشیخ ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب الزہراوی الرازی اللغوی المتوفی علی الاصح سنہ ۳۹۵ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۸ھ القاہرہ	۲۴۵	

اس کتاب میں حقیقت افضلیت واوسعیت لغت عرب۔ لغات مذمومہ کا بیان۔ لغات عربیہ کی احتیاج۔ اس امر کی تحقیق کہ قرآن شریف کا نزول لغت عرب ہی پر ہوا ہے۔ لغات عربیہ کا طریقۂ استعمال۔ عربی خط کی تاریخ وغیرہ وغیرہ۔ بڑی تحقیق وجامعیت کے ساتھ مذکور ہیں۔
آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ وبہ نستعین ..... قال الشیخ ابو الحسین احمد بن فارس دام اللہ تائیدہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۲۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ اس نسخہ مطبوعہ کے آخر میں یہ عبارت تحریر ہے۔ وکتب نوح بن احمد اللوباسانی فی شعبان سنۃ اثنتین و ثمانین وثلاثمائۃ کذا باصلہ المقروء علی المؤلف وعلیہ خطہ۔ نسخہ ہذا کے اول میں ترجمہ مؤلف اور آخر میں فہرست مضامین کتاب تحریر ہے۔

ابن فارس۔ بہت سے علوم کے ماہر بالخصوص فن نحو کوفیین اور لغت کے امام تھے۔ (کرسف) میں پیدا ہوئے (رستاق الزہرا میں ایک قریہ کا نام ہے) ان کی تاریخ ولادت محقق نہیں ہوئی۔ اپنے والد اور علی بن ابراہیم بن سلمۃ القطان سے علوم کی سماعت وقراءت کی۔ ان دونوں فاضلوں کے علاوہ اور بھی اساتذہ سے کسب علوم کا اتفاق ہوا۔ بغداد و ہمدان وغیرہ میں بھی کچھ زمانہ تک مقیم رہے۔ ہمدان میں علامہ بدیع الزمان ہمدانی متوفی سنہ ۳۹۸ھ صاحب کتاب "مقامات البدیع" ان کے فیض تربیت سے مستفیض ہوئے۔ بدیع الزمان کے علاوہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ طبع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								کثیر التعداد لوگ ان کے تلامذہ میں ہیں۔ ہمدان سے مجد الدولہ ابو طالب بن فخر الدولہ ابی الحسین بن بویہ دیلمی حاکم رے کی تعلیم کی غرض سے رے چلے گئے۔ اور وہیں کی سکونت اختیار کر لی پہلی شافعی المذہب تھے۔ رے پہونچکر مالکی ہو گئے۔ اس تبدیل مذہب کی وجہ یہ بیان کی کہ میری حمیت نے یہ نہ چاہا کہ اتنا بڑا شہر مالکی مذہب سے خالی رہے۔ (رے) میں الصاحب بن عباد وزیر فخر الدولہ بھی ابن فارس کے تلامذہ میں داخل ہو گئے۔ الصاحب کے ساتھ ابن فارس کو بیحد خصوصیت پیدا ہو گئی تھی۔ اسی خصوصیت کی بنا پر یہ کتاب بھی انہیں کے نام پر معنون کی ہے۔ ان کے مصنفات میں یہ کتابیں بیان کی گئی ہیں۔ [1] المجمل۔ [2] فقہ اللغۃ۔ [3] الصاحبی [4] مقدمہ فی النحو [5] ذم الخطا فی الشعر۔ [6] فتاوے فقیہ العرب۔ [7] اختلاف النحویین۔ [8] اللیل والنہار۔ [9] خلق الانسان۔ [10] تفسیر اسماء النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ [11] حلیۃ الفقہاء۔ [12] ذخائر الکلمات۔ [13] سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم [14] اخلاق النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ [15] جامع التاویل فی تفسیر القرآن اربع مجلدات وغیرہ۔ ان کتابوں کے علاوہ اشعار کثیرہ عربیہ بھی ابن فارس کے منقول ہیں۔ وفات سے دو روز قبل بطریق استغفار یہ دو شعر کہے تھے۔ یارب ان ذنوبی قد احطت بہا + علما۔ وبی وباعلانی واسراری انا الموحد۔ لکنی المقر بہا + فہب ذنوبی لتوحیدی واقراری۔ ابن فارس کی تاریخ وفات میں دو قول ہیں ۳۹۰ھ و ۳۹۵ھ۔ اصح یہ ہے کہ ماہ صفر تین سو پچانوے (۳۹۵) ہجری میں رے میں انتقال ہوا۔ اور قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی کے مشہد کے مقابل میں مدفون ہوئے (رازی) یہ نسبت رے کی طرف ہے۔ بلاد دیلم میں مشہور شہر کا نام ہے۔ اس نسبت میں حرف زا۔ زائد ہے جس طرح مروزی میں جو مرو کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ حرف زا زائد رکھا گیا ہے۔ (ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ۔ ترجمۃ المصنف من کتاب ہذا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی سنہ کتابت	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۳۷	۴۴	۳۰	ضیاء الحلوم المختصر من شمس العلوم	الفاضل اللغوی محمد بن نشوان بن سعید الیمنی الحمیری من ابناء القرن السادس		قلمی سنہ [illegible]	۹۷۴	

تقطیع کتابت ۸½ × ۵ انچ سطور ۳۳ - خط و کاغذ عرب - کاتب عبدالسلام بن عبدالقادر البونی الشافعی - تمام اوراق پر اثر کرم خوردگی و پیوندکاری موجود ہے - ابتدائی صفحہ پر چند مہریں کتب خانہ شاہ عالم بادشاہ وغیرہ کی ثبت ہیں جو معاف پڑھنے میں نہیں آتیں - اسی صفحہ پر متعدد عبارتیں مختلف اشخاص کی لکھی تحریر ہیں جن سے اس بات کا پتہ ملتا ہے کہ یہ نسخہ علماء و فضلا کا مطرح انظار رہا ہے - پرانا اور نایاب نسخہ ہے - کتب خانہ خدیویہ مصر اور بٹینہ و نمبر کی فہرستوں میں بھی اس کا وجود نہیں ہے -

فن لغت میں کتاب شمس العلوم و دواء کلام العرب من الکلوم جس کا پورا نام (صحیح التالیف والامان من التصحیف) ہے - بڑے اعتبار اور مرتبہ کی کتاب ہے - اس کا طرز بیان غریب اور نئے انداز کا ہے - قاضی ابی الحسن نشوان بن سعید الیمنی الحمیری متوفی ۵۷۳ھ ہجری اس کے مؤلف ہیں - اس کتاب کی ترتیب حروف معجمہ پر رکھی گئی ہے - ہر حرف کے واسطے ایک ایک باب منعقد کیا ہے - کلمات کے مواد بیان کرنے کے ساتھ ان کے جملہ ابواب بھی مذکور ہیں تحقیق لفظ اور توضیح معانی میں اشعار عرب آیات قرآنیہ شاہد پیش کیے ہیں - ابتدا کتاب میں مقدمہ لکھا ہے - اس میں قواعد تصریفیہ کو ضروری قدر بیان کر دیا ہے - ضیاء الحلوم مذکورۃ الصدر اسی کتاب کا اختصار ہے جس کو ابن المصنف نے مختصر کیا ہے - یہ نسخہ حرف الالف سے حرف الباء تک ایک جلد میں مجلد ہے -

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

عبارت آغاز صفحہ اول - اما بعد حمد الله مستحق الحمد بنعمائہ - خاتمہ صفحہ ۴۷۰ - یانبه عما تلو می واهجی الدخول ولوالدیه ولجمیع المسلمین -

نشوان مصنف کتاب شمس العلوم کی نسبت علامہ سیوطی اپنی کتاب بغیۃ الوعاۃ میں لکھتے ہیں - کہ بہت بڑا فقیہ، نحوی، لغوی معتزلی - اصول وفروع وانساب وتاریخ دانی وجملہ فنون ادبیہ میں اہل عصر سے اقدم واعلم اور شعر گوئی میں افصح الفصحاء وابلغ البلغاء زمانہ تھا - ۲۴ ذی الحجہ جمعہ کے روز بعد عصر پانسو تہتر (۵۷۳) ہجری میں اس کی وفات ہوئی - محمد بن نشوان جو ضیاء العلوم کے مولف ہیں - ان کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا -

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۱۷	۱۳۷	۳۱	الطرف الادبیہ لطلاب العلوم العربیہ	مؤلفین مختلفین		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مصر	۱۸۸	

چار کتب عالیہ قدیمہ مفصلۂ تحت کا مجموعہ ہے جس کو سید محمد ابن الخانجی الکتبی نے مرتب و جمع کیا ہے -

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فصیح اللغۃ العربیہ مع الشرح	الامام ابوالعباس احمد بن یحییٰ المعروف بثعلب الکوفی الشیبانی النحوی - المتوفی سنہ ۲۹۱ ہجری				

مجموعہ مسطورہ کا یہ پہلا اور دوسرا نمبر ہے - یہ کتاب گو قلیل الحجم ہے - مگر نافع اور مفید سمجھی جاتی ہے - اس کتاب میں ان الفاظ کی صحت وفصاحت دکھائی گئی ہے جن کو اکثر لوگ گفتگو اور کتابت میں غلط اور غیر فصیح استعمال کرتے تھے - اصل متن کے ساتھ ابی سہل محمد بن علی ہروی نحوی

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر فہرست سابق	نمبر موجودات

متوفی سنہ ۴۳۳ ہجری کی شرح بھی ہے۔ شارح نے متن کے اجمال کی بڑی خوبی کے ساتھ تشریح کی ہے۔ آغاز عبارت شرح صفحہ ۲۔ قال الشیخ ابو سہل محمد بن علی..... اما بعد فانه لما کان الخ۔ ابتداء عبارت متن صفحہ ۳۔ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم۔ قال ابو العباس احمد..... ھذا الکتاب اختیار فصیح الکلام۔ خاتمہ متن صفحہ ۹۔ قال ابو العباس ھذا کتاب اختصرناہ و اقللناہ..... وصلوته علی محمد عبدہ و رسوله وسلامه۔

ابو العباس ثعلب۔ ماتن کتاب علم نحو و لغت میں اہل کوفہ کے امام تھے۔ ان کے سال ولادت میں کئی قول ہیں سنہ ۲۰۰ھ سنہ ۲۰۱ھ سنہ ۲۰۴ھ۔ پہلا قول صحیح مانا گیا ہے صحت کی وجہ خود ثعلب کے بیان سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب مامون خلیفہ خراسان سے بغداد آتا تھا تو لوگ اس کے دیکھنے کے واسطے صف بصف جمع ہوئے۔ اس کی سواری قریب آنے پر میرے باپ نے مجھکو ہاتھوں پر اٹھا کر دکھایا۔ اور بتایا کہ یہ مامون ہے۔ یہ سنہ ۲۰۴ھ کا ماجرا ہے۔ اسوقت میری عمر تقریبًا چار سال کی تھی۔ وہ قصہ مجھکو اب تک یاد ہے۔ ثعلب ابتداء عمر میں عربیت کیطرف متوجہ ہوئے۔ اٹھارہ سال کا سن تھا کہ فراء کے تمام اقوال و مصنفات اُن کو حفظ اور ازبر تھے۔ پچیس عمر میں عربیت کا کوئی بھی ایسا مسئلہ نہ تھا جس کو یہ نہ جانتے ہوں۔ قوت حافظہ بہت قوی رکھتے معرفت عربیت۔ روایت اشعار قدیمہ۔ ثقاہت میں اقران و امثال سے اقدم سمجھے جاتے تھے۔ ان کے تمام اساتذہ بڑی وقعت و رفعت کی نظر سے ان کو دیکھتے۔ ابن الاعرابی اور سلمۃ بن عاصم اور زبیر بن بکار وغیرہم سے انکو تلمذ ہے۔ لغت میں ابن الاعرابی اور نحو میں سلمۃ بن عاصم پر زیادہ اعتماد رکھتے تھے۔ ابن الاعرابی اِن کے استاد کو جب کسی مسئلہ میں شک و شبہ ہوتا تو کہتے "ماتقول یا ابا العباس فی ھذا" ان کے تلامذہ میں اخفش اصغر، ابو عمر زاہد، نفطویہ وغیرہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بڑے بڑے اصحاب کبار ہیں۔ دینداری میں بھی بڑے مضبوط و مستحکم تھے۔ ابو بکر قرشی کہتے ہیں کہ ایک روز ثعلب نے مجھ سے بڑے تضرع کے ساتھ کہا کہ "اے ابوبکر اہل قرآن اور اہل حدیث اور اہل فقہ نے اپنی اپنی عمریں ان مبارک اشغال میں بسر کیں جس کی وجہ سے فائز المرام ہوئے۔ میری تمام عمر زید اور عمرو کا نام لیتے لیتے تمام ہوئی ہے۔ نہ معلوم میرا کیا انجام ہو۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ میں یہ بات ان کی سن کر ان کے پاس سے چلا آیا۔ اسی شب کو میں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرمایا ابو العباس ثعلب کو ہمارا سلام پہونچا کر کہدو۔ انت صاحب العلم المستطیل جملہ علوم تمہارے علم کے محتاج ہیں۔ ابو عمرو مطرز کہتے ہیں کہ ایک روز میں ابو العباس ثعلب کی مجلس میں حاضر تھا۔ کسی سائل نے کوئی بات ان سے دریافت کی جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ لا ادری (مجھکو معلوم نہیں) اس نے کہا کہ دور دور سے لوگ آپ کی شہرت سن کر آتے ہیں اور استفادہ کرتے ہیں۔ آپ کو لا ادری کہنا بیموقع ہے۔ جواب دیا کہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو مجھے معلوم نہیں۔ جتنی چیزیں میں نہیں جانتا ہوں اگر تیری ماں کے پاس اسقدر تعداد کی بکریاں بھی ہوتیں تو وہ غنی بن جاتی (یعنی بے تعداد)۔ ان کے مصنفات میں یہ کتابیں حسب ذیل ہیں [۱] الموفقی [۲] اختلاف النحویین۔ [۳] معانی القرآن۔ [۴] القراءات۔ [۵] معانی الشعر۔ [۶] التصغیر۔ [۷] الوقف والابتداء۔ [۸] الالفاظ۔ [۹] الامالی۔ [۱۰] غریب القرآن۔ [۱۱] اعراب القرآن۔ [۱۲] حد النحو۔ [۱۳] الاوسط۔ [۱۴] فصیح فی اللغۃ وغیرہ

کہتے ہیں کہ ثعلب کانوں سے اونچا سنتے تھے۔ جمعہ کے روز عصر کی نماز پڑھکر جامع مسجد سے نکلے۔ ہاتھ میں کتاب تھی جس کو دیکھتے جاتے تھے۔ ایک گھوڑے کی جھپٹ سے گڑھے میں گر کر بیہوش ہوگئے اور ایسی چوٹ آئی کہ جانبر نہ ہو سکے۔ اس واقعہ کے دوسرے روز ۱۳ جمادی الاول شنبہ کے دن دو سو اکیانوے (۲۹۱) ہجری میں بغداد میں وفات پائی اور مقبرہ باب الشام میں مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

شیخ ابوسہل ۔شارح کتاب فصیح اللغۃ۔ ان کا نام محمد بن علی ہے۔ اصلاً ہروی اور مسکناً مصری ہیں۔ ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۳۷۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ بڑے نحوی اور لغوی تھے۔ ابوعبید احمد بن محمد ہروی لغوی کے شاگرد ہیں۔ ان کے تلامذہ میں ابوبکر محمد بن الحسن تمیمی لغوی بڑے پایہ کے شخص ہوئے ہیں صحاح جوہری کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔ علم نحو میں ان کی تالیفات بھی ہیں۔ ۱۳ محرم یکشنبہ کے روز چارسو بتیس (۴۳۳) ہجری میں وفات پائی۔ (بغیۃ الوعاہ)

حاجی خلیفہ نے کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۱۷۸ میں چارسو اکیس (۴۲۱) انکا سال وفات لکھا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ذیل الفصیح	الشیخ ابومحمد موفق الدین عبداللطیف بن یوسف البغدادی النحوی اللغوی الشافعی المتوفی سنہ ۶۲۹ ہجری				

تیسرا نمبر ہے۔ یہ کتاب بھی فصیح اللغۃ مولفہ ثعلب کے ہرنگ لکھی گئی ہے۔ اسی وجہ سے ذیل الفصیح نام رکھا گیا۔ اس کتاب کے مولف کے زمانہ میں جو الفاظ غیر صحیحہ زبان زد ہوگئے تھے اُنکی صحت اور استعمال صحیح کو بتایا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ رب العالمین..... وبعد فانا مزمعون۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۸۔ ولایقال فعلت فی شئ من ذلک۔

مؤلف کتاب بڑے ذکی نحوی لغوی طبیب فلسفی شخص تھے۔ پانسوستاون (۵۵۷) ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ ابن ابی البطی۔ ابوزرعۃ المقدسی کے شاگرد تھے۔ ان کے تلامذہ میں بہت بڑے ذکی شخص (منذری، برزالی) ہوئے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ ابن النجار وغیرہ نے بھی اُن سے سماعت کی۔ کچھ مدت تک مصر میں اقامت کا اتفاق رہا۔ وہاں مختلف علوم وفنون کے طالبین نے ان سے استفادہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کیا مصر سے حلب اور حلب سے بلاد روم میں ایک زمانہ تک مقیم رہے سلطان علاء الدین داؤد بن بہرام بڑی قدر و منزلت کرتا تھا چند مصنفات بھی اس کے نام پر تصنیف کیے ہیں۔ لغت، نحو، طب، ادب، تاریخ وغیرہ میں ان کے تصنیفات کثیرہ ہیں۔ بعض مصنفات کے اسما یہ ہیں۔ [۱] الموضحہ فی اعراب الفاتحہ۔ [۲] کتاب الالف و اللام [۳] شرح بانت سعاد۔ [۴] ذیل الفصیح [۵] خمس مسائل نحویہ [۶] شرح تقدمہ ابن بابشاذ [۷] شرح الخطب النباتیہ۔ [۸] شرح سبعین حدیثا۔ [۹] شرح اربعین حدیثا۔ [۱۰] الرد علی فخر الدین الرازی [۱۱] تفسیر سورۃ الاخلاص۔ [۱۲] کتاب اخبار مصر الکبیر۔ [۱۳] الافادہ فی اخبار مصر۔ [۱۴] مقالہ فی النفس۔ [۱۵] مقالہ فی العطش۔ [۱۶] مقالہ فی السقنقور۔ [۱۷] مقالہ فی العلم الالٰہی۔ [۱۸] الجامع الکبیر فی المنطق والطبیعی والالٰہی۔ [۱۹] مقالہ فی حقیقۃ الداء والغذاء۔ [۲۰] مقالہ فی الراوند۔ [۲۱] مقالہ فی الحنظہ۔ [۲۲] مقالہ فی البحران۔ [۲۳] مقالہ فی العلوم الضارہ۔ [۲۴] مقالہ فی الجنس والنوع۔ [۲۵] مقالہ فی القیاس وغیر ذلک۔ حلب و بلاد روم سے حج بیت اللہ کے قصد سے روانہ ہوئے۔ اثنا راہ میں بیمار ہو گئے۔ مرض کی حالت میں بغداد میں داخل ہوئے۔ اور یہاں آکر ۱۲ محرم چھ سو انتیس (۶۲۹) ہجری میں راہی ملک بقا ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (فوات الوفیات۔ طبقات الکبریٰ لابن السبکی)					
			کتاب فعلت و افعلت	علامہ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن السری بن الزجاج النحوی المتوفی ۳۱۱ھ				
			یہ چوتھا نمبر ہے۔ اس کتاب میں اُن کلمات کی تشریح ہے جو فعلت و افعلت کے وزن پر آئے ہیں اور ایک ہی معنے رکھتے ہیں۔ اور اُن کلمات کو بھی بتایا ہے جو اسی وزن فعلت اور افعلت پر مختلف معانی پر مستعمل ہوتے ہیں اور وہ کلمات بھی ذکر کئے ہیں جہاں صرف فعلت یا افعلت ہی مستعمل ہے۔ ابواب کتاب جو ان کلمات کے بیان میں منعقد کئے گئے ہیں۔ حروف معجمہ کی ترتیب سے رکھے گئے ہیں۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

باب الباء سے ابتداء اور باب فیہ ما اولہ الھمزہ پر انتہا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۳۰۔ قال ابو اسحاق ابراھیم بن السری النحوی الزجاج ھذا کتاب فعلت وافعلت۔ خاتمہ ۱۰۰۔ دائرۃ المنشار۔
زجاج۔ مؤلف کتاب بڑے صاحب فضل اور اہل علم وبلند شخص تھے۔ نحویین میں ان کا بڑا اعتبار ہے کانچ کا پیشہ کرتے تھے۔ اسی سبب سے زجاج مشہور ہیں جب علم کا شوق ہوا تو نحو پڑھنے کی غرض سے مبرّد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مبرّد تعلیم اجرت لیکے دیتا تھا۔ اس نے زبان سے استفسار کیا کہ (ماصنعتک) تمہارا پیشہ کیا ہے۔ زجاج نے جواب دیا کہ شیشہ گری۔ اس کام میں ڈیڑھ درہم روزانہ پیدا کر لیتا ہوں۔ میری خواہش یہ ہے کہ آپ توجہ اور کوشش سے مجھے تعلیم دیجئے۔ روزانہ کی آمدنی میں سے ایک درہم آپ کی نذر کرتا رہونگا۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ بعد فراغ بھی یہ ایک درھم تاحیات جاری رہے گا۔ مبرد نے اس شرط پر ان کو پڑھانا شروع کر دیا یہاں تک کہ یہ نحو اور ادب کی تکمیل کر چکے۔ بنی مادقہ میں سے کسی نے مبرد کے پاس ایک معلم کی درخواست کی۔ زجاج نے عرض کیا کہ اس خدمت پر مجھے بھیجدیا جاوے۔ مبرد نے اسکو منظور کر لیا۔ زجاج ایک مدت تک وہاں تدریس کا کام کرتے رہے۔ اسی دوران میں عبید اللہ بن وہب وزیر نے اپنے بیٹے قاسم کی تعلیم کے واسطے مبرد کو لکھا۔ مبرد نے جواب دیا کہ اس خدمت کے واسطے زجاج سے بہتر کوئی دوسرا شخص نہیں ہے۔ فلاں جگہ سے اس کو طلب فرما لیا جاوے۔ وزیر نے بنی مادقہ سے زجاج کو طلب کر کے اپنے بیٹے قاسم کی تعلیم پر مامور کر دیا۔ جب تک وزیر مذکور زندہ رہے زجاج کو ہر قسم کا نفع پہونچاتے رہے۔ اس کے مرنے کے بعد اُس کا بیٹا جب وزارت پر مقرر ہوا تو اس نے اپنے استاد زجاج کی بڑی وقعت کی اور دنیوی فوائد سے مالامال کر دیا۔ مبرد جبتک زندہ رہے۔ زجاج تیس درھم ماہانہ مع شئے زائد ان کی خدمت میں پیش کرتے رہے۔ مبرد کے علاوہ ثعلب بھی زجاج کے استاد ہیں۔ زجاج کے شاگردوں میں ابو القاسم عبد الرحمن الزجاجی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

صاحب کتاب الجمل فی النحو مشہور شخص ہیں۔ ابو علی الفارسی کو بھی ان سے تلمذ ہے۔ زجاج کے مصنفات ہیں یہ کتابیں معدود و معروف ہیں۔ معانی القرآن۔ الاشتقاق۔ خلق الانسان۔ فعلت و افعلت مختصر النحو۔ خلق الفرس۔ شرح ابیات سیبویہ۔ القوافی۔ العروض۔ النوادر۔ تفسیر جامع النطق۔ الامالی الفرق۔ ما ینصرف و لا ینصرف۔ ۱۹ جمادی الاخر جمعہ کے روز بغداد میں رحلت فرمائی۔ سال وفات میں کئی قول ہیں۔ تین سو دس (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۶) تین سو گیارہ (۳۱۱) زیادہ معتبر سمجھے گئے ہیں۔ زجاج سے وفات کے وقت ان کی عمر دریافت کی گئی تو ستر سال کا اشارہ کیا۔ ان کا آخری جملہ یہ سنا گیا وہ یہ تھا۔ اللّٰھم احشرنی علی مذہب احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما۔

(وفیات الاعیان۔ بغیۃ الوعاۃ)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۰۱	۱۴۷	۳۲	طلبۃ الطلبہ	مفتی الثقلین نجم الدین الشیخ ابو الحفص عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل النسفی المتوفی ۵۳۷ھ ہجری		مطبوعہ ۱۳۱۱ھ عامرہ	۱۷۱	

اس کتاب میں کتب حنفیہ کے الفاظ کی تحقیق اور معانی بیان کیے ہیں۔ اس موضوع میں یہ کتاب بیحد مفید اور نافع ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی رفع العلم و اھلہ ..... قال الشیخ الامام الزاھد نجم الدین زین الاسلام۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۱۔ و الترجمان بفمہما واللہ اعلم بالصواب۔

علامہ النسفی۔ امام زمانہ۔ اصولی۔ فقیہ۔ متکلم۔ مفسر۔ محدث۔ ادیب۔ لغوی۔ مذہبًا حنفی بہت بڑے شخص تھے۔ چارسو اکسٹھ (۴۶۱) ہجری میں "نسف" میں پیدا ہوئے۔ نسف ماوراء النہر میں

نمبر موجودات	نمبر فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ابا۔ شہر کا نام ہے۔ بہت سے اساتذہ سے علوم کی تحصیل کی۔ ان کے شیوخ کثیر التعداد ہیں۔ اپنے شیوخ کی تعداد میں نسفی نے خود ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے جسکا نام "تعداد الشیوخ بعمر" ہے۔ ان کے بہت سے شاگرد ہوے۔ ابو اللیث مجد نسفی ان کے بیٹے نے بھی فقہ وغیرہ ان ہی سے پڑھی علامہ احمد بلخی بھی ان کے شاگرد ہیں۔ صاحب ہدایہ نے بھی ان کے بعض مصنفات کو ان سے پڑھا ہے۔ کہتے ہیں ان کے تلامذہ میں انسانوں کے علاوہ جن بھی داخل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا لقب مفتی الثقلین تھا۔ علامہ زمخشری کے ہمعصر تھے۔ جس زمانہ میں کہ علامہ مکہ معظمہ میں قیام گزیں تھے۔ علامہ نسفی بھی حج کے ارادے سے وہاں پہونچے۔ اور جار اللہ زمخشری کی ملاقات کی غرض سے ان کے دروازہ پر جاکر دستک دی۔ زمخشری نے کہا "من انت" نسفی نے جواب دیا "عمر" علامہ نے کہا "انصرف" نسفی نے فی الفور جواب میں کہا۔ یاسیدی عمر لا ینصرف۔ زمخشری نے جواب دیا۔ اذا انکر صرف۔ نسفی کثیر التصانیف تھے۔ ایک سو کے قریب ان کے مصنفات بیان کئے گئے ہیں۔ اجل التصانیف ہیں۔ التیسیر فی التفسیر منظومہ فی الخلاف۔ کتاب المواقیت۔ تاریخ بخارا نظم۔ الجامع الصغیر۔ کتاب المشارع طلبۃ الطلبہ۔ وغیرہ مشہور کتابیں ہیں۔ پانسو سینتیس (۵۳۷) ہجری میں سمرقند میں وفات پائی۔ (الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیۃ)					
۱۱۶۱	۱۰۶	۳۴	فرائد اللغۃ فی الفروق حصہ اول	الاب ہنریکوس لامنس الیسوعی		مطبوعہ ۱۸۸۹ء بیروت	۵۳۰	
			اس کتاب میں ان الفاظ وکلمات کا فرق دکھایا ہے جو مرادف المعنی مشہور ہیں۔ جیسے اب اور والد۔ ولد اور مولود۔ آل اور ذریۃ۔ حروف معجمہ کی ترتیب پر حرف الف سے حرف یا تک کے لغات جمع کئے ہیں۔ اس مجلد کو حصہ اول سے تعبیر کیا ہے۔ اسی قدر حصہ طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔ شاید دوسرے حصہ میں الفاظ مرکبہ وغیرہ لکھے گئے ہوں جو ہنوز دیکھنے میں نہیں آیا۔ ابتدا میں تقریباً ڈیڑھ صفحہ پر					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مقدمہ جامع کتاب نے لکھا ہے جس کا آغاز یہ ہے۔ الحمد للہ کفا الو اجب و بعد فان کل لغۃ تشتمل الخ۔ خاتمہ صفحہ ۴۷۵۔ وقد یقال رومان تفرقۃ بین الروم البیطنیۃ والروم القدماء۔ صفحہ ۴۷۸ سے آخر کتاب تک الفاظ مترادفہ کی فہرست منضم ہے۔					
۱۱۶۱	۱۶۵	۳۴	فرائد اللغۃ فی الفروق (الجزء الاول)	الاب ہنریکو لامنس الیسوعی		مطبوعہ سنہ ۱۸۸۹ء بیروت	۵۳۰	
			کتاب ماسبق کا دوسرا نسخہ ہے۔ (مؤلف کتاب عیسائی شخص ہیں ان کا تفصیلی ترجمہ دریافت نہیں ہوا)					
		تحت نمبر ۳۱	فصیح فی اللغۃ العربیۃ مع الشرح	امام ابو العباس احمد النحوی متوفی سنہ ۲۹۱ھ				
۳۲۶۹	۱۵۳	۳۵	الفلسفۃ اللغویۃ الالفاظ العربیۃ	جرجی افندی زیدان منشی جریدۃ الہلال المصریہ اللبنانی اصلاً والبیروتی مولداً المتوفی سنہ ۱۹۱۴ء		مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء مصر	۱۱۸	
			اس کتاب میں حقیقت و ماہیت لغات باعتبار اصل اور تکون کے اور تولید الفاظ اور طریقہ اشتقاق و تراکیب وغیرہ کو ذکر کیا ہے۔ ایک مقدمہ۔ پانچ قضایا۔ نتیجہ پر پوری کتاب منقسم کی ہے۔ لغات عربیہ وغیرہ کی ماہیت اور اصلیت دریافت کرنے کے واسطے مفید کتاب ہے۔ کتاب شروع کرنے سے پہلے طباعت اولے و ثانیہ کے دو مقدمے اور فہرست مضامین کتاب لکھی ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ اول					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اللغة	اصوات یعبر بہا کل قوم عن اغراضہم - خاتمہ صفحہ ۱۱۸ - و ہو لاء نقلوھا عن الہنود (مؤلف کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۱۰ پر تحریر ہو چکا-)					
۱۳۸۵	۱۱۲	۳۶	قاموس عربی و انگلیزی	الدکتور یوحنا ورتبات الطبیب المولود ۱۸۹۷ عیسوی		مطبوعہ ۱۸۹۷ء مصر	۳۶۶	
			اِس کتاب میں عربی لغات کا ترجمہ انگریزی میں کتب لغات عربیہ کے انداز پر لکھا ہے۔ اصل لفظ کو بطریق مصدر یا فعل مع تمامی مشتقات کے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ ترتیب بیان میں حروف معجمہ کی ترتیب رکھی ہے۔ ابتدا میں مختصر عبارت بطریق مقدمہ کتاب تحریر ہے۔ جس کا آغاز یہ ہے۔ اما بعد فھذا قاموس مختصر وضع للطلبة وھو قسمان۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۶۔ یونانی جمع یونانیون۔ الیونانیۃ۔ مؤلف کتاب کی ولادت اٹھارہ سو ستائیس (۱۸۲۷) عیسوی میں ہوئی۔ چند سال حاصبیا میں جو جبل الشیخ کے قریب ہے۔ اقامت کا اتفاق رہا۔ پھر حلب الشہبا میں کچھ زمانہ تک مقیم رہے۔ اس کے بعد بیروت آگئے وہاں سے تحصیل علم طب کے واسطے ادنبرغ اور نیویارک چلے گئے۔ اس فن کی تحصیل کے بعد پھر بیروت واپس آگئے۔ تمام عمر تعلیم و تالیف وصناعۃ طب میں صرف کی۔ ۱۸۹۶ء تک بیروت میں موجود تھے۔ سال وفات ان کا محقق نہیں ہوا۔ ان کی مؤلفات میں چند کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ اطلس فی التشریح والفیسیولوجیا۔ یہ کتاب بیروت میں طبع ہوئی ہے۔ اصول الفیسیولوجیا۔ یہ کتاب بھی ۱۸۷۷ء میں بیروت میں طبع ہو چکی ہے۔ التوضیح فی اصول التشریح ضخیم کتاب ہے۔ ۱۸۷۱ء میں بیروت میں طبع ہوئی ہے۔ کفایۃ العوام فی حفظ الصحۃ وتدبیر الاسقام۔ دو مرتبہ بیروت میں طبع ہو چکی ہے۔ قاموس عربی و انگلیزی۔ یہ بھی مصر میں					

نمبر موجودات	نمبر سابق فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			دو مرتبہ طبع ہوئی ہے۔ وصایا الشیوخ للشبان۔ مختصر رسالہ ہے جو بیروت میں طبع ہوا ہے۔ ان کتابوں کے علاوہ حفظ صحت و علم لغت میں اور بھی مصنفات ہیں۔ (اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع)					
			قاموس انگلیزی و عربی	الدکتور ہارفی پورتر الامریکانی نزیل بیروت		مطبوعہ ۱۸۹۶ء مصر	۳۶۸	
			یہ کتاب مجلد مذکورہ بالا کے ساتھ ایک ہی جلد میں رکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں انگریزی لغات کا ترجمہ عربی میں کیا گیا ہے۔ لغات کے بیان میں انگریزی حروف کی ترتیب رکھی ہے۔ آغاز صفحہ اول A حرف نکرہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۸۔ Z علم الحیوان۔ (مؤلف کتاب یوحنا ورتبات مذکور سابق کا ہمعصر ہے۔ اسکے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہے)					
۳۲۴۵	۱۵۵	۳۷	قطر المحیط النصف الاول	المعلم بطرس البستانی المتوفی ۱۸۸۳ء وفی ۱۸۸۳ء مطابق ۱۳۰۲ ہجری	۱۲۸۶ھ ۱۸۶۹ء	مطبوعہ ۱۸۶۹ء بیروت	۱۱۷۶	
			یہ کتاب محیط المحیط کا اختصار ہے جسکو مؤلف نے قاموس فیروزآبادی سے اخذ کر کے تالیف کیا ہے اور جس قدر لغات قاموس میں چھوٹ گئے ہیں ان کا استیعاب بھی کر دیا ہے۔ ۱۸۶۷ء میں بیروت میں طبع ہو چکی ہے۔ اس مختصر میں لغات عربیہ مفردہ کو حروف تہجی کی ترتیب پر لکھا ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ باب الہمزہ سے باب الصاد المہملہ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی انطق العرب بافصح الکلمات..... اما بعد فلما کان احیاء اللغۃ العربیہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۷۶۔ تم باب الصاد و یلیہ باب الضاد۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۴۵	۶ لغت	۳۰	قطر المحیط النصف الثانی	المعلم بطرس البستانی المتوفی سنہ ۱۸۸۳ع مطابق سنہ ۱۳۰۰ ہجری وفق سنہ ۱۸۸۳ عیسوی	سنہ ۱۲۸۶ھ سنہ ۱۸۶۹ع	مطبوعہ سنہ ۱۸۶۹ع بیروت	از صفحہ ۱۱۷۷ تا صفحہ ۲۳۵۲	

دوسرا حصہ ہے۔ حرف ضاد معجمہ سے یاے تحتانی کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۱۱۷۷۔ باب الضاد۔ الضاد هی الحرف الخامس عشر من حروف المبانی و مخرجها من اول حافة اللسان ما یلیها من الاضراس۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۵۲۔ او غیره من کتب هذه الصناعة۔۔

(مؤلف کا ترجمہ مجلد ہذا ایس کےفن کے نمبر (۱۳) پر تحریر ہو چکا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر ۹	کتاب الدارات	امام ابوسعید عبدالملک اللغوی				
		ایضاً	کتاب الرحل والمنزل	امام ابی عبیده				
		تحت نمبر ۳	کتاب فعلت وفعلت	علامہ ابو اسحاق النحوی				
		تحت نمبر ۹	کتاب اللباء واللبن مع ملحق	امام ابو زید سعید بن اوس				
		ایضاً	کتاب المطر	ایضاً				
		ایضاً	کتاب النبات والشجر	امام ابوسعید عبدالملک بن قریب اللغوی				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر ۹	کتاب النخل والکرم	امام ابو سعید عبدالملک اللغوی				
۲۸۹۰	۱۴۲	۳۹	کتاب الہمزہ	امام ابو زید سعید بن اوس بن ثابت الانصاری اللغوی البصری المتوفے سنہ ۲۱۵ھ وق سنہ ۲۱۶ھ وق سنہ ۲۱۴ھ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۹۱۱ع بیروت	۴۰	

مختصر کتاب ہے۔ علماء بیروت کی تفتیش و کوشش سے یہ قدیمی اور نادر کتاب دستیاب ہو کر طبع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں (الفاظ مہموزہ) کو جن کے فاکلمہ یا عین ولام کلمہ میں حرف ہمزہ ہے جمع کر کے اُن کی تحقیق ومعانی ضبط کئے ہیں۔ آخر میں الفاظ لغات کی مفصل فہرست بھی منضم ہے۔ یہ کتاب نسخہ مرقومہ سنہ ۶۴۹ ہجری مطابق سنہ ۱۲۵۱ع سے منقول ہو کر طبع ہوئی ہے۔
عبارت آغاز صفحہ ۴۔ دبی النعمت قد اخبرنا الشیخ ابی الفضل عمر...... قال قرأت علی ابی زید الانصاری ھذا الکتاب۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۔ الحسن بن محمد بن الحسن الصغانی
(ابوزید انصاری کا ترجمہ مجلد ہذا کے اسی فن کے نمبر ۹ کے تحت میں لکھا گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۹۳	۱۳۳	۴۰	کنز العلوم واللغۃ مع تتمہ	فاضل فرید وجدی	سنہ ۱۳۲۳ھ	مطبوع سنہ ۱۳۲۲ھ مصر	صفحہ ۸۵۸ صفحہ ۱۲	

عربی لغت میں بڑی جامع اور مفصل کتاب ہے۔ اگر اس کتاب کو قاموس جدید کہا جاوے تو زیبا ہے۔
افعال واسماء مجردہ کو قاموس وصحاح کی طرح پہلے لکھ کر اُن کے تحت میں اُن کے مشتقات مزید فیہ کی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								تفصیل کی ہے۔ جہاں نہیں الفاظ کے معنے کی تصریح کے ساتھ تاریخ وجغرافیہ کی ضرورت محسوس ہوئی ہے تو تاریخی واقعات اور اماکن ومساکن کی بھی تفصیل کر دی ہے۔ مزید تشریح کی غرض سے اسماء حیوانات کے معنے لکھنے کے ساتھ اُن کے تصاویر بھی دکھائے ہیں۔ کتب مصنفہ جدید میں یہ کتاب بےحد مفید اور کارآمد تالیف ہوئی ہے۔ لغات کے بیان میں حروف تہجی کی ترتیب ملحوظ رکھی ہے تالیف کتاب کے وقت جو الفاظ جمع کرنے سے چھوٹ گئے تھے۔ آخر کتاب میں تتمہ کے طور پر مستقل فہرست میں اُن کو لکھدیا ہے۔ ابتداء اصل کتاب صفحہ ٣۔ الحمد للہ علی نعمائہ وامدادہ ..... اما بعد فلم تتمیز طیفۃ العلم فی دور من ادوار ولا انسانیۃ خاتمہ صفحہ ٥٨٠۔ ثم بحمد اللہ ما قصدت تالیفہ المطول وعلی الہ وصحبہ۔ آغاز تتمہ کتاب صفحہ اول۔ فاتتنا الفاظ فی اصل الکتاب فاردنا تتمیمًا۔ خاتمہ تتمہ صفحہ ١٦ - فسبحان مالک الممالک۔ مؤلف علام زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔ یہ کتاب اِنہیں کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے۔ تاریخ طبع وتالیف میں اہل مطبع کی بے توجہی سے غلطی ہوگئی ہے۔ سال طبع سنہ ١٣٢٣ھ اور سال تالیف سنہ ١٣٢٤ھ طبع ہوگئے ہیں۔
٢٨٩١	١٤٣	٤١	کنز الناظم ومصباح الناظم (او) القلائد الدریہ فی فرائد اللغۃ العربیۃ	الفاضل سلیم افندی بن وفائیل بن جرجس عنحوری الدمشقی		مطبوع سنہ ١٨٨٧ء بیروت	صفحہ ١٧٦ صفحہ ٤	
								مؤلف نے اس کتاب کے دو نام رکھے ہیں جو سطر بالا میں مسطور ہیں۔ نئے انداز کی کتاب ہے لغات عربیہ کے بیان میں جدت کی ہے۔ کتاب ایک مقدمہ و دو جزء پر منقسم ہے۔ مقدمہ میں

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td colspan="9">لفظ اللہ کی تحقیق مع بعض دیگر اسمار اللہ تعالےٰ۔ القاب بعض انبیا علیہم السلام۔ اسمار بعض ملائکہ کرام وخلفار راشدین۔ القاب بعض حوارین۔ حجرۂ اوّل میں عالم علوی اور آثار علوی کی اسمار اور اُن کی تحقیق۔ دوسرے حجرۃ میں ارض اور ما علی الارض کے اسمار اور اُن کی توضیح
عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ماز اللغۃ العربیۃ بالضاد کما ماز العین علی الصّاد۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۶۔ حسن القبول فانہ حسبی ونعم المسئول۔
مولف کتاب مذہبًا عیسائی فضلار دمشق میں ممتاز شخصیت رکھتے ہیں۔ ان کے مؤلفات میں علاوہ اس کتاب کے یہ کتابیں بھی ہیں۔ البکیات۔ یہ کتاب بیروت میں ۱۸۷۳ء عیسوی میں طبع ہوچکی ہے۔ سحر ہاروت۔ یہ دیوان ہے۔ دمشق میں ۱۳۰۲ھ میں طبع ہوا ہے۔
بدائع ماروت۔ یہ بھی دیوان ہے ۱۸۸۶ء میں بیروت میں چھپا ہے۔
مؤلف کے اِن مولفات کا ذکر (ادورد فندیک) نے اپنی کتاب اکتفار القنوع بما ہو مطبوع میں لکھا ہے۔ مؤلف کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔</td></tr>
<tr><td>۳۲۴۲</td><td>۱۵۷</td><td>۴۲</td><td>لغت الاسلام (نصف اول)</td><td>آر۔ ڈوزی</td><td></td><td>مطبوع ۱۸۸۱ء لیندن</td><td>۹۲۶</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="9">ڈکشنری کے طریق پر یہ کتاب ہے۔ عربی الفاظ کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کیا ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے شروع کتاب سے صاد مہملہ کے ختم تک۔</td></tr>
<tr><td>ایضًا</td><td>۱۵۸</td><td>۴۳</td><td>لغت الاسلام (نصف ثانی)</td><td>ایضًا</td><td></td><td>ایضًا</td><td>۸۵۶</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="9">دوسرا حصہ ہے ضاد معجمہ سے یا تحتانی کے ختم تک۔
(مؤلف کتاب کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۴۳۵	۱۳۶	۴۴	مبادی اللغۃ	الشیخ الامام ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب الاسکافی المتوفی ۴۲۱ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۲۰۴	

اس کتاب میں الفاظ عربیہ کے معانی اور طریقہ استعمال کو شعراء عرب کے اشعار عربیہ کی سند کے ساتھ مفصلاً بیان کیا ہے۔ فن لغت میں یہ کتاب مستند و معتبر مانی گئی ہے۔ اشعار عربیہ جو بطور سند اس کتاب میں لائے گئے ہیں صفحات کے نچلے حصہ میں اُن کی شرح بھی بہت صاف عربی عبارت میں لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ باب فی ذکر اسماء والقاب السماء ... اعلم ... خاتمہ صفحہ ۲۰۴۔ یفتح اللہ الحسن بہا۔

(حضرت مولف کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۳۔ ۲۳ کے تحت میں تحریر ہے۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۷۱	۱۳۸	۴۵	مثلثات فی اللغۃ منظوم مع الشرح	الشیخ ابو علی محمد بن المستنیر المعروف بقطرب النحوی المتوفی ۲۰۶ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ المکتبۃ الکبری ۱۹۰۷ء	[illegible]	

فن لغت میں اس طرز خاص کی پہلی کتاب ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کے بعد اور بھی کتابیں اس انداز پر ابن مالک نحوی، البطلیوسی نحوی، قاضی مجد الدین فیروز آبادی وغیرہم نے تصنیف کی ہیں۔ مگر موجد اس کا قطرب نحوی ہی ہے۔ اس کتاب میں ایسے الفاظ منظوماً جمع کیے ہیں جن کے معانی حرکات ثلثہ کے اختلاف سے بدل جاتے ہیں۔ مثلاً لفظ (غَمر) فتح غین کے ساتھ پانی کثیر کے معنی میں ... اور غین کے کسرہ (غِمر) اور ضمہ

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابقہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ کتابت	آخر(؟) صفحات	کیفیت

کے ساتھ (متحرک) دوسرے معانی پر دلالت کرتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسرے الفاظ کی بھی یہی شان ہے۔ اس مثلث کو ارجوزۂ قطرب بھی کہتے ہیں۔ اس نسخہ کی شرح بھی نثر عبد المعتی شارح کے نام کی تحقیق نہیں ہوئی۔ جلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۳ پر اس مثلث کی ایک شرح منظوم بھی تحریر ہو چکی ہے۔ عبارت آغاز شرح صفحہ ۲۔ الحمد للہ وکفی ..... اما بعد فہذا الشرح۔ ابتدا مثلث صفحہ ۲۔ یامولعا بالغضب۔ خاتمہ مثلث صفحہ ۲۱۔ مثلث بقطرب۔ خاتمہ شرح صفحہ ۲۰۔ الابعد انقلاب الممالک۔

قطرب نحوی مصنف کتاب ہذا ادب ونحو کا امام اور ان فنون میں سیبویہ کا شاگرد رشید علم کا بڑا شائق اور حریص تھا۔ سیبویہ کے پاس تمام تلامذہ سے پہلے روزانہ علی الصباح اُس کے دروازہ پر حاضر ہو جاتا تھا۔ سیبویہ جب گھر سے برآمد ہوتا اس کو دروازہ پر کھڑا ہوا پاتا۔ یہ حالت دیکھ کر ایک روز سیبویہ نے کہا انت الاقطرب لیل۔ اُسی روز سے یہی اس کا لقب ہو گیا۔ قطرب ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جو حرکت ہی میں رہتا ہے کبھی آرام نہیں لیتا علاوہ سیبویہ کے قطرب نے علماء بصریین کی ایک جماعت سے علوم حاصل کئے ہیں۔ امیر عصر کے دو بیٹوں کا معلم تھا۔ اس کی مصنفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب القوافی۔ کتاب النوادر۔ کتاب الازمنہ۔ کتاب الفرق۔ کتاب الاصوات۔ کتاب الصفات۔ کتاب العلل۔ کتاب [illegible]۔ کتاب خلق الفرس۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب غریب الحدیث۔ کتاب المثلثات۔ کتاب الہمزہ۔ کتاب فعل وافعل۔ کتاب الرد علی الملحدین فی تشابہ القرآن وغیر ذلک۔ ذوالحجہ ۲۰۲ ہجری میں وفات پائی۔

(ابن خلکان بغیۃ الوعاۃ)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر اشتہار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد اوراق	کیفیت
٣١٦٢	١٥٠	٤٦	مختار الصحاح	الشیخ الامام محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی - من فضلاء القرن الثامن	سنہ [illegible]ھ	مطبوع سنہ ١٣٢٣ھ مصر سنہ ١٩٠٥ء	---	

صحاح الجوہری مولفہ امام ابی نصر اسمٰعیل بن حماد الجوہری متوفے ٣٩٣ھ کا اختصار ہے۔ اس مختصر میں مولف نے کتاب تہذیب الازہری مولفہ ابی منصور محمد بن احمد الازہری متوفی ٣٧٠ھ سے بھی اعانت لی ہے اور بہت سے فوائد کا اضافہ کیا ہے جو صحاح جوہری میں نہ تھے۔ صحاح جوہری میں بعض مقامات پر صرف افعال ثلاثیہ کو ذکر کرکے اُن کے مصادر کے اوزان چھوڑ دیئے ہیں۔ یا مصادر ہی کا ذکر کرکے اوزان افعال سے سکوت کیا ہے۔ اس مختصر میں اس کمی کو بھی پورا کر دیا ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی التزام رکھا ہے کہ الفاظ کثیر الاستعمال کو جن کی ضرورت محدث مفسر فقیہ ادیب وغیرہ کو پڑتی ہے ذکر کیا ہے۔ لغات غریبہ اور نادرہ کو نہیں بیان کیا۔ لغات مفردہ کے بیان میں حروف تہجی کی ترتیب ملحوظ رکھی ہے یہ مختصر اسی خوبی کی بنا پر صحاح سے اصح بھی سمجھی جاتی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ٢- الحمد للہ بجمیع المحامد علی جمیع النعم..... قال العبد المفتقر الی رحمۃ ربہ و مغفرتہ محمد بن ابی بکر بن ... صفحہ ٧٧- یا ہم ابن نوح الذی غرق فی الطوفان۔

مؤلف کا حال مجلد دوم فن تفسیر عربی تحت نمبر ٣٢٦ تحریر ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر اشتہار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد اوراق	کیفیت
١٢٠٥	١٠٠	٤٧	المخصص - المجلد الاول المخصص اربعۃ معبرۃ بالسفر الاول والثانی والثالث والرابع	الحافظ ابی الحسن علی بن اسماعیل النحوی اللغوی المرسی المعروف بابن سیدہ المتوفی سنہ ٤٥٨ھ		مطبوعہ مصر سنہ ١٦-١٣١٧ھ	صفحہ [illegible] صفحہ [illegible] صفحہ [illegible] صفحہ [illegible]	

نمبر موجودات	نمبر [illegible]	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ طباعت مطبوعہ یا قلمی	تعداد اوراق	کیفیت

علم لغت میں بڑی مرتبہ کی کتاب ہے جس خوبی و جامعیت کے ساتھ یہ کتاب تصنیف ہوئی ہے
دوسری کوئی کتاب اِس کا ہم پلہ نہیں ہو سکتی۔ اس کتاب میں تمام اُن الفاظ و معانی و محاورات
کو جو اشیاء و جواہر و عربیہ کے واسطے زبان عرب میں موضوع و مستعمل ہیں [illegible]
کی روایت و سند کے ساتھ تفصیل و تشریح سے جمع کیا ہے۔ تذکیر و تانیث [illegible]
[illegible] و فصاحت سے کام لیا ہے ساتھ ہی اس کے شواہد عربیہ [illegible]
نثر و نظم شعراء و خطباء و فصحاء و اہل [illegible] سے بڑی خوبی کے ساتھ منتخب کیا ہے
معانی و الفاظ کے بیان میں حروف تہجی کی ترتیب کا لحاظ نہیں کیا ہے۔ بلکہ سب سے پہلے
وہ لفظ لیا ہے جو جملہ کائنات و موجودات میں اشرف المخلوقات مانا جاتا ہے چنانچہ سفر اول
کی ابتدا کتاب الانسان سے شروع کی ہے۔ اس پورے حصے میں انسان ہی کے متعلق بحث
ہے۔ کہ یہ لفظ مفرد و مجموع مذکر و مؤنث سب پر مستعمل ہوتا ہے۔ اس کے افراد و جمع و تذکیر
و تانیث پر محاورات قرآنی و [illegible] اہل عرب کو سند میں پیش کیا ہے۔ [illegible] مضامین انسان
کا تعلق جن جن اشیاء کے ساتھ ہے حمل، اولاد، رضاعت، طعام، غذا، نمو، اختلاط
طفل [illegible] کے واسطے جو جو الفاظ موضوع و مستعمل ہیں۔ ان سب کے معانی
مفصل و مستند بیان کئے ہیں۔ اسی طرح سفر ثانی میں پہلے لفظ (کمنفہ) لیا گیا ہے۔ اس کے
تمام [illegible] کے واسطے جو جو لفظ محاورہ عرب میں مستعمل ہیں اُن سب کے معانی
مفصل ذکر کئے ہیں۔ اسی طرح ہر ہر حصہ کتاب میں ایک خاص لفظ بلا لحاظ ترتیب حروف تہجیہ لیا
اور اس کے تمامی فروعات مختلفہ کو بیان کیا ہے۔ یہ کتاب ندرت کی وجہ سے عزیز الوجود تھی مطبع مصری میں
فضلاء مصر کی جد و جہد سے جو نسخہ ہم پہنچا اس میں بعض بعض عبارتیں اصلی کتاب کی چھوٹی ہوئی تھیں۔ اسی وجہ سے
اس پورے نسخہ مطبوعہ میں بھی اُن مقامات پر (بیاض الاصل) لکھکر خالی جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحے	کیفیت
			اس مطبع میں پوری کتاب چھ مجلدوں میں طبع ہوئی ہے۔ ان چھ جلدوں میں تمام کتاب سترہ حصوں پر منقسم ہے۔ اس کتاب کے پورے حصے جو چھ جلدوں میں رکھے گئے ہیں وہ صفحات بندہ نمبر ۱ سے نمبر ۱۷ تک مختصر ہیں۔ نسخہ ہذا مجلد اول میں چار حصے علحدہ علحدہ عنوان سے رکھے گئے ہیں جو السفر الاول۔ السفر الثانی۔ السفر الثالث۔ السفر الرابع سے معنون کیے ہیں۔ پہلے حصہ کا آغاز بعد عبارت الحائی یہ ہے۔ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الممیت ذی العز الملکوت ..... اما بعد فان اللہ عز وجل لما اکرم بعض النوع المسمى بالانسان۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۰۔ قل لحھا۔ الی قول۔ اوله تسمیة عامة الکف۔ دوسرے حصے کا آغاز صفحہ ۲۔ تسمیة عامة الکف غیر واحد من البدن الخ۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۰۔ السید الجامع لکل خیر۔ الی قول۔ واول له الخاء المروة۔ تیسرے حصے کا آغاز صفحہ ۲ الخاء والمروة ابو علی السخاء والکرم۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۲۔ من قبل الفرج الی قول۔ فی التعرب والضحک۔ چوتھے حصے کا آغاز صفحہ ۲۔ نعوت النساء فی التعرب والضحک ابو عبید السمع الضحوک۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۹۔ بیت ذی الشرف الذی بنا۔ الی قول۔ والسکر والعسل۔ باستثنا حصہ اول ہر ہر حصے کے آخر میں فہرست مضامین کی منضم ہے۔					
۱۳۷۵	۱۰۶	۴۸	المخصص۔ المجلد الثانی المخصص اربعة معتبرة بالسفر الخامس و السادس والسابع والثامن	الحافظ ابی الحسن علی بن اسماعیل النحوی اللغوی المرسی المعروف بابن سیدہ المتوفی ۴۵۸ ہجری		مطبوعہ ۱۳۱۸ھ مصر	صفحہ ۱۳۸ صفحہ ۲۰۲ صفحہ ۱۹۷ صفحہ [illegible]	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			یہ نسخہ مجلد ثانی ہے۔ اس میں بھی چار حصے علحدہ علحدہ رکھے گئے ہیں جو السفر الخامس۔ السفر السادس۔ السفر السابع۔ السفر الثامن سے تعبیر کئے جاتے ہیں۔ آغاز السفر الخامس صفحہ ۲۔ الطعام یعالج بالزیت والسمن والسکر والعسل۔ خاتمہ السفر الخامس صفحہ ۱۳۸۔ والجمع ثغور۔ الی قولہ۔ من الحباء وشبہہ۔ آغاز السفر السادس صفحہ ۲۔ الابنیۃ من الحباء وشبہہ ابو عبید من الابنیۃ الحباء۔ خاتمہ السفر السادس صفحہ ۲۰۶۔ بنهر حكاية الرق من الموانع۔ الی قولہ۔ واولہ کتاب الابل۔ آغاز السفر السابع صفحہ ۲۔ کتاب الابل الصبعۃ والضراب۔ خاتمہ السفر السابع صفحہ ۱۹۷۔ وقد تقدم ذلک فی الابل باسرہ الی قولہ۔ واولہ باب اصوات الغنم۔ آغاز السفر الثامن صفحہ ۲۔ باب اصوات الغنم ابو عبید العنز۔ خاتمہ السفر الثامن صفحہ ۱۸۶۔ حدب تستتن فیہ الزخارف الی قولہ والسماء والفلک۔					
۶۲۸۹	۱۲۵	۹۴	المخصص المجلد الاول المخصص ثلثہ مجلدۃ بالسفر الاول والثانی والثالث	الحافظ ابی الحسن علی بن اسماعیل النحوی اللغوی المرسی المعروف بابن سیدہ المتوفی سنہ ۴۵۸ ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۷و۱۶ھ	صفحہ ۱۶۸ صفحہ ۱۶۴ صفحہ ۱۶۲	
			نمبر ۷۴ پر اس کتاب کے متعلق تحریر ہو چکا۔ آغاز۔ قال ابو الحسن ...... الحمد للہ الممیت۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۸۹	۱۲۶	۵۰	المخصص۔ المجلد الثانی المخصص اربعۃ معبرۃ بالسفر الرابع والخامس والسادس والسابع	الحافظ ابی الحسن علی بن اسمٰعیل النحوی اللغوی المرسی المعروف بابن سیدہ المتوفی ۴۵۸ھ ہجری		مطبوعہ مصر ۱۳۱۷ھ	صفحہ ۱۴۹ صفحہ ۱۳۶ صفحہ ۲۶ صفحہ ۱۹۰	
			دوسری جلد ہے۔ اس میں چار حصص ہیں۔ چوتھا، پانچواں، چھٹا، ساتواں۔ آغاز حصہ چہارم نعوت النساء فی التعرب والضحک۔ الخ۔					
ایضاً	۱۲۷	۵۱	المخصص۔ المجلد الثالث المخصص ثلثۃ معبرۃ بالسفر الثامن والتاسع والعاشر	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۳۱۹ھ		
			تیسری جلد ہے۔ اس میں صرف تین حصے رکھے گئے ہیں۔ آٹھواں، نواں، دسواں۔ ابتداء حصہ آٹھواں باب اصوات الغنم الخ۔					
ایضاً	۱۲۸	۵۲	المخصص۔ المجلد الرابع المخصص اثنتان معبرۃ بالسفر الحادی عشر والثانی عشر	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۳۱۹ھ	صفحہ ۲۲۲ صفحہ ۳۲۹	
			چوتھی جلد ہے۔ اس میں گیارھواں [11] بارھواں [12] دو حصے ہیں۔ ابتداء حصہ گیارہ ای بارض الریف الخ۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۸۹	۱۲۹	۵۳	المخصص المجلد الخامس المخصص اشنتان معبرة بالسفر الثالث عشر والرابع عشر	الحافظ ابی الحسن علی بن اسماعیل النحوی اللغوی المرسی المعروف بابن سیدہ المتوفی ۴۵۸ھ ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۰ھ	صفحہ ۲۹۰ صفحہ ۲۶۲	

پانچویں جلد ہے - اس میں بھی دو حصے ہیں. تیرھواں، چودھواں - ابتداء حصہ تیرہ - نعوت الحدیث فی الایجاز والحسن والقبح والطول -

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
ایضاً	۱۳۰	۵۴	المخصص المجلد السادس المخصص ثلثۃ معبرة بالسفر الخامس عشر والسادس عشر والسابع عشر	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۳۲۱ھ	صفحہ ۲۱۱ صفحہ ۱۹۱ صفحہ ۱۶۹	

چھٹی جلد ہے - اس میں تین حصے ہیں. پندرھواں، سولھواں، سترھواں - ابتداء حصہ پندرہ باب فعلت وافعلت باختلاف المعنی -

ابن سیدہ - لغت اور عربیت کے امام اور حافظ فن مانے گئے ہیں - نظم کلام پر بھی پوری قدرت رکھتے تھے آنکھوں سے نابینا تھے - ان کے والد کو بھی فن لغت میں پوری مہارت اور ملکہ تھا وہ بھی بینائی سے معذور تھے - باپ بیٹے دونوں باوصف نابینا ہونے کے ادبیت ولغت میں یکتا مانے جاتے ہیں - ابن سیدہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ہی سے حاصل کی - اس کے بعد ابی العلاء صاعد بغدادی اور ابی عمر طلمنکی کے فیض تربیت سے مستفیض ہو کر مرتبہ

کمال کو پہونچے۔ لغات و ادب کی پوری پوری کتابیں ان کو یاد تھیں۔ علامہ طلمنکی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھکو (مرسیہ) جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کے لوگوں نے (کتاب غریب المضیف) کی سماعت کی مجھسے خواہشگاری کی۔ میں نے کہا اپنے یہاں سے کسی ایسے خواندہ شخص کو لے آؤ جو میرے روبرو اس کتاب کو پڑھ کر تم کو سنا دیوے۔ وہ لوگ ایک نابینا شخص کو لے آئے غریب المضیف کو میں نے اپنے ہاتھ میں لے کر اُس سے کہا کہ پڑھو۔ اُس نابینا نے پوری کتاب من اولہ الی آخرہ حفظ پڑھ کر سنا دی جس سے مجھکو بڑا استعجاب ہوا تحقیق سے دریافت ہوا کہ یہ نابینا ابن سیدہ تھے۔ ابن سیدہ بہت سی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ اِس کتاب مخصص کے علاوہ (المحکم) جو فن لغت میں مطول اور نادر و کمیاب کتاب ہے انہیں کی مؤلفہ ہے۔ کتاب الانیق جو حماسہ کی بہت بڑی شرح چھ جلدوں میں ہے اس کے مؤلف بھی یہی ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے مؤلفات اور بھی ہیں۔ ان کی وفات کے متعلّق یہ بیان کیا گیا ہے کہ سنہ چارسو اٹھاون (۴۵۸) ہجری میں ربیع الثانی کے چار روز باقی تھے کہ جمعہ کو مغرب کی نماز کے وقت وضو سے فارغ ہونے کے بعد دفعۃً اُن کی زبان بند ہو گئی کسی قسم کے کلام کرنے پر قدرت نہ رہی اتوار کے روز عصر کے وقت۔ ساٹھ سال کی عمر میں ان کی روح نے جسد سے مفارقت کی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ ۴۴۸ھ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ صحیح پہلا قول ہے۔ (مُرسیہ) ضم میم کے ساتھ اندلس کے شرق کی جانب میں ایک شہر کا نام ہے۔ (ابن خلکان)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۶۲	۱۴۰	۵۵	معیار اللغۃ (حصہ اوّل)	میرزا محمد علی الشیرازی	سنہ ۱۲۷۳ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۱ھ طہران	۶۲۲	

یہ کتاب لغات عربیّہ کی تحقیق و تشریح میں تالیف ہوئی ہے۔ لغات کی ترتیب قاموس و صراح کے انداز پر رکھی ہے۔ دو حصوں پر کتاب منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے شروع کتاب سے باب الشین

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فصل الہاء کے ختم تک۔ مؤلف نے یہ کتاب اپنے استاد حاجی محمد کریم خاں کے ارشاد سے تالیف کی ہے۔ آغاز حصہ اول صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی اصطفی لغۃ العرب فجعلها افصح اللغی واعلاها۔ خاتمہ صفحہ ۶۲۲۔ مثل اشّ بالھمزۃ وھش بالہاء۔					
۲۸۶۲	۱۴۱	۵۶	معیار اللغۃ حصہ دوم	میرزا محمد علی الشیرازی	سنہ ۱۲۷۳ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۱ھ طہران	۸۵۶	
			دوسرا حصہ ہے باب الصاد فصل الہمزہ سے آخر کتاب تک۔ آغاز حصہ دوم صفحہ ۲۔ باب الصاد الصّاد المفردۃ ص حرف ھجاء ویقع بدلا من السین۔ خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۸۵۶۔ ما فی المغارب والمشارق حامدا او مصلیا۔ (مؤلف کتاب کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
۳۳۳۴	۱۵۱	۵۷	المغرب فی ترتیب المعرب (النصف الاول)	الامام ابو الفتح الشیخ ناصر بن عبد السید المطرزی الخوارزمی المتوفی سنہ ۶۱۰ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۸ھ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن	۳۱۲	
			فن لغت کی مشہور کتاب ہے۔ مقدمہ کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف علام نے اپنی کتاب معرب سے اس کا اختصار کیا ہے۔ اور اس اختصار میں دوسری معتبر کتابوں سے بھی اعانت لی ہے۔ اس کتاب میں لغات عربیہ فقہیہ حنفیہ کو حروف ہجا کی ترتیب پر بیان کیا ہے۔ اکثر لغات کے ذکر میں تفصیل و تشریح سے کام لیا ہے۔ حنفی فقہاء کے واسطے یہ کتاب ایسی ہے جیسی فقہاء شافعیہ کے واسطے کتاب ازہری۔ اس مطبع میں پوری کتاب کے دو حصے رکھے ہیں۔ یہ پہلا حصہ شروع کتاب سے صاد مہملہ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی ان خولی الجزیل					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			الطول ..... و بعد فهذا ما سبق به الوعد - خاتمہ صفحہ ۳۱۲ فعلى النوهم اوعلى النوسع - نسخہ ہذا میں (والحمد لله) واو کے ساتھ لکھا گیا ہے - حاشیہ پر اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ چار نسخے جو اس وقت موجود ہیں ان سب میں واو لکھا ہے - شاید یہ واو عاطفہ ہوگا متعلق بسم اللہ پر الحمد کا عطف کیا ہوگا - انتہی - کشف الظنون اور دوسری فہارس میں الحمد بغیر واو کے لکھا ہوا ہے -					
۳۳۳۴	۱۵۲	۵۸	المغرب فی ترتیب المعرب (النصف الثانی)	الامام ابو الفتح الشیخ ناصر بن عبد اللہ السید المطرزی الخوارزمی المتوفی ۶۱۰ سنہ ہجری		مطبوعہ ۱۳۲۸ھ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن	۳۲۴	
			دوسرا حصہ ہے - ضاد معجمہ سے بائے تحتانی کے ختم تک - ابتدا صفحہ ۲ - الضاد مخرجها من اول حافة اللسان و مايليها من الاضراس - خاتمہ صفحہ ۳۸۲ - و الله الموفق للصواب و اليه المرجع و المآب -					
			ذیل المغرب	ایضاً				
			یہ رسالہ مغرب کے دوسرے حصہ کی تمامی پر یعنی صفحہ ۲۸۵ سے صفحہ ۳۲۴ تک ملحق کا مؤلف فن نحو میں بعد نمبر ۳۰ لکھا گیا ہے - علامہ مطرزی پانسو اڑتیس (۵۳۸) ہجری میں خوارزم میں پیدا ہوئے اپنے والد اور ابی المؤید الموفق خطیب خوارزم تلمیذ زمخشری کے شاگرد تھے - ابی عبد اللہ محمد بن علی بن ابی السعید التاجر وغیرہ سے بھی سماع کیا تھا					

نمبر [illegible]	نمبر فہرست مسابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اتفاق ہوا۔ فقہ۔ اصول۔ عربیت۔ لغت میں امام فن تسلیم کیے گئے ہیں۔ مسائل فقہیہ حنفیہ میں ید طولے حاصل تھا شعر گوئی میں بھی پوری پوری قدرت رکھتے تھے۔ بعض اہل تواریخ ان کو جاراللہ زمخشری کا شاگرد لکھتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ کے کلام سے بھی جو بغیۃ الوعاۃ میں مرقوم ہے اسی کی تائید ہوتی ہے حیث قال قرء علی الزمخشری۔ اور طاش کبرے زادہ نے بھی مفتاح السعادۃ میں اسی کی تصریح کی ہے۔ قال فی الجزء الاول المطرزی من اھل خوارزم قرء علی الزمخشری۔ مگر یہ امر خلاف واقع ہے اس لئے کہ ۵۳۸ھ ہجری میں زمخشری کی وفات ہے اور یہی سال مطرزی کی ولادت کا ہے۔ اس صورت میں زمخشری سے تلمذ غیر ممکن ہے۔ یہ غلطی کاتبین کی معلوم ہوتی ہے۔ ظاہرا جہاں مطرزی کو تلمیذ زمخشری لکھا ہے وہاں ایک اور تلمیذ کا لفظ رہگیا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ مطرزی خطیب خوارزمی متوفے ۵۶۸ھ ہجری کے شاگرد ہیں جنکو زمخشری سے تلمذ تھا۔ پس مطرزی تلمیذِ تلمیذ زمخشری تھے۔ لغت۔ ادب۔ نحو وغیرہ میں مطرزی کے تالیفات نافعہ ہیں یہ کتابیں ہیں۔ شرح المقامات للحریری۔ المغرب فی لغت الفقہ۔ الاقناع فی اللغۃ۔ المصباح فی النحو۔ مقدمہ فی النحو المشہور بالمطرزیہ۔ مختصر اصلاح لابن السکیت وغیر ذلک۔ مطرزی کی رحلت ۲۱ رجمادی الاولی چھ سو دس ۶۱۰ ہجری میں خوارزم میں ہوئی۔ مطرزی ضمہ میم اور فتح طاء مہملہ اور تشدید بکسرہ زاء کے ساتھ نسبت اس شخص کیطرف ہے جو کپڑے پر نقش و نگار بیل بوٹے بناتا۔ شاید حسب ترجمہ یا انکے آبا میں کسی نے یہ کام کیا ہوگا۔ (الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ۔ ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ۔ مفتاح السعادۃ)				
۴۳۵۵	۱۶۱	۵۹	مقدمۃ الادب	علامہ ابوالقاسم جاراللہ محمود بن محمد بن احمد زمخشری خوارزمی۔ المتوفے ۵۳۸ھ ہجری	معنون باسم بہاء الدین علاء الدولہ آتسز بن خوارزم شاہ	قلمی	۴۷۸	
			تقطیع کتب بہت مختلف۔ طول پانچ چھ انچہ کے درمیان۔ عرض تین چار انچہ کے مابین۔ سطور نو ۹					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

خط و کاغذ عرب- نام کاتب وسال کتابت تحریر نہیں- بین السطور فارسی ترجمہ فقرات کا لکھا ہوا ہے- پہلے صفحہ پر تین مہریں ذکی علی بن محمد نام کی چسپاں ہیں-

فن لغت کی نادر و نایاب کتاب ہے- مؤلف نے اس کتاب کو اتسز بن خوارزم شاہ بادشاہ کے حکم سے تالیف کیا ہے اور اسی کے نام کتاب بھی معنون کی ہے- پوری کتاب پانچ قسموں پر منقسم ہے- ۱ القسم الاول فی الاسماء- ۲ القسم الثانی فی الافعال- ۳ القسم الثالث فی الحروف- ۴ القسم الرابع فی تصریف الاسماء- ۵ القسم الخامس فی تصریف الافعال- پورا نسخہ اس کتاب کا کمیاب ہے- اگرچہ اوپر و غیرہ بعض مؤلف کشف الظنون کی تصریح سے اس کتاب کا یورپ میں طبع ہونا ظاہر ہوتا ہے مگر اس وقت تک کوئی مطبوعہ نسخہ دیکھا نہیں گیا- اس مجلد میں پوری کتاب کی صرف دو قسمیں ہیں پہلی اور پانچویں- دونوں قسمیں علحدہ علحدہ مستقل عنوان سے لکھی ہوئی ہیں ایک مجلد نسخہ قلمی اس کتاب کا مجلد اول فن لغت عربی کے نمبر ۱۰ پر تحریر ہے- اس میں صرف پانچویں قسم کتاب کی ہے- آغاز قسم اول- صفحہ ۲- الحمد للہ الذی فضل علی جمیع الالسنۃ لسان العرب..... و لجاء لنا ھذا اللسان خاتمہ قسم اول صفحہ ۱۴۴- علی صد عقلی جمالہ- اللھم لا ھم- ابتدا قسم پنجم صفحہ ۱۴۸- باب فعل یفعل فعلا اھناء الطعام یھنئہ و یھنو ء ہ- خاتمہ صفحہ ۲۷۸- لیس زید ذا ھیاجات کذا- تمت والحمد للہ رب العالمین-

نسخہ ہذا کے ابتدائی ورق پر کتاب کا نام ایک جگہ "کتاب المصادر والافعال مع لغۃ العربیۃ المسمی بعزیزی لجار اللہ زمخشری" تحریر کیا ہے- دوسرے مقام پر لغت عربی الاسما لکھا ہے- کتاب کا نام حقیقۃً (مقدمۃ الادب) ہے محققین فن نے بھی یہی تصریح کی ہے اور خطبہ کتاب سے بھی یہی پتہ چلتا ہے- جار اللہ زمخشری کا ترجمہ مجلد دوم فن غریب الحدیث عربی نمبر ۳ کے تحت میں تحریر ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۷۰	۱۳۱	۲۰	المنجد	الاب لویس معلوف الیسوعی البیروتی		مطبوعہ سنہ ۱۹۰۸ء بیروت	۱۰۳۰	

عربی لغات کے معانی بڑی تفصیل و صراحت کے ساتھ ... الفاظ میں کوشش کے ساتھ کام کیا ہے- اکثر جگہ اختلاف حرکات ... کتاب میں تحقیق مصادر و مشتقات و موصوف

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			وجمع وتثنیہ وطریقہ نسبت وتصغیر وکتابت ہمزہ وغیرہ میں بھی خامہ فرسائی کی ہے۔ کتاب کارآمد ومفید ہے۔ ابتدا صفحہ اول المقدمة الحمد لمن نطقت الکائنات بوجودہ..... اما بعد فان ادباء اللغة العربیة۔ خاتمہ صفحہ ۲۳، الیاء کتبہا					
۶۰۰۶	۱۷۱	۶۱	المنجد	الاب لویس معلوف اثر آب الیسوعی البیروتی		مطبوعہ ۱۹۰۸ء بیروت	۱۰۹۳	
			دوسرا نسخہ ہے۔ پہلے نسخہ سے کسیقدر آخر میں زیادتی ہے۔ سال طبع تحریر نہیں ہے (مؤلف کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
	۱۳۵	۶۲	النوادر فی اللغة مع کتاب مسائیہ	امام ابوزید سعید بن اوس بن ثابت الانصاری اللغوی البصری المتوفیٰ سنہ ۲۱۵ھ وقیل سنہ ۲۱۶ھ وسنہ ۲۱۴ھ		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۴ء بیروت	۳۰۲	
			فن لغت کی مستند کتاب ہے۔ نوادر الاستعمال کلمات کو جو اہل عرب سے منقول ہیں۔ رجاز وشعراء کے کلام کی استناد کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اور اُن کے معانی ومواقع استعمال بتائے ہیں۔ علاوہ نوادرات جمع کرنے کے دوسرے الفاظ مفردہ کی بھی تفسیر کی ہے۔ اس کتاب کے مصحح اور محشی سعید خوری شرتونی لبنانی ہیں۔ ابتدا کتاب میں مختصر سا خطبہ اور ترجمۂ مؤلف بھی انہوں نے لکھا ہے۔ انہیں کے اہتمام سے یہ کتاب نسخہ مکتوبہ ابن منظور صاحب کتاب لسان العرب سے منقول ہوکر طبع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے آخر صفحہ ۲۳۲ سے کتاب مسائیہ جو اسی مؤلف کی ہے شروع ہوئی ہے۔ مسائیہ کو بعض اہل علم تو نوادر ہی کا تتمہ خیال کرتے ہیں بعض نے اسکو مستقل کتاب کی صورت میں رکھا ہے۔ یہ کتاب بھی نوادر ہی کے ہم رنگ ہے۔ کتاب کے آخر میں دو فہرستیں حروف ہجا کی ترتیب سے منضم ہیں۔ ایک فہرست اسماء شعراء ورجاز کی جن کا کلام اس کتاب میں منقول ہے۔ دوسری فہرست الفاظ مفردہ کتاب کی۔ آغاز کتاب نوادر صفحہ اول۔ اخبرنا ابو اسحاق ابراهیم بن محمد بن احمد بن بسام۔ خاتمہ نوادر صفحہ ۲۲۳۔ اذا دنوت منہ۔ ابتدا کتاب مسائیہ صفحہ ۲۳۲۔ ابوزید یقال سؤته مساءة۔ خاتمہ کتاب مسائیہ صفحہ ۲۴۱ وکذلک الناس واناس۔　(ابوزید مؤلف کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر (۹) کے تحت میں لکھا گیا۔)					

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر فہرست سابق	نمبر موجودات
	۴۳۲	قلمی		الفاضل علی اکبر بن علی الالہ آبادی	الاصول الاکبریہ	۱	۶۴	۲۰۲۷

تقطیع کتابت ۵ × ۲⅛ - انچہ سطور پانچ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام رقعہ دوزی کی وجہ سے معلوم نہیں ہوا۔ تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ پوری کتاب پر پیوند کاری وکرم خوردگی کا اثر زیادہ ہے۔

اصول تصریفیہ میں یہ کتاب تالیف ہوئی ہے۔ تمام مسائل صرفیہ کا مختصر عبارت میں استیعاب کیا ہے۔ اس علم کی کارآمد کتاب ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ العلی الولی لب بکل برھان و بیان ..... اما بعد فھذا المختصر فی الصرف یسمے بالاصول۔ خاتمہ صفحہ ۴۳۲ بجلا عراہما علی بنائھما۔ الی قول۔ وکاتبہ رامیلم فی التراب۔

(مؤلف کتاب کا حال معلوم نہیں ہوا۔)

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر فہرست سابق	نمبر موجودات
				لم اقف علی اسم المؤلف	الامثلۃ المختلفہ	تحت نمبر ۱۹		
	۲۸۴	قلمی		الفاضل مولنا احمد بن محمد الکوشیاری	ایضاح المصباح شرح مراح الارواح	۲	۷۱	۴۵۷۱

تقطیع کتابت ۶ × ۴ - انچہ سطور پندرہ۔ خط نستعلیق طالبعلمانہ۔ کاغذ مرادآبادی۔ نام کاتب و سال کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی وپیوندکاری قلیل ہے۔

مراح الارواح کی مختصر شرح ہے۔ شارح نے ضروری قدر تفصیل سے کام لیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتصف بالکمال والشکر للہ الکبیر المتعال۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۳ نحو طاویان وطاویات۔ الی عبارت من تنسیخ ھذا الکتاب۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
(شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)								
۳۹۰۰	۷۰	۳	التصریف الملوکی	الامام ابو الفتح عثمان بن جنّی الموصلی النحوی المتوفیٰ سنہ ۳۹۲ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۳۱ھ مصر سنہ ۱۹۱۳ء	۹۶	

قواعد تصریفیہ میں بہت قدیمی اور نادر کتاب ہے۔ حضرت مؤلف نے مسائل صرفیہ کو مختصر عبارت میں بڑی خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ فاضل محمد سعید بن مصطفیٰ النعسان الحموی کے اہتمام سے مطبع مصریہ میں طبع ہوئی ہے اور صفحات کے ذیل میں فاضل مذکور کی مختصر شرح بھی لکھی ہوئی ہے۔ اصل کتاب میں ادغام کی بحث مؤلف نے نہیں لکھی تھی آخر کتاب میں صرف اس قدر و الادغام له قسم برأسه لکھکر کتاب کو ختم کر دیا تھا۔ فاضل مسطور نے تتمیم فائدہ کی غرض سے مؤلف کی دوسری کتاب "الخصائص" سے بحث ادغام کو بھی مستقل بیان کی صورت میں لکھ دیا ہے۔ کتاب کے آخر میں فہرست مطالب بھی شامل ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ و صلی الله علی سیدنا محمد و علی آله و صحبه و سلم۔ هذا جمل من اصول التصریف۔ خاتمہ اصل کتاب صفحہ ۹۵۔ و اصحابه الاخیار المنتجبین و سلم تسلیماً کثیراً۔ ابتداء بحث ادغام صفحہ ۱۰۲۔ باب فی الادغام الاصغر قد ثبت ان الادغام المألوف المعتاد۔ خاتمہ بحث ادغام صفحہ ۸۳۔ و هذا مختذ لتمن فوقهم ممنوع۔

ابن جنی۔ اصلاً موصلی ہیں۔ ان کے والد سلیمان بن فہد ازدی موصلی کے ملک غلام تھے۔ سنہ ہجری سے کچھ قبل ان کا تولد ہوا۔ حذق الادباء اور اعلم علماء النحو والتصریف تسلیم کئے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

گئے ہیں علم نحو سے تصریف میں ان کا علم اقوے و اکمل ہے۔علم تصریف میں کوئی دوسرا ان کا ہم پلّہ نہیں ہوا۔ تصریف میں تفوق کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ابو علی الفارسی حالت سفر میں جب جامع مسجد موصل میں پہونچے تو دیکھا کہ ایک نوعمر شخص مسائل نحویہ کے درس میں مشغول ہے کچھ لوگ بھی اُس کے گرداگرد جمع ہیں۔ ابو علی نے اس سے ایک تصریفی مسئلہ دریافت کیا جس کا جواب وہ نہ دے سکا۔ ابو علی یہ کہکر کہ "زبیت قبل ان تحصرم" وہاں سے چلے گئے۔ ابن جنی کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ ابو علی نحوی تھے تو علم تصریف کی تکمیل کی غرض سے غربت اختیار کرکے "سمریہ" میں ابو علی کی خدمت میں حاضر ہوے اور اُن کے ہمراہ بغداد پہونچے چالیس سال کامل اُن کی خدمت میں رہ کر علوم کی تکمیل کی۔ سب سے زیادہ عربیت میں اور بالخصوص قواعد تصریفیہ میں بہت بڑا کمال پیدا کیا۔ ۳۷۷ھ ہجری میں جب ابو علی کی وفات ہوگئی تو ابن جنی بغداد میں اُن کی قائم مقامی پر ممتاز ہوئے۔ یہاں تدریس علوم میں بڑی شہرت و نام آوری حاصل کی۔ ابو القاسم ثمانینی، ابو احمد عبد السلام بصری، ابو الحسن علی بن عبد اللہ سمسمی وغیرہم بڑے بڑے فضلا ان کے تلامذہ میں معدود ہیں۔ ادب، نحو، تصریف، فقہ وغیرہ میں ان کے بہت سے مولفات ہیں۔ دیوان متنبی کی بھی شرح لکھی ہے۔ اور اس دیوان کو متنبی ہی سے پڑھا تھا۔ کہتے ہیں کہ متنبی سے کسی نے اس کے اس قول کے متعلق سوال کیا "یا دھواک صبرت ام لم تصبرا" تصبرا میں باوجود لم ہونے کے الف کیوں باقی رکھا گیا۔ متنبی نے جواب دیا کہ اگر اس وقت ابن جنی یہاں موجود ہوتا تو تم کو دنداں شکن جواب ملتا۔ وجہ یہ ہے کہ یہ الف نون تاکید خفیفہ کے بدل میں ہے۔ اصل میں "لم تصبرن" تھا۔ حالت وقف میں نون خفیفہ الف سے بدل جاتا ہے۔ ابن جنی کے مشاہیر مؤلفات کے اسمایہ ہیں۔ ۱ سر الصناعۃ۔ ۲ شرح تصریف المازنی۔ ۳ الخصائص۔ ۴ شرح مستغلق الحماسہ۔ ۵ التلقین فی النحو۔ ۶ الکافی شرح القوافی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

للاخفش - المذکر والمؤنث - المنصوص والممد ودیشرحان علی دیوان المتنبی - اللمع فی النحو - اس کتاب کو اپنے استاد شیخ علی فارسی کے کلام سے جمع کیا ہے - محاسن العربیۃ - المحتسب فی اعراب الشواذ - شرح الفصیح - مختار تذکرہ ابی علی الفارسی - المہذب والتنبیہ فی الفقہ اللمع والتبصرہ فی اصول الفقہ - التصریف الملوکی وغیر ذلک - ماہ صفر کے آخر تین سو بانوے (۳۹۲) ہجری میں وفات پائی - (وفیات الاعیان - نزہۃ الالبا فی طبقات الادباء)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۴۷	۷۲	۴	جامع المسائل	الفاضل عبد الجمیل بن محمود بن محمد الصافی من فضلاء القرن التاسع	سنہ ۸۹۳ھ	قلمی سنہ ۱۲۳۲ھ	۱۴۸	

تقطیع کتابت ۶ × ۳ ۱/۲ - انچہ سطور سترہ - خط نسخ اوسط درجہ کا - کاغذ کشمیری - کاتب عبد الرزاق بن عبد الخلاق - پوری کتاب پر پیوندکاری اور خفیف اثر کرم موجود ہے -

قدیم کتاب ہے مسائل تصریفیہ کی جامع - ایک مقدمہ تین اقسام اور خاتمہ پر مرتب کی گئی ہے -

آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین ..... اما بعد فیقول العبد الفقیر الی اللہ الغنی عبد الجمیل بن محمود بن محمد الصافی

خاتمہ صفحہ ۱۴۸ - عند یوم القیمۃ یا ارحم الراحمین - الی عبارت - بخط خام باتمام رسانید -

مؤلف علام آخری نویں صدی کے فضلا میں ہیں - انکا حال معلوم نہیں ہوا - اس کتاب میں مؤلف کے نام کی کتابت مختلف ہے خطبہ میں تو مؤلف کا نام حسب تصریح بالا تحریر ہے - خاتمہ میں یہ نام اسطرح لکھا ہے - انا الفقیر الجانی عبد الجلیل محمود بن محمد بن الصافی الحانی - کتب تواریخ وطبقات نحویین وغیرہ میں اس نام کا کوئی مصنف نہیں لکھا گیا

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ضمن نمبر ۱۹	رسالہ بناء الافعال	لم یصرح المؤلف				
	تحفہ نمبر ۳۸۳ مجلد اول فن نحو		الزنجانی - المسمی بتصریف العزی	الامام عز الدین الزنجانی من فضلاء القرن السابع		قلمی سنہ ۱۰۸۸ھ		

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								تقطیع کتابت ۴ × ۲½ انچ۔ سطور نو۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب درویش بن صلاح الدین۔ کرم خوردگی و دیمک کاری سے محفوظ۔ یہ کتاب مجلد اول فن نحو عربی مجموعہ مائۃ عامل نمبری ۲۸۳ میں مجلد ہے۔ آخر سے کسی قدر ناقص و ناتمام ہے۔ شروع سے اسم آلہ کی بحث تک ہے علم تصریف کی بڑی معتبر و مفید کتاب ہے مسائل تصریفیہ کو بڑی خوبی کیساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۴۲ اعلم ان التصریف فی اللغۃ التغییر الخ۔ عبارت ختم صفحہ ۸۰ ومکسحنۃ ومفتاح۔ مصنف علیہ الرحمہ کا نام حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں" ابراہیم بن عبدالوہاب بن عماد الدین بن ابراہیم الزنجانی لکھا ہے بغیۃ الوعاۃ میں علامہ سیوطی اس نام کو اسطرح تحریر کرتے ہیں عبدالوہاب بن ابراہیم بن عبدالوہاب بن المعالی الزنجانی۔ علامہ تفتازانی نے بھی اس کتاب کی شرح میں مؤلف کا نام عبدالوہاب ہی لکھا ہے۔ حیث قال لما رایت مختصر التصریف الذی صنفہ الامام الفاضل..... عز الملۃ والدین عبدالوہاب بن محمد الزنجانی۔ لیکن بیان ولدیت میں علامہ سیوطی رح سے اختلاف کیا ہے۔ فہرست خدیویہ مصریہ میں اس نام کو حاجی خلیفہ کی تصریح کے موافق لکھا ہے۔ پٹنہ کی فہرست میں یہ کتاب موجود نہیں۔ ایسے مشہور اور امام فن کے نام اور ولدیت میں اختلاف نہ معلوم کسوجہ سے واقع ہے زنجانی بڑے فضل و کمال کے شخص تھے۔ عروض و قوافی وغیرہ میں انکے بہت سے مولفات ہیں۔" الہادی فی النحو والصرف" کے بھی یہی مؤلف ہیں اور اس کتاب کی ضخیم شرح بھی دو جلدوں میں خود ہی لکھی ہے۔ شرح کے آخر میں لکھتے ہیں۔ فرغ منہ ببغداد فی العشر من ذی الحجۃ سنۃ اربع وخمسین وستمائۃ۔ (۶۵۴) علامہ جاربردی نے شافیہ کی شرح میں اسی کتاب سے بہت سے اقوال و فوائد اخذ کئے ہیں۔ الہادی اور اُس کی شرح کے علاوہ کتاب تصریف العزی جوزنجانی کے نام سے مشہور ہے۔ انہیں کی تالیف ہے۔ ضمیمہ فہرست برٹش میوزیم مرتبہ چارلس ریو صفحہ ۶۱۲ پر وفات بعد ۶۵۵ھ کے لکھی ہے۔ (بغیۃ الوعاۃ)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تتمہ نمبر ۱۹	شافیہ	الشیخ جمال العلامہ جمال الدین ابو عمر عثمان المعروف بابن الحاجب بن عمر بن ابی بکر بن یونس الکردی الاسنائی المتوفی سنہ ۶۴۶ھ				
۱۱۷۴	۶۰	۵	شافیہ مع الشرح	ایضاً		قلمی سنہ ۱۰۹ھ	۱۴۲	

تقطیع کتابت طولاً ۸½ سے ۹ انچ تک۔ عرضاً ۱-۶ انچ۔ سطور ۲۶ سے ۲۴ تک۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اوراق پر اثر کرم و پیوندکاری زیادہ ہے۔ کاغذ بوجہ کہنگی کے کسی قدر بوسیدہ ہو گیا ہے۔

اِس مجلد میں دو کتابیں ہیں۔ شافیہ اور اُس کی شرح جسکا حال ذیل میں تحریر ہے۔ شافیہ علم صرف کی مشتہر اور معروف و متداول کتاب ہے۔ جملہ مسائل تصریفیہ مختصر عبارت میں بڑی خوبی و متانت کے ساتھ ضبط کئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ و بعد فقد سالنی من لا یسعنی مخالفتہ ان الحق الخ۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۔ غیر یلے والے وعلی وحذا۔

ابن حاجب۔ بہت بڑی ہستی کے شخص اور اذکیار زمانہ میں فرد کامل تھے۔ مشاہیر فضلاء اور کبار علماء میں انکا شمار ہے۔ اصلاً کردی اور مولداً اسنائی تھے۔ ان کے والد امیر عز الدین موسک الصلاحی کے یہاں حاجبی کی خدمت پر مامور تھے۔ اسی مناسبت سے ابن حاجب

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

مشہور ہیں۔ صغر سنی میں سب سے پہلے قاہرہ میں قرآن کریم حفظ کیا اور علامہ شاطبی سے بعض قرأت کی تعلیم پائی۔ کتاب التیسیر کی سماعت بھی انہیں کے یہاں کی۔ پھر فقہ مالکی کو پڑھا اور اسی مذہب کے پابند رہے۔ اس کے بعد عربیت و اصول وغیرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان علوم میں بہت بڑی دستگاہ اور کمال پیدا کیا۔ قاہرہ سے دمشق چلے گئے۔ جامع دمشق میں زاویۂ مالکیہ میں اس تحقیق و تدقیق کے ساتھ تدریس میں مشغول ہوئے کہ بڑے بڑے طلبا اور علما ان کی لیاقت علمی اور کمال فضیلت کے معترف ہوئے۔ اور آوازہ فضل و کمال اطراف واکناف میں پھیل گیا۔ بہت بڑے فقیہ، مناظر، مفتی، ثقہ، متبحر فی العلوم، متورع، متواضع شخص تھے۔ تمام علوم میں عموماً اور عربیت میں خصوصاً مرتبۂ عالی رکھتے تھے۔ فقہ، اصول، عربیت وغیرہ میں بہت سے مصنفات عالیہ ان کے یادگار ہیں۔ ابن خلکان ان کے تصنیفات کی تعریف میں لکھتے ہیں "وکان تصانیفہ فی نہایۃ الحسن والافادۃ" اور یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ ابن حاجب سے چند مرتبہ میری ملاقات ہوئی۔ میں نے عربیت کے اہم اور مشکل مسائل ان سے دریافت کئے جن کے جواب انہوں نے نہایت متانت و سنجیدگی و تحقیق کے ساتھ دیے۔ دمشق کی سکونت کے بعد پھر قاہرہ میں مراجعت کی۔ یہاں کچھ زمانہ قیام کے بعد بغرض توطن اسکندریہ چلے آئے اور یہیں جمعرات کے دن صبح کے وقت ۲۶ شوال چھ سو چھیالیس (۶۴۶) ہجری میں وفات پائی باب البحر کے باہر حضرت شیخ صالح ابن ابی شامہ کی قبر کے پاس مدفون ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ان کے مشاہیر مصنفات کے اسماء یہ ہیں مختصر[1] فی الفقہ۔ مختصر[2] فی الاصول۔ المنتہی[3]۔ الکافیہ[4] فی النحو شرح[5] الکافیہ۔ الوافیہ[6]۔ شرح[7] الوافیہ۔ الشافیہ[8]۔ شرح[9] الشافیہ۔ قصیدہ[10] فی العروض۔ الایضاح[11] شرح المفصل۔ امالی[12] وغیرہ۔

(ابن خلکان۔ مرآۃ الجنان۔ شذرات الذہب۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی سنہ کتابت	تعداد صفحات	کیفیت
			شرح الشافیہ	الشیخ ابو الفضائل رکن الدین حسن بن محمد بن شرف شاہ العلوی الاستر آبادی المتوفی ۷۱۵ھ		قلمی سنہ ۹۰۴ھ		

مجلد مذکورہ بالا کی دوسری کتاب ہے۔ یہ شرح شافیہ کی نہایت خوبی وسنجیدگی کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ زوائد وتطویل سے اعراض کر کے ضروری امور کو بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔ اور متن کے مشکلات کا حل کما ینبغی کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۵۔ قال المؤلف المعظم والسید الاعلم افضل العرب والعجم ..... اما بعد حمد اللہ علی توالی نعمہ ونبی الہ وتوانز کرمہ وافضالہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۸۔ علی الیاء غالبًا واللہ اعلم ..... سنۃ اربع وتسعمأۃ۔

علامہ استر آبادی۔ بہت بڑے نحوی متکلم۔ ذکی فطین۔ صاحب تصانیف شخص تھے۔ تواضع اور انکساری کا یہ حال تھا کہ ہر شخص کیواسطے تعظیما قیام کرتے۔ یہاں تک کہ سقا کے لئے بھی کھڑے ہو جاتے۔ کچھ زمانہ مراغہ میں بھی قیام رہا۔ اور تحصیل علوم کا مرکز بھی یہی مقام ہے۔ مراغہ سے بغرض سکونت موصل میں چلے آئے۔ یہاں مدرسۂ نوریہ میں تدریس وتالیف کا شغل رکھا تھا۔ بغیۃ الوعاۃ میں سیوطی کے بیان سے مفہوم ہوتا ہے کہ علامہ استر آبادی نے شافیہ ابن حاجب کی تین شرحیں لکھی تھیں۔ منجملہ تین شرحوں کے زیادہ مشہور متوسط ہے۔ غالبًا نسخہ مذکورہ متوسط ہی ہے۔ ستر سال سے کچھ زیادہ زندہ رہکر سات سو پندرہ (۷۱۵) ہجری میں موصل میں انتقال فرمایا۔

(شذرات الذہب۔ بغیۃ الوعاۃ)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحہ	کیفیت
۲۹۱۷	۶۵	۶	شرح الاصول الاکبریہ	لم یصرح المؤلف باسمہ		مطبوعہ ۱۳۱۵ھ دہلی	۳۶۰	

اصول اکبریہ مرقومۂ بالا کی شرح ہے۔ شارح نے مختصر عبارت میں متن کے اجمال کی تفصیل اور مسائل کی وضاحت کی ہے۔ اس شرح کے دو نسخے قلمی مجلد اول فن صرف عربی نمبر (۲۲) اور نمبر (۲۳) پر بھی تحریر ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وبحمدہ المنان الکریم۔ ھذا اشرح من الجامع المختصر المسمے بالاصول المعروف بالاصول الاکبریہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۰۔ بین المعجمۃ والمھملۃ فجھل منہا۔

(شارح نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی ہے۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحہ	کیفیت
۵۲۷۵	۷۳	۷	شرح التصریف الغزی	العلامہ ابی الحسن علی بن ہشام الگیلانی		مطبوعہ ۱۳۰۷ھ بمبئی	۵۲	

کتاب التصریف العزی جو عام طور پر زنجانی کے نام سے مشہور ہے اُسکی شرح ہے جو اشی پر اصل متن بھی پورا موجود ہے۔ شارح نے متن کے مسائل کو عمدہ طور پر شرح کر دیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ قال الشیخ الامام العالم العلامہ الاستاذ ابو الحسن علی بن ھشام الگیلانی الشافعی فسح اللہ لہ فی قبرہ۔ اعلم ایھا المتعلم الخ۔ خاتمہ صفحہ ۵۲۔ وعلے آلہ وصحبہٖ وسلم۔ اسلے عبارت۔ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

(فاضل شارح کا حال کہیں دیکھا نہیں گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۴۵	۶۸	۸	شرح الزنجانی	علامہ سعد الدین مسعود بن عمر بن عبد اللہ التفتازانی المتوفی سنہ ۷۹۱ھ وقیل سنہ ۷۹۲ھ و سنہ ۷۹۳ ہجری		قلمی سنہ ۹۸۴ھ	۱۵۲	

تقطیع کتابت ۴½ × ۲½-۲-۱ انچہ سطور پندرہ خط و کاغذ عرب کاتب محمد بن محمد الحسینی نجف اشرف میں نوسو چوراسی (۹۸۴) ہجری میں لکھی گئی ہے۔ ابتدائی صفحہ پر سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری کے نام کی مہر چسپاں ہے۔ اور صفحہ ۳۴ پر ایک اور مہر چسپاں ہے جسمیں یہ مصرعہ کندہ ہے "شرف یافت نامم زنام حبیب"۔ اکثر جگہ سے کرم خوردہ و پیوند کار ہے۔ زنجانی کی شرح ہے۔ زنجانی کے مؤلف کے نام اور ترجمہ سے متعلق مجلد اول میں اسی فن کے نمبر ۱۱ کے بعد تحریر ہو چکا ہے۔ یہ شرح علامہ تفتازانی کی ابتدائی تالیف ہے جس کو انھوں نے سولہ سال کی عمر میں سنہ ۷۳۸ھ میں تالیف کیا ہے۔ اس شرح میں مطالب اصل متن کی تفصیل و تشریح کے ساتھ بہت سے فوائد زوائد بھی لکھدیے ہیں۔ اس شرح کے گو چند نسخے قلمی و مطبوع اس کتاب خانہ میں اور بھی ہیں۔ جو مجلد اول نمبر ۲۷ سے نمبر ۳۱ تک فن صرف عربی میں لکھے ہیں۔ مگر یہ نسخہ باعتبار خط و قدامت تحریر اور دوسری خوبیوں کے سبب تمام نسخہائے موجودہ سے ممتاز ہے۔ اس نسخہ میں اسقدر کمی ضرور واقع ہے کہ درمیان سے اس کے اوراق گئے ہوئے ہیں۔ اوراق کم شدہ کی جگہ سادے کاغذ کے ورق مجلد ہیں۔ جو عدداً دس ورق ہیں۔ عبارت آغاز شرح صفحہ ۲- ان ازدی زہر یخرج فی ریاض الکلام من الاکمام..... امابعد فیقول الفقیر الی اللہ الغنی مسعود بن عمر القاضی التفتازانی- خاتمہ صفحہ ۱۵۱- وعصمنا من الزلل

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			والاضطراب۔ اسے قول۔ امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔ (علامہ تفتازانی کا ترجمہ مجلد دوم۔ فن اصول فقہ عربی نمبر ۴ ۱۳ پر لکھا گیا ہے۔)					
		تحت نمبر ۵	شرح الشافیہ	الشیخ ابوالفضائل رکن الدین حسن استرآبادی				
۳۵۱۹	۶۹	۹	شرح شافیہ	السید جمال الدین بن عبد اللہ بن محمد الحسینی المعروف بنقرہ کار۔ المتوفی ۷۷۶ ہجری	معنون بنام الامیر الجانی المصری	قلمی ۱۲۴۷ھ	۳۸۴	

تقطیع کتابت ۱/۲ ۷ × ۴ انچ۔ سطور پندرہ۔ خط نستعلیق مختلف اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام پیوندکاری کی وجہ سے ظاہر نہوا۔ پوری کتاب پیوندکاری اور کرم خوردگی موجود ہے۔

شافیہ ابن حاجب کی بہت قدیمی شرح ہے۔ شارح نے مشکلات متن کے حل میں نہایت خوبی سے کام لیا ہے۔ اس شرح کو امیر جانی مصری کے واسطے تالیف کیا ہے۔

عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی علا بحوله و دنا بطوله ..... والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد نبی الرحمة و سراج الامة۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۴ یکتب بالیاء حملا لہا علیہ واللہ اعلم الی عبارت ہفتم شوال ۱۲۴۷ ہجری۔

حضرت مؤلف نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ عربیت و اصول میں پوری پوری مہارت حاصل تھی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			عقلیات میں بھی امام فن مانے گئے ہیں۔ حلب وغیرہ میں (اسدیہ) مولفہ ابن مالک کی تدریس پر ایک مدت تک مامور رہے۔ دمشق اور قاہرہ میں بھی ایک زمانہ تک قیام رہا۔ ستتر برس تک اس عالم میں رہکر سات سو چہتر (۷۷۴) ہجری میں راہی ملک بقا ہوے۔ (شذرات الذہب –)					
۱۱۸۲	۶۲	۱۰	شرح الشافیہ المشتہر بشرح الرضی	الشیخ نجم الائمہ رضی الدین محمد بن الحسن الاستر آبادی المتوفی سنہ ۶۸۶ھ		مطبوع استامبول	۳۹۶	
			شافیہ ابن حاجب کی شرح ہے۔ بہت قدیمی اور مشہور کتاب ہے یہ شرح بڑے بسط و تفصیل اور تحقیق تدقیق کے ساتھ تالیف ہوئی ہے۔ اکثر شروح شافیہ سے افضل و اعلے مانی گئی ہے۔ فضلاء عظام اور علماء کرام اسکو نظر استحسان سے دیکھتے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ اما بعد حمد الله تعالے علے نوالی نعمه والصلوة علے رسوله محمد وعترته المعصومين۔ ..... فان الشراح قد اقتصروا علے شرح مقدمة الاعراب۔ خاتمہ صفحہ ۳۹۵۔ بعون الله ملك الوهاب۔ دو نسخے مطبوعہ اس شرح کے مجلد اول فن صرف عربی کے نمبر ۳۲ و نمبر ۳۳ پر بھی درج ہیں۔ اس نسخہ کا سال طبع نہیں لکھا ہے۔ علامہ رضی علوم عربیہ و لغت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ اصل وطن ان کا استر آباد ہے۔ جو ارض طبرستان میں بہت بڑا مشہور شہر ہے۔ مگر قیامی مقام ان کا نجف اشرف رہا ہے۔ مفتاح السعادة میں طاش کبرے ان کی نسبت لکھتے ہیں " ویروی ان نجم الائمه رضی الدین کان علے مذهب الرفض — اسی موقع پر ان کی ایک حکایت بھی نقل کی ہے۔ کہ					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کہا کرتے تھے کہ "العدل فی عمر لیس بتحقیقی" بجاے اس کے کہ العدل فی عمر تقدیری۔ شرح شافیہ کے علاوہ کافیہ کی شرح بھی ان کی ہے جس کو نجف اشرف میں تالیف کیا ہے۔ بغیۃ الوعاۃ میں علامہ سیوطی شرح کافیہ مولفہ رضی کی نسبت لکھتے ہیں کہ غالبًا کتب نحو میں کوئی دوسری کتاب تحقیقًا وجمعًا اس کے مثل تالیف نہیں ہوئی ہے۔ اگلے اور پچھلے علما اسپر بڑا اعتماد رکھتے ہیں اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ تدریسا وتالیفا انکو اس کتاب سے بہت مدد ملتی ہے۔ رضی نے اس شرح میں ایسے دقایق ونکات لکھے ہیں۔ جس میں وہ منفرد سمجھا گیا ہے۔ سیوطی یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ "مجھے رضی کا نام اور پورا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ شرح کافیہ کی آخری عبارت سے اس کی تالیف ۶۸۳ہجری میں معلوم ہوئی ہے۔ مکہ معظمہ میں شمس الدین بن عزم نے مجھسے رضی کا سال وفات چھ سو چوراسی (۶۸۴) ہجری بیان کیا۔ مجھے یہ بھی شبہ ہوتا ہے کہ اس نے چوراسی کی جگہ چھیاسی کہا تھا"

شذرات میں ابو الفلاح کشف الحجب میں سید اعجاز حسین نیشاپوری۔ مجالس المومنین میں قاضی نور اللہ شوستری۔ اکتفاء القنوع میں اڈورڈ فنڈیک ۶۸۶ہجری میں رضی کی وفات پر متفق اللفظ ہیں۔ پٹنہ کی فہرست مطبوعہ حیدرآباد صفحہ ۵۰۴ پر تحت کتاب شرح کافیہ مولوی خدابخش خانصاحب لکھتے ہیں "وعلم توجہ بعالم آخرت در ۶۸۴ھ برافراشت وقاضی نور اللہ شوستری وفات او را در ۶۸۶ھ یافت" حالانکہ قاضی نور اللہ کی عبارت تالیف شرح کافیہ اور وفات رضی کی نسبت مجالس المومنین میں اسطرح ہے "فراغ او از تالیف آن شرح درسال ششصد وہشتاد وسہ بود ودرسال ہشتاد وشش وفات نمود" فہرست پٹنہ کی یہ غلطی ظاہرًا ناسخین سے ہوگئی ہوگی۔ رضی کے اشہر مصنفات میں شرح قصائد ابن ابی الحدید بھی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۶۹	۶۱	۱۱	شرح الشافیہ المعروف بالنظام	العلامہ نظام الدین حسن بن محمد بن حسین القمی النیشاپوری المعروف بنظام الاعرج من فضلاء القرن الثامن		قلمی	۲۰۸	

تقطیع کتابت طولاً مختلف کہیں چار پانچ اور کہیں پانچ چھ انچ کے درمیان۔ عرضاً دو تین انچ کے مابین۔ سطور سترہ سے انیس ۱۹ تک۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی کا اثر قلیل اور پیوندکاری بالکل نہیں ابتدائی صفحہ پر چھوٹی سی مہر چسپاں ہے جس میں (یا نبی اللہ) کندہ ہے۔

شافیہ ابن حاجب کی شرح ہے۔ نہایت ربط وضبط اور اختصار کے ساتھ متن کے صعوبات کو حل کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ احمدك الله اللهم على ان وفقتني لصرف ريعان الشباب في اقتناء العلوم۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۷۔ المسمى بالنظام والحمد لله رب العالمين۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۲۶	۶۶	۱۲	شرح الشافیہ المعروف بالنظام	ایضاً		مطبوعہ طہران	۲۱۴	

دوسرا نسخہ مطبوعہ ہے۔ (علامہ نیشاپوری کے متعلق فن تفسیر عربی نمبر ۲۵۰ کے تحت میں لکھا گیا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۸۸	۶۷	۱۳	الشرح الصفدری	مولانا صفدر علیخاں بن محمد حسن خاں بن محمد اسمٰعیل الشیرازی		قلمی سنہ ۱۲۳۴ھ	۳۱۲	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت طولاً ۸ انچہ عرضاً مختلف یعنی چار اور چار پانچ انچہ کے درمیان۔ سطور پچیس سے تیئس تک خط نستعلیق پختہ کاغذ کشمیری۔ کاتب محمد علی عرف بابو جان۔ کتابت شہر حیدرآباد دکن میں ہوئی ہے۔ تمام اوراق پر پیوند کاری اور کرم خوردگی کا اثر موجود ہے۔
یہ کتاب شافیہ کی شرح الشرح حال عبارت شرح ہے۔ فاضل رضی الدین محمد بن محمد امین تفرشی نے شافیہ ابن حاجب کی شرح لکھی ہے یہ کتاب اس شرح کی شرح ہے۔ حواشی پر اصل شرح کی پوری عبارت اور متن میں شرح الشرح تحریر ہے۔ عبارت ابتدائی شرح الشرح صفحہ ۲۔ نحمدك یا حمید علی ما صرفنا عن الغی ایا الی الصراط المستقیم۔ خاتمہ عبارت شرح الشرح صفحہ ۳۱۲ یحق لا الٰہ الا ھو العفو المنان۔ اے فی ل۔ کارمن نظام شد۔
(دونون فاضلین شارحین کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td>۱۹۴۷</td><td>۶۳</td><td>۱۴</td><td>شرح مراح الارواح</td><td>الفاضل حسن باشا بن علاء الدین الاسود</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۰۶۹ھ</td><td>۱۹۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۷½ × ۳½ انچہ۔ سطور بیس۔ کاغذ متن دیلی و کاغذ حواشی بادامی۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاتب کا نام کسی نے مٹا دیا ہے۔ پوری کتاب کے حواشی بادامی کاغذ کے نئے جوڑے گئے ہیں۔ کتاب پر پیوند کاری و کرم خوردگی کا اثر قلیل ہے۔
مراح الارواح کی شرح ہے جو علم تصریف میں مشہور و متداول کتاب ہے مصنف مراح الارواح شیخ احمد بن علی بن مسعود ہیں۔ شارح نے اس کی شرح بڑی خوبی کے ساتھ لکھی ہے جس میں ایجاز ہے نہ زیادہ تطویل۔ دو نسخے قلمی اس شرح کے مجلد اول فن صرف نمبر ۴۲ و نمبر ۴۳ پر تحریر ہیں۔ یہ شرح کتب خانہ خدیویہ کی فہرست میں بھی موجود ہے مگر شارح کی نسبت لکھا ہے کہ "لم یعلم مولفہ" حالانکہ کشف الظنون میں اس شارح کے نام کی تصریح صاف لفظوں میں</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			لکھی ہوئی ہے۔عبارت آغاز صفحہ ۱۔ الحمد للہ الذی صرف افکارقلو بنا الی صراط مستقیم وثنی ھا بنورھدایتہ الی الدین القیم۔خاتمہ صفحہ ۱۹۳۔ ونقول فی تثنیۃ المونث الی آخر الکتاب عنی الشرح الی قول الی رحمۃ اللہ الہادی۔ (شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
		تحت نمبر ۱۹	العزی المشہور بالزنجانی	الامام عزالدین عبدالوہاب الخزرجی الزنجانی				
۵۸۴۴	۷۴	۱۵	فصل الخطاب فی اصول لغۃ الاعراب	العلامۃ اللغوی الشاعر الشیخ ناصیف بن عبداللہ الیازجی البیروتی۔المتوفیٰ سنہ ۱۸۷۱ء	سنہ ۱۸۴۲ء	مطبوعہ سنہ ۱۸۸۷ء بیروت	۲۵۵	
			یہ کتاب مجموعہ ہے قوانین صرفیہ ونحویہ کا۔مولف نے اس کتاب میں اکثر مسائل صرفیہ ونحویہ کو مختصر عبارت میں عمدہ مسلک کے ساتھ بیان کیا ہے۔صفحہ ۳ سے صفحہ ۱۳۱ تک صرفیہ مسائل لکھی ہیں اور اس کے بعد صفحہ ۱۳۲ سے قواعد نحویہ کو آخر کتاب تک ضبط کیا ہے۔ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ الذی علمہ یستغرق الاسماء والافعال.....اما بعد فھذا مختصر جعلتہ کالباب۔خاتمہ صفحہ ۲۵۵۔قال الفقیر الی اللہ تعالیٰ۔الی قول والحمد للہ اولاً وآخراً۔ فاضل مؤلف سال اٹھارہ سو (۱۸۰۰) عیسوی میں قریہ کفرشیما میں جو جبل لبنان کے کنارے پر واقع ہے اور بیروت سے ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ پیدا ہوئے۔ علوم لغت میں بڑی					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

مہارت رکھتے تھے منطق۔طب وغیرہ سے بھی باخبر تھے۔ان فنون میں ان کی تالیفات بھی ہیں۔ جن کی تعداد بائیس تک پہونچتی ہے۔اکثر کتب مولفہ ان کے بیروت میں طبع ہو چکے ہیں شعر گوئی کا بھی ملکہ پورے طور پر حاصل تھا۔تین دیوان اعلےٰ نظم کے موجود ہیں۔ان دواوین میں مراثی کا حصہ تمام منظوم کلام پر تفوق رکھتا ہے۔ان کے بعض مصنفات کے اسما یہ ہیں۔الجوہر[۱] الفرد مختصر کتاب ہے صرف ونحو میں فصل[۲] الخطاب فی اصول لغۃ الاعراب۔نار[۳] القرے فی شرح جوف الفرے۔ نحو میں ایک ارجوزہ ہے متن اور شرح دونوں کے مؤلف یہی ہیں۔مجموع[۴] الادب فی فنون العرب علم معانی وبیان وبدیع میں ہے۔الطراز[۵] المعلم۔علم بیان میں مختصر ارجوزہ ہے۔اللامعہ[۶] فی شرح الجامعہ عروض وقافیہ کے بیان میں ہے۔قطب[۷] الصناعۃ فی اصول المنطق۔شرح[۸] دیوان المتنبی المسمے بالمعروف الطیب فی شرح دیوان ابی الطیب۔الجمانۃ[۹] فی شرح الخزانہ۔ارجوزہ ہے علم صرف میں نفحۃ[۱۰] الریحان ناظم کے اشعار کا مجموعہ ہے۔فاکہۃ[۱۱] الندمار فی مراسلات الادبار۔اٹھارہ سو اکہتر (۱۸۷۱) عیسوی میں بیروت میں وفات ہوئی۔　　　(اکتفار القنوع بما ہو مطبوع)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۰۳۴	۷۶	۱۶	القواعد الجلیۃ فی علم العربیۃ القسم الاول	احد الاباء المرسلین الیسوعیین		مطبوعہ سنہ ۱۸۸۹ء بیروت	۱۶۸	

یہ کتاب مؤلفات جدیدہ میں ہے۔قواعد صرفیہ ونحویہ مخلوط کرکے لکھے ہیں۔ابتدائی تعلیم کے واسطے بڑی مفید معلوم ہوتی ہے۔اس وقت تک اس کتاب کا صرف پہلا ہی حصہ دیکھا گیا ہے جس کو قسم اول سے تعبیر کیا ہے۔باقی حصص دیکھنے میں نہیں آئے۔آغاز صفحہ ۳۔القسم الاول فی المفردات مقدمۃ علم العربیۃ صناعۃ تعرف بہا احوال الکلمات۔خاتمہ صفحہ ۱۵۸۔الیاء کما مر۔

(مؤلف کتاب بیروتی شخص ہیں۔ان کا ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا۔)

نمبر موجودہ فہرست	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبع و سنہ طباعت	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۸۵	۷۸	۱۷	کفایہ شرح الشافیہ المعروف بمحمد طاہر	الفاضل محمد طاہر بن علی		مطبوعہ سنہ ۱۲۸۳ھ مصطفائی	۱۶۰	
کتاب شافیہ مؤلفہ ابن الحاجب متوفی سنہ ۶۴۶ ہجری کی مختصر شرح ہے۔ فاضل شارح نے ضروری قدر شرح لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بیدہ الجود والکرم..... وبعد فیقول العبد الملتجی الی اللہ الغنی۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۰۔ وآلہ واصحابہ اجمعین والسلام۔ (شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)								
۵۷۵۶	۷۵	۱۸	مبادی العربیہ فی الصرف والنحو	المعلم رشید الشرتونی اللبنانی		مطبوعہ سنہ ۱۹۱۰ء بیروت	۲۸۳	
مسائل صرفیہ ونحویہ کا مجموعہ ہے بطریق سوال وجواب۔ اس طرز خاص پر یہ کتاب طلبا کی آسانی وتمرین کے لحاظ سے تالیف ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ اوّل۔ موضوع الکتاب علم العربیۃ صناعۃ۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۰۔ فی محل الرفع او النصب۔ (مؤلف کتاب زمانۂ حال کے لوگوں میں ہیں ان کا حال معلوم نہیں ہوا۔)								
۵۷۸۳	۷۷	۱۹	مجموعۃ الصرف	مؤلفین مختلفین		مطبوعہ سنہ ۱۳۰۹ھ مصر	۷۱	
چھوٹی بڑی چھ کتابوں صرفیہ مفصلۂ تحت کا مجموعہ ہے جو مجتمعاً طبع ہوئی ہیں۔								
			شافیہ	الشیخ العلامہ جمال الدین ابو عمر عثمان المعروف بابن الحاجب بن عمر بن ابی بکر بن یونس الکردی الاسنائی المتوفی سنہ ۶۴۶ھ				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			یہ پہلا نمبر ہے صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۰ پر ختم ہوا ہے۔ ایک نسخہ مع شرح اس کتاب کا مجلد ۳ میں اسی فن کے نمبر ۵ پر مع حالت کتاب و ترجمہ مصنف تحریر ہو چکا ہے۔					
			۲ مراح الارواح	الشیخ احمد بن علی بن مسعود				
			دوسرا نمبر ہے صفحہ ۲۱ سے شروع اور صفحہ ۳۳ پر ختم ہے۔ علم صرف کی مختصر و مشہور کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۲۱۔ قال المفتقر الی اللہ الودود احمد بن علی بن مسعود۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۔ والحمد للہ علی التمام۔ مؤلف کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ علامہ سیوطی رح بغیۃ الوعاۃ میں لکھتے ہیں۔ احمد بن علی بن مسعود مصنف المراح فی التصریف لم اقف علی ترجمتہ۔					
			۳ العزی المشہور بالزنجانی	الامام عز الدین عبد الوہاب بن ابراہیم بن عبد الوہاب بن المعالی الخزرجی الزنجانی من فضلاء القرن السابع				
			تیسرا نمبر ہے صفحہ ۳۴ سے ابتدا اور صفحہ ۴۴ کے نصف پر اس کی انتہا ہے۔ ایک قلمی نسخہ اس کتاب کا مجلد ۳ میں اسی فن کے نمبر ۱۱ کے بعد مع تفصیل کتاب و ترجمہ مصنف لکھا گیا ہے۔					
			۴ المقصود فی التصریف	قیل الامام الاعظم				
			چوتھا نمبر ہے صفحہ ۴۴ کے نصف آخر سے اس کا آغاز ہو کر صفحہ ۵۱ کے آخری حصہ سے کچھ قبل تمام ہو گیا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ اصول ضروریہ صرفیہ کو بندیوں کے واسطے اس میں ضبط کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۴۴۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

الحمد لله الوهاب للمومنين سبيل الصواب - خاتمه صفحه ۱ ه - وبعضها لعلة اخرى و الحمد لله على التمام -

اِس کتاب کی تالیف کی نسبت حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کی طرف کی جاتی ہے - بعض علما کو اس قول سے انکار ہے - اُن کا خیال ہے کہ یہ کسی دوسرے فاضل کی تالیف ہے - علامہ برکلی متوفی ۹۸۱ھ ہجری نے اس کتاب کی شرح میں قول اول کو قابل وثوق لکھا ہے - حاجی خلیفہ کشف الظنون میں اس کتاب کے تحت میں لکھتے ہیں " ثم اختلف فی مولفہ فقیل للامام الاعظم و قیل لغیرہ وجزم المولی محمد بن پیر علی المعروف ببرکلی فی شرحہ المسمی بامعان الانظار بالاول -

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			رسالہ بنّاء الافعال مع امثلۃ المختلفہ	لم یصرح المؤلف باسمہ				

پانچواں نمبر ہے - صفحہ ۱ ه کے آخری حصہ سے لکھا گیا ہے اور تقریبا نصف صفحہ ۵ ه پر پورا ہو گیا ہے - اس رسالہ میں نو آموز طلبہ کے افادہ کی غرض سے ابواب تصریف کی تعداد لکھی ہے - آغاز صفحہ ۱ ه - اعلم ان ابواب التصریف خمسۃ و ثلثون بابا - خاتمہ صفحہ ۵ ه - لفیف و ناقص و مھموز و اجوف -

(مؤلف رسالہ نے اپنا نام نہیں لکھا -)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			الامثلۃ المختلفہ	ایضاً				

چھٹا نمبر ہے - صفحہ ۵ ه کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۱ ے پر ختم ہوا ہے - اس رسالہ کے دو حصے علیحدہ علیحدہ لکھے گئے ہیں - اول کو الامثلۃ المختلفہ سے نامزد کیا ہے - دوسرا

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب الامثلہ کے ساتھ موسوم ہے۔ پہلے حصے میں ابواب تصریفیہ کے مختلف صیغے ماضی مضارع وامر ونہی وغیرہ کے لکھے ہیں۔ دوسرے حصے میں پہلے حصے کے بیانات کی شرح وتفصیل ہے۔ آغاز صفحہ ۵۵۔ نصر فعل ماض مسند الی معلوم الفرد المذکر۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۔ فمن حفظه يكون عالمًا والله المستعان۔ (اس رسالہ کے مؤلف نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی)					
		تخت نمبر ۱۹	معراج الارواح	الشیخ احمد بن عبد علی				
		مشہر فن منطق ج ۳	المرشاد	محمد بن داد		قلمی		
			مختصر رسالہ ہے قواعد تصریفیہ میں۔ یہ رسالہ مجلد (۳) فن منطق عربی کے مجموعہ نمبری (۳۲۲) میں مجلد ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۹۳۔ الحمد لله الذی یصرف الاحوال وصحح المعتل للابدال خاتمہ صفحہ ۹۷۔ ضد ه الالحاق والالباس۔ (مولف رسالہ غیر مشاہیر لوگوں میں ہیں ان کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
		تخت نمبر ۱۹	المقصود فی التصریف	الامام الاعظم				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۲۶۹) فہرست اول فن نحو

نمبر موجودہ فہرست	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۴۶	۳۲۶	۱	الاتحاف شرح قطرالندی	علامہ علی بن شیخ محمد بن شیخ حیدر رضا العاملی من مصنفی القرن الثالث عشر	سنہ ۱۲۳۴ھ	قلمی سنہ ۱۲۳۴ھ	۲۳۰	

تقطیع کتابت ۶ × ۳ 3/4 انچ ۔ سطور ۲۳ میں خط و کاغذ عرب ۔ غالباً مولف کے قلم سے لکھی ہوئی ہے پیوند کاری کرم خوردگی سے بالکل محفوظ ہے ۔

قطر الندی مولفہ ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن ہشام النحوی متوفی سنہ ۷۶۲ ہجری کا جو نظر نیوضعت فی النحو مختصر متن ہے شارح نے اس کی شرح تفصیل و توضیح کے ساتھ لکھی ہے ۔ خطبہ کتاب میں تحریر ہے کہ سنہ ۱۲۳۲ ہجری میں بعض احباب کے ساتھ کربلا معلے میں میرا قیام تھا ۔ وہاں چند تلامذہ نے جو عربیت کے مبتدی تھے کتاب قطر الندی کی شرح لکھنے پر اصرار کیا ۔ ان کی استدعا کے موافق یہ شرح کربلا میں سنہ ۱۲۳۴ ہجری میں لکھی ۔ اس شرح میں اصل متن سے بعض فوائد و قواعد و مقدمات وغیرہ کا بھی اضافہ کیا ہے ۔ آغاز صفحہ ۲ ۔ الحمد للہ المنفرد بالوحدانیۃ والبقاء و صفرت لعظمتہ جمیع الجبابرۃ والکبراء ۔ خاتمہ صفحہ ۴۲۹ ۔ والحمد للہ اولاً و آخراً ۔ اس شرح کی تمامی کے بعد طلبا کے واسطے کچھ نتائج و فوائد بھی تقریباً ایک جزو پر تحریر کئے ہیں ۔

(شارح علمائے تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں ۔ ان کا مفصل حال کہیں دیکھا نہیں گیا ۔)

نمبر موجودہ فہرست	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۹۱	۲۸۹	۲	الرسالۃ الحاجبیۃ	مولوی محمد طیب عرب مکی ثم الرامپوری ۔ متوفی سنہ ۱۳۲۳ھ	معنون بنام سرکار دولتمدار دام اقبالہم	مطبوعہ مطبع افتخار عالم رامپور	۵۱	

شکستہ زبان کا مختصر رسالہ ہے ۔ اس میں ترکیب مشکلہ عربیہ کو عمدہ طور سے حل کیا ہے اور نوادر بھی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			بڑی خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔عبارت آغاز صفحہ ۲۔ والحمد للہ رب العلم و العالم۔ وصلیٰ النحی بنی آدم خاتمہ صفحہ ۱۵۔ وانہا لا تنفک عنہا۔ الے قول۔ رب العالمین۔ (حضرت مؤلف کا ترجمہ مجلد دوم فن کلام عربی تحت نمبر ۱۹ تحریر ہو چکا۔)					
۳۸۴۴	۳۱۸	۳	ارتشاف الضرب فی لسان العرب۔ (المجلد الاوّل)	الشیخ اثیر الدین ابو حیّان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیّان الاندلسی الغرناطی۔ المتوفیٰ ۷۴۵ھ ہجری		قلمی	۳۸۶	
			تقطیع کتابت ½۶×۴۔ انچہ۔ سطور سترہ۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ نگین بادامی۔ کاتب نے اپنا نام اور سال کتابت نہیں لکھا۔ اوراق کی چسپیدگی کی وجہ سے تینوں جلدوں میں ہر ایک لکھے ہوئے ورق کے ساتھ سفید کاغذ کا سادہ ورق بھی چسپاں ہے۔ کم وبیش پوری کتاب پر کرم خوردگی و پیوندکاری موجود ہے۔ کتاب کے آخری حصہ میں بوجہ نقصان اصل نسخہ کے چار پانچ ورق مولوی محمد صاحب سورتی کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں۔ بڑی نادر و نایاب علم نحو کی جامع اور مسائل عربیہ کی حاوی کتاب ہے۔ مؤلف رحمہ اللہ نے اس کتاب کی تالیف سے پہلے تسہیل الفوائد مؤلفہ ابن مالک الطائی الجیانی النحوی متوفیٰ ۶۷۲ھ کی مبسوط و مطول شرح تکمیل نامی سے شرح سے اس کتاب کو منضبط کیا ہے۔ خطبہ میں لکھتے ہیں کہ قدما نحویین نے اپنے مصنفات میں بہت سے ابواب نحویہ کو چھوڑ دیا اور بہت دکارت بیانات کے بیان سے غفلت کی میں نے اپنی کتاب التذییل والتکمیل شرح التسہیل سے جو تمام احکام					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">واستدلال تعلیل کی جامع ہے اختصار کرکے یہ کتاب تالیف کی۔ اور اس مختصر میں زوائد وعلل سے تعرض نہیں کیا ہے۔ پوری کتاب دو حصوں میں ہے جن کو الجملۃ الاولیٰ والثانیہ سے تعبیر کیا ہے منقسم ہے۔ الجملۃ الاولیٰ فی احکام الکلم قبل الترکیب۔ والثانیۃ فی احکامہا حالۃ الترکیب یہ دونوں حصے تین جلدوں میں مجلد ہیں۔ ان تینوں جلدوں کے ابتدائی اوراق پر السفر الاول السفر الثانی۔ السفر الثالث۔ لکھا ہوا ہے معلوم نہیں یہ عنوان کہاں سے قائم کیا گیا۔ مؤلف نے تو کتاب کے اندر اس قسم کی سرخیاں لکھی نہیں ہیں۔ البتہ دوسری کتاب اس مصنف کی (الاسفار الملخص من شرح سیبویہ للصفار) علم نحو میں ہے عجب نہیں کہ اس میں یہ عنوانات موجود ہوں اس پہلی جلد میں جملۂ اولےٰ کو صفحہ ۳۴۲ پر پورا کرکے جملۂ ثانیہ کو شروع کردیا ہے۔ اس کتاب کے دو نسخے ناقص مجلد اول فن نحو عربی نمبر (۱) و نمبر (۲) پر بھی موجود ہیں۔ آغاز جلد اول صفحہ ۲۔
الحمد للہ رب العالمین وصلوٰتہ وسلامہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین والرضی عن صحابتہ اجمعین۔ خاتمہ جلد اول صفحہ ۳۸۲۔ وآلہ اجمعین الطیبین الطاہرین۔ تمت۔ اس پہلی جلد میں اسی صفحہ ۳۸۲ کے آخر سے مؤلف کتاب کے اسناد وتوالیف کا ذکر ہے جو آخر کتاب صفحہ ۳۸۶ پر ختم ہوا ہے غالباً یہ حال مؤلف کے کسی شاگرد نے لکھا ہوگا۔</td></tr>
<tr><td>۳۸۴۴</td><td>۳۱۹</td><td>۴</td><td>ارتشاف الضرب فی لسان العرب (المجلد الثانی)</td><td>الشیخ اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی المتوفی سنہ ۷۴۵ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۳۶۸</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

دوسری جلد ہے۔ بحث اسم اشارہ سے اسکی ابتدا اور حروف عاطفہ کے ختم پر خاتمہ ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ باب اسم الاشارۃ ھو محصول فلا یحتاج الی صلۃ ولا رسم۔ خاتمہ صفحہ ۳۷۷۔ وتقدم ذلک فی باب ان۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۴۴	۳۲۰	۵	ارتشاف الضرب فی لسان العرب (المجلد الثالث)	الشیخ اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی المتوفی ۷۴۵ھ		قلمی	۳۹۲	

تیسری جلد ہے۔ مجرور کی بحث سے شروع ہو کر ختم کتاب تک تمام ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ اول وصلی علی سیدنا محمد وآلہ وسلم۔ باب المجرور۔ الجر یکون بحروف وباضافۃ وتبعیۃ والحروف احادی وثنائی وثلاثی ورباعی۔ ختم صفحہ ۳۹۲۔ والباء عندہ ابن الخ واللہ اعلم۔

(ابو حیان کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی میں تحت نسخہ لکھا گیا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۳۴۰	۳۳۳	۶	ارشاد ربانی (شرح) ضیاء الابصار	(ابو ... ربانی) مولوی عبد الرحمن بن احمد الجامی المتوفی ۸۹۸ھ		قلمی	۹۲	

تقطیع کتابت ۵ × ۲¾-۲ انچہ۔ سطر آٹھ۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ تاریخ کتابت و نام کاتب تحریر نہیں ہے۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی و پیوندکاری کا اثر ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحے	کیفیت
			اس مجلد میں دو مختصر رسالے ہیں۔ پہلے کا نام ارشاد ہے۔ اس رسالہ میں تمام مسائل نحویہ کو بڑا اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نوآموز طلباء کے ضبط کرنے کے واسطے بیحد مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۱۔ الحمد للہ الذی جعل بطبیعۃ علم الاعراب عن فروع البناء۔ خاتمہ صفحہ ۴۴۔ فی آخر الفعل للتاکید واللہ اعلم بالصواب۔ مولوی جامی کا ترجمہ جلد دوم فن سلوک نمبر ۱۴۴ کے تحت میں تحریر					
			ضیاء الابصار فی الافعال الملحقۃ بصار	الشیخ العلامہ ادریس بن احمد بن ادریس بن احمد الصعیدی المکی				
			مجلد بالا کا دوسرا رسالہ ہے جو افعال کہ صار کے ہم معنے کلام عرب میں مستعمل ہیں اس رسالہ میں اُن کو جمع کیا ہے اور اُن لغات کے متعلق ضروری تحقیق کی ہے۔ آخر سے یہ رسالہ ناقص ہے عبارت آغاز صفحہ ۵۰ بعد سطر الاول الحمد للہ الذی عجز عن معرفۃ توقفہ علیہ ومنسوبۃ فی الحقیقۃ الیہ۔ عبارت ختم صفحہ آخر ۶۲۔ ثم قال المعنی الناقصۃ۔ (مؤلف رسالہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
۱۱۰۴	۲۸۱	۶	الاسعاد بالنمائیہ فی کشف المقدمۃ الکافیہ	العلامہ جمال الدین اسماعیل بن ابراہیم بن عطیۃ البحرانی من علماء القرن الثامن	سنہ [illegible] ہجری	قلمی سنہ [illegible] ھ	۱۳۴	
			تقطیع کتابت ۹×۵¼ - ۶ - انچ۔ مسطر (۲۳) خط نستعلیق۔ حاشیہ کا غذ دیسی۔ کاتب علی بن احمد۔ تمام اوراق پر بہت حاشیہ لکھے ہیں۔ اور اکثر جگہ خط شکستہ ہے۔ کافیہ ابن حاجب کی بہت مشہور شرح ہے۔ [illegible] شرح کو متن کے ساتھ اس خوبی سے ملایا ہے کہ شرح					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد ضفحات	قیفیت
			اورمتن میں امتیاز مشکل سے ہوتا ہے۔مفید اور کار آمد کتاب ہے۔آغاز صفحہ ۲۔الحمد للہ الذی خشعت لہ الاصوات واعترفت بوحدانیتہ الفلوات۔خاتمہ صفحہ ۳۴ا۔ھذا معنی کلام الشیخ واللہ ھواعلم۔الے عبارت تجاوز اللہ عنہ۔ شارح رحمہ اللہ آٹھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ان کا سال وفات محقق نہیں ہوا۔اکثر کتب تواریخیہ ان کے ترجمہ سے خالی پائی گئیں۔					
۳۳۳۲	۳۰۸	۸	الاشباہ والنظائر (الجزء الاول)	ابو الفضل جلال الدین عبدالرحمٰن بن کمال بن ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی سنہ ۹۱۱ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۱۶ھ دائرۃ المعارف حیدرآباد	۳۹۷	
			علوم عربیہ میں بڑے مرتبہ کی کتاب ہے۔اس کتاب کا مسلک کتب فقہیہ متاخرین کے انداز پر رکھا گیا ہے۔علم فقہ میں اس نام کی بہت سی کتابیں بڑے بڑے علماء نے تالیف کی ہیں۔اس کتاب کی ترتیب مصنف کی تصریح کی بنا پر قاضی تاج الدین سبکی کی الاشباہ والنظائر سے جو علم فقہ میں ہے زیادہ مشابہ ہے۔پوری کتاب سات فنون پر منقسم ہے۔جو اس مطبع میں چار حصوں میں منطبع ہوئی ہے۔الفن الاوّل فی القواعد والاصول التی ترد الیہا الجزئیات۔الفن الثانی فی الضوابط والاستثناءات والتقسیمات۔الفن الثالث فی بناء المسائل بعضہا علی بعض۔الفن الرابع فی الجمع والفرق۔الفن الخامس فی الالغاز وغیرہ۔الفن السادس فی المناظرات والمجالسات وغیرہ۔الفن السابع فی الافراد والغرائب۔ہر فن علیحدہ مستقل اور جدا جدا نام منفرد رکھا گیا ہے۔جملہ فنون کے مجموعہ کا نام "الاشباہ والنظائر" ہے۔مجلد ہذا فن اول ہے۔اسکا نام					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المصاعد العلیہ فی القواعد النحویہ" رکھا گیا ہے - اس فن کی ابتدا جدید خطبہ سے نہیں کی گئی ہے - ابتداء میں جو خطبہ لکھا گیا ہے اس کے واسطے بھی وہی کافی سمجھا گیا - اس پہلے فن میں قواعد و اصول عامہ نحو کو حروف ہجا کی ترتیب سے بیان کیا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲ - سبحان اللہ المنزہ عن الاشباہ والنظائر والحمد للہ المتفضل بغفران الکبائر والصغائر - خاتمہ صفحہ ۲۰۰ و ہو الفن الثانی ان شاء اللہ تعالیٰ -

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۳۲	۳۰۹	۹	الاشباہ والنظائر (الجزء الثانی)	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال بن ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی - المتوفیٰ ۹۱۱ ہجری		مطبوعہ ۱۳۱۰ھ حیدرآباد	۳۲۳	

اس دوسرے حصے میں چار فن رکھے ہیں - فن ثانی - اس کا نام "التدریب" ہے - صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۲ پر ختم ہو گیا ہے - فن ثالث "سلسلۃ الذہب فی البناء من کلام العرب" کے ساتھ نامزد ہے - صفحہ ۱۵۳ سے شروع ہو کر ۱۷۱ کے ثلث حصہ پر تمام ہوا ہے - فن رابع یہ فن "اللمع والبرق فی الجمع والفرق" کے ساتھ مسمیٰ ہے صفحہ ۱۷۱ سے اس کی ابتدا ہے - اور صفحہ ۲۰۴ پر ختم - فن خامس - اس کا اسم "الطراز فی الالغاز" ہے صفحہ ۲۰۵ سے شروع اور صفحہ ۳۲۳ پر ختم ہوا ہے - آغاز عبارت حصہ دوم صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین - والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا رسول اللہ - ہذا ہو الفن الثانی من الاشباہ والنظائر - خاتمہ صفحہ ۳۲۳ - واللہ اعلم فی معرفۃ الصواب انتہیٰ -

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٣٣٣٢	٣١٠	١٠	الاشباه والنظائر (الجزء الثالث)	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال بن ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی، المتوفی سنہ ۹۱۱ ہجری		مطبوعہ ۱۳۱۷ھ حیدرآباد	٣١٦	
ایضاً	٣١١	١١	الاشباه والنظائر (الجزء الرابع)	ایضاً		ایضاً	٢٧٩	

اس حصے میں دو فن رکھے گئے ہیں۔ فن سادس۔ اس کا نام خطبہ کتاب میں تو فن المناظرات المجالسات وغیرہ قائم کیا ہے۔ مگر یہاں اس کا نام "الالغاز والغرائب" تحریر ہے جو فن سابع کا نام ہے غالباً یہ ناسخین کی غلطی ہے۔

یہ چھٹا فن بہت مختصر ہے صفحہ ۲ سے اس کی ابتدا اور صفحہ ۴ پر انتہا ہے۔ فن سابع تقریباً نصف حصہ اس جلد میں ہے۔ اس ساتویں فن کا نام "الافراد والغرائب" ہے۔ ابتدا حصہ سوم صفحہ ۲۔ الحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی کملت محاسنہ باطناً وظاهراً۔ خاتمہ حصہ سوم صفحہ ۳۱۶ ۔ د ا [illegible] الدین۔

اس چوتھے حصے میں صرف بقیہ فن سابع ہے جس میں مسئلہ استغناء کی تصویر بڑی شرح و بسط کے ساتھ دکھائی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الکلام علی مسئلۃ الاستغناء للشیخ الامام جمال الدین بن هشام خاتمہ صفحہ ۲۷۹۔ قال المؤلف عفا اللہ عنہ وعن جمیع المسلمین۔ آخر الجزء علقه مؤلفه عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی الشافعی لطف اللہ به آمین۔

ایک قلمی نسخہ اس کتاب کا دوجلدوں میں مجلد اول فن نحو کے نمبر [illegible] پر درج ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			علامہ سیوطیؒ کا ترجمہ جلد دوم فن تفسیر عربی نمبر (٢٥٦) کے تحت میں تحریر ہے۔					
٣٤٤٤	٣١٦	١٢	افادۃ المبتدی	مولانا محبوب علی بن مولوی رستم علی رامپوری ثم المرادآبادی المتوفی سنہ ١٢٦٤ ہجری		قلمی سنہ ١٢٥٨ھ	٤٠	

تقطیع کتابت ۰×۴ انچ۔ سطور ۱۳۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مرادآبادی۔ کاتب سلطان حسین ولیسنوی بہاری۔ کرم خوردہ اور پیوند کار۔

مختصر کتاب ہے قواعد ضروریہ نحویہ کے بیان میں۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی جعل علم النحو فی القدم فوقًا۔ خاتمہ صفحہ ٤٠۔ واصحابہ الطیبین و الطاہرین۔

حضرت مؤلف رحمہ اللہ کا تولد سال بارسو بارہ (١٢١٢) ہجری میں رامپور میں ہوا۔ آپ حسبًا و نسبًا عالی خاندان سادات صحیح النسب سے تھے۔ حضرت مولانا سید جمال الدین صاحبؒ جو عارف باللہ مشاہیر اولیاء رامپور میں ہوئے ہیں آپ کے نانا تھے۔ آپ نے ستر۱۷ سال کی عمر میں علاوہ حفظ قرآن شریف کے تمام علوم ظاہریہ کو اپنے والد ماجد سے پورا کرلیا۔ اور انہیں سے علم باطنی کا بھی استفادہ کیا۔ ہمیشہ تدریس علوم و تزکیہ انفاس خلق اللہ میں مصروف رہتے۔ بہت بڑے واعظ تھے۔ آپکا وعظ ایک خاص اثر رکھتا تھا جس سے سامعین پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ بیشتر مجلس وعظ میں ایک دو غیر مسلم دست مبارک پر بیعت اسلام سے مشرف ہوتے۔ تصنیف کتب کی طرف بھی توجہ تھی۔ اس رسالہ کے علاوہ کتاب اشاعت الجمعہ وغیرہ بھی آپ کے تالیفات میں ہیں۔ نکاح آپ کا شاہ بلاقی صاحب مرادآبادی کے خاندان میں ہوا۔ اسیوجہ سے مرادآباد میں سکونت و قیام ہوگیا تھا۔ بارہویں ربیع الثانی سال ١٢٦٤ ہجری میں مرادآباد میں باون ٥٢ سال کی عمر میں عارضہ سل سے انتقال فرمایا۔ وفات سے دوسرے روز احاطہ متصل مسجد قلعہ سنبھل میں

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مدفون ہوئے۔ یزاروبیت بولے۔ (تواریخ عجیبہ اردو مصنفہ میاں نثار علی صاحب رام پوری۔)					
۲۳۸۷	۳۱۲	۱۳	الفیہ ابن مالک المسمے بالخلاصہ مع الفیۃ المختار بن بونہ	الامام العلامہ جمال الدین محمد بن عبد اللہ بن مالک النحوی۔ المتوفے ۶۷۲ھ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۷ھ مصر	۲۱۶	
			الفیہ ابن مالک کے قلمی و مطبوعہ متعدد نسخے اس کتب خانہ میں موجود ہیں جو مجلد اول کے نمبر ۱ سے نمبر ۳۲ تک فن نحو عربی میں تحریر ہیں۔ مسائل نحویہ میں یہ ارجوزہ مشہور و متداول ہے۔ نسخۂ ہذا میں یہ جدت کی گئی ہے کہ الفیہ ابن مالک کے اشعار کیساتھ مختار ابن بونہ کو اشعار جو اسی بحر میں ہیں ممزوج کر دیے ہیں۔ غرض اس امتزاج سے یہ ہے کہ جو امورات متعلقہ مسائل نحویہ ابن مالک سے چھوٹ گئے ہیں۔ مختار مذکور نے اُن کو پورا کر دیا ہے۔ اس صورت میں یہ کتاب تکمیل کے درجہ کو پہونچ گئی۔ پوری کتاب پر مختار کا تحشیہ بھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قال محمد هو ابن مالك + احمد ربی اللہ خیر مالك خاتمہ صفحہ ۲۱۵۔ و آله الغر الكرام البررہ + وصحبه المنتخبين الخيرہ۔ ابن مالک کا ترجمہ مجلد دوم فن حدیث عربی نمبر ۵ پر تحریر ہے۔ مختار بن بونہ کا حال دریافت نہیں ہوا۔					
۳۸۹۸	۳۲۲	۱۴	امتحان الاذکیاء	العلامہ محمد بن پیر علی المعروف برکلی المتوفے سنہ ۹۸۱ ہجری	سنہ ۹۷۳ ہجری	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۱ھ مصر	۱۶۱	
			لب الالباب فی علم الاعراب کی شرح ہے۔ کتاب لب الالباب اختصار الکافیہ ابن الحاجب قاضی ناصر الدین عبد اللہ بن عمر البیضاوی متوفے علے الخلاف سنہ ۶۸۵ ہجری کی مولفہ ہے۔ شارح نے					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

لب الالباب کے تدریس کے زمانہ میں طلباء کی درخواست پر یہ شرح بڑی سنجیدگی کے ساتھ لکھی ہے۔ اور حل مطالب متن میں میانہ روی سے کام لیا ہے۔ طول و اختصار دونوں سے احتراز کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصاً علی السراج المنیر المصطفی و صلوٰۃ علیہ و علیہم مصفی و مستصفی۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۱ و علی الہ و اصحابہ الکرام۔ کتاب کے آخر میں فہرست مضامین بھی شامل ہے۔
حضرت مؤلف کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ فہرست کتب خانہ خدیویہ مصریہ میں اس کتاب کے دو قلمی نسخے موجود ہیں۔ اسی فہرست میں اس کتاب کا سال تالیف ۹۰۳ھ ہجری تحریر ہے۔ الکفاح القنوح بر کتاب اظہار الاسرار، کتاب مائۃ عامل کو بھی اسی مولف کے مولفات میں لکھا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۸۸	۳۰۵	۱۵	الانصاف فی مسائل الخلاف	الشیخ الاوحد ابو البرکات کمال الدین عبد الرحمٰن بن ابی الوفا محمد بن عبد اللہ بن مصعب بن ابی سعید الانباری النحوی المتوفی ۵۷۷ھ ہجری		مطبوعہ ۱۹۱۳ء لیدن	صفحہ ۳۵۵ صفحہ ۳۵ صفحہ ۲۱۱	

اس کتاب میں اُن اہم مسائل نحویہ کو جمع کیا ہے جو علماء بصریین و کوفیین کے مابین مختلف ہیں۔ ہر ایک مسئلہ کے ساتھ وجوہ اور دلائل اختلاف بھی بڑی تفصیل و شرح کے ساتھ مذکور ہیں۔ اس طرز خاص کی علم نحو میں یہ پہلی کتاب ہے مسائل خلافیہ نحویہ کا انداز بیان اس طرح رکھا ہے جس طرح علم فقہ میں مسائل خلافیہ حنفیہ و شافعیہ کا طرز ہے۔ مطبع میں اس کتاب کو عربی و جرمنی دونوں عبارتوں میں طبع کیا ہے۔ آغاز صفحہ اول بعد عبارت الحاقی الحمد للہ الملک الحق المبین والصلوٰۃ علی صفوتہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنّف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

النبی العربی المبعوث بالدین المتین۔ خاتمہ صفحہ ٣٥٥ جی ازحذف حرف و احد واللہ اعلم۔ عبارت عربی کی تمامی کے بعد فہرست مضامین بھی منضم ہے۔

ابن الانباری کا ترجمہ جلد ہذا فن لغت عربی میں تحت نمبر ٦ کے لکھا گیا۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنّف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٣١٢٤	٣٠٤	١٢	بحث المطالب	جرمانوس فرحات مطران المارونی المتوفی ١٧٢٦ء		مطبوعہ ١٨٩٦ء بیروت	٣٦٣	

یہ کتاب قواعد عربیہ تصریفیہ ونحویہ میں لکھی گئی ہے۔ ایک مقدمہ و تین کتب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ فی احوال الحروف الہجائیۃ والحرکات العربیۃ۔ الکتاب الاول فی تصریف الافعال۔ الکتاب الثانی فی تصریف الاسم۔ الکتاب الثالث فی قواعد النحو۔ الخاتمہ فی اعراب الکلام المرکب۔ پوری کتاب پر سعید خوری شرتونی لبنانی کا حاشیہ ہے۔ اور یہی اس کتاب کے مصحح بھی ہیں۔ آغاز صفحہ ٥۔ الحمد للہ الذی اصلح بکلمۃ الالسن المختلفۃ۔ خاتمہ صفحہ ٣٥٦ ولا تنسوا المؤلف من الرحمۃ والغفران۔

اس کتاب میں مؤلف کے باب میں عجب خلط کیا گیا ہے۔ ٹائیٹل پیج پر مؤلف کا نام جرمانوس فرحات مطران المارونی الحلبی لکھا ہے۔ اور کتاب کے محشی اور مصحح بھی مؤلف کا یہی نام لکھتے ہیں اور اس کا سال ولادت ١٦٧٠ء مسیحی تحریر کرتے ہیں۔ اس کی وفات حسب تصریح ادورڈ فندیک مصنف اکتفاء القنوع ١٧٢٦ء مسیحی ہے۔ مگر دیباچہ میں مؤلف اپنا نام جبریل بن فرحات الفس الراہب الحلبی المارونی تحریر کرتا ہے۔ اس کا سال وفات اکتفاء القنوع میں ١٧٢٦ء مسیحی لکھا ہے۔ خاتمہ کتاب پر یہ عبارت تحریر ہے۔ قال مؤلفہ جبریل بن فرحات القس الراہب الحلبی المارونی فرغت من بیاض هذا المبحث فی اول یوم من شہر کانون الثانی افتتاح سنۃ الف وسبعمائۃ وثمانون مسیحیہ

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر فہرست سابق مجریہ	نمبر موجودات

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب مصنفہ مطران ماروني ہے جبرئیل نام غلط تحریر ہوا ہے۔ کیونکہ اس کتاب کا سال تالیف ۱۷۰۵ء مسیحی ہے اور جبرئیل کی وفات ۱۸۰۰ء مسیحی میں ہو چکی تھی۔ ظاہراً اس اختلاف کی وجہ سوا اس کے اور نہیں مفہوم ہو سکتی کہ اس نام کی اس فن میں دو کتابیں ہیں۔ ایک کا مؤلف مطران ماروني ہے۔ دوسری مؤلفہ جبرئیل بن فرحات ہے۔ اکتفاء القنوع کی عبارت سے بھی یہ بات ثابت ہے حیث قال وقبل بل البحث هذا اهي لجبرائيل فرحات الحلبي الماروني المتوفى … فہرست خدیویہ مصریہ میں بھی اس نام کی کتاب مؤلفہ جبرئیل فرحات الحلبي الماروني المتوفى … الموافق ۱۱۴۴ ہجریہ درج ہے۔ کاتبین اور اہل مطابع کی غفلت اور عدم خوض سے دونوں کتابوں میں امتیاز نہ ہو سکا۔ کتاب ہذا کا سال تالیف اور محشی وغیرہ کی عبارت اس کتاب کو مطران ماروني کی مؤلفہ بتاتی ہے خطبہ کی عبارت میں جو مؤلف کا نام جبرئیل تحریر ہے۔ وہ غالباً دوسری کتاب ہوگی۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ کتاب معجم المطبوعات ج ۲ کالم ۱۴۴۲ کی تصریح سے جرنوس کا نام جبرائیل ہونا ثابت ہے۔ مطران ماروني کے متعلق سعید خوری لکھتے ہیں کہ ان کی ولادت ۱۶۷۰ء مسیحی میں حلب میں ہوئی۔ باسٹھ سال زندہ رہ کر ۱۷۳۲ء مسیحی میں وفات پائی۔ اکتفاء القنوع میں ان کا سال وفات ۱۷۳۲ء تحریر ہے۔ اس سے زیادہ ترجمان کا دریافت نہیں ہوا۔

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر فہرست سابق مجریہ	نمبر موجودات
	صفحہ ۸۸ سطر …	مطبوعہ ۱۳۱۹ ہجریہ مکہ مکرمہ		الامام جمال الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ المعروف بابن مالک الطائی الجیانی النحوی المتوفی ۶۷۲ھ	تسہیل الفوائد وتکمیل المقاصد	۱۷	۳۰۱	۲۰۱۴

اصول نحویہ کی جامع کتاب ہے۔ تمام مسائل ومقاصد کو اختصار کے ساتھ منضبط کیا ہے۔ باوجود اختصار …

(حاشیہ:) اس تحقیق میں اکتفاء القنوع کی عبارت ناقابل اعتبار ہے۔

نمبر موجودہ از فہرست	نمبر از فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کوئی مسئلہ مسائل نحویہ سے چھوٹا نہیں ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ بعد عبارت الحاقی۔ حامدا لله رب العلمین ومصلیا علی محمد خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔ خاتمہ صفحہ [illegible]۔ وهذا اکما [illegible] الیہ ولا یدناس علیہ۔ ابن مالک کا ترجمہ مجلد دوم فن حدیث عربی [illegible]					
۳۵۷۰	۳۱۷	۱۸	تسہیل الکافیہ	قدوۃ الحکما شمس العلما مولوی عبد الحق خیرآبادی المتوفی سنہ ۱۳۱۶ھ	سنہ ۱۲۸۷ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۴ھ مجتبائی دہلی	۱۲۸	
			یہ کتاب شرح [illegible] کافیہ فارسی کی تعریب ہے۔ سید شریف نے کافیہ کی شرح جو فارسی عبارت میں لکھی ہے مؤلف علامہ نے بڑا کمال کیا ہے [illegible] کی تعریب کر دی ہے۔ کافیہ اور شرح جامی کے مابین یہ کتاب طلبا کے درس کے واسطے بے حد نافع اور با موقع تالیف ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی الیسر [illegible] ... اما بعد فیقول العبد المفتقر الی رحمة الله الباری محمد عبد الحق الہری الخیرآبادی۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۸۔ علی هاجرها الف الف سلام [illegible] (حضرت مؤلف رحمہ اللہ کا ترجمہ مجلد دوم فن اصول [illegible] نمبر [illegible] لکھا گیا۔)					
۵۹۵۴	۳۴۰	۱۹	ثلاث رسائل	ابن فارس، کسائی، ابن الحسن یزیدی		مطبوعہ سنہ ۱۳۴۴ھ مصر	۸۰	
			تین رسائل مختصر لغت کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ میں تینوں رسالے نادر وکمیاب ہیں۔ مولوی عبد العزیز صاحب میمنی راجکوٹی پروفیسر [illegible] عربیہ علی گڑھ کے اہتمام و کوشش سے یہ مجموعہ مصر میں طبع ہوا ہے۔ ان رسائل میں بالجملہ صاحب موصوف نے تحشیہ بھی کیا ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مقالۃ کلا	ابی الحسین علامہ احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب الرازی اللغوی المتوفی سنہ ۳۹۵ ہجری				

یہ مجموعہ کا پہلا نمبر ہے۔ صفحہ ۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۸ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں لفظ کلا کی تحقیق اور اس کے معانی اور مواقع استعمال وغیرہ بتائے ہیں۔ اور اہل علم کا اختلاف جو اس کے موضوع کے متعلق ہے اسکا بھی اظہار کیا ہے۔ بڑا مفید رسالہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ بعد عبارت الحاکی۔ ھذہ۔ اکرمک اللہ وایاک و نفعک مقالۃ کلا۔ خاتمہ صفحہ ۸۔ حسب ملاح وانجہ واللہ ولی التوفیق

(ابن الفارس کا ترجمہ جلد ہذا میں فن لغت عربی نمبر ۲۶ پر لکھا گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب ما تلحن فیہ العوام	الامام ابو الحسن علی بن حمزہ بن عبد اللہ بن عثمان الکسائی المتوفی سنہ ۱۸۵ ہجری				

مجموعہ مذکورہ بالا کا دوسرا نمبر ہے۔ اس رسالہ میں عربی کلمات کا صحیح تلفظ اور الفاظ فصیحہ و غیر فصیحہ۔ صحیحہ و غیر صحیحہ میں امتیاز دکھایا ہے۔ اہل فصاحت کے واسطے یہ رسالہ بڑا کار آمد ہے۔ مؤلف نے یہ رسالہ خلیفہ ہارون رشید کے واسطے [illegible] آغاز صفحہ ۹ [illegible] ھذا کتاب ما تلحن فیہ العوام مما وضعہ۔ خاتمہ صفحہ [illegible] باب لیس لا لاخیر [illegible] رسالہ کے آخر میں فہرست الفاظ مفردہ کتاب حروف تہجی کی ترتیب سے منضم ہے۔

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">امام کسائی ؒ حسن بن فیروز ہوئے بنی اسد کی اولاد میں تھے قراء سبعہ کے ائمہ میں ایک امام یہ بھی ہیں۔ عربیت و لغت دانی میں اعلم الناس تسلیم کئے گئے ہیں۔ نحویین کے دو گروہ مشہور ہیں کوفیین۔ بصریین کوفیین کے شیخ کسائی اور بصریین کے شیخ سیبویہ مانے جاتے ہیں۔ اصل وطن آپ کا کوفہ تھا مگر بغداد کی سکونت اختیار کرلی تھی حمزۃ الزیات، معاذ الہراء، ابوجعفر الرواسی، سلیمان بن ارقم، ابی بکر بن عیاش، سفیان بن عیینہ وغیرہم سے تمام علوم عربیہ کی تحصیل کی۔ فراء، ابوعبیدۃ القاسم اور ان کے علاوہ علماء کی ایک جماعت کثیرہ ان کے تلامذہ میں ہیں خلیفہ ہارون رشید ایک تو ان کے علم و فضل کے سبب دوسرے اس کے بیٹے امین کے ادیب و استاد ہونے کی وجہ سے ان کی بیحد توقیر و عزت کرتا تھا کسائی اور امام محمد و امام یوسف رحمہما اللہ کے مابین خلیفہ کے دربار میں بارہا مکالمۂ علمی ہوتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ خلیفہ نے امام یوسف سے استفسار کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو کہا "انت طالق انت طالق انت طالق" اس صورت میں ایک طلاق واقع ہوگی یا تین۔ امام موصوف نے جواب دیا ایک۔ خلیفہ نے کہا اگر وہ شخص یوں کہے "انت طالق او طالق او طالق۔ یا انت طالق ثم طالق ثم طالق۔ یا انت طالق و طالق و طالق" امام موصوف نے کہا ان صورتوں میں بھی ایک ہی طلاق ہوگی کسائی بھی اسوقت دربار میں موجود تھے خلیفہ سے عرض کیا کہ امام نے پہلی دو صورتیں تو ٹھیک بیان فرمائیں مگر پچھلی دونوں صورتوں میں خطا کی۔ اس لئے کہ انت طالق کے بعد جو دو مرتبہ انت طالق انت طالق کہا گیا ہے۔ وہ ماقبل کی تاکید ہے۔ اس وجہ سے ایک ہی طلاق واقع ہوگی۔ اسی طرح او طالق کی صورت شک کی ہے۔ اس میں بھی پہلی مرتبہ کا قول جو یقینی ہے وہی واقع ہو جائے گا۔ رہا یہ قول کہ انت طالق ثم طالق ثم طالق۔ اور انت طالق و طالق و طالق۔ ان دونوں صورتوں میں تین طلاقیں ہونگی۔ اور اس دعوے کو ایسے مدلل وجیہ بیان سے ثابت کیا کہ امام موصوف کو تسلیم ہی کرنا پڑا۔ کسائی کی تالیفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ معانی القرآن</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

مختصر فی النحو، القراءات، النوادر الکبیر، الاوسط، الاصغر، اختلاف العدد، کتاب العدد، الہجاء، المصادر، الحروف، کتاب مقطوع القرآن وموصولہ۔ امام محمد اور کسائی کی وفات ایک ہی روز ہوئی ہے۔ سال وفات میں کئی قول ہیں صحیح یہ ہے کہ ایک سونواسی (۱۸۹) ہجری میں ر ےمیں کسائی کی وفات ہوئی اور رنبویہ میں جو رے کا ایک قریہ ہے دفن ہوئے خلیفہ ہارون رشید کسائی اور امام محمد دونوں کے دفن میں شریک رہے۔ اور بڑی حسرت کے ساتھ کہتے تھے کہ آج علم فقہ اور لغت کو ہم نے زیر زمین دفن کر دیا۔

کسائی کی وجہ تسمیہ میں کئی قول ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ کسائی جس وقت حمزہ بن حبیب زیات کی خدمت میں بغرض تحصیل علم پہنچے اور قرأت شروع کی تو صرف ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے حمزہ نے دریافت کیا اس شخص سے جواب دیا گیا صاحب الکساء۔ اُس روز سے کسائی مشہور ہوگئے۔

(نزہتہ الالباء فی طبقات الادبا۔ مفتاح السعادۃ۔ وفیات الاعیان)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			رسالۃ الشیخ الاکبر	الشیخ الاکبر ابو بکر محی الدین محمد بن علی المعروف بابن العربی المتوفی ۶۳۸ھ				

یہ رسالہ تصوف سے متعلق ہے مع فن سلوک عربی میں بعدد نمبر (۲۹ م) لکھا گیا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۲۳۵	۳۱۳	۲۰	جامع الفوائد	ملا محمد صادق بن درویش محمد حلوانی السمرقندی من اعیان القرن الثانی		قلمی	۱۰۰	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								تقطیع کتابت ½ ۶ × ¾ ۳ - ۳ انچ۔ سطور سترہ۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ اوراق پر کرم خوردگی وپیوندکاری کا خفیف اثر ہے۔ مائۃ عوامل جرجانی کی شرح ہے۔ شارح نے ضروری قدر تفصیل کے ساتھ سلیس عبارت میں شرح لکھی ہے جو مبتدیین کے واسطے بہت کارآمد ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ نحمدك يامن جعلت علم النحو ميزان الاعراب والبناء ونشكرك يامن رفعت رفع المنصوب بين علي سرير الفضل بالدرجات من العلماء۔ خاتمہ صفحہ ۹۹۔ لا يتعذر في هذا المقام۔ الے عبارت۔ ملا محمد صادق حلوانی۔ شارح فاضل نے اپنا نام خطبہ میں محمد صادق بن درویش محمد لکھا ہے۔ کتاب کی تمامی پر تحریر ہے تمت تمام شد حاشیہ محمد صادق حلوانی۔ صادق حلوانی کی نسبت منتخب التواریخ میں ملا عبدالقادر بدایونی و صبح گلشن میں سید علی حسن خاں خلف نواب صدیق حسن خاں مرحوم لکھتے ہیں کہ سمرقندی الاصل ہیں۔ شمس الائمہ حلوانی کی احفاد میں اور مولانا احمد جندی کے تلامذہ میں معدود ہیں۔ عالم خوش تقریر اور خوش فہم تھے۔ اگرچہ شاعری ان کے فضل وکمال کے سامنے بے حقیقت شے ہے۔ تاہم شعرائے عصر کے زمرہ میں بھی ان کا شمار ہے۔ اس فن میں بھی اچھا سلیقہ اور فطرت عالی رکھتے تھے فارسی کلام کا ایک ضخیم دیوان ان کا مرتب ہے۔ دو مرتبہ زیارت حرمین محترمین سے مشرف ہوئے پہلی مرتبہ وطن مالوف سے اس سعادت کا شرف پایا۔ اور اس فرض مذہبی سے فارغ ہو کر ہندوستان پہونچے۔ بیرام خاں سپہ سالار کی عنایت وعاطفت سے شہر لاہور میں مسند تدریس پر جلوہ افروز ہوئے۔ کچھ مدت کے بعد جاذبۂ شوق کی رہبری سے دوسری مرتبہ حجاز کا سفر کیا۔ بیت اللہ الحرام اور دیگر اماکن شریفہ کی زیارت سے فارغ ہو کر ۹۷۶ ہجری میں ہندوستان میں معاودت کی۔ میرزا محمد حکیم نے کابل میں اپنی تعلیم کی غرض سے طلب کر لیا۔ وہاں ایک زمانہ تک اعزاز واحترام کے ساتھ افادہ وافاضہ میں مشغول

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			رہے۔ آخر عمر میں سمرقند چلے آئے اور یہیں سفر آخرت پیش آیا۔ تاریخ وفات محقق نہیں ہوئی۔ (تذکرہ صبح گلشن)					
۱۱۷۲	۲۷۶	۲۱	الجمل فی النحو المعروف بالجرجانیہ	الشیخ الامام ابوبکر عبدالقاہر بن عبدالرحمن الجرجانی النحوی المتوفی ۴۷۱ھ وق ۴۷۴ھ		قلمی سنہ ۱۰۹۸ھ	۱۰۴	

تقطیع کتابت ۴ × ۲½-۲ انچہ۔ سطور نو۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب درویش ابن صلاحی الحلی۔ پوری کتاب کرم خوردگی اور پیوند کاری سے محفوظ ہے۔ ابتدا میں دو ورق کسی صرفی کتاب کے منضم ہیں۔ علم نحو کی گو مختصر کتاب ہے مگر بڑی مستند و معتبر مانی جاتی ہے۔ پانچ فصول پر کتاب منقسم ہے۔ الفصل الاول فی المقدمات۔ الفصل الثانی فی عوامل الافعال۔ الفصل الثالث فی عوامل من الحروف۔ الفصل الرابع فی عوامل الاسماء۔ الفصل الخامس فی اشیاء منفردہ

ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ حمد الشاکرین..... قال الشیخ الامام الاجل ابو بکر عبد القاہر بن عبد الرحمن الجرجانی ہذہ جمل الخ خاتمہ صفحہ ۱۰۳۔ وعلی آلہ الطیبین الطاہرین الی عباد جل من لا فیہ عیبا و علا۔

شیخ جرجانی علیہ الرحمہ اکابر ائمۂ نحویہ اور افضل فضلاء عربیہ تسلیم کئے گئے ہیں۔ اصولاً اشعری فروعاً شافعی تھے۔ جرجان میں ابو الحسین الفارسی النحوی متوفی ۴۲۱ھ ہجری سے (جو ابی علی الفارسی کے حقیقی بھانجے تھے) علوم کا اکتساب کیا۔ جرجان سے باہر تحصیل علم کی غرض سے کہیں نہیں گئے۔ سوا ابو الحسین فارسی کے کوئی دوسرا ان کا شیخ نہیں تھا۔ علوم عربیہ و بیان وغیرہ کے بہت بڑے ماہر اور امام فن تھے۔ زمانہ حیات ہی میں علماً و اداً بامشہور و معروف ہوگئے۔ بڑے دیندار و پرہیزگار شخص تھے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ایک مرتبہ یہ نماز میں مشغول تھے۔ چور ان کے سامنے سے جس قدر اثاث البیت تھا سب لے گیا۔ مگر انہوں نے نماز کو قطع نہیں کیا۔ ان کے مؤلفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ المغنی فی شرح الایضاح۔ یہ شرح تقریبا تیس (۳۰) جلد کی کتاب ہے۔ المقتصد فی شرح الایضاح۔ یہ ایضاح کی مختصر شرح تین جلدوں میں ہے۔ اعجاز القرآن الکبیر و الصغیر۔ العوامل المائۃ۔ المفتاح۔ شرح الفاتحہ۔ العمدۃ فی التصریف۔ الجمل فی النحو اور اس کی شرح التلخیص وغیر ذالک۔ ان کی تاریخ وفات میں دو قول ہیں۔ چار سو اکہتر (۴۷۱) چار سو چوہتر (۴۷۴)۔ (نزہۃ الالبا فی طبقات الادبا۔ طبقات الشافعیہ۔ فوات الوفیات۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
[illegible]	۳۲۲۱	۲۲	حاشیۃ السجاعی علی شرح القطر	عمدۃ الافاضل الشیخ الصالح احمد بن محمد السجاعی الشافعی الازہری المتوفی سنہ [illegible] ہجری	سنہ [illegible]ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ مصر	۱۱۷	

قطر الندی کی شرح جو خود مؤلف ابن ہشام نحوی متوفی [illegible] ہجری نے لکھی ہے اس کا حاشیہ ہے۔ فاضل محشی نے بڑی سنجیدگی و خوبی کے ساتھ مختصر عبارت میں تحشیہ کیا ہے۔ حاشیہ کتاب پر جو شرح اور [illegible] شیخ محمد الانبابی کے لکھے ہوئے ہیں۔ آغاز۔ حمد لمن رفع قدر اہل [illegible] ... والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی خفض [illegible] ... انتہا۔ ... الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

حضرت محشی علیہ الرحمۃ دیگر علوم و فنون کے علاوہ نحو میں خاص امتیاز رکھتے تھے۔ مصر میں آپ کا تولد ہوا اور وہیں آپ نے نشو و نما پایا۔ اپنے والد اور دیگر علماء ازہر سے علوم مروجہ کی تحصیل کی۔ ... تالیف و تصنیف کا مشغلہ شروع کر دیا تھا۔ آپ کے مؤلفات بہت سے ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد اوراق	کیفیت

رسائل وتعلیقات وشروح وغیرہ ہیں چند مؤلفات جو اس نسخہ مطبوعہ کے آخر میں کتاب کے بعد ہیں تحریر ہیں ان کے اسمار یہ ہیں حاشیہ علی شرح ابن عقیل حاشیہ علی شرح ... نام حاشیہ علی شرح الخطیب شرح الکافی فی العروض والقوافی منظومہ فی العروض منظومہ فی البیان مع شرح مسمی بالاحراز فی انواع المجاز منظومہ فی المقولات مع الشرح منظومہ فی مدائح الحروف مع الشرح شرح دلائل الخیرات حاشیہ علی شرح القطر شرح علی اسماء البدریین وغیر ذالک - ۲۱ صفر بارہ سو سناوے (۱۱۹۷) ہجری میں استسقا کے مرض سے مصر میں آپ کی رحلت ہوئی جامع ازہر میں نماز جنازہ پڑھی گئی قرافہ کبریٰ میں اپنے والد کے پہلو میں مدفون ہوئے (عجائب الآثار فی التراجم والاخبار)

نمبر موجودات	نمبر سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد اوراق	کیفیت
۱۱۹۱	۲۰۹	۲۳	حاشیۃ الصبان علی شرح الاشمونی علی الفیۃ ابن مالک الجزء الاول والثانی	العلامہ ابو العرفان الشیخ محمد بن علی الصبان المتوفی ۱۲۰۶ ہجری	۱۱۹۳ ہجری	مطبوعہ ۱۳۰۳ ہجری	صفحہ ۳۰۶ صفحہ ۳۰۸	

علامہ ابو الحسن الاشمونی متوفی فی حدود ۹۰۰ ہجری نے الفیہ ابن مالک کی مبسوط شرح لکھی ہے نسخہ ہذا اسی شرح کا حاشیہ ہے جو تقریرات شریفہ و تحقیقات جلیلہ سے پر ہے محشی علیہ الرحمہ نے شرح کے مضامین کو تدقیقات فائقہ کے ساتھ مشرح کیا ہے اور مسائل نحویہ کے بیان میں بڑی تنقیح و توضیح سے کام لیا ہے۔ اس حاشیہ میں محشی علامہ نے اپنے اشیاخ و اساتذہ کے بھی اقوال نقل کئے ہیں۔ اور اس بات کی صراحت کے واسطے کہ یہ قول فلاں شخص کا ہے کچھ الفاظ مخصوص رکھے ہیں جس مقام پر (شیخنا العلامہ) لکھا ہے اس سے شیخ ملا الغنی مراد ہیں جہاں لکھتے ہیں (شیخنا السید) سید بلیدی کی طرف اشارہ کرتے ہیں جس جگہ صرف لفظ (بعض الحجریہ) ہے اس سے علامہ حفنی مقصود ہیں۔ پوری کتاب کا انقسام علیحدہ علیحدہ چار اجزا پر ہے۔ جو دو جلدوں میں مجلد ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے اس میں جزو اول و دوم رکھا گیا ہے۔ جزو اول ابتدا کتاب سے شروع ہو کر بحث ان و اخواتہا پر ختم ہوا ہے۔ دوسرے جزو کی ابتدا لا لنفی الجنس سے۔ اور انتہا ابنیہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اسماء الفاعلین وغیرہ کے ختم پر ہے۔ ابتدا جزء اول صفحہ ۲۔ نحمدک اللّٰهم علےٰ ما وجهت نحونا من سوابغ النعم..... اما بعد فیقول راجی الغفران محمد بن علی الصبان۔ خاتمہ جزء اوّل صفحہ ۲۰۰۔ لدخول المخففة عَلے الجملتین۔ الے عبارت۔ لنفی الجنس۔ آغاز جزء دوم صفحہ ۲۔ لا التی لنفی الجنس ای لنفی الخبر عن الجنس الواقع بعدها نفیا۔ خاتمہ جزء دوم صفحہ ۲۰۷۔ بمعنے فاعل لفوائهم۔ الے عبارت باسم الفاعل۔ پوری کتاب کے حواشی بر شرح اشمونی تمام وکمال لکھی ہے۔					
۱۱۹۱	۲۸۰	۲۴	حاشیة الصبان علےٰ شرح الاشمونی علےٰ الالفیة ابن مالک۔ الجزء الثالث والرابع	از علامہ ابو العرفان الشیخ محمد بن علی الصبان۔ المتوفے سنہ ۱۲۰۶ ہجری	سنہ ۱۱۹۳ ہجری	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری	صفحہ ۲۰۶ صفحہ ۲۳۴	
			دوسری جلد ہے۔ اسمیں تیسرا و چوتھا جزء ہے۔ تیسرا جزء صفة مشبہ کے ذکر سے شروع ہوکر اعراب الفعل کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ چوتھے جزء کا آغاز عوامل الجزم سے۔ اور خاتمہ فصل فی الادغام پر رکھا گیا ہے۔ اور اسی پر کتاب کا بھی خاتمہ ہے۔ شروع جزء سوم صفحہ ۲۔ الصفة المشبهة باسم الفاعل۔ خاتمہ جزء سوم صفحہ ۲۰۶۔ مذهب الاخفش فتفطن۔ آغاز جزء چہارم صفحہ ۲۔ عوامل الجزم۔ الجزم فی اللغة القطع۔ خاتمہ جزء چہارم صفحہ ۲۳۴۔ بمن بید الاحسان۔ امین۔ **علامہ ابو العرفان** مصر میں پیدا ہوئے۔ ابتداء عمر میں کلام اللہ شریف کو حفظ کیا۔ اور ضروری متون پڑھے۔ ابتدائی زمانہ کے بعد علم کی تحصیل میں بڑی سرگرمی کے ساتھ مشغول ہوئے۔ جملہ علوم وفنون کو فضلاے عصر سے نہایت جد وجہد کے ساتھ حاصل کیا۔ مذہبًا شافعی مشربًا شاذلی تھے۔ ان کے شیوخ میں شیخ ملوی، شیخ حسن المدابغی، شیخ محمد العشماوی، شیخ احمد الجوہری، الشیخ السید البلیدی، شیخ عبد اللہ الشبراوی					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

شیخ محمد الحفناوی وغیرہ ہیں تلقین ذکر و تحصیل علم باطنی ہیں سید طرق شاذلیہ عبدالوہاب العفیفی المرازقی اور ابی الانوار محمد السادات ابن وفا کے فیوض سے مستفیض ہوئے۔ شیخ ابی الانوار ہی نے ابی العرفان کی کنیت اور اپنے خاندانی سلسلہ کی سند آپ کو عطا کی۔ آپ نے علوم کی مافوق العادت خدمت کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام علوم عقلیہ و نقلیہ ہیں فائق اور باعتبار تحقیق و تدقیق ومناظرہ وجدل وغیرہ کی فضلاء مصر وشام میں اعلیٰ درجہ کے مشہور وممتاز ہوگئے ہمیشہ علمی خدمات میں مستغرق ومشغول رہتے بہت سے لوگ آپ کی ... علمی ... سے مستفید ہوئے۔ ... حاشیہ کے علاوہ حاشیہ علی شرح العصام علی السمرقندیہ رسالہ فی علم البیان، رسالہ عظیمہ فی آل البیت، منظومہ فی علم العروض، اسماء اہل البدر منظوم، حاشیہ علی آداب البحث، منظومہ فی مصطلح الحدیث، مثلثات فی اللغۃ، رسالہ فی الہیئۃ، حاشیہ علی رسالۃ الصبان فی المعانی والبیان، رسالتان علی البسملۃ صغرے وکبرے، رسالہ فی المفصل، منظومہ فی ضبط رواۃ البخاری ومسلم، آپ کے مؤلفات مشہورہ ہیں ہیں نظم کلام پر بھی پوری قدرت رکھتے تھے بہت سے منظومات مدحیہ وغیرہ آپ کے موجود ہیں۔ زمانہ حیات کا پہلا حصہ گو کسی قدر عسرت کے ساتھ گزرا مگر آخری زمانہ عمر کو بڑی ثروت ویسر کے ساتھ طے کیا۔ ماہ جمادی الاولےٰ شب سہ شنبہ بارہ سو چھ (۱۲۰۶) ہجری میں ازہر میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ تغمدہ اللہ بالرحمۃ والرضوان۔

(عجائب الآثار فی التراجم والاخبار)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۸۷	۲۹۲	۲۰۵	حاشیہ علی حاشیہ عبدالغفور علی شرح الجامی	ملا عبدالحکیم بن شیخ شمس الدین سیالکوٹی المتوفی ۱۰۶۷ ہجری		قلمی سنہ ۳۱ جلوس والا	۳۴۲	

تقطیع کتابت ۷½ × ۴ انچہ۔ سطور کی ۲۱ ہیں۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کتابت کی تاریخ ۳۱ سنہ جلوس والا تحریر ہیں۔ یہ ظاہر نہیں ہوا کہ جلوس والا سے کس بادشاہ کا

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ کتابت یا طبع	تعداد صفحے	کیفیت
			جلوس مراد رکھا گیا ہے۔ پوری کتاب پر کرم خوردگی وپیوندکاری زیادہ ہے۔ بعض اوراق پر سیاہی کے دھبے اور بعض پر آب رسیدگی کا اثر ہے۔ یہ نسخہ بہت غلط لکھا ہوا ہے۔ بعد کتابت تصحیح و مقابلہ کی کبھی نوبت نہیں پہونچی ہے۔ حاشیہ عبد الغفور علی شرح الجامی کا مستقل حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ مجموعہ حاشیہ عبد الغفور وغیرہ کے ساتھ مطبع نظامی کانپور میں ۱۲۸۲ھ ہجری میں طبع ہو چکا ہے۔ اور تین نسخے مجموعہ مذکور کے مجلد اول فن نحو عربی کے نمبر ۵۷ سے نمبر ۶۰ تک درج ہیں۔ اس حاشیہ میں حضرت محشی نے حاشیہ عبد الغفور کی پیچیدگیاں و دشواریاں کا خوب حل کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول قولہ مصداق المعلوم من [illegible] لا [illegible] نکونہ معقد [illegible] تحمد اللہ [illegible] الا اللہ علی العموم والدوام لکثرۃ استعمالہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۳ تنزیل الثقل الی الاسہل من الراء۔ (فاضل سیالکوٹی کا ترجمہ مجلد دوم فن کلام عربی تحت نمبر ۳۳ پر تحریر ہے)					
۱۹۹۹	۲۸۷	۲۶	حاشیہ غلام حیدر علی شرح ملا جامی	مولانا غلام حیدر		مطبوعہ ۱۳۰۹ھ مطبع یوسفی دہلی	۱۸۴	
			شرح ملا جامی کا مختصر و ضروری قدر حاشیہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ قولہ الحمد هو الثناء باللسان علی قصد التعظیم [illegible] خاتمہ صفحہ [illegible] (محشی علام اسی زمانے کے علما میں ہیں)					
۳۵۷۲	۳۲۱	۲۷	حل ترکیب الامثلہ فی شرح مائۃ عامل	نام معلوم المؤلف باسمہ		قلمی	۳۲	
			تقطیع کتابت ۶ × ۳ انچ۔ سطور تیرہ۔ خط نستعلیق طالبعلمانہ۔ کاغذ ولایتی انگریزی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی کا خفیف اثر ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ شرح مائۃ عامل عربی میں عوامل کے بیان میں جو امثلہ عربیہ آیات قرآنیہ و کلام فصحاء					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

مسئلہ کی ترکیب واضح طور پر اس رسالہ میں لکھدی ہے ... آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الحمید المجید بصفات الجمال والجلال۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۔ لتطیب نفس الاخ العلیہ۔ (مؤلف نے اس رسالہ میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۰۳	۲۰۶۲	۲۰	الحلل فی شرح ابیات الجمل	الاستاذ ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن السید البطلیوسی المتوفی سنہ ۵۲۱ھ		قلمی سنہ ... ہجری	۱۵۰	

تقطیع کتابت ۷×۴ انچ۔ سطور مختلف بائیس ۲۲ سے چھبیس ۲۶ تک۔ خط و کاغذ عجب۔ کاتب عبد اللہ بن ... شاکر ... (مگر ... نام کہیں نہیں لکھا۔)

الحلل الجمیرہ فی النحو کی دوسری شرح ہے۔ کتاب الجمل شیخ ابی القاسم عبد الرحمن بن اسحاق الزجاجی متوفی سنہ ۳۳۹ ہجری کی تالیف ہے جو بڑی مفید اور مبارک و کمیاب کتاب ہے۔ مؤلف رحمہ اللہ نے مکہ مکرمہ میں اس کو تالیف کیا ہے۔ ہر باب کے ختم پر سات مرتبہ طواف کرتے اور حق سبحانہ وتعالے سے اس کتاب کے مفید ہونے کی دعا فرماتے۔ شارح علیہ الرحمہ نے پہلے اس کتاب کی مکمل شرح لکھی جس کا نام (اصلاح الخلل الواقع فی الجمل) ہے۔ اس شرح میں متن کے اغلاط و اختلال کی طرف تنبیہ کی ہے۔ اس شرح سے فارغ ہونے کے بعد یہ دوسری شرح تالیف کی ہے جس میں ابیات جمل کے اعراب و معانی و قائلین ابیات کے اسماء کی تصریح کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی علمنا مالم نکن نعلم وفضلنا علی کثیر من خلقہ ... قال ابو محمد عبد اللہ بن السید البطلیوسی۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۰۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(شارح علیہ الرحمہ کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۲ کے تحت میں لکھا گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۸۸	۳۲۳	۲۹	الخصائص فی النحو (الجزء الاول)	الامام ابو الفتح عثمان بن جنی الموصلی النحوی المتوفی سنہ ۳۹۲ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۳۲ھ مصر سنہ ۱۴ ۱۹ء	۵۶۹	

فن عربیت میں بڑے مرتبہ کی جامع کتاب ہے۔ اصول نحویہ کو اہل عرب کے منظوم و منثور کلام سے مدلل کرکے لکھا ہے۔ پوری کتاب چار اجزاء پر منقسم ہے۔ یہ نسخہ صرف جزء اول ہے۔ خطبۂ کتاب سے شروع ہوکر (باب فی مشابہۃ معانی الاعراب معانی الشعر۔) پر ختم ہوگیا ہے۔ دو نسخے قلمی اس کتاب کے مجلد اوّل فن نحو عربی نمبر ۱۰۳ و نمبر ۱۰۴ پر تحریر ہیں۔ ان دونوں قلمیہ نسخوں میں ایک نسخہ کامل دوسرا صرف جزء اول ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواحد العدل القدیم وصلی اللہ علی صفوتہ محمد و آلہ المنتخبین۔ خاتمہ صفحہ ۵۶۹۔ وان لم تبلغ ذالک ففیہا احکی منہ۔ کتاب کے ابتداء میں فہرست ابواب مع ترجمہ مولف بھی تحریر ہے۔

(حضرت مؤلفؒ کا ترجمہ مجلد ہذا کے فن صرف تحت نمبر ۳۳ میں تحریر ہے ۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۸۰۴	۳۳۹	۳۰	الدروس النحویہ لتلامذۃ المدارس الابتدائیہ	جماعت مدرسین		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۹ھ شیراز	۴۴	

یہ کتاب چند مدرسین مدرسۂ نظارۃ المعارف کی اجتماعی حالت سے تالیف ہوئی ہے جن کے اسماء یہ ہیں حفنی بک ناصف محمد بک دیاب شیخ مصطفے طموم۔ محمود افندی عمر سلطان بک محمد۔ اس کتاب میں قواعد عربیہ جن کا تعلق صرف، نحو، اللغت، بلاغت، معانی وغیرہ سے ہے مختصر طور پر لکھے ہیں۔ مدرسۂ مذکورہ کی دوسری جماعت کے طلبا کی تعلیم کی غرض سے فنون عربیہ کے چیدہ چیدہ مسائل ضبط کئے ہیں۔ اس قسم کی اور کئی کتابیں بھی ان مدرسین نے اس مدرسہ کی جماعتوں کے واسطے تالیف کی ہیں۔ تین حصوں پر پوری کتاب منقسم ہے۔ ہر حصہ کو کتاب اول وثانی وثالث سے معنون کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			من الحروف الہجائیۃ تترکب الکلمات- ایضاح کل واحد منہا- خاتمہ ۴۸ہ- لکونہ معطوفاً علیہ (اس کتاب کے مؤلفین اسی دور کے فاضلین ہیں جن سنہ ۱۳ ہجری تک اپنے اپنے منصب پر قائم تھے)					
			رسالہ فی الحروف الہجائیہ	لم یصرح المؤلف باسمہ				
			یہ رسالہ مجلد ہذا میں فن لغت کی کتاب نمبری (۹) کے صفحہ ۱۶۰ سے صفحہ ۱۶۷ تک مجلد ہے- اس رسالہ کی تالیف بہت قدیمی ہے- حروف ہجا کی تحقیق اور ان کے معانی وغیرہ کو اس میں لکھا ہے- ابتدا صفحہ ۱۶۰ (الالف) فی کلام العرب علی اثنین وعشرین وجہا- خاتمہ صفحہ ۱۶۷- نحو مررت باخیک مؤلف رسالہ کی تحقیق نہیں ہوئی- دکتور اوغست ہفنر جو کتاب البلغۃ فی اللغۃ کے ناشر ہیں وہ اس رسالہ کے مصنف کی نسبت اس طرح لکھتے ہیں " اما مؤلفہا فلم یصرح باسمہ ولعلہا لاحد قدماء النحویین لم یمکننا ان نحققہ-					
			رسالہ فی النحو المسمّٰی بذیل المغرب	الامام ابو الفتح الشیخ ناصر بن عبد السید المطرزی الخوارزمی المتوفی سنہ ۶۱۰ھ		مطبوعہ		
			یہ رسالہ مجلد ہذا میں فن لغت کی کتاب نمبری (۷۸) کے آخر میں صفحہ ۲۸۵ سے صفحہ ۳۲۴ تک مجلد ہے- کتاب المغرب جو عربی لغت کی مشہور کتاب ہے اسکے آخر میں اس رسالہ کو ذیل المغرب کے نام سے مسمّٰی کیا ہے- چار ابواب پر یہ رسالہ منقسم ہے- الاول فی المقدمات- الثانی فی شیء من تصریف الاسماء الثالث فیما لا ینصرف من الافعال وما یجری مجری الادوات- الرابع فی الحروف- آغاز صفحہ ۲۸۵ ذیلت بہا کتابی ہذا مضمناً ایاہا ما تشتت فی اصل المغرب من الادوات-					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ کتابت	تعداد صفحات	کیفیت

تا صفحہ ۱۳۲- برحمتك یا رحیم وبفضلك یا كریم-

(علامہ مطرزی کا ترجمہ مجلد ہذا فن لغت عربی میں تحت نمبر ۔ تحریر ہے-)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ کتابت	تعداد صفحات	کیفیت
۳۴۷۲	۲۳۰	۳۱	الذہن حاشیہ ضوء المصباح	لم یصرح المؤلف باسمہ		نستعلیق	۲۹۲	

تقطیع کتابت ۶ × ۴½ انچہ- سطور بیس ۲۶ چھبیس- خط نستعلیق خفی طالبعلمانہ- کاغذ دیلی- کاتب خادم علی- تاریخ کتابت تحریر نہیں- پوری کتاب پر کرم خوردگی وپیوندکاری کا اثر ہے-
ضوء شرح مصباح کا مفصل ومطول حاشیہ ہے حضرت محشی نے بڑی قابلیت اور واقفیت کے ساتھ پوری شرح کا تشریح کیا ہے جابجا منہیات بھی لکھے ہیں جو کہ ... ضوء مطبوعہ لکھنؤ وغیرہ پر اکثر اسی حاشیہ کو لکھا ہوا دیکھا ہے- محشی نے کتاب میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی ہے اور اہل مطابع نے بھی محشی کا نام نہیں لکھا- فہرست مشہور ... مشہور ... بھی اس حاشیہ کا وجود نہیں پایا گیا- حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ضوء کے چند محشیوں کے اسما لکھے ہیں- مگر اس حاشیہ کا محشی ان سے جدا معلوم ہوتا ہے- آغاز صفحہ ۲- الحمد للہ رب العالمین..... ان من الحروف المشبہة بالفعل الناصبة للاسم والرافعة للخبر- خاتمہ صفحہ ۲۹۳- حمدا کثیرا طیبا مبارکا- الی قول واللہ اعلم بالصواب-
(اس محشی کی تحقیق میں بہت سی جستجو وتلاش کے بعد بھی کامیابی نہیں ہوئی-)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ کتابت	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت ۱۹	رسالۃ الشیخ الاکبر	الشیخ ابوبکر محی الدین محمد				
		تحت ۲۰	رسالہ فی الحروف الہجائیہ	لم یصرح المؤلف باسمہ				
		ایضا	رسالہ فی النحو المسمی بزبدۃ العرب	الامام ابوالفتح الشیخ ناصر				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۷۸۹	۲۸۶	۳۲	رضی شرح الکافیہ	العلامہ نجم الائمہ رضی الدین محمد بن حسن الاسترآبادی المتوفے سنہ ۶۸۶ ہجری	سنہ ۶۸۳ ہجری	قلمی سنہ ۹۱۳ ہجری	۶۶۲	

تقطیع کتابت ۶×۴-انچہ۔سطور تیئیس۔خط نسخ عمدہ وپختہ۔کاغذ کشمیری۔کاتب مولنا عبدالعلی برجندی۔کرم خوردہ وپیوندکار۔ابتدائی صفحہ پر متعدد مہریں چسپاں تھیں جو کسی نے مٹادی ہیں۔
کافیہ ابن الحاجب کے شروح میں مشہور ومعتبر اور بےمثل شرح ہے۔کتب نحویہ میں ایسی جامع اور محقق کتاب کم تالیف ہوئی ہے۔فضلاء متقدمین ومتاخرین اس کو نظر استحسان واعتماد سے دیکھتے ہیں نسخہ ہذا میں بہت بڑی خوبی وندرت یہ ہے کہ ایک مستند ومعتبر فاضل کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔اس نسخہ میں صحت کا بھی بڑا اہتمام کیا گیا ہے۔پوری کتاب مختلف حواشی سے محشی ہے جو ناظرین وطالبین کے واسطے بہت مفید ہیں۔اس کتاب کے تین نسخے اور۔دو قلمی ایک مطبوع۔مجلد اول فن نحو عربی کے نمبر ۱۶ سے نمبر ۱۶۲ تک تحریر ہیں۔اس کتاب کا سال تالیف علامہ سیوطی نے بغیۃ الوعاہ میں اور قاضی نوراللہ سوشتری نے مجالس المومنین میں سنہ ۶۸۳ ہجری لکھا ہے۔عبارت آغاز صفحہ (۲)۔الحمد للہ الذی جلت الاؤہ عن ان تحاط بحدٍ وتعالے کبریاؤہ عن ان تشتمل بحدٍ۔خاتمہ ۶۶۱۔بجزیل انعامہ وفیض افضالہ۔الے عبارت۔بسنۃ ثلاث عشرۃ وتسعمائۃ ہجریۃ۔

(علامہ رضی کا ترجمہ مجلد ہذا فن صرف عربی نمبر ۱ کے تحت میں لکھا گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر ۳۲	الزنجانی۔المسمے بتصریف العزی	الامام عزالدین عبدالوہاب بن ابرہیم الزنجانی				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۱۹	۳۳۵	۳۳	سفینۃ النجاۃ (الجزء الاول)	الاخ بلاج	سنہ ۱۹۰۳ء	مطبوعہ سنہ ۱۹۰۳ء قاھرہ	۶۶	
یہ کتاب قواعد نحویہ میں اسلوب جدید پر تالیف ہوئی ہے۔ اس فن کی قدیمی توابیدت کا اندازیہ ہے کہ بحث اسم کو بحث فعل وحرف پر مقدم رکھا جاتا ہے۔ اس کتاب میں بحث فعل کو اوّلاً۔ اُس کے بعد بحث اسم بحث اسم ختم ہونے کے بعد بحث حروف لکھی ہے۔ اسی طرح اور بیانات میں بھی قدیمی کتابوں کے خلاف جدید طرز اختیار کیا ہے۔ مسائل نحویہ کو سوال وجواب کے طریقہ پر لکھا ہے۔ ابتدائی جماعت کے طلبار کے واسطے بڑی مفید کتاب ہے۔ پوری کتاب کے چار حصے لکھے ہیں۔ اس کتب خانے میں صرف تین حصے موجود ہیں۔ چوتھا حصہ اس وقت تک نظر سے نہیں گزرا۔ نسخہ ہذا پہلا حصہ ہے۔ اس میں فاتحۃ الکتاب، مقدمہ، الکلام علی الفعل، الکلام علی الاسم، الکلام علی الحروف، تتمہ فی التوابع، تکملہ فی الاعراب المحلی، خاتمہ فی مراجعت عمومیّہ مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ فاتحۃ الکتاب۔ بسم اللّٰہ مجریٰ سفینۃ النجاۃ و مرسٰاھا۔ خاتمہ صفحہ ۶۵۔ مادمت حیا الی عبارت کل النعمۃ۔								
۵۷۷۶	۳۳۶	۳۴	سفینۃ النجاۃ (الجزء الثانی)	ایضاً	ایضاً	مطبوعہ سنہ ۱۹۰۵ء قاھرہ	۱۷۲	
دوسرا حصہ ہے۔ اس حصہ میں مباحث المقدمہ کی تتمیم وتکمیل کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ مقدمۃ وفیہا فصلان۔ الفصل الاول فی تعریف اللغۃ والنحو والکلام۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۹۔ ولو یوما واحدا انے نول کل نعمتی۔								
۵۷۹۱	۳۳۰	۳۵	سفینۃ النجاۃ (الجزء الثالث)	ایضاً	ایضاً	ایضاً سنہ [illegible]	۱۰۰	
تیسرا حصہ ہے۔ اس حصہ میں بھی اسم وفعل وحرف کے مباحث کو پورا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ مقدمۃ								

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			وفیہا اربعۃ فصول - خاتمہ صفحہ ۱۷۵ - فغیری خالک والسلام - الی قولہ کل نعمۃ (مؤلف کتاب اسی زمانہ کے اہل علوم میں ہیں -)					
۲۰۹۰۷	۳۰۴	۳۶	سوال کابلی	مجمع العلوم آخونزادہ ملا محمد عمر کابلی	۱۳۲۵ھ	مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مطبع انصاری دہلی	۳۷۶	
			شرح ملا جامی کا حاشیہ ہے محشی علام نے شرح ملا جامی کے درس کے وقت میں جو فوائد اور تقاریر بسبقاً سبقاً اپنے استاد حاجی محمد نسیم چہاردہی سے استفادہ کی تھیں اُن کو جمع کر دیا ہے - اِس کے علاوہ اس شرح کے دوسرے حواشی سے بھی اس کتاب میں اعانت حاصل کی ہے - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی الہمنا حقائق التراکیب العربیۃ - خاتمہ صفحہ ۳۷۳ - وہو الافعال الحسنہ - (فاضل محشی اسی دور کے فضلا میں ہیں - ان کا مفصل ترجمہ دریافت نہیں ہوا -)					
۲۷۲۵	۳۴۲	۳۷	شرح شواہد المغنی	مولانا محمد علی بن نادعلی		مطبوعہ طہران	۱۲۴	
			مغنی اللبیب مؤلفہ ابن ہشام نحوی متوفی ۷۶۲ھ ہجری کی مشہور و معروف کتاب ہے - اِس کتاب میں ابن ہشام نے تصحیح و توضیح مسائل پر شعراء و اُدباء کے کلام سے جو شواہد پیش کئے ہیں - نسخہ ہذا میں اُن شواہد کی شرح مختصر بیان کے ساتھ لکھی ہے - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد وآلہ الطیبین الطاہرین - خاتمہ صفحہ ۱۲۳ - قد فرغ من تسوید ہذہ النسخۃ الشریفۃ - الی قولہ - والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ - نسخہ اگرچہ ... مگر ہمیں نقصان ... ہے نہ صفحات کی تعداد - شارح اسی آخری دور کے فضلا میں معلوم ہوتے ہیں - کتاب کے آخر میں یہ عبارت منہ تحریر ہے -					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			قد فرغ من تسو يد هذه النسخة الشريفة الموجزة المفيدة لعامة الطلاب محمد علی بن نادعلی - ظاہراً اس شرح کے مؤلف یہی معلوم ہوتے ہیں - اس سے زیادہ ان کا حال معلوم نہیں ہوا -					
۲۸۴۸	۲۹۵	۳۸	شرح الکافیہ	الشیخ العلامۃ جمال الدین ابو عمر عثمان المعروف بابن الحاجب ابن عمر بن ابی بکر بن یونس الکردی الاسنائی المتوفی سنہ ۶۴۶ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری دار الطباعۃ العامرہ	۱۳۵	
			یہ کافیہ کی شرح خود مصنف نے لکھی ہے طبع ہونے سے قبل یہ شرح عزیزالوجود تھی مصنف نے اس شرح میں ضروری قدر تفصیل کی ہے - آغاز صفحہ ۲ - قال الشیخ الامام العالم الفاضل المقرئی الاصولی النحوی اللغوی .... الحمد للہ رب العالمین - خاتمہ صفحہ ۱۳۵ - عند عروض الحذف واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب - (ابن الحاجب کا ترجمہ مجلد ہذا میں فن صرف عربی نمبر ۵۳ کے تحت میں لکھا گیا)					
۵۴۰۰	۳۳۴	۳۹	شرح المصباح	لم یصرح المؤلف باسمہ		قلمی	۱۴۲	
			تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ۵ ۱/۲ ۴ انچہ - سطور پندرہ - جدول سرخ و سبز مع باریک سبز - قدرے لوح طلائی - خط نسخ و نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی - کاتب عبدالحمید - تاریخ کتابت تحریر نہیں - کرم خوردگی و پیوند کاری سے محفوظ ہے - مصباح فی النحو مؤلفہ ناصر مطرزی متوفی سنہ ۶۱۰ہجری کی مختصر و غیر مشہور شرح ہے - اس شرح میں شارح نے					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

نن کی ضروری قدر تشریح کی ہے مصباح کے مشہور شروح یہ ہیں۔ ضروری ۔ ۔ ۔ بسیوالی افتتاح مفتاح ۔ اصباح ضوء ، خزانۃ اللطائف یہ نسخہ ان شروح کے علاوہ ہے شرح اور شارح دونوں کے نام کی کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور کسی دوسرے طریقہ سے اس کی تحقیق ہوسکی۔ آغاز صفحہ ۲۔ اما بعد حمد الله اما کلمۃ افتتاح وتنبیہ فلا یلیہا الا الاسم لاستحقاقہ الابتداء وفیہا معنی الشرط۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۱۔ ماسبق من الکلام۔ و الله اعلم بالصواب۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۴۲	۳۲۸	۴۰	شرح مغنی فی النحو	علامہ بدر الدین محمد بن عبد الرحیم بن عمر المیدانی من فضلاء القرن التاسع	سنہ ۸۰۰ھ	قلمی سنہ ۱۰۹۷ھ	۳۳۵	

تقطیع کتابت ۳/۴ ۵ × ۱/۲ ۲ انچہ۔ سطور بارہ۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب حسن بن ملا علی۔ تمام اوراق کرم خوردگی وپیوندکاری سے صاف ہیں۔

یہ کتاب مغنی فی النحو مصنفہ فخر الدین احمد بن الحسین الجاربردی متوفی سنہ ۷۴۶ہجری کی شرح ہے۔ اس فن میں جو مغنی اللبیب ابن ہشام نحوی متوفی سنہ ۷۶۲ہجری کی مشہور کتاب ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ کتاب مغنی مذکور کی یہ شرح سب سے پہلی شرح ہے۔ شارح لکھتے ہیں "لما لم یکن لکتاب المسمی بالمغنی شرح قد خطر ببالی ان اشرح لہ شرحا کاشفا لکنوز معانیہ الصحیحۃ"۔ حاجی خلیفہ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ اس متن کی ایک شرح شیخ ابی المنظر الکندی المصری کی بھی مؤلفہ ہے جو غالباً اس شرح کے بعد تالیف ہوئی ہوگی۔ فن نحو میں یہ متن اور اس کی یہ شرح دونوں نادر اور کمیاب کتابیں ہیں۔ اکثر کتبخانوں کی فہرستیں جو پیش نظر ہیں۔ کتب خانہ خدیویہ مصریہ، کتب خانۂ آصفیہ، کتب خانہ پٹنہ وغیرہ میں نہ اس متن کا وجود ہے اور نہ اس کی کسی شرح کا۔ اصل متن میں تمام مسائل نحویہ کو گو اختصاراً ذکر کیا ہے لیکن جامعیت

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کے ساتھ لکھا ہے۔ شارح نے بھی متن کے اجمال و پیچیدگی کو بڑی شائستگی اور سلیقہ کے ساتھ حل کیا ہے۔ پوری کتاب پر مختلف حواشی جا بجا تحریر ہیں۔ باعتبار خط و قدامت تحریر کے بھی یہ نسخہ بیش بہا ہے۔ کتابت کی تاریخ گو صاف طور پر تحریر نہیں ہے۔ مگر غور کرنے سے سال کتابت سنہ ٩٠١ ہجری مفہوم ہوتا ہے۔

آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الفاطر الحکیم القادر العلیم ..... اما بعد فیقول العبد الضعیف المحتاج الی عفو الملک اللطیف محمد بن عبد الرحیم بن محمد عمر البیلانی۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۵۔ والتنوین الغالی فی کلام الفصحاء قلیل۔

شارح علامہ فخر الدین جاربردی ماتن کتاب کے شاگرد ہیں۔ اس شرح کے خطبہ میں اپنے تلمذ کی تصریح کی ہے کشف الظنون میں کتاب مغنی کے تحت میں شارح کا نام اس طرح تحریر ہے۔ وشرحہ تلمیذہ زید الدین محمد بن عبد الرحیم بن الحسین العمری البلالی۔ اور تاریخ تالیف شرح میں لکھتے ہیں۔ وفرغ منہ رجب سنۃ احدی وثمانمائۃ (۸۰۱) نسخہ مذکورہ بالا میں شارح کے نام میں عبد الرحیم کے بعد بن محمد عمر المیدانی لکھا ہے۔ کشف الظنون میں میدانی کی جگہ بلالی ہے۔ کتب انساب و تواریخ سے کلمہ نسبتی بلالی کی تحقیق نہیں ہوئی۔ البتہ لفظ میدانی کو انساب السمعانی میں اس طرح لکھا ہے۔ المیدانی بفتح المیم وسکون الیاء المنقوطۃ باثنتین وفتح الدال المہملۃ وفی آخرہا النون۔ ھذہ النسبۃ الی موضعین احدہما الی میدان زیاد بنیسابور۔ والثانی منسوب الی المیدان وھی المحلۃ من محال اصبہان انتہی بقدر الحاجۃ۔ ظاہراً لفظ (میدانی) ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس فن کی کتب میں بجائے (بلالی) کے "بَلی" بفتح با کے ساتھ اور "بُلی" بضمہ اور کسرہ بار و سکون یا کے ساتھ "بِیلی" کسرہ بار و سکون یا کے ساتھ تو پایا جاتا ہے۔ مگر لفظ بلالی دیکھا نہیں گیا۔ بہت سی تاریخی کتابیں الٹ پلٹ کی گئیں۔ مگر شارح علام کی تفصیلی حالت اور تاریخ ولادت و وفات معلوم نہیں ہوئی۔

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ طباعت	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۱۳	۲۹۴	۱۴	شرح مفصل الزمخشری	الشیخ ابو البقا موفق الدین یعیش بن علی بن یعیش المشہور بابن یعیش والمشہور بابن الصائغ المتوفی فی سنہ ۶۴۳ھ		مطبوعہ سنہ ۱۸۸۲ع لیپزک	۴۰۰	

کتاب المفصل کی شرح ہے جو فن نحو میں مشہور و معتبر اور جار اللہ زمخشری متوفی سنہ ۵۳۸ ہجری کی مؤلفہ ہے۔ کتاب المفصل چار اقسام پر مقسوم ہے۔ القسم الاول فی الاسماء۔ القسم الثانی فی الافعال۔ القسم الثالث فی الحروف۔ القسم الرابع فی المشترك من احوالها۔ نسخہ ہذا پوری شرح کا ایک جزو ہے۔ صرف قسم اول میں سے موصولات کی بحث تک اس میں مذکور ہے۔ شارح علام نے بڑی بسط و تفصیل و تحقیق و تدقیق و توضیح کے ساتھ متن کے مشکلات کا حل کیا ہے۔ پورا نسخہ اس شرح کا دیکھا نہیں گیا۔

آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی بدء بالاحسان واحسن خلق الانسان۔ واختصہ بنطق اللسان وفضیلة البیان ختم صفحہ ۴۰۰۔ بطریق مکة ذاهبا الیها۔

ابن یعیش حلبی الاصل ہیں۔ ان کو ابن الصائغ بھی کہتے ہیں۔ ابن خلکان کے قول کے موافق ۳ رمضان سنہ ۵۵۳ھ اور علامہ سیوطی کی تحقیق کی بنا پر سنہ ۵۵۶ ہجری میں حلب میں پیدا ہوئے۔ ابن خلکان ابن یعیش کے شاگرد ہیں ان کا قول اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے۔ ابن یعیش بہت بڑے فاضل اور فن نحو و تصریف کے پورے ماہر تھے علم نحو کو ابی السخا فتیان حلبی اور ابی العباس مغربی نیرزی سے اخذ کیا۔ سماعت حدیث کا اتفاق حلب میں ابی الفرج الثقفی اور ابی الحسن الطرسوسی کے حلقہ درس میں اور موصل میں ابی الفضل خطیب الطوسی اور ابی محمد التکریتی کے یہاں اور دمشق میں تاج الدین الکندی وغیرہ کی خدمت میں ہوا۔ ابتداء عمر میں علامہ ابو البرکات ابن الانباری کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے بغداد کا سفر کیا جب موصل پہنچے

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تو وہاں ابن الانباری کی وفات کی خبر سن کر موصل ہی میں رہ گئے۔ یہاں کے نامی فضلاء کبار علماء سے استفادہ کر کے کچھ مدت کے بعد حلب واپس آ گئے۔ حلب میں منصب تدریس و مشاغل علمیہ کے سبب شیخ ائمۃ فی الادب مشہور ہو گئے۔ بڑے بڑے فضلاء دور و نزدیک کے ان کے فیض علمی سے مستفیض ہوئے۔ ان کے تلامذہ کی بہت بڑی جماعت مشہور رہے۔ کثرت کے ساتھ لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ابن یعیش حسن الفہم، خوش تقریر، مبتدی و منتہی پر شفقت کرنے والے، ظریف۔ باوجود شوخ طبع ہونے کے صاحب وقار اور متین شخص تھے۔ شرح مفصل کے علاوہ شرح تصریف الملوکی لابن جنی بھی ان کی مشہور اعلیٰ درجہ کی تصنیف ہے پچیس جمادی الاولے چھ سو تینتالیس (۶۴۳) ہجری صبح کے وقت حلب میں وفات پائی اور اسی دن اس مقام پر جو ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ کی طرف منسوب ہے مدفون ہوئے۔ (ابن خلکان، بغیۃ الوعاۃ، مفتاح السعادۃ۔)</td></tr>
<tr><td>۳۴۲۶</td><td>۳۱۴</td><td>۴۲</td><td>شمہ</td><td>مولینا عبد الغفور
یوسف زئی</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۲۸۳ھ
مصطفائی دہلی</td><td>۲۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مائۃ عامل منظومہ فارسیہ کی شرح عربی میں لکھی ہے۔ شارح نے اشعار فارسی کو عربی عبارت میں فصاحت کے ساتھ مشرح کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی زین النبیین بحبیبہ المصطفیٰ ومن علی المؤمنین بنبیہ المجتبیٰ۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۔ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔
(شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ ظاہراً قریب زمانہ کے فضلاء میں معلوم ہوتے ہیں۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>تحت نمبر</td><td>ضیاء الابصار
فی الافعال الملحقۃ
بسار</td><td>الشیخ العلامہ ادریس
بن احمد بن ادریس
بن احمد السعدی المکی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
١١٨٦	٢٧٨	٤٣	عصام علے الجامی	ملا عصام الدین ابراہیم بن محمد بن عرب شاہ الاسفرائینی۔ المتوفی ۱ سنہ ٩٥١ ہجری		مطبوعہ ١٣٠٦ھ قسطنطنیہ	٢٨٦	

شرح الکافیہ جس کا نام (فوائد ضیائیہ) ہے اور شرح ملا کے نام سے مشہور ہے۔ اُس کا حاشیہ ہے۔ حضرت محشی نے بڑی تحقیقات و تدقیقات سے کام کیا ہے۔ اس شرح کے پڑھنے پڑھانے والوں میں یہ حاشیہ مرغوب و مقبول ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ٢۔ یا ھادیا لسالک مسالک محامدک ..... وبعد فیقول عبد الفقیر الی اللہ الغنی عن العالمین ابراھیم بن محمد بن عرب شاہ الاسفرائینی عصام الدین۔ خاتمہ صفحہ ٢٨٥۔ ما دام معرضک واسمائک۔ اٰمین یا رب العالمین

(فاضل محشی کا ترجمہ ج ٣ فن منطق نمبر ١٩ پر تحریر ہے)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
١٠٥٩	٢٨٥	٤٤	عمدة فی النحو	لم اقف علی المصنف		قلمی	٥٢٨	

تقطیع کتابت ۴½ × ۲½ ۳ انچہ۔ سطور پندرہ۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ انگریزی۔ کاتب میر نور الدین حسینی تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی کا اثر موجود ہے۔ پیوند کاری کہیں نہیں ہے۔ ابتدائی ورق کے بعد کچھ اوراق گئے ہوئے ہیں۔

یہ کتاب تمام مسائل نحویہ کی جامع ہے۔ ابتدائی صفحہ کے بعد کچھ اوراق ضائع ہوگئے ہیں۔ اس وجہ سے مؤلف کتاب کی تحقیق نہیں ہوئی۔ اس نسخہ کے اول میں لکھا ہوا ہے "عمدة فی النحو لابن البطریق" صرف اس قدر تحریر قابل وثوق نہیں ہو سکتی۔ ابن البطریق کا حال بہت ہی اجمال کے ساتھ اکتفاء القنوع مطبوعہ مصر سنہ ١٣١٣ ہجری صفحہ ،، پر اس طرح تحریر ہے "او تیخیوس او افتیخیوس المصری ویسمے ایضاً اسعد ابن البطریق توفی سنہ ٩٣٩ مـ ١" اور اس کی مؤلفات میں ایک تاریخی کتاب بھی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			جس کا نام "نظم الجواہر" ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ تاریخ دو جلدوں میں طبع ہوگئی ہے۔ کشف الظنون میں "عمدہ فی النحو" کے نام سے دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک مؤلفہ ابن مالک نحوی متوفی سنہ ٦٧٢ ہجری۔ دوسری مؤلفہ ابی نزار متوفی سنہ ۵٦۸ ہجری۔ ان دونوں کتابوں کی عبارت آغاز تحریر نہیں ہے۔ (حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ) میں ابن البطریق کو نحویین میں لکھا ہے نہ مؤرخین میں۔ ظاہراً یہ کتاب ابن مالک نحوی کی مؤلفہ معلوم ہوتی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اکرمنا بجلائل نعمہ و اعزنا بلطائف علمہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۵۔ بحسن العاقبۃ و خیر الخاتمۃ۔					
۱۲۰۸	۲۸۵	۴۵	فرائد القلائد فی مختصر شرح الشواہد المعروف بالشواہد العینی الصغری	قاضی القضاۃ بدر الدین العلامہ ابی محمد محمود بن احمد بن موسیٰ العینی الحنفی المتوفی سنہ ۸۵۵ ہجری	سنہ ۸۱۷ ہجری	قلمی	۲۲۴	
			تقطیع کتابت مع جدول ۴/۳ ٦ × ۴/۳ ۴۔ انچہ سطور ۲۱ نہیں۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ اول صفحہ جدید تحریر ہے۔ کاغذ کشمیری۔ یہ نسخہ اُس نسخہ سے منقول ہے جو مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ تمام اوراق باستثناء صفحہ اول جدول طلائی سے مجدول ہیں۔ پوری کتاب پر کرم خوردگی۔ پیوندکاری موجود ہے۔ علم نحو میں الفیہ ابن مالک مشہور ارجوزہ ہے۔ ابن مصنف اور دیگر فضلا و کبار نے بڑی تفصیل اور توضیح کے ساتھ اس کی شروح لکھی ہیں۔ شارحین نے قواعد نحویہ کے بیان میں آیات قرآنیہ و کلام شعرائے عرب سے استناداً استشہاد کیا ہے۔ علامہ عینی نے صرف شواہد شروح الفیہ کی دو شرحیں لکھی ہیں۔ ایک کبریٰ دوسری صغریٰ۔ کبریٰ کا نام "المقاصد النحویہ فی شرح شواہد شروح الالفیہ" رکھا ہے۔ یہ شرح مصر میں شرح شواہد الرضی کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے۔ اس کتاب خانہ میں بھی موجود ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			شرح صغریٰ کو " فرائد القلائد فی مختصر شرح الشواہد " کے ساتھ نامزد کیا ہے۔ نسخہ ہذا شرح صغریٰ ہے۔ اس کو الشواہد العینی الصغریٰ بھی کہتے ہیں۔ اس شرح میں شواہد شروح اربعہ۔ شرح ابن ناظم۔ شرح ام قاسم۔ شرح ابن ہشام۔ شرح ابن عقیل جمع کئے ہیں۔ اور ان کی تشریح و تفصیل لکھی ہے۔ ان چاروں شارحین کے اشارے کے واسطے ظاء، قاف، ہاء، عین، چار حروف مقرر کیے ہیں " ظقہع " اس سے اشارہ چاروں شارحین مذکورین کے اتفاق پر ہے۔ " ظقہ، ظقع، قہع، ان رموز سے کنایہ تین کے اتفاق پر ہے۔ ظق، ظہ، ظع، قہ، قع، ہع، ان حروف سے دو مراد رکھے گئے ہیں اور ظ، ق، ہ، ع، انفراد کی حالت میں لکھا ہے۔ اس کتاب کے دو نسخے قلمی اور بھی مجلد اول فن نحو عربی نمبر ۱۳۹ و نمبر ۱۴۰ پر تحریر ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ حمداً انا صحاصنا فیا شرحہا شعلعا ..... فان عاقی رحمۃ ربہ الغنی ابا محمد محمود۔ خاتمہ صفحہ ۳۴۴۔ و الحمد للہ اولا و آخراً ظاہراً و باطنا والحمد للہ وحدہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔ (علامہ عینی کا ترجمہ مجلد دوم فن فقہ عربی نمبر ۶۶ پر تحریر ہے۔)					
۵۸۲۷	۳۳۸	۴۶	قواعد اللغۃ العربیۃ لتلامیذ المدارس الثانویہ	جماعت مدرسین		مطبوعہ ۱۳۳۲ھ القاہرہ ۱۹۱۴ء	۱۴۷	
			یہ کتاب مندرجۂ کتاب (ج۳) اسی فن کے نمبری ۳۰ کے ہمرنگ ہے چند مدرسین مدرسۂ نظارۃ المعارف کی اجتماعی حالت سے تالیف ہوئی ہے جن کے اسماء کی تفصیل نمبر مذکور پر لکھی جا چکی ہے۔ آغاز صفحہ ۴۔ حمداً لمن حرف قلوب العباد علی النحو الذی اراد۔ وصلوۃ و سلام علی من رفع بالاعراب عن الحق بناء الہدایۃ۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۷۔ واللہ الہادی الی طریق النجاح					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۴۴	۳۲۹	۴۷	کاشف الظلام عما یتعلق بالالف واللام	مولانا مفتی محمد سعد اللہ بن مولوی محمد نظام الدین مرادآبادی و رامپوری المتوفی سنہ ۱۲۹۴ ہجری		قلمی	۲۶	

تقطیع کتابت ۵ × ۲/۱ ۴ انچہ سطور گیارہ ۱۱ خط نسخ و نستعلیق طالبعلمانہ۔ کاغذ احمدآبادی۔ کتابت زمانہ سال کی ہے۔ مگر تاریخ تحریر نہیں۔ کاتب مولوی عبدالعزیز راجکوٹی۔ اوراق اثر کرم و پیوندکاری وغیرہ سے صاف ہیں۔

مختصر رسالہ ہے لفظ اَلْ حرفیہ کی تحقیق و تفہیم میں مؤلف علامہ نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ الف و لام حرف کے متعلق جس قدر ضروری امور ہیں بیان شائستہ سے اُن کا انضباط کیا ہے۔ یہ رسالہ پانچ فصول پر منقسم ہے۔ اسی موضوع پر حضرت مؤلف کا فارسی عبارت میں بھی ایک رسالہ ہے۔ اس رسالہ کے تین چار مطبوعہ نسخے مجلد اول میں فن نحو کے نمبر ۱۰ سے نمبر ۲۰ تک کتاب الفیہ ابن مالک کے ساتھ مجلد ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ ان اجل مایتوشح بہ صدر الکلام الخ۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۔ و الحمد للہ خالق البریہ وعلی رسولہ و آلہ الصلوات والتحیۃ۔ تم کاشف الظلام۔

حضرت مؤلف رحمہ اللہ تعالے تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کے جامع اور ماہر فنون تھے۔ کمالات علمیہ کے علاوہ بہت سے صفات حمیدہ آپ کی ذات میں مجتمع تھے۔ اخلاق، تواضع، مروت، تہذیب، ضبط اوقات وغیرہ۔ وطن اصلی اور مقام ولادت آپ کا مرادآباد ہے۔ نواب جنت آرام گاہ طاب اللہ ثراہ کی قدر افزائی سے رامپور وطن قیامی بن گیا تھا۔ بارہ سو انیس (۱۲۱۹) ہجری میں آپ کا تولد ہوا۔ "ظہور حق، بیدار بخت" تاریخ ولادت ہے۔ ابتدائی عمر میں فارسی وغیرہ کی ضروری کتابوں سے فارغ ہو کر علوم عربیہ کے شوق میں

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			رامپور، نجیب آباد، دہلی، لکھنؤ وغیرہ کا سفر کیا اور ان مقامات میں ایک معتد بہ زمانہ قیام کرکے مشاہیر فضلاء کی فیض تعلیم سے تمام علوم درسیہ اور فنون رسمیہ سے فراغت حاصل کی جن اساتذہ سے استفادہ کیا اُن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مولوی عبد الرحمن قہستانی رامپوری، اخوند شیر محمد ولائتی دہلوی مفتی صدر الدین خاں صدر الصدور، مولوی محمد اشرف لکھنوی، مولوی اسماعیل مراد آبادی، میرزا حسن علی محدث لکھنوی، مولانا شیخ جمال مکی، مفتی ظہور اللہ لکھنوی وغیرہم۔ علوم سے فارغ ہونے کے بعد لکھنؤ میں مدرسۂ شاہی میں عہدۂ مدرسی اور عہدۂ افتا پر ایک مدت تک مامور رہے۔ اسی دوران میں فریضۂ حج کو بھی ادا کیا۔ مکہ معظمہ میں شیخ جمال سے علم حدیث کی سند جدید حاصل کی۔ زیارت حرمین محترمین سے مراجعت کے بعد کچھ ہی زمانہ لکھنؤ میں قیام کا گزرا تھا کہ سلطنت لکھنؤ کا انقلاب ہوگیا۔ حضرت مؤلف کو رئیس رامپور نے طلب فرماکر نہایت قدردانی فرمائی اور بڑے اعزاز واکرام کے ساتھ منصب قضا افتا، حکومت مرافعہ پر ممتاز فرمایا۔ اور آخر عمر تک انہیں مناصب جلیلہ پر قایم رہے۔ اسی دار الریاست میں مستقل مسکن اور تمام اہل وعیال کو ساتھ بود وباش فرمائی۔ مراد آباد سے کچھ علاقہ نہیں رکھا۔ علوم مختلفہ اور فنون متنوعہ میں مطول ومختصر آپ کے تالیفات کا بڑا ذخیرہ ہے۔ جن کے اسماء یہ ہیں۔ القول[1] المانوس فی صفات القاموس۔ نور الصباح[2] فی عثرات الصراح۔ خلاصۃ[3] النواد۔ نوادر[4] البیان فی علوم القرآن۔ ہدایۃ[5] النور فیما یتعلق بالاظفار والشعور۔ حواشی[6] مالا بدمنہ۔ رسالہ[7] طہر متخلل۔ رسالہ[8] قوس قزح۔ شرح[9] ضابطہ تہذیب۔ رسالہ[10] تناسخ۔ رسالہ[11] تشبیہ۔ عروض[12] قافیہ۔ میزان[13] الافکار۔ شرح[14] معیار الاشعار حاشیہ[15] حمد اللہ۔ حاشیہ[16] شرح چغمنی۔ غایۃ[17] البیان فی تحقیق السبحان۔ القول[18] الفصل فی ہمزۃ الوصل۔ رسالہ[19] تحقیق علم واجب۔ مفید[20] الطلاب فی خاصیۃ الابواب۔ رسالہ[21] لامیہ فارسی۔ کشف[22] الظلام فیما یتعلق بالالف واللام۔ نوادر[23] الوصول فی شرح الفصول۔ شرح[24] خطبہ قطبی۔ زاد[25] السبیل الی دار الخلیل۔ ترجمہ[26] فقہ اکبر نقد[27] البصیرہ۔ عقود[28] ... نظم ونثر عربی تو آپ کی بہت زیادہ مشہور ہے۔ فارسی نظم کی طرف بھی کبھی کبھی توجہ					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

فرماتے تھے۔ فارسی نظم میں آپ کا تخلص آشفتہ ہے۔ ایک فارسی غزل کے کچھ اشعار جو سفر حج میں لکھے تھے یہ ہیں۔

جنذا روزیکہ جا در طیبہ و بطحا کنم ۔۔۔ چشم خود را فرش راہ حضرت طاہا کنم

بر بلیلم بستہ احرام تو گویم تلبیہ ۔۔۔ سر برہنہ کردہ چشم خویشتن را پا کنم

بر درت بار معاصی بہر عفو آوردہ ام ۔۔۔ از تو استغفار و از غیر تو استغنا کنم

آرزوے من درین دنیا ہمین بس تا زیم ۔۔۔ در مدینہ باشم و خاک درت ماوا کنم

حال من آشفتہ تر ہر روز می آید نظر ۔۔۔ بہ کہ خود را فدا بہ راہ در مولا کنم

چودہ رمضان المبارک یکشنبہ کے روز بارہ سو چورانوے (۱۲۹۴) ہجری میں رامپور میں انتقال [illegible] فرمائی۔ اور یہیں مدفون ہوے۔ (تذکرۂ علماء ہند فارسی۔ انتخاب یادگار اردو۔)

۲۹۰۲	۲۶۱	۴۸	کتاب سیبویہ مع شواہد الاعلم۔ (الجزء الاول)	الامام ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر الملقب بسیبویہ۔ المتوفی سنہ [illegible]ھ علی الصحیح		مطبوعہ مصر ۱۳۱۶ھ	۴۹۲	

علم نحو کی مشہور و معتبر کتاب ہے۔ تمام اہل عرب نے اس کو [illegible] و [illegible] تسلیم کیا ہے۔ اس کتاب پر [illegible] اور نہ خاتمہ۔ تفصیل مطالب کی کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی ہے۔ انداز بیان اس طرح قائم کیا ہے۔ هذا باب علم ما الكلم من العربية اسی طرح هذا باب كذا ان هذا باب [illegible] الی آخر الکتاب۔ پوری کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ ہر جلد کے آخر میں فہرست مضامین بھی منقسم ہے۔ [illegible] جلد [illegible] کے ذیل [illegible] کتاب [illegible] انم [illegible] جس پر الذہب سے [illegible] کیا ہے۔ نسخہ [illegible] جلد اول [illegible] آغاز [illegible]
هذا باب علم ما الكلم من العربية فالكلم اسم وفعل وحرف جاء لمعنی ليس باسم ولا فعل

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			خاتمہ صفحہ ۲۹۴ - قلم بند کردہ عالم بیتین المعنے۔					
۲۹۱۲	۲۹۷	۴۹	کتاب سیبویہ مع شواہد علم (الجزء الثانی)	الامام ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر الملقب بسیبویہ المتوفی ۱۸۰ ہجری علی الصحیح		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۷ھ	۴۳۱	

دوسری جلد ہے - آغاز صفحہ ۲ - ھذا باب ما ینصرف وما لا ینصرف - ھذا باب افعل - خاتمہ ۴۳۰ - بنو فلان وھی عربیۃ -

سیبویہ - اصلاً موالی بنی الحرث یا آل ربیع سے تھے - علما متقدمین و متاخرین میں بہت بڑی شخصیت کا شخص اور امام بصریین تسلیم کیا گیا ہے علم نحو میں بے مثل کتاب تصنیف کی ہے - اہل العربیۃ کے نزدیک اس سے بہتر کتاب اس فن میں نہیں لکھی گئی - تمام کتب مصنفہ نحو کا ماخذ یہی کتاب ہے - جاحظ بصری کہتے ہیں کہ جب میں نے وزیر معتصم محمد بن عبد الملک الزیات کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا تو خیال ہوا کہ کوئی نادر چیز ہدیۃً وزیر کی خدمت میں پیش کروں - میری نظر میں سیبویہ کی کتاب سے اعلے کوئی دوسری شے نہیں معلوم ہوئی چنانچہ میں نے اسی کو پیش کیا - اور وزیر اس بے بہا تحفہ سے بیحد محظوظ ہوا - کہتے ہیں کہ سیبویہ کی ولادت قریۂ بیضا میں ہوئی جو شیراز کے متعلقات سے ہے - مگر بود و باش و نشو و نما کی جگہ بصرہ ہے - سیبویہ نے علم نحو کو خلیل بن احمد - عیسے بن عمر - یونس بن حبیب وغیرہم سے - اور لغت کو اخفش اکبر سے اخذ کیا - سب اساتذہ سے زیادہ خلیل بن احمد کی خدمت کا شرف پایا - خلیل کی نظر بھی جملہ تلامذہ سے زیادہ سیبویہ ہی کی طرف رہی - سیبویہ جب بصرہ سے بغداد آگئے تو اس زمانہ میں کسائی "شہزادہ امین بن ہارون" کے معلم تھے - وہاں ان دونوں کے درمیان بڑے بڑے مناظرے اور علمی گفتگو ہوتی رہی - سیبویہ بغداد سے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بلاد فارس کی طرف چلے آئے۔ ان کے مقام وفات اور سال ارتحال میں کئی قول ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بیضا میں سنہ ۱۸۰ یا سنہ ۱۷۷ ہجری میں چالیس ۴۰ سال سے کچھ زیادہ عمر میں وفات پائی۔ ابن قانع کا قول ہے کہ بصرہ میں سنہ ۱۶۱ ہجری میں انتقال ہوا۔ حافظ ابو الفرج بن جوزی کہتے ہیں کہ سنہ ۱۹۴ ہجری میں بتیس ۳۲ سال کی عمر میں شہر ساوہ میں ان کی رحلت ہوئی۔ خطیب نے تاریخ بغداد میں ابن درید کی روایت سے لکھا ہے کہ سیبویہ شیراز میں فوت ہوئے اور وہیں اُن کی قبر ہے۔ حاجی خلیفہ نے سیبویہ کا سال وفات سنہ ۱۸۰ ہجری کو علی الصحیح لکھا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ سیبویہ فارسی لقب ہے۔ عربی اس کی "رائحۃ التفاح" وجہ تسمیہ میں چند وجوہ لکھے ہیں۔ سیبویہ سیب سونگھنے کے شائق اور راغب تھے لطیف المزاج بھی تھے جس طرح فواکہ میں تفاح نظیف ولطیف ہے۔ غایۃ جمال کی وجہ سے اِن کے دونوں رخسار دو سیب معلوم ہوتے تھے۔ (ابن خلکان۔ مفتاح السعادۃ)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تحصیل عین الذہب من معدن جوہر الادب المشہور بالشواہد اعلم (الجزء الاول)	ابو الحجاج علامہ یوسف بن سلیمان بن عیسے النحوی المعروف بالاعلم المتوفی سنہ ۴۷۶ ہجری	سنہ ۴۵۷ ہجری	مطبوعہ		

کتاب مسطورہ بالا کے صفحات کے ذیل میں ہے۔ سیبویہ کی کتاب میں سنداً جو شواہد لکھے گئے ہیں اُن کی شرح ہے۔ اس شرح میں اشعار عربیہ وغیرہ کی بہت بڑی تحقیق اور اُن کے متعلق ضروری تفصیل لکھی ہے۔ یہ کتاب بھی دو جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد مجلد اولے میں اور دوسری جلد مجلد ثانی میں۔ ابتداء جلد اول ذیل صفحہ ۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ و لا الٰہ الا اللہ الحمد للہ حمداً ابلغ رضاہ و یوجب المزید من مواہبہ وعطایاہ۔ خاتمہ جلد اول ذیل صفحہ ۴۹۰۔ ۔۔۔ ذلک اختلاف اللفظین۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنّف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد اوراق صفحات	کیفیت
			تحصیل عین الذہب من معدن جوہر الادب المشہور بالشواہد الاعلم (الجزء الثانی)	ابو الحجاج علاء یوسف بن سلیمان بن عیسے النحوی المعروف بالاعلم المتوفی ۴۷۶ھ ہجری	۴۵۷ھ	مطبوعہ		

دوسری جلد ہے۔ ابتداء ذیل صفحہ ۷۔ وانشد فی باب ما ینصرف من الافعال اذا سمیت بہ لسحیم بن وشیل البربوعی۔ خاتمہ ذیل صفحہ ۴۲۴۔ وتجز التالیف فی سنۃ سبع وخمسین واربعمائۃ۔

ابی الحجاج الاعلم اہل شنتمریّہ سے تھے۔ چارسو دس (۴۱۰) ہجری میں ان کی ولادت ہوئی۔ علوم عربیہ ولغت ومعانی اشعار کے بڑے عالم وحافظ تھے۔ ان علوم کے ساتھ ان کا مذاق بہت بڑھا ہوا تھا۔ زیادہ تر شہرت انہیں علوم کے سبب ان کو حاصل تھی۔ ۴۳۳ھ ہجری میں قرطبہ پہونچے اور ایک مدت تک وہاں کی بود و باش اختیار کی۔ ان کے مشاہیر اساتذہ میں تین شخص ہیں۔ ابی القاسم ابراہیم بن محمد بن زکریا الافلیلی۔ ابی سہل الحرانی۔ ابی بکر بن احمد الادیب۔ بہت بڑے نامور شاگرد ان کے ابو الحسن علی بن محمد بن احمد النسائی الجیانی تھے۔ کتاب الشواہد کے علاوہ شرح الجمل اور شرح ابیات الجمل بھی ان کی مشہور تصنیف ہے۔ اعلم کے لقب کے ساتھ ان کی شہرت کی وجہ یہ ہے کہ اوپر کا لب ان کا مشقوق تھا اور عرب میں مشقوق الشفۃ العلیا کو اعلم کہتے ہیں جس طرح مشقوق الشفۃ السفلے کو افلح کہا گیا ہے۔ چارسو چہتر (۴۷۶) ہجری میں اشبیلہ میں ان کی وفات ہوئی۔ یہ مقام اندلس کے متعلقات سے ہے۔ (شنتمریّہ) فتح شین وسکون نون۔ اور تاء مثناۃ فوقانی ومیم دونوں مفتوحہ اور کسرہ راء اس کے بعد یاء مشدّدہ اندلس کے غرب کے جانب ایک شہر کا نام ہے۔

(ابن خلکان)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۹۰	۳۳۲	۵۰	کتاب الکتاب	العلامہ ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ بن المرزبان الفارسی الفسوی النحوی المتوفی ۳۴۷ھ ہجری	در خلافت معتصم باللہ	مطبوعہ ۱۹۲۱ء بیروت	۱۱۲	

فن عربیت میں بڑے مرتبہ کی کتاب ہے۔ بارہ ابواب پر کتاب کو منقسم کیا ہے۔ باب الہمزہ۔ باب المد باب القصر۔ باب الفصل والوصول۔ باب الحذف۔ باب الزیادہ۔ باب العدل۔ باب النقط۔ باب الشکل باب القوافی والفواصل۔ باب رسوم خطوط الکتب۔ باب ما الحق بالہجاء۔ اس کتاب کے نام میں جو دوسرا لفظ کتاب ہے اس کا تلفظ دو طور پر کیا جاتا ہے مخفف ومشدد۔ ابتداء کتاب سے تقریباً صفحہ ۸ کے نصف تک ناشر کتاب کی عبارت بطریق مقدمہ اور مصنف کا خطبۂ کتاب و فہرست ابواب تحریر ہے۔ اور آخر کتاب میں بھی صفحہ ۹۹ سے صفحہ ۱۱۲ تک کتاب کے متعلق کچھ تحقیقات ناشر کتاب کے منضم ہیں۔

آغاز صفحہ ۸۔ الباب الاول ہذا باب الہمز وفصولہ۔ خاتمہ صفحہ ۹۸۔ تمت فصول ما الحق بالہجاء وتم الکتاب بحمد اللہ۔

ابن درستویہ۔ اُن مشاہیر فضلاء وکبار علماء میں ہیں جو علوم عربیہ میں بڑی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں۔ دوسو اٹھاون ہجری میں انکا تولد ہوا۔ ابن قتیبہ ومبرد سے بغداد میں فنون ادبیہ ونحویہ کی تکمیل کی۔ بڑے بڑے فضلاء کی جماعت ان کے تلامذہ میں ہے۔ علامہ دارقطنی بھی ان کے شاگرد ہیں۔ ان کے والد جعفر بن درستویہ کبار واعیان محدثین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کے مولفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ (۱) الارشاد فی النحو۔ (۲) شرح الفصیح۔ (۳) الرد علی المفضل فی الرد علی الخلیل۔ (۴) غریب الحدیث۔ (۵) المقصور والممدود۔ (۶) کتاب معانی الشعر۔ (۷) اخبار النحاۃ۔ (۸) تفسیر کتاب الجرمی۔ (۹) کتاب الہجاء۔ (۱۰) کتاب الہدایۃ۔۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کتاب ۱۱ الحی والمیت ۔ کتاب ۱۲ التوسط بین الاخفش وثعلب فی تفسیر القرآن ۔ کتاب ۱۳ الاعداد ۔ کتاب ۱۴ الرد علی الفراء فی المعانی ۔ ان کے علاوہ بعض کتابیں تالیفاً ناتمام بھی رہ گئی ہیں ۔ ماہ صفر دوشنبہ کے روز تین سو سینتالیس (۳۴۷) ہجری میں زمانہ خلافت المطیع میں بغداد میں انتقال ہوا ۔ "درستویہ" کے تلفظ میں دو قول ہیں ۔ پہلا قول ضم دال و راء مہملتین وسکون سین وضم تاء وسکون واو وفتح یاء تحتانی مع ہائے ساکنہ ۔ دوسرا قول دال و راء و واو کے فتح کے ساتھ ۔ "الفسوی" فسا فارس میں ایک شہر کا نام ہے جس کو بسا اور عربی میں فسا کہتے ہیں ۔ اس شہر کی طرف نسبت کرنے سے زبان عرب میں فسوی تلفظ کیا جاتا ہے ۔ شیخ ابو علی الفارسی جو بہت بڑے نحوی مشہور ہیں اسی شہر کے رہنے والے تھے ۔ (ابن خلکان)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت ۹۱ البر	کتاب ما تلحن فیہ العوام	ابو الحسن علی کسائی				
۱۱۷۱	۲۷۷	۵۱	کشف النحو	لم اقف علی اسم المؤلف		قلمی سنہ ۱۲۴۵ ہجری	۱۷۸	

تقطیع کتابت ۳/۴ ۵ × ۵/۸ ۳ انچ ۔ سطور انیس ۱۹ ۔ خط و کاغذ عرب ۔ کاتب مصطفیٰ بن محمود ۔ کچھ کچھ اوراق کرم خوردگی کا اثر تو پایا جاتا ہے مگر رفعہ دوزی سے پوری کتاب محفوظ ہے ۔

یہ کتاب ابتدا سے ناقص ہے خطبہ وغیرہ بھی نہیں ہے ۔ پہلا صفحہ نصف کے قدر سادہ ہے نصف ثانی سے کتاب کی عبارت اس انداز کے ساتھ شروع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے قبل کی عبارت ضرور ہوگی ۔ کتاب کے نام کی بھی تحقیق نہیں ہوئی ۔ ابتدائی صفحہ کے سرنامہ میں صرف یہ عبارت تحریر ہے ۔ ھذا الکتاب المسمی بالکشف من النحو ۔ یہ کتاب کسی مختصر متن فی النحو کی شرح ہے متن بھی غیر معروف اور اس کی یہ شرح بھی غیر مشتہر ہے ۔ بہرکیف کتاب تمام مسائل نحویہ سے پُر ہے ۔ اور طرز بیان بھی اچھا ہے ۔ کتاب کے شروع میں ایک صفحہ کسی دوسری کتاب کا ضم ہے ۔ ابتدا صفحہ ۴ ۔ امر مستاق للانسان لصدق الکلمتین من الطرفین ۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۷ ۔ اجیب بعن ذکر ان المصدریۃ آخری صفحہ کے حاشیہ پر کاتب کی عبارت دو چار سطر کے قریب تحریر ہے ۔ اس عبارت کے ختم پر لکھا ہے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								خمس واربعین وثمانمائۃ (۸۴۵) ظاہراً تو سنہ کتابت معلوم ہوتے ہیں۔ مگر کتابت کی حالت بادی النظر میں اس قدر قدیمی نہیں معلوم ہوتی۔ واللہ اعلم۔ (مؤلف کتاب کا حال نہیں معلوم ہوا۔)
۱۹۸۰	۲۸۸	۵۲	کشف النکات شرح الفوائد الصمدیہ	محمد میرزا ابن محمد جواد	سنہ ۱۲۳۴ھ	قلمی سنہ ۱۲۳۴ھ	۳۷۴	
								تقطیع کتابت ۴ ۲/۱۰ × ۲ ۱/۲ ۔ انچ۔ سطور بارہ۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب ظاہراً مؤلف کتاب ہیں۔ خاتمہ کی عبارت سے سال تالیف وکتابت ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ اثر کرم وپیوندکاری قلیل۔ ابتدائی صفحہ پر "محمد علی رضوی" نام کی مہر چسپاں ہے۔ رسالہ نحویہ۔ المسمی بالفوائد الصمدیہ۔ مولفہ شیخ بہاء الدین العاملی متوفی سنہ ۱۰۳۱ ہجری کی شرح ہے۔ شارح نے اپنی استعداد وقابلیت کے موافق متن کی تفصیل وتشریح اچھی طرح بیان کردی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ المنفرد بالصمدیۃ والفردانیۃ والمتوحد بالسرمدیۃ والوحدانیۃ خاتمہ صفحہ ۳۷۴۔ علی ھاجرھا الف التحیۃ۔ (شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)
	۳۰۲	۵۳	لب الالباب شرح لباب الاعراب	علامہ محمد بن عثمان بن محمد بن ابی علی الزوزنی		قلمی سنہ ۱۲۴۸ھ	۴۳۸	
								تقطیع کتابت ۴ ۲/۱ × ۷ ۱/۲ ۔ انچ۔ سطور پچیس ۲۵۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام بوجہ کرم خوردگی صاف طور پر پڑھا نہیں گیا۔ پوری کتاب پر اثر کرم خوردگی وپیوندکاری موجود ہے۔ کتاب کے آخر میں ایک مہر بھی چسپاں ہے جس میں "اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ" تو صاف پڑھا جاتا ہے۔ باقی اور کلمات پڑھنے میں نہیں آئے۔ پہلے صفحہ کتاب پر بھی تین مہریں چسپاں ہیں۔ دو مہریں صاف طور پر ابھری نہیں۔ ایک مہر میں یہ سجع کندہ ہے "مراز لطف اکبر شاہ عادل + بحمد اللہ کہ شد مقصود حاصل۔" یہ نسخہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اکبر بادشاہ کے کتب خانہ کا ہے۔ صفحہ اول پر جو عبارت تحریر ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ ۱۴ تاریخ محرم الحرام سنہ ۵ جلوس کو کتب خانہ شاہی میں یہ کتاب داخل ہوئی ہے۔ اس کتاب پر عبارت عرض دیدہ شد بھی تحریر ہے۔ لباب الاعراب فی النحو کی شرح ہے جس کے مصنف علامہ تاج الدین محمد بن محمد بن احمد الاسفرائینی متوفی سنہ ۶۸۴ ہجری ہیں۔ شارح علام نے لباب کے مسائل کو بڑے شرح و بسط کے ساتھ مشرح کیا ہے۔ کتاب لباب ایک مقدمہ اور چار اقسام پر منقسم ہے۔ اس کتاب میں اعراب، معرب، العوامل، مقتضی اعراب سے بحث کی گئی ہے۔ شارح علام نے اس کتاب کی چاروں قسموں کے متعلق قواعد نحویہ و مسائل عربیہ کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ فن نحو میں بڑی مفید کتاب ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین..... یقول المفتقر الی اللہ محمد بن عثمان بن محمد بن ابی علی الفرغانی الزوزنی رحمہ اللہ اسلافہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۷۴۔ وھو حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ الی عبارت علی ید الضعیف الجانی..... (شارح علام کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ ظاہراً آٹھویں یا نویں صدی کے فضلا میں ہیں۔)					
۲۹۷۱	۳۰۳	۵۴	لیس فی کلام العرب	الامام ابی عبداللہ الحسین بن احمد بن خالویہ النحوی اللغوی الحلبی المتوفی سنہ ۳۷۰ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۹ھ مصر	۷۴	
			بڑی نادر کتاب ہے۔ اُن کلمات اور الفاظ کو اس کتاب میں جمع کیا ہے جو کلام عرب میں مطرداً مستعمل نہیں ہوتے ہیں۔ مگر بطریق شذوذ و ندرت۔ اس تلاش و جستجو سے مؤلف کی معلومات و قوت حفظ کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس شخص کو مصطلحات عرب اور عربی دانی پر کس درجہ کا عبور اور یادداشت تھی۔ اس کتاب کو فن لغت سے بھی مناسبت ہے۔ اگر لغت کے فن میں داخل کی جاوے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ عبارت آغاز					

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

صفحہ ۲- الحمد للہ من جد الخلق و مبدئہ و مبقیہ ماشاء و مفنیہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد واقرببیہ خاتمہ صفحہ ۶ - بحال التوّ الذی یضرب لمشرب البقر-

ابن خالویہ اصلا ہمدانی ہیں۔ عربیت و علوم ادبیہ کے امام اور لغات عرب کے حافظ تھے تحصیل علوم و فنون کی غرض سے ۳۱۴ھ ہجری میں بغداد کا سفر کیا اور وہاں کے اجلہ علماء سے جملہ علوم کی تکمیل کی۔ آپ کے مشاہیر اساتذہ میں ان اکابرین کا شمار ہے۔ ابن الانباری - ابن مجاہد المقری - ابن درید - ابی عمر الزاہد سماعت حدیث میں محمد بن مخلد العطار ان کے شیخ ہیں تحصیل علوم سے فارغ ہونے بعد ملک شام کی طرف چلے آئے اور شہر حلب میں بود و باش اختیار کر لی - آخر عمر تک اسی شہر میں رہے - یہاں کے قیام اور مشاغل علمیہ کے سبب جملہ علوم ادبیہ میں یکتائے زمانہ و منفرد دہر مشہور ہو گئے۔ دور دور سے مشتغلین طالبین کا ہجوم ہونے لگا طلباء ان کے فیض علمی سے بڑے بڑے فضلاء بن کر نکلے - علامہ منعم بن غلبون حسن بن سلیمان وغیرہ جیسے اکابر انہیں کے تلامذہ میں ہیں - ابن خالویہ مذہباً شافعی تھے سیف الدولہ بن حمدان کے دربار میں ان کو امتیازی شان حاصل تھی سیف الدولہ کی بعض اولاد کے ادیب و معلم بھی رہے- متنبی جو بہت بڑا شاعر عربی دان اور سیف الدولہ کا مقرب تھا - اس سے مناظرات اور علمی مباحثات رہا کرتے تھے - علامہ سیوطی ابن العدیم مؤلف تاریخ حلب سے ناقل ہیں کہ ایک رات سیف الدولہ کے دربار میں بہت سے علماء کا مجمع تھا اور ابن خالویہ بھی موجود تھے سیف الدولہ نے تمام علماء کی طرف خطاب کیا کہ ایسا اسم ممدود جس کی جمع مقصور ہو کلام عرب میں کونسا ہے سب نے نادانفیت کا اظہار کیا - اس کے بعد ابن خالویہ سے بھی یہی سوال کیا گیا - ابن خالویہ نے جواب دیا - کہ مجکو اس قسم کے دو اسم معلوم ہیں - مگر ان کو ہزار درہم کے انعام پر بیان کر سکتا ہوں سیف الدولہ نے استفسار کیا وہ دو اسم کون سے ہیں - ابن خالویہ نے کہا: صحراء و صحارے - عذراء و عذارے - اس قسم علمی مذاکرے ان کے بہت سے مشہور ہیں - ابن خالویہ کے مصنفات میں یہ کتابیں بیان کی گئی ہیں - الجمل فی النحو - الاشتقاق - القراءات - کتاب لیس

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اعراب ثلاثین سورۃ کتاب العزیز۔ المقصور والممدود۔ المذکر والمونث۔ الالفات۔ شرح المقصورہ لابن درید۔ کتاب الاسد۔ البدیع فی القراآت السبع وغیر ذلک ابن خالویہ کی وفات شہر حلب میں ۳۷۰ھ میں ہوئی۔ (طبقات الشافعیہ۔ ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ)					
۱۲۸۳	۲۸۴	۵۵	مائۃ عامل مع الشرح وترجمہ انگریزی	الشیخ الامام ابو بکر عبد القاہر بن عبد الرحمن الجرجانی النحوی المتوفی ۴۷۱ھ دق ۴۷۴ھ		مطبوعہ کلکتہ	صفحہ ۳۱ صفحہ ۲۳۵	
			اس مجلد میں متن مع شرح عربی وترجمہ انگریزی ہے۔ آغاز صفحہ اول العوامل فی النحو علی ما الفہ الشیخ الامام الفاضل الخ۔ خاتمہ صفحہ ۳۱۔ وہی مختار ابن مالک۔					
		تحت نمبر ۵۶	مائۃ عامل ناقص	ایضاً				
۱۱۷۲	۲۸۳	۵۶	مجموعہ مائۃ عامل وغیرہ	ایضاً		قلمی ۱۰۸۸ھ	۱۱۶	
			تقطیع کتابت ۴ × ۲½ انچ۔ سطور ۹۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب درویش بن صلاح الدین۔ کرم خوردگی وپیوندکاری سے محفوظ۔ تین ۳ کتب کامل وناقص کا مجموعہ ہے۔ مائۃ ۱ عامل کامل۔ مائۃ عامل ۲ ناقص۔ زنجانی ۳ ناتمام۔ کتاب مائۃ عامل علم نحو کی مشہور ومتداول کتاب ہے۔ اس کتاب میں عوامل لفظیہ و معنویہ کی تفصیل وتشریح کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ رب العالمین..... اما بعد فان العوامل فی النحو علی ما الفہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۔ فی تقدیر زید ضارب الی عبارت۔ ثمانیۃ وثمانین بعد الالف من الہجرۃ۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اس کتاب کا ایک مطبوعہ نسخہ مجموعہ کتاب الاشلہ فہرست ہٰذا فن صرف عربی نمبری (۵۰) میں مجلد ہے۔ (شیخ جرجانی کا ترجمہ مجلد ہٰذا میں اسی فن کے نمبر ۲۱ کے تحت میں تحریر ہو چکا ہے۔)					
			الزنجانی۔ المسمی بتصریف العزی	الامام عزالدین عبدالوہاب بن ابراہیم الزنجانی من فضلاء القرن السابع				
			یہ کتاب مجلد ہٰذا میں فن صرف کے نمبر ۳ کے ساتھ مع ترجمۂ مؤلف وغیرہ درج ہے۔					
			مائۃ عامل۔ ناقص۔	الشیخ الامام ابو بکر عبدالقاہر بن عبدالرحمن الجرجانی النحوی المتوفی ۴۷۱ھ ہجری وق ۴۷۴ھ ہجری				
			یہ کتاب آخر سے ناقص ہے۔ صرف افعال قلوب کی بحث تک ہے۔ آخر صفحہ کی آخری عبارت یہ ہی۔ دھی متی سطۃ بین۔					
۴۵۰۷	۳۲۵	۵۷	مختصر فی النحو والتصریف	لم یصرح المؤلف باسمہ		قلمی	۱۸۲	
			تقطیع کتابت طولاً چھ سات انچہ کے درمیان۔ عرضاً ۴ انچہ۔ سطور ۱۲۔ خط د کاغذ عرب۔ سال کتابت ونام کاتب تحریر نہیں۔ حواشی پر کسی قدر پیوند کاری ہے۔ اوراق پر آب ریزی کا زیادہ اثر ہے۔ اس کتاب میں زیادہ مسائل نحویہ اور کسی قدر قواعد صرفیہ لکھے گئے ہیں۔ ایک مقدمہ اور چار اقسام پر کتاب منقسم ہے۔ المقدمۃ فیما ینبغی تقدیمہ۔ القسم الاول فی الاسم۔ القسم الثانی فی الفعل					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			القسم الثالث فی الحرف۔ القسم الرابع فی المشترک بین الحرف والفعل۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی محمد سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ الطاہرین۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۲۔ وحملت علی الیٰ لانہا اعمہا ۔۔۔۔۔۔۔ والحمد للہ رب العالمین۔ مؤلف نے کتاب میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی ہے مختصر فی النحو کے نام سے کئی کتابیں مشہور ہیں ۔ مختصر فی النحو۔ مؤلفہ ابی موسیٰ سلیمان متوفے سنہ ۳۰۵ ہجری۔ مختصر فی النحو۔ مؤلفہ ابن النجار الکوفی متوفے سنہ ۳۰۲ھ مختصر فی النحو۔ مؤلفہ ابی عمر الجرمی البصری متوفے سنہ ۲۲۵ ہجری۔ مختصر فی النحو۔ مؤلفہ ابی اسحاق الزجاج متوفے سنہ ۳۱۱ ہجری۔ مختصر فی النحو۔ مؤلفہ ابی شقیر متوفے سنہ ۳۱۷ھ مختصر فی النحو۔ مؤلفہ ابن ابی عباد متوفے سنہ ۵۹۰ ہجری وغیر ذلک۔ یہ امر محقق نہیں ہوا کہ یہ مختصر انہیں مؤلفین میں سے کسی کی تالیف ہے۔ یا اس کا مؤلف اُن کے علاوہ ہے۔					
	۲۱۵	۵۸	مصباح	امام ابو الفتح الشیخ ناصر بن عبد السید المطرزی الخوارزمی المتوفے سنہ ۶۱۰ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۲۶۱ھ مطبع حسینی	۷۲	
			فن نحو کی قدیمی اور مستند و مبارک کتاب ہے۔ کافیہ ابن حاجب کے شیوع سے قبل اسی کتاب کا درس و تدریس جاری تھا۔ مؤلف نے اپنے بیٹے مسعود کے واسطے یہ کتاب تالیف کی تھی۔ پانچ ابواب پر منقسم ہے۔ الباب الاول فی الاصطلاحات النحویہ۔ الباب الثانی فی العوامل اللفظیۃ القیاسیۃ۔ الباب الثالث فی العوامل اللفظیۃ السماعیۃ۔ الباب الرابع فی العوامل المعنویۃ الباب الخامس فی فصول من العربیۃ۔ آغاز صفحہ ۲۔ اما بعد حمد اللہ ذی الانعام جاعل النحو فی الکلام کالملح فی الطعام۔ خاتمہ صفحہ ۷۲۔ وآلہ الکرام واصحابہ العظام					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(مؤلف رحمہ اللہ کا ترجمہ مجلد ہٰذا میں فن لغت عربی نمبر ۵۱ کے تحت میں لکھا گیا)					
	۲۹۸	۵۹	المفصل مع المفصل	الامام الاجل رئیس الافاضل ابی القاسم محمود بن عمر الزمخشری المتوفی سنہ ۵۳۸ ہجری	سنہ ۵۱۵ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۳ھ	۴۰۸	
			علم نحو میں بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ تمام متقدمین و متاخرین اس کی خوبی کے معترف ہیں۔ چار اقسام پر پوری کتاب کا انقسام ہے۔ الاول فی الاسماء۔ الثانی فی الافعال۔ الثالث فی الحروف الرابع فی المشترک من احوالها۔ مصنف نے اس کتاب کا اختصار بھی کیا ہے جس کا نام "الانموذج" رکھا ہے۔ آغاز بعد عبارت الحاقی۔ الله احمد علی ان جعلنی من علماء العربیة وجبلنی علی الغضب للعرب والعصبیة۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۵ ہم عونہ فهم مع عدم امکانه اخذ ف۔ کتاب کے آخر میں فہرست مضامین بھی شامل ہے۔ دو نسخے قلمی اس کتاب کے ایک کامل دوسرا ناقص مجلد اول فن نحو عربی کے نمبر ۲۵ و نمبر ۲۵۸ پر بھی درج ہیں۔					
			(علامہ زمخشری کا ترجمہ مجلد دوم فن غریب الحدیث عربی میں تحت نمبر ۱۹ لکھا گیا۔)					
			المفصل شرح ابیات المفصل	السید محمد بدر الدین ابی الفراس النعسانی الحلبی من فضلاء القرن الرابع عشر	سنہ ۱۳۲۳ہجری			

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

یہ شرح مرقومہ بالا کتاب کے صفحات کے ذیل میں لکھی ہوئی ہے۔ کتاب مفصل میں جو اشعار عرب بطور سند داخل کئے گئے ہیں اُن کی تشریح و تفصیل عمدہ عنوان سے کی گئی ہے۔ شعرا کے نام کی تحقیق اور لغات و معانی اشعار میں بڑی کوشش سے کام کیا ہے۔ عبارت آغاز ذیل عبارت صفحہ ۲۔ الحمد للّٰہ حمد الطیبین ... وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد و صحبہ و آلہ۔ خاتمہ صفحہ ۵۰۴۔ وکان الفراغ من تسوید ...... وعلی آلہ و صحبہ ابد الآبدین۔ (فاضل شارح زمانہ حال کی اکابرین میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر ۱۹	مقابلہ کلا	ابی الحسین علامہ احمد		...		
	۳۶۱	۶۰	منتہی الادیب فی خلاصہ مغنی اللبیب مع الشرح والشواہد۔ الجزء الاول۔	مولوی میرزا انور علی منصبدار و واعظ دار السلطنۃ حیدرآباد (دکن)	۱۳۳۴ھ	مطبوعہ ۱۳۳۴ھ	۸۰	

یہ کتاب مغنی اللبیب مؤلفہ ابن ہشام نحوی متوفے ۷۶۲ھ ہجری کا انتخاب ہے۔ مغنی اللبیب اس زمانہ میں مولوی کامل کے نصاب میں داخل کی گئی ہے۔ مؤلف نے اس کے مبسوط و مطول ہونے کی وجہ سے انتخاب کیا ہے۔ اور عبارت منتخبہ کے ذیل میں شرح مع شواہد بھی لکھی ہے۔ اصل کتاب میں آٹھ باب رکھے ہیں نسخہ منتخبہ صرف جزء اول ہے۔ اس میں دو باب کا انتخاب و اختصار ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للّٰہ الملک المفضال کثیر النوال رب العالمین۔ خاتمہ صفحہ ۸۰ فاعترض بما علمت تمت بالخیر۔ اس نسخہ کے آخر میں فہرست مضامین اور تقریظ مولنا سید عبد الرحمن صاحب و سید محمد صاحب رفاعی بغدادی کی بھی شامل ہے۔

مؤلف رسالہ دور موجود کے فضلا میں ہیں۔ علم ادب عربی اور دیگر فنون عربیہ میں پوری دستگاہ رکھتے ہیں۔ حیدرآباد دکن کے منصبداران میں ممتاز شخص ہیں۔ وعظ گوئی میں بھی خاص ملکہ حاصل ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۶۴	۲۹۳	۶۱	الموشح	العلامہ الشیخ شمس الدین ابی بکر محمد بن ابی بکر بن محمد الخبیصی من علماء القرن الثامن		قلمی	۱۳۴	

تقطیع کتابت ۶½ × ۴۔ انچہ سطور مختلف ۲۲ سے ۲۳ تک خط و کاغذ عرب۔ سطور کے مابین فاصلہ بہت کم رکھا گیا ہے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ آخر سے بقدر ایک صفحہ کم ہے۔ کرم خوردگی و پیوندکاری کا اثر نہایت خفیف پایا جاتا ہے۔ آخر کتاب میں ایک ورق کسی دوسری کتاب کا منضم ہے۔ کافیہ ابن الحاجب کی مختصر شرح ہے۔ شارح نے حل مطالب میں ضروری قدر پر اکتفا کیا ہے شروح کافیہ میں یہ شرح بھی نظر اعتبار سے دیکھی جاتی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والحمد کما یستحق ان یحمد..... الکلمۃ ای التی وضعت فی اصطلاح النحاۃ۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۴ بادخال الخفیفۃ علیہما۔ علامہ خبیصی کا ترجمہ تواریخی کتابوں میں کہیں دیکھا نہیں گیا۔ فہرست خدیویہ مصریہ میں علامہ موصوف کی نسبت صرف اسقدر لکھا ہوا ہے۔ من العلماء القرن الثامن

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۲۲	۳۰۷	۶۲	نار القری فی شرح جوف الفرا	الشیخ الادیب ناصیف بن عبد اللہ الیازجی المسیحی اللبنانی المتوفی ۱۲۸۷ ہجری	سنہ ۱۲۷۷ھ	مطبوعہ ۱۸۸۹ء بیروت	۳۱۷	

ایک ارجوزہ نحویہ کی شرح ہے جس کے ناظم خود شارح ہیں۔ ناظم نے اس ارجوزہ کی مطول شرح خود تالیف کی تھی شیخ ابراہیم الیازجی ابن المصنف نے بائیسویں (۱۲۸۲) ہجری میں اس کو مختصر کر کے اپنے اہتمام سے منطبع کیا ہے۔ یہ کتاب تمام مسائل نحویہ کی جامع ہے۔ نظائر مطالب مجملاً ادا کئے گئے ہیں۔